يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ ؕ قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْا

جب آپ اُن کی طرف لوٹ کرجائیں گے تو آپ سے معذرت کریں گے ۔ کہہ دیجیے کہ عذر نہ کرو

لَنْ نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنْ اَخْبَارِكُمْ ؕ وَ سَيَرَى اللّٰهُ

ہم ہرگز تم پر یقین نہیں کریں گے یقیناً اللہ نے تمہاری خبریں دے دی ہیں اور اللہ اور اس کا رسو ل

عَمَلَكُمْ وَ رَسُوْلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ

تمہارے عملوں کو دیکھے گا پھر تم غیب جاننے والے اور حاضر رہنے والے کی طرف لوٹائے جاؤ گے

فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۴﴾ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا

پس وہ تمہیں بتادے گا جوتم عمل کرتے ہو۔(۹۴) اب تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھائیں گے جب

انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ اِنَّهُمْ

تم اُن کی طرف پلٹ کرجاؤ گے تاکہ تم اُن سے درگزر کرو۔پس اُن سے اعراض کرلو۔ بیشک وہ

رِجْسٌ ۫ وَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۹۵﴾ يَحْلِفُوْنَ

ناپاک ہیں اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے۔ جو اُنہوں نے کمایا یہ اس کی جزا ہے۔(۹۵) تمہارے سامنے

لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۚ فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى

قسمیں کھاتے ہیں کہ تم اُن سے راضی ہوجاؤ۔ تو اگر آپ اُن سے راضی بھی ہوجائیں مگراللہ فاسقوں

عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۹۶﴾ اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّ نِفَاقًا وَّ اَجْدَرُ

کی قوم سے کبھی راضی نہیں ہوگا۔(۹۶) دیہاتی کفر اور نفاق میں شدت پسندہیں اس شدت کے باعث وہ

اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ

اس لائق ہیں کہ وہ شرعی احکام سے ناواقف رہیں جو اللہ نے اپنے رسول پر نازل کیے ہیں اور اللہ جاننے والا

حَكِيْمٌ ﴿۹۷﴾ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّ يَتَرَبَّصُ

حکمت والاہے۔ (۹۷) اورعربی دیہاتیوں میں سے کچھ ایسے ہیں کہ جو اللہ کی راہ میں خرچ کریں تو اسے تاوان سمجھتے ہیں

بِكُمُ الدَّوَآئِرَ ؕ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۹۸﴾

اور تم پر گردشِ زمانہ کے انتظار میں ہیں۔بُری گردش تو اُنہی پر ہے، اور اللہ سننے والاجاننے والا ہے۔(۹۸)

وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ يَتَّخِذُ مَا

اور عربی دیہاتیوں میں سے کچھ ایسے ہیں جو اللہ اور یوم آخر پر ایمان لاتے ہیں اورجو خرچ کرتے ہیں

غُنَّة: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تَفْخِيْم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قَلْقَلَه: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (بّ ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا ● کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز کھڑا الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے
مَدّ: تین الف کے برابر ~ پانچ الف کے برابر لمبا کرکے پڑھنا واجب ہے

يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَ صَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ؕ اَلَاۤ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ؕ

اُسے اللہ کی قربت اور رسول کی دعاؤں کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ ہاں ہاں بیشک وہ اُن کے لیے اللہ کے قرب کا

سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِیْ رَحْمَتِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۹۹﴾ وَ السّٰبِقُوْنَ ع ۱۲ / ۱

ذریعہ ہیں۔ یہ بات بالکل قریب ہے کہ اللہ اُنہیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا بیشک اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔(۹۹) مہاجرین اور انصار میں

الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ

سے جنھوں نے سب سے پہلے ایمان لانے میں سبقت کی اورجنھوں نے اُن کی احسان کے ساتھ پیروی کی

رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ

اللہ اُن سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے اور اُن کے لیے ایسے باغ تیار کر رکھے ہیں

تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۱۰۰﴾ وَ

جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہ بڑی کامیابی ہے۔(۱۰۰) اور

مِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ۛؕ وَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ ۛ۫ معٰ ۵ وقف منزل

تمہارے اِردگرد کے کچھ عرب دیہاتی منافق بھی ہیں۔اور اہل مدینہ میں سے بھی کچھ

مَرَدُوْا عَلَی النِّفَاقِ ۫ لَا تَعْلَمُهُمْ ؕ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ؕ سَنُعَذِّبُهُمْ

نفاق پر ڈٹ گئے ہیں۔ جنھیں آپ نہیں جانتے ہم اُنہیں جانتے ہیں۔ عنقریب ہم اُنہیں

مَّرَّتَیْنِ ثُمَّ یُرَدُّوْنَ اِلٰی عَذَابٍ عَظِیْمٍ ۚ﴿۱۰۱﴾ وَ اٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا

دوہرا عذاب دیں گے، پھر بڑے عذاب کے لیے واپس لائے جائیں گے۔(۱۰۱)اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں

بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّ اٰخَرَ سَیِّئًا ؕ عَسَی اللّٰهُ اَنْ

جنھوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کر لیا ہے اُن کے عملوں میں اچھائی اور برائی ملی جلی ہے ۔قریب ہے کہ

یَّتُوْبَ عَلَیْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۰۲﴾ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً

اللہ اُن کی توبہ قبول کرلے۔بیشک اللہ بخشنے والا رحم والا ہے۔(۱۰۲) اے محبوب! اُن کے مال میں سے صدقہ لے لیں

تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّیْهِمْ بِهَا وَ صَلِّ عَلَیْهِمْ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ

تاکہ اس سے وہ پاک ہوجائیں اور ان کا تزکیہ ہوجائے اوران کے لیے دعا کردیں۔بیشک آپ کی دُعا میں اُن کے لیے سکون ہوگا

لَّهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۱۰۳﴾ اَلَمْ یَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ

اور اللہ سننے والا جاننے والاہے۔ (۱۰۳) کیا یہ نہیں جانتے کہ اللہ بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے۔

غُنَّه: نون مشدّد اور میم مشدّد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تَفْخِیْم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قَلْقَلَه: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا ● کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے

مَدّ ،، ۔تین الف کے برابر ~ پانچ الف کے برابر لمبا کرکے پڑھنا واجب ہے

عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿١٠٤﴾

اور ان کے صدقہ کو قبول کرلیتا ہے اور بیشک اللہ توبہ قبول کرنے والا رحم والا ہے۔(١٠٤)

وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ وَ

اور فرما دیجیے کہ عمل کرو تو اللہ اور اس کے رسول اور مومنین سب تمہارے عمل کو دیکھیں گے۔ اور

سَتُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٠٥﴾

جلد اُس کی طرف لوٹائے جاؤ گے جو غیب اور ظاہر کو جانتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اس کی خبر تمہیں کردے گا۔(١٠٥)

وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَاِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ؕ

اور کچھ ایسے ہیں جو اللہ کا حکم آنے پر تاخیر میں ڈال دیے گیے ہیں چاہے تو اُنہیں عذاب دے یا اُن کی توبہ قبول کرے۔

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿١٠٦﴾ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا

اور اللہ علم والا حکمت والا ہے۔ (١٠٦) اور جن لوگوں نے مسجد ضرار بنائی تاکہ کفر کریں

وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

اور مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کریں اور اُسے اس شخص کے لیے کمین گاہ بنا دیں جو اللہ اور اس کے رسول سے

مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ

پہلے ہی لڑرہاہے۔ اور وہ قسمیں کھا کرکہیں گے کہ ہمارا ارادہ نیکی کے سوا کچھ نہیں۔ مگر اللہ گواہ ہے کہ بیشک

لَكٰذِبُوْنَ ﴿١٠٧﴾ لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ؕ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ

وہ جھوٹے ہیں۔(١٠٧) آپؐ اس مسجد میں کبھی کھڑے نہ ہوں، البتہ وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے ہی دن سے تقویٰ پررکھی گئی ہے ۔

اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ

وہ اس قابل ہے کہ آپ اُس میں کھڑے ہوں۔اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاک رہنے کو پسند کرتے ہیں

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ﴿١٠٨﴾ اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى

اور اللہ پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔(١٠٨) تو کیا وہ شخص جس نے اپنی مسجد کی عمارت کی بنیاد تقویٰ

مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى شَفَا

اور رضائے الٰہی پر رکھی بہتر ہے یا وہ شخص جس نے اپنی مسجد کی بنیاد گڑھے کے کنارے پر رکھی

جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

جو گرنے والا ہے۔ پس وہ اُسے لے کر جہنم کی آگ میں گر گیا اور اللہ ظالموں کی قوم کو ہدایت

غُنَّہ: نون مشدّد اور میم مشدّد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا
اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (بّ ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
"مَدّ" - تین الف کے برابر - پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے
تَفْخِیْم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا
قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠٩﴾ لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِيْ بَنَوْا رِيْبَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ

نہیں دیتا۔(۱۰۹) اُن کی وہ عمارت جو اُنہوں نے بنائی ہے اُن کے دلوں میں کھٹکتی رہے گی۔

اِلَّآ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿١١٠﴾ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى ع ١٣ ١١ ٢

مگر یہ کہ ان کے دل پاش پاش ہو جائیں۔ اور اللہ علم والا حکمت والا ہے۔(۱۱۰) بیشک اللہ نے مومنوں سے

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۭ

ان کی جانیں اور ان کے مال جنت کے بدلے میں خرید لیے ہیں۔

يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَ يُقْتَلُوْنَ ۣ وَعْدًا عَلَيْهِ

وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں خواہ وہ قتل کرتے ہیں یا شہید کردیے جاتے ہیں۔ اس بات پر اللہ نے

حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَ الْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ۭ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ

تورات اور انجیل اور قرآن میں سچا وعدہ کر رکھا ہے اور اللہ سے بڑھ کر اپنے وعدے کو پورا کرنے والاکون

اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ۭ وَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ

ہے؟ پس جو سودا تم نے اللہ سے کیا اس سودے پر بشارت ہے اور یہ بہت بڑی

الْعَظِيْمُ ﴿١١١﴾ اَلتَّاۗىِٕبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّاۗىِٕحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ

کامیابی ہے۔(۱۱۱) توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے ،حمدوثنا کرنے والے،روزہ رکھنے والے، رکوع کرنے والے،

السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ النَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ

سجدہ کرنے والے، نیک کاموں کا حکم دینے والے اور برائی سے روکنے والے اور

الْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٢﴾ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَ

اللہ کی حدوں کی حفاظت کرنے والے،اور ایمان لانے والوں کے لیے خوشخبری ہے۔ (۱۱۲) نبی اور اہل ایمان کے لیے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى

یہ بات جائز نہیں کہ وہ مشرکوں کے لیے استغفار کریں، وہ مشرک خواہ اُن کے قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں،

مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿١١٣﴾ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ

جب کہ یہ بات اُن پر واضح ہوگئی ہے کہ وہ دوزخ میں جانے والے ہیں۔(۱۱۳) اور حضرت ابراہیمؑ کا اپنے

اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ

باپ کے لیے استغفار کرنا ایک وعدے کی بنا پر تھا جو اُنہوں نے اُس سے کیا تھا، مگر جب اُن پر

غُنّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ۔ اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا ۔ مَدّ: تین الف کے برابر ــ پانچ الف کے برابر لمبا کرکے پڑھنا واجب ہے

تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ۔ قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے

اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ ؕ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ﴿١١٤﴾ وَمَا كَانَ

یہ بات ظاہر ہوگئی کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو آپ اس سے دلبرداشتہ ہوگئے، بیشک حضرت ابراہیمؑ بڑے نرم دل اور حلم والے تھے۔(۱۱۴) اللہ تعالیٰ کا یہ

اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ ؕ

اصول نہیں ہے کہ کسی قوم کو ہدایت دینے کے بعد گمراہ کردے جب تک کہ اُنہیں بتا نہ دے جس سے وہ پرہیز کریں۔

اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿١١٥﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ

بیشک اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔(۱۱۵) بلاشبہ آسمانوں اور زمین کی مملکت اللہ ہی کے لیے ہے جو

يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿١١٦﴾

زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ اور تمہارے لیے اللہ کے سوا کوئی حامی اور مددگار نہیں ہے۔(۱۱۶)

لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ

یقیناً اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی اور مہاجرین اور انصار پر جنھوں نے مشکل وقت میں نبی کی

اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ

پیروی کی تھی۔ مہربانی فرمائی باوجود اس کے کہ ان میں سے ایک گروہ کے دل پھر جانے کے قریب تھے

مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿١١٧﴾ وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ

تو اللہ نے اُن پر توجہ فرمادی۔ بیشک وہ اُن پر شفقت کرنے والا رحم والا ہے۔(۱۱۷) اور اُن تینوں پر بھی رحمت فرمائی

الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ؕ حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ

جن کا معاملہ ملتوی کردیا گیا تھا یہاں تک کہ زمین اپنی کشادگی کے باوجود اُن پرتنگ ہوگئی اور وہ اپنی جانوں سے

وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْۤا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ

تنگ آگئے اور اُنہوں نے خیال کرلیا کہ اللہ کے علاوہ کوئی پناہ دینے والا نہیں ہے۔

اِلَيْهِ ؕ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿١١٨﴾ ع ١٤ ٨ ٣

تب اللہ نے اُن پر رحم فرمایا۔ تاکہ وہ توبہ کرلیں، بیشک اللہ توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔ (۱۱۸)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿١١٩﴾ مَا كَانَ

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔(۱۱۹) اہل مدینہ اور

لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا

مدینہ کے گردونواح میں جو بدو رہتے تھے اُن کے لیے یہ مناسب نہ تھا

غُنَّة: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تَفْخِيْم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قَلْقَلَة: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
● اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
● مَدّ ،، ۔تین الف کے برابر ـــ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَ لَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ ذٰلِكَ

کہ وہ اللہ کے رسول سے پیچھے رہ جائیں اور نہ یہ کہ اپنی جانوں کو اُن کی جان سے ترجیح دیں،یہ اس

بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّ لَا نَصَبٌ وَّ لَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ

لیے کہ نہیں پہنچتی اُنہیں کوئی اللہ کی راہ میں پیاس اور نہ کوئی تکلیف اور نہ بھوک

اللّٰهِ وَلَا يَطَـُٔوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ

اور نہ وہ کسی چلنے کی جگہ پر چلتے ہیں جس سے کافر غصّے میں آجائیں اورنہ وہ دشمن سے کچھ

نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ

حاصل کرتے ہیں مگر یہ کہ اِن مصائب کے عوض میں اُن کے لیے نیک عمل لکھ دیا جاتا ہے بیشک اللہ احسان کرنےالوں

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَ لَا يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِيْرَةً وَّ لَا كَبِيْرَةً

کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ (۱۲۰) اور جو وہ اللہ کی راہ میں چھوٹی یابڑی رقم خرچ کرتے ہیں

وَّ لَا يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا

یا کوئی وادی عبورکرتے ہیں سب کچھ اُن کے لیے لکھ لیا جاتا ہے تاکہ اللہ اُنہیں بہترین جزا دے

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ؕ فَلَوْ لَا

اُن کاموں کی جو وہ کرتے ہیں۔(۱۲۱)اور مومنوں کے لیے یہ نہیں کہ وہ سب کے سب نکل جائیں۔پس ان کے

نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَ

ہر گروہ سے ایک جماعت کیوں نہ نکلے تاکہ دین کی سمجھ حاصل کرلیں اور واپس آکر اپنی

لِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ يٰٓاَيُّهَا ع ۱۵

قوم کو ڈرائیں تاکہ وہ نافرمانیوں سے بچ جائیں۔ (۱۲۲) اے ایمان

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ

والو! اُن کافروں سے لڑو جوتمہارے اردگرد رہتے ہیں اور چاہیئے کہ وہ تم میں شدّت پائیں۔

غِلْظَةً ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ الربع

اور جان لو کہ بیشک اللہ اہلِ تقویٰ کے ساتھ ہے۔(۱۲۳) اور جب کوئی سورت نازل ہوتی ہے

فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ اِيْمَانًا ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ

تو اُن میں کچھ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ اس سورت نے تم میں سے کس کا ایمان زیادہ کردیا ہے،پس جو ایمان والے ہیں

غُنَّہ: نون مشدّد اور میم مشدّد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تَفْخِیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
● اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا ● کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے
● مدّ: تین الف کے برابر ~ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّ هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿١٢٤﴾ وَ اَمَّا الَّذِيْنَ

اُن کا اس سے ایمان زیادہ ہوا اور وہ خوشی مناتے ہیں۔(۱۲۴) اور جن لوگوں کے دلوں میں

فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ وَ مَاتُوْا

نفاق کا مرض ہے تو اس سورت نے اُن کی ناپاکی پر مزید ناپاکی بڑھا دی اور وہ حالت کفر ہی میں

وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿١٢٥﴾ اَوَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً

مرگئے۔ (۱۲۵) کیا وہ دیکھتے نہیں کہ بیشک وہ ہرسال ایک یا دو مرتبہ آزمائش

اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوْبُوْنَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿١٢٦﴾ وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ

میں ڈال دیے جاتے ہیں پھر بھی وہ توبہ نہیں کرتے اورنہ ہی وہ نصیحت قبول کرتے ہیں۔ (۱۲۶) اور جب کوئی سورت

سُوْرَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ ؕ هَلْ يَرٰىكُمْ مِّنْ اَحَدٍ ثُمَّ

نازل ہوتی ہے تو ایک دوسرے کو دیکھنے لگتے ہیں۔ کہ کیا اُنہیں کوئی دیکھ تو نہیں رہا پھر

انْصَرَفُوْا ؕ صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿١٢٧﴾

وہ واپس چل دیتے ہیں۔ اللہ نے اُن کے دل پھیر دیے ہیں کیونکہ وہ سمجھنے والی قوم نہیں ہیں۔(۱۲۷)

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ

بیشک تمہارے پاس تم میں سے رسول تشریف لائے تمہارا مشقت میں پڑنا ان پر

حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٢٨﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا

گراں گزرتا ہے تمہاری بھلائی کے بہت خواہشمند ہیں مومنوں پرمہربانی اور رحم کرنے والے ہیں۔(۱۲۸) پھراگر یہ پھر جائیں

فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ

تو آپ کہہ دیجیے کہ میرے لیے اللہ کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ، میں نے اسی پر بھروسہ کیا

ع ١٦ ٧ ٥ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿١٢٩﴾ ع

جو عرش عظیم کا رب ہے۔(۱۲۹)

سُوْرَةُ يُوْنُس ١٠ مَكِّيَّةٌ ٥١ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اٰيَاتُهَا ١٠٩ | رُكُوْعَاتُهَا ١١

سورۂ یونس مکی ہے۔ اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ اس میں ۱۰۹ آیات ۱۱رکوع ہیں۔

منزل ٣ الٓرٰ ۫ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ﴿١﴾ اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ

الف۔لام۔ را ۔یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں۔(۱) کیا لوگوں کوہمارا ایسا کرنا عجب لگا کہ

اَوۡحَيۡنَاۤ اِلٰى رَجُلٍ مِّنۡهُمۡ اَنۡ اَنۡذِرِ النَّاسَ وَ بَشِّرِ الَّذِيۡنَ
ہم نے اُن میں سے ایک مرد پر وحی بھیجی تاکہ وہ لوگوں کو ڈرائے اور مومنوں کو خوش خبری سنائے
اٰمَنُوۡۤا اَنَّ لَهُمۡ قَدَمَ صِدۡقٍ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ ؕ قَالَ الۡكٰفِرُوۡنَ وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بیشک اُن کے لیے اُن کے رب کے ہاں سچ کا مقام ہے۔ کافروں نے کہا
اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيۡنٌ ﴿۲﴾ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِىۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
کہ یہ توکھلا جادو ہے۔(۲) بیشک تمہارا رب وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو
وَالۡاَرۡضَ فِىۡ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسۡتَوٰى عَلَى الۡعَرۡشِ يُدَبِّرُ
چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر جلوہ افروز ہوا وہ ہر کام کی تدبیر فرماتا ہے۔
الۡاَمۡرَ ؕ مَا مِنۡ شَفِيۡعٍ اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ اِذۡنِهٖ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمۡ
اس کی اجازت کے بغیر کوئی اس کی سفارش نہیں کر سکتا۔ یہی اللہ تمہارا رب ہے
فَاعۡبُدُوۡهُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوۡنَ ﴿۳﴾ اِلَيۡهِ مَرۡجِعُكُمۡ جَمِيۡعًا ؕ وَعۡدَ اللّٰهِ
پس اس کی عبادت کرو۔ تو بھلا تم غور کیوں نہیں کرتے۔ (۳) اسی کی طرف سب نے لوٹ کر جانا ہے اللہ کا وعدہ
حَقًّا ؕ اِنَّهٗ يَبۡدَؤُا الۡخَلۡقَ ثُمَّ يُعِيۡدُهٗ لِيَجۡزِىَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَ
حق ہے۔ بیشک وہ پہلی بار پیدا کرتا ہے، پھر دوبارہ بنائے گا تاکہ ایمان والوں اور صالح عمل کرنے والوں کو
عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالۡقِسۡطِ ؕ وَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَهُمۡ شَرَابٌ مِّنۡ
انصاف کے ساتھ بدلہ دے۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا اُن کے پینے کے لیے
حَمِيۡمٍ وَّ عَذَابٌ اَلِيۡمٌۢ بِمَا كَانُوۡا يَكۡفُرُوۡنَ ﴿۴﴾ هُوَ الَّذِىۡ جَعَلَ
کھولتا ہوا پانی اور دردناک عذاب ہوگا کیونکہ وہ کفر کرتے تھے۔(۴) وہی ہے جس نے
الشَّمۡسَ ضِيَآءً وَّ الۡقَمَرَ نُوۡرًا وَّ قَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعۡلَمُوۡا عَدَدَ
سورج کو روشن کیا اورچاند کو منور کیا اور اس کی منزلیں مقرر کیں تاکہ تم سالوں کی گنتی کا
السِّنِيۡنَ وَالۡحِسَابَ ؕ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالۡحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ
حساب جان لو اللہ نے اسے حق کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ جاننے والی قوم کے لیے
الۡاٰيٰتِ لِقَوۡمٍ يَّعۡلَمُوۡنَ ﴿۵﴾ اِنَّ فِى اخۡتِلَافِ الَّيۡلِ وَالنَّهَارِ وَمَا
اپنی آیات کو تفصیل سے بیان کرتا ہے۔ (۵) بیشک رات اور دن کے اختلاف میں اور جو

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تَفۡخِيۡم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قَلۡقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
● اِخۡفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے
● "مَدّ" - تین الف کے برابر - پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

خَلَقَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ ۝٦ اِنَّ

آسمانوں اور زمین میں پیدا کیا گیا ہے ڈرنے والی قوم کے لیے نشانیاں ہیں۔(٦) بیشک

الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا

جو لوگ ہم سے ملنے کی اُمید نہیں رکھتے اور دنیا کی زندگی پر راضی ہیں اور اسی سے مطمئن ہوگئے ہیں

بِهَا وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ۝٧ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ

تو یہی لوگ ہیں جو ہماری آیتوں سے غافل ہیں۔(٧) ان کے لیے آگ کا ٹھکانا ہے بسبب اِس کے

بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝٨ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

کہ جو اُنہوں نے کسب کیا ہے۔(٨) بیشک جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کیے اُن کے ایمان

يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ ۚ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ

کے باعث اُن کے لیے اُن کے رب کی طرف سے ہدایت ہے اُن کے لیے نعمتوں والی جنت ہے جس میں نہریں

جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝٩ دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ

جاری ہیں۔(٩) وہاں اُن کی پکار ہوگی کہ اے اللہ! تو پاک ہے اور اُن کی دعا یہ ہوگی

فِيْهَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١٠ ع ١٠ ٦

کہ سلامتی ہو۔ اور اُن کی آخر پکار یہ ہوگی کہ سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ (١٠)

وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ

اور اگر اللہ لوگوں کو شر میں مبتلا کرنے کے لیے جلدی کرتا جس طرح لوگ خیر کے لیے جلدی کرتے ہیں

اَجَلُهُمْ ۭ فَنَذَرُ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝١١

تو اُن کی عمر ختم ہوچکی ہوتی، جو لوگ ہم سے ملنے کی اُمید نہیں رکھتے ہم اُنہیں مہلت دیے رکھتے ہیں تاکہ وہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے پھریں۔(١١)

وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖٓ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا ۚ

او رجب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ بیٹھا ہوا لیٹا ہوا کھڑا ہوا ہمیں پکارتا ہے۔ پھر جب ہم اس سے

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَآ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ۭ كَذٰلِكَ

تکلیف کو ہٹا دیتے ہیں تو وہ ایسا ہوکرچل دیتا ہے جیسا کہ کسی تکلیف پہنچنے پر اس نے ہمیں کبھی پکارا ہی نہ تھا

زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝١٢ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ

اسی طرح ہم نے حد سے آگے نکلنے والوں کے لیے ان کے عمل مزین کردیے۔(١٢) اور بیشک ہم نے تم سے پہلے بہت سی ظالم قوموں کو

قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا ۙ وَ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَمَا كَانُوْا

ہلاک کر دیا اور ان کے پاس ان کے رسول روشن دلائل لے کر آئے مگر وہ اُن پر ایمان لانے والے

لِيُؤْمِنُوْا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِى الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۳﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ

نہ تھے۔ اور ہم مجرموں کی قوم کو اسی طرح سزا دیتے ہیں۔(۱۳) پھر ہم نے اُن کے بعد

خَلٰٓئِفَ فِى الْاَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَاِذَا

زمین میں تمہیں اُن کا جانشین بنا دیا تاکہ ہم دیکھیں کہ تمہارے عمل کیسے ہیں۔(۱۴) اور جب اُن پر

تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ

ہماری واضح آیتیں پڑھی جاتی ہیں، تو وہ لوگ جنھیں ہم سے ملنے کی اُمید نہیں ہے کہنے لگتے ہیں کہ اس

بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ ؕ قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ

قرآن کی جگہ کوئی اور قرآن لے آیئے یا اس میں بتدیلی کردیجیے۔آپ فرما دیجیے کہ میں اپنی طرف سے اس میں بتدیلی کا

تِلْقَآئِ نَفْسِىْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَىَّ ۚ اِنِّىْٓ اَخَافُ اِنْ

مجاز نہیں ہوں۔ میں تو صرف اُس کی اتباع کرتا ہوں، جو میری طرف وحی کی جاتی ہیں۔

عَصَيْتُ رَبِّىْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۵﴾ قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ

میں اگر اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے اس عظیم دن کے عذاب کا ڈر ہے۔(۱۵) آپ فرما دیجیے کہ اگر اللہ چاہتا تو میں اس قرآن کو تم پر نہ پڑھتا

عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ؕ

اور نہ ہی وہ تمہیں اس کا ادراک دیتا۔ میں تو اس سے پہلے تم میں اپنی عمر گزار بیٹھا ہوں۔

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ

پھر بھی تم عقل سے کام نہیں لیتے ۔(۱۶) اس سے بڑھ کرظالم کون ہوگا جو اللہ پرجھوٹی افتراءباندھے یا

كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ

اس کی آیتوں کو جھٹلائے۔ بیشک وہ مجرموں کوفلاح نہیں دے گا۔(۱۷) اور جو لوگ اللہ کے سوا اُن کی پوجا کرتے ہیں

اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا

جواُنہیں نہ نقصان دے سکتے ہیں اور نہ نفع پہنچا سکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ کے ہاں یہ ہماری سفارش کرنے والے ہیں۔

عِنْدَ اللّٰهِ ؕ قُلْ اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِى السَّمٰوٰتِ وَلَا فِى

آپ فرما دیجیے کہ کیا تم اللہ کو اس بات کی خبر دیتے ہو جس کا آسمان اور زمین میں علم نہیں ہے۔

الْاَرْضِ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿١٨﴾ وَمَا كَانَ النَّاسُ

وہ پاک ہے اور اُن کے شرک سے جو وہ کرتے ہیں بلند وبالا ہے۔(۱۸) اور ابتداء میں لوگ

اِلَّاۤ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ

ایک ہی اُمت تھے پھر علیحدہ ہوگئے۔ اور اگر آپ کے رب کی طرف سے پہلے ہی ایک بات طے نہ کرلی گئی

لَقُضِیَ بَيْنَهُمْ فِيْمَا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿١٩﴾ وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَاۤ اُنْزِلَ

ہوتی تو اُن کے درمیان اس کا فیصلہ ہوجاتا جس میں اختلاف کرتے ہیں۔(۱۹) اور یہ جو کہتے ہیں کہ اُن کے رب کی طرف سے

عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ فَقُلْ اِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا ۚ اِنِّیْ مَعَكُمْ

اُن پر کوئی نشانی کیوں نہیں اُتری،تو آپ فرما دیں کہ بیشک غیب اللہ ہی کے لیے ہے پس تم انتظار کرو۔ بیشک میں بھی تمہارے ساتھ

مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿٢٠﴾ ع وَاِذَاۤ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ ع ۲ ۱۰ ۷

انتظار کرتا ہوں۔(۲۰) اور جب ہم لوگوں کو مصیبت کے بعد اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ ہماری آیتوں کے

مَسَّتْهُمْ اِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِیْۤ اٰيَاتِنَا ؕ قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ مَكْرًا ؕ اِنَّ

بارے میں مکروفریب کرنے لگتے ہیں۔آپ فرما دیجیے کہ اللہ کی تدبیر میں بہت تیزی ہے۔ بیشک

رُسُلَنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ﴿٢١﴾ هُوَ الَّذِیْ يُسَيِّرُكُمْ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ

ہمارے فرشتے لکھ لیتے ہیں جو تم مکروفریب کرتے ہو۔(۲۱) وہی ہے جو تمہیں خشکی اور تری میں چلاتا ہے۔

حَتّٰۤى اِذَا كُنْتُمْ فِی الْفُلْكِ ۚ وَجَرَيْنَ بِهِمْ بِرِيْحٍ طَيِّبَةٍ وَّفَرِحُوْا بِهَا

حتّٰی کہ جب تم کشتیوں میں سوار ہوتے ہو۔ اور وہ موافق ہوا کی وجہ سے چلنے لگتی ہیں اور اس سے خوش ہوتے ہیں ،

جَآءَتْهَا رِيْحٌ عَاصِفٌ وَّجَآءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّظَنُّوْۤا

مگر یکدم مخالف ہوا چلنے لگتی ہے اور ہر طرف سے اُنہیں موجیں آ کر گھیر لیتی ہیں، وہ خیال کرتے ہیں کہ

اَنَّهُمْ اُحِيْطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ۬ لَئِنْ اَنْجَيْتَنَا

بیشک وہ ان سے گھِر گئے ہیں،تو اس وقت وہ دین میں مخلص ہوکراللہ سے دعائیں کرنے لگتے ہیں۔کہ اگر تو ہمیں اس سے نجات دے

مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿٢٢﴾ فَلَمَّاۤ اَنْجٰهُمْ اِذَا هُمْ يَبْغُوْنَ

تو ہم ضرور شکر کرنے والوں سے ہو جائیں گے۔(۲۲) پھر جب ہم اُنہیں نجات دے دیتے ہیں تو وہ پھر زمین میں

فِی الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ ۙ مَّتَاعَ

حق سے پھر کرزیادتی کرنے لگتے ہیں۔اے لوگو! بیشک تمہاری سرکشی کااثر تمہاری جانوں پر پڑے گا۔یہ دنیا کی زندگی کا

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ۔ تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ۔ قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
مدّ ۔۔ تین الف کے برابر ۔ پانچ الف کے برابر لمبا کرکے پڑھنا واجب ہے
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز اُلٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٣﴾

سرمایہ ہے۔ پھر تم نے لوٹ کر ہماری طرف آنا ہے جو عمل تم کرتے ہو ہم تمہیں اُن سے آگاہ کردیں گے۔(۲۳)

اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ

بیشک دنیا کی زندگی کی مثال ایسی ہے جیسا کہ آسمان سے ہم نے پانی نازل کیا پھر اس سے زمین میں

نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَ الْاَنْعَامُ ط حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذَتِ

نباتات اُگ آئیں جسے لوگ اور چوپائے کھاتے ہیں۔ یہاں تک کہ زمین نے جب اپنا

الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَآ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَآ لا

حُسن لے لیا اور وہ آراستہ ہوگئی تو اس کے مالکوں نے خیال کیا کہ بیشک ہم اس پر قادر ہوگئے ہیں۔

اَتٰىهَآ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ

تو رات یا دن کے وقت اس پر ہمارا حکم صادر ہوگیا تو ہم نے اسے کٹا ہوا ڈھیر کردیا گویا کہ کل وہاں کچھ بھی نہ تھا۔

بِالْاَمْسِ ط كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا

ایسے ہی ہم تفکر کرنے والی قوم کے لئے اپنی آیتوں کو تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔(۲۴) اور اللہ تمہیں سلامتی

اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ط وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٢٥﴾ لِلَّذِيْنَ

کے گھر کی طرف بلاتا ہے۔ اور جسے چاہتا ہے صراط مستقیم کی ہدایت دے دیتا ہے۔ (۲۵) اور نیکیاں کرنے والوں کے لیے

اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَ زِيَادَةٌ ط وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّ لَا ذِلَّةٌ ط

اور بھی زیادہ نیکیاں ہیں۔ اور ان کے چہروں پر سیاہی اور ذلت نہیں چھائے گی۔

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ج هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ

وہی اصحاب جنت ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔(۲۶) اور جن لوگوں نے برائیاں کمائیں ان کی برائیوں کا بدلہ

جَزَآءُ سَيِّئَةٍۢ بِمِثْلِهَا لا وَ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ط مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ

انہی کی مثل ہوگا اور ان پر ذلت چھا جائے گی۔اُن کے لیے اللہ سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا۔

عَاصِمٍ ج كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ط

گویا کہ ان کے چہرے کالی رات کی تاریکی سے ڈھانپ دیے گئے ہیں،

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ج هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٧﴾ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ

وہی دوزخی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔(۲۷) اور جس دن ہم سب کو اکٹھا کریں گے

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ۔ تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ۔ قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
مدّ ،، تین الف کے برابر ــ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ اَنْتُمْ وَشُرَكَآؤُكُمْ ۚ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ

پھر ہم مشرکوں سے کہیں گے کہ تم اورتمہارے شریک اپنی اپنی جگہ پر ٹھہر جاؤ پھر جب اُن کا آمنا سامنا ہو گا

وَقَالَ شُرَكَآؤُهُمْ مَّا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ ﴿٢٨﴾ فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا

تو اُن کے شریک ان سے کہیں گے کہ تم ہم کو کب پوجا کرتے تھے۔(۲۸) تو اس پر ہمارے اورتمہارے درمیان اللہ کا گواہ ہونا

بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغٰفِلِيْنَ ﴿٢٩﴾ هُنَالِكَ تَبْلُوْا

کافی ہے تم جو ہماری پُوجا کرتے تھے ہم بالکل اس سے بےخبر تھے۔(۲۹) یہاں ہر نفس جو اس نے آگے

كُلُّ نَفْسٍ مَّآ اَسْلَفَتْ وَرُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ

بھیجا ہے اس کی آزمائش کرلے گا اور وہ اللہ کی طرف لوٹائے جائیں گے جو اُن کا سچا مولیٰ ہے اور جو بہتان وہ باندھتے تھے

مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٣٠﴾ ع قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ — النصف ع ١٠ ٣ ٨

سب جاتے رہیں گے۔(۳۰) آپ فرما دیں کہ آسمان اور زمین سے تمہیں رزق کون دیتا ہے سماعت اور بصارت کا

يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ

مالک کون ہے اور زندہ سے مُردے کو کون نکالتا ہے اور مُردے سے

الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ

زندہ کو کون پیدا کرتا ہے اورکاموں کا انتظام کون کرتاہے تو اب کہیں گے کہ اللہ کرتا ہے۔پس آپ فرمادیں

اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿٣١﴾ فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۚ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا

کہ پھر تم اللہ سے کیوں نہیں ڈرتے۔(۳۱) یہ اللہ ہے جوتمہارا رب ہے ، پھر حق کے بعد گمراہی کے سوا اور کیا ہے۔

الضَّلٰلُ ۖۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ﴿٣٢﴾ كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى

پس تمہیں کِس طرف پھیرا جارہا ہے۔ (۳۲) اسی طرح نافرمانی کرنے والوں پر تمہارے رب کی بات سچ ہوگئی

الَّذِيْنَ فَسَقُوْٓا اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٣﴾ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ

یہ کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ (۳۳) فرمائیے کہ کیا تمہارے شریکوں میں کوئی ہے جو مخلوق

مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ قُلِ اللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ

کی ابتداء کرے پھر اُسے دوبارہ لوٹا دے۔ فرما دیجیے کہ مخلوق کی ابتدائی پیدائش اور اس کا اعادہ کرنا

فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿٣٤﴾ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ ؕ

اللہ ہی کے اختیار میں ہے پھرتم کدھر جاتے ہو۔(۳۴) فرمائیے کہ تمہارے خداؤں میں سے کوئی ایسا ہے جوحق کی طرف ہدایت کرتا ہو۔

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تَفْخِیْم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (بّ ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا

کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے

مَدّ: تین الف کے برابر — پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

قُلِ اللّٰهُ يَهۡدِىۡ لِلۡحَقِّ‌ؕ اَفَمَنۡ يَّهۡدِىۡۤ اِلَى الۡحَـقِّ اَحَقُّ اَنۡ يُّتَّبَعَ

فرمادیجیے کہ اللہ ہی حق کا راستہ دیتا ہے۔ تو کیا جو حق کی راہ دکھلائے اس کا حق ہے کہ اس کی اِتباع کی جائے

اَمَّنۡ لَّا يَهِدِّىۡۤ اِلَّاۤ اَنۡ يُّهۡدٰى‌ ۚ فَمَا لَـكُمۡ ۛ كَيۡفَ تَحۡكُمُوۡنَ ﴿۳۵﴾

یا جو خود ہدایت نہیں پاتا، مگر یہ کہ اس کی راہنمائی کی جائے۔تمہیں کیا ہوگیاہے۔ کیسے اُلٹے فیصلے کرتے ہو۔(۳۵)

وَمَا يَتَّبِعُ اَكۡثَرُهُمۡ اِلَّا ظَنًّا ؕ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغۡنِىۡ مِنَ الۡحَـقِّ شَيۡــًٔا ؕ

اُن کے اکثر لوگ گمان کی پیروی کرتے ہیں۔ بیشک گمان حق سے ذرّہ بھر بے نیازنہیں کرسکتا۔

اِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌۢ بِمَا يَفۡعَلُوۡنَ ﴿۳۶﴾ وَمَا كَانَ هٰذَا الۡـقُرۡاٰنُ اَنۡ

بیشک اللہ جاننے والا ہے جو وہ کرتے ہیں۔(۳۶) اور یہ قرآن ایسا نہیں ہے کہ اللہ کی وحی کے بغیر

يُّفۡتَـرٰى مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَلٰـكِنۡ تَصۡدِيۡقَ الَّذِىۡ بَيۡنَ يَدَيۡهِ

خود بنالیا گیا ہو بلکہ یہ تو اُس کی تصدیق کرنے والاہے جو اس سے پہلے موجود ہے اور

وَتَفۡصِيۡلَ الۡكِتٰبِ لَا رَيۡبَ فِيۡهِ مِنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۳۷﴾ اَمۡ يَقُوۡلُوۡنَ

یہ کتاب کی تفصیل ہے اس میں شک نہیں کہ یہ جہانوں کے ربّ کی طرف سے ہے۔ (۳۷) کیا کافر کہتے ہیں

افۡتَـرٰٮهُ‌ ؕ قُلۡ فَاۡتُوۡا بِسُوۡرَةٍ مِّثۡلِهٖ وَادۡعُوۡا مَنِ اسۡتَطَعۡتُمۡ مِّنۡ

کہ یہ افتراہے آپ فرما دیجئے اس جیسی ایک سورت ہی لے آؤ اور اللہ کے سوا جن کو تم بلانے کی

دُوۡنِ اللّٰهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۳۸﴾ بَلۡ كَذَّبُوۡا بِمَا لَمۡ يُحِيۡطُوۡا

استطاعت رکھتے ہو بُلا لو اگر تم سچے ہو ۔(۳۸) اُنہوں نے اُس کو جھٹلایا ہے جو مکمل طور پر

بِعِلۡمِهٖ وَلَمَّا يَاۡتِهِمۡ تَاۡوِيۡلُهٗ‌ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ

اُن کے علم میں نہیں آئی اور نہ اس کی حقیقت اُن کے سامنے آئی ہے۔ اسی طرح پہلے لوگوں نے جھٹلایا تھا،

فَانۡظُرۡ كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۳۹﴾ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يُّؤۡمِنُ بِهٖ

پس دیکھ لیجیے کہ ظالموں کاانجام کیسا ہوا۔ (۳۹) اور اُن میں سے کچھ اِس پر ایمان لاتے ہیں اور اُن میں سے کچھ

وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ لَّا يُؤۡمِنُ بِهٖ‌ ؕ وَرَبُّكَ اَعۡلَمُ بِالۡمُفۡسِدِيۡنَ ﴿۴۰﴾ ع وَاِنۡ ع ۱۰ ۴ ۹

اِس پر ایمان نہیں لاتے۔ اور آپ کا رب فساد کرنے والوں کو خوب جانتا ہے۔(۴۰) اور اگر

كَذَّبُوۡكَ فَقُلْ لِّىۡ عَمَلِىۡ وَلَـكُمۡ عَمَلُكُمۡ‌ ۚ اَنۡـتُمۡ بَرِيۡٓـــُٔوۡنَ مِمَّاۤ اَعۡمَلُ

وہ آپ کو جھٹلائیں تو آپ فرما دیں کہ میراعمل میرے لیے اور تمہارے عمل تمہارے لیے ہیں۔ جوعمل میں کرتا ہوں تم اس سے بری الذمہ ہو

غُنَّہ: نون مشدّد اور میم مشدّد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تَفۡخِیۡم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قَلۡقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

● اِخۡفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (بؔ ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا ● کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

● مَدّ: تین الف کے برابر — پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

وَاَنَا بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ

اور جو تم کرتے ہو میں اس سے بری الذمہ ہوں۔(۴۱) اور اُن میں سے کچھ تمہاری طرف کان لگا کرسنا چاہتے ہیں۔ تو کیا آپ

تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ ؕ

بہروں کو سنا دیں گے جب کہ وہ عقل نہ رکھتے ہوں۔(۴۲) اور اُن میں سے کچھ آپ کی طرف دیکھتے ہیں۔

اَفَاَنْتَ تَهْدِی الْعُمْیَ وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ

کیا آپ اندھوں کو راہ دکھلا دیں گے جب کہ وہ کچھ نہ دیکھتے ہوں۔(۴۳) بیشک اللہ لوگوں پر ذرّہ بھر ظلم نہیں کرتا

النَّاسَ شَيْـًٔا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ

مگر لوگ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔(۴۴) اور جس دن وہ اُنہیں جمع کرے گا

كَاَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ ؕ قَدْ

تو اُنہیں ایسا لگے گا گویا کہ وہ دنیا میں دن کا کچھ حصہ ہی رہے ہیں آپس میں پہچانتے ہوں گے۔ بیشک

خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَاِمَّا

وہ لوگ خسارے میں رہ گئے جنھوں نے اللہ کی ملاقات کو جھٹلایا اور وہ ہدایت پانے والوں سے نہ تھے۔(۴۵) اور اگر

نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ

ہم آپ کواس عذاب کا کچھ حصہ دکھا دیں جس کا ہم نے وعدہ کیا ہے یا پہلے ہی آپ کو اپنے پاس بلالیں

ثُمَّ اللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ ۚ فَاِذَا

مگر ہر حالت میں اُنہوں نے ہماری طرف لوٹ کرآنا ہے جو وہ کرتے ہیں اللہ اس پر گواہ ہے۔(۴۶) ہراُمت کے لیے ایک رسول ہے پس جب

جَآءَ رَسُوْلُهُمْ قُضِیَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَ

ان کارسول اُن کے پاس آیا تاکہ اُن کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کردے اور اُن پر ظلم نہیں کیاجاتا۔(۴۷) اور

يَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۸﴾ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ

وہ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو یہ وعدہ کب پورا ہوگا۔ (۴۸) آپ فرمادیں کہ میں اپنی جان کے

لِنَفْسِیْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ؕ اِذَا جَآءَ

نفع و نقصان کا مالک نہیں ہوں سوائے اس کے کہ جتنا اللہ چاہے، ہراُمت کے لیے وقت مقرر ہے، جب اُن کی مقررہ مدت

اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۴۹﴾ قُلْ

آ جائے گی تو اس میں لمحہ بھرنہ تاخیر ہوگی اور نہ مدت آگے بڑھائی جائے گی۔(۴۹) آپ فرمایئے

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تَفْخِیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (بّ ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا ● کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے
مَدّ ،، تین الف کے برابر ~ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُهٗ بَيَاتًا اَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ

کہ ذرا غور کرو کہ اگراس کا عذاب رات یا دن کو آجائے (تو تم کیا کر سکتے ہو) آخر کیا ہے

الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٥٠﴾ اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ؕ آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهٖ

جس کے لیے مجرم جلدی کررہے ہیں۔(۵۰) کیا جب یہ واقع ہوگا اس وقت اس پر ایمان لاؤ گے،کیا اب تسلیم کرتے

تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿٥١﴾ ثُمَّ قِيْلَ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ ۚ

ہوجس کے لیے تم جلدی کررہے تھے۔ (۵۱) پھر ظالموں سے کہا جائے گا کہ اب ہمیشہ کے عذاب کا مزہ چکھو

هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿٥٢﴾ وَيَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ ؔ وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جو تم کماتے رہے اس کے سوا کسی اور کا بدلہ نہ دیاجائے گا۔(۵۲) اور وہ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا وہ حق ہے۔

قُلْ اِيْ وَرَبِّيْٓ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ۚؔ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿٥٣﴾ وَلَوْ اَنَّ ع ۵ ۱۰ وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

آپ فرمادیں کہ میرے رب کی قسم بیشک وہ حق ہے۔اور تم اس کوعاجز نہیں کرسکتے۔ (۵۳) اوراگر ظالم شخص

لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْاَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهٖ ؕ وَاَسَرُّوا

کے پاس جوکچھ زمین میں ہے ہوتا تو وہ اسے عذاب سے بچنے کے لیے دے ڈالتا اور جب وہ عذاب کو دیکھیں گے

النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ

تو دل ہی دل میں پچھتائیں گے۔ اور ان میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کردیا جائے گا

لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٥٤﴾ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِنَّ

اور اُن پر ظلم نہ کیا جائے گا۔(۵۴) سُن لو بیشک آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ اللہ ہی کا ہے۔خبردار

وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٥٥﴾ هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ

اللہ کاوعدہ حق ہے لیکن اکثر لوگ علم نہیں رکھتے۔(۵۵) وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے

وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٥٦﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ

اور اُسی کی طرف رجوع کرنا ہے۔ (۵۶) اےلوگو! تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس نصیحت اور سینوں

رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ۬ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٥٧﴾

کی بیماریوں کی شفاء اور ہدایت اور رحمت آگئی ہے جو اہل ایمان کے لیے ہے۔(۵۷)

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا

اے محبوب فرما دیجیے کہ یہ اللہ کا فضل اور رحمت ہے پس اس کے باعث خوش ہوجاؤ۔ یہ اُن تمام سے بہتر

● غُنَّة: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کوایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کوموٹا رکھنا ● قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
● اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کوغنہ (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
● مدّ: تین الف کے برابر ـــ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ان سب کوایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے

يَجْمَعُوْنَ ﴿٥٨﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ

ہے جسے وہ جمع کرتے ہیں۔(۵۸) آپ فرما دیجیے کہ ذرا سوچو کہ جو رزق اللہ نےتمہارے لیے اُتارا ہے اس میں

مِّنْهُ حَرَامًا وَّ حَلٰلًا ؕ قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ﴿٥٩﴾ وَ

حرام وحلال کیوں ٹھہرا لیتے ہو۔ اُن سے کہیے کہ کیا اللہ نے تمہیں اس کی اجازت دی ہے یا تم اللہ پرجھوٹ باندھتے ہو۔(۵۹) جولوگ

مَا ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ

اللہ پر جھوٹی افترا باندھتے ہیں ان کا یوم قیامت کے متعلق کیا خیال ہے۔ بیشک

ع ٦ ٧ ١١ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٦٠﴾ وَمَا

اللہ لوگوں پر فضل کرنے والا ہے مگر اکثر لوگ اس کا شکر ادا نہیں کرتے۔ (۶۰) اور اے محبوب!

تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ وَّ مَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّ لَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ

آپ جس حال میں ہوتے ہیں اور قرآن سے جو کچھ تلاوت کرتے ہیں اور جس طرح کا عمل کرتے ہیں

عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ وَ مَا يَعْزُبُ

بھی کوئی چیز نہ زمین میں اور نہ آسمان اور نہ چھوٹی اور نہ کوئی بڑی چیز

عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَ لَآ

ہم تم پر گواہ ہوتے ہیں جب تم اس میں مصروف ہوتے ہو۔ اور تمہارے رب سے ذرہ برابر

اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرَ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿٦١﴾ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ

پوشیدہ ہے جو اس واضح کتاب میں موجود نہ ہو۔ (۶۱) بیشک اللہ کے اولیاء پر

اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦٢﴾ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا

نہ کچھ خوف ہے اور نہ وہ غم زدہ ہوں گے۔(۶۲) جو لوگ ایمان لائے اور تقویٰ اختیار

يَتَّقُوْنَ ﴿٦٣﴾ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ؕ لَا

کرتے ہیں۔ (۶۳) اُن کے لیے دنیا اور آخرت کی زندگی میں بشارت ہے۔ اللہ کے کلمات

تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٦٤﴾ وَلَا يَحْزُنْكَ

تبدیل نہیں ہوتے۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ (۶۴) اور تم ان کی باتوں کا غم نہ کرو۔

وقف لازم قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ؕ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٦٥﴾ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ

بیشک تمام عزت اللہ ہی کے لیے ہے۔ وہی سننے والا جاننے والا ہے۔ (۶۵) سُن لو بیشک

مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ ؕ وَ مَا يَتَّبِعُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ

آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ کے لیے ہے۔ جولوگ اللہ کے سوا شریکوں کو پکارتے ہیں

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَ اِنْ هُمْ اِلَّا

وہ کِس کی پیروی کررہے ہیں، سوائے اس کے کہ وہ اپنے ظن کی پیروی کر رہے ہیں اور یہ کہ وہ صرف

يَخْرُصُوْنَ ﴿۶۶﴾ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ

بے بنیاد باتیں کرنے والے ہیں۔ (۶۶) وہی ہے جس نے تمہارے لیے رات بنائی ہے تاکہ تم اس میں سکون حاصل کرو

مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿۶۷﴾ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ

اور دن بنایا تا کہ تم دیکھ سکو۔ بیشک اس میں سننے والی قوم کے لیے نشانیاں ہیں۔(۶۷) اُنہوں نے کہا کہ اللہ نے

وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ الْغَنِيُّ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ اِنْ

اپنے لیے اولاد بنائی ہے۔مگر وہ پاک ہے وہ بے نیاز ہے۔آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اُسی کا ہے یہ کہ

عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍۭ بِهٰذَا ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۸﴾

اس کے بارے میں تمہارے پاس کیا ثبوت ہے۔ کیا اللہ پر وہ بات کہتے ہیں جس کا اُنہیں علم نہیں ہے۔(۶۸)

قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿۶۹﴾ ؕ

آپ فرمائیے کہ بیشک وہ لوگ جو اللہ پر جھوٹی افترا باندھتے ہیں، وہ فلاح نہ پائیں گے۔(۶۹)

مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيْقُهُمُ الْعَذَابَ

دنیا کی متاع کچھ عرصہ ہے پھر اُنہوں نے ہماری طرف لوٹ کرآنا ہے۔ پھر ہم اُنہیں شدیدعذاب کا مزہ چکھائیں گے

الشَّدِيْدَ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ ع وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ ۘ اِذْ قَالَ ع ۷ ۱۰ ۱۲ الثلثة

اس لیے کہ وہ کفر کیا کرتے تھے۔ (۷۰) آپ اِن کو حضرت نوح کی خبر سنا دیں۔جب اُنہوں نے

لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَّقَامِيْ وَ تَذْكِيْرِيْ بِاٰيٰتِ

اپنی قوم سے کہا اے میری قوم اگر تم میں میرا رہنا اور اللہ کی آیتوں سے نصیحت کرنا ناگوار ہے تو میں

اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ

اللہ پرہی توکل کیے ہوئے ہوں تم اپنے شریکوں کو ساتھ لے کر میرے بارے میں جو فیصلہ چاہو کر لو پھر وہ

اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۷۱﴾ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ

فیصلہ تم میں سے کسی پر پوشیدہ نہ رہے پھر میرے ساتھ کرگزرو اور مجھے مہلت نہ دو۔(۷۱) اگر تم نے منہ پھیر لیا تو

غُنَّه: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کوایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تَفْخِیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قَلْقَلَه: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو غنہ (ناک) میں چھپا کر پڑھنا — کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز اُلٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

مَدّ: تین الف کے برابر — پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ ؕ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ ۙ وَ اُمِرْتُ اَنْ

میں نے تم سے کوئی اُجرت نہیں مانگی۔مگر میرا اجر تو اللہ کے پاس ہے، اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ

اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۷۲﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَنَجَّیْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِی

میں مسلمانوں سے ہو جاؤں۔(۷۲) تو اُنہوں نے اُسے جھٹلایا تو ہم نے اسے اور جو اُن کے ساتھ

الْفُلْكِ وَجَعَلْنٰهُمْ خَلٰٓئِفَ وَ اَغْرَقْنَا الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ۚ

کشتی میں تھے نجات دیدی اور ہم نے اُنہیں اُن کا جانشین بنا دیا اور جنھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا

فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِیْنَ ﴿۷۳﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ

اُنہیں غرق کردیا۔ تو دیکھ لو کہ جن لوگوں کو ڈرایا گیا تھا ان کا انجام کیسا ہوا۔(۷۳) پھر اس کے بعد ہم نے ان کی قوموں

رُسُلًا اِلٰی قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا لِیُؤْمِنُوْا بِمَا

کی طرف رسول مبعوث فرمائے جو کھلی نشانیاں لے کر آئے مگر وہ لوگ ایسے نہ تھے کہ جس کو اُنہوں نے پہلے

كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰی قُلُوْبِ الْمُعْتَدِیْنَ ﴿۷۴﴾

جھٹلادیا ہے اس پر ایمان لے آتے۔ہم اسی طرح زیادتی کرنے والوں کے دلوں پر مہر ثبت کردیتے ہیں۔(۷۴)

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰی وَ هٰرُوْنَ اِلٰی فِرْعَوْنَ وَ مَلَا۠ئِهٖ

پھر اُن کے بعد ہم نے حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون کو فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس نشانیوں کے ساتھ

بِاٰیٰتِنَا فَاسْتَكْبَرُوْا وَ كَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِیْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ

مبعوث فرمایا تو اُنہوں نے تکبر کیا کیونکہ وہ مجرموں کی قوم تھے۔(۷۵) پھر جب ہماری طرف سے اُن کے پاس

مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْٓا اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۷۶﴾ قَالَ مُوْسٰٓی اَتَقُوْلُوْنَ

حق آیا تو اُنہوں نے کہاکہ یہ تو کھلم کھلا جادو ہے۔(۷۶) حضرت موسیٰ نے کہا کیا حق کے بارے میں

لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ ؕ اَسِحْرٌ هٰذَا ؕ وَلَا یُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ﴿۷۷﴾ قَالُوْٓا

یہ کہتے ہو کہ یہ جادو ہے حالانکہ تمہارے پاس آیا ہے۔اورجادوگر فلاح پانے والے نہ تھے۔ (۷۷) اُنہوں نے کہا

اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَا وَ تَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِیَآءُ

کہ ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ جس پر ہم اپنے باپ دادا کو پاتے ہیں اس سے پھیر دو اور اس زمین میں تم دونوں

فِی الْاَرْضِ ؕ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِیْنَ ﴿۷۸﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِیْ

سردار بن جاؤ۔ اور ہم تمہارے ساتھ مومن بننے والے نہیں ہیں۔(۷۸) فرعون نے کہا کہ مکمل جادو جاننے والوں کو

● غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
● اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے
● مدّ: تین الف کے برابر ~ پانچ الف کے برابر لمبا کرکے پڑھنا واجب ہے

بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ﴿٧٩﴾ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا

میرے پاس لے آؤ۔(۷۹) پھر جب جادوگر آگئے تو حضرت موسیٰ (علیہ السلام) نے اُن سے کہا کہ تم نے جو کچھ ڈالنا ہے

مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿٨٠﴾ فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ

اُسے ڈالو۔ (۸۰) پھر جب اُنہوں نے ڈالا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ یہ جادو ہے

السِّحْرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٨١﴾

بیشک اللہ اِسے ابھی باطل کردے گا۔ بیشک اللہ فساد کرنے والوں کے عمل کی اصلاح نہیں کرتا۔(۸١)

وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٨٢﴾ ع فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰٓى ع ٨ ١٢/١٣

اور اللہ اپنی باتوں سے حق کو حق کر دیتا ہے خواہ مجرم کتنا ہی بُرا کیوں نہ منائیں۔(۸۲) تو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر سوائے

اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَ مَلَا۟ئِهِمْ

اس قوم کی اولاد میں چند افراد کے کوئی ایمان نہ لایا اُن پر بھی فرعون اور اس کے سرداروں کا خوف تھا

اَنْ يَّفْتِنَهُمْ ؕ وَ اِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِى الْاَرْضِ ۚ وَ اِنَّهٗ لَمِنَ

کہ وہ کسی مصیبت میں نہ ڈال دیں، اور بیشک فرعون زمین میں غالب تھا اور بیشک وہ حد سے بڑھنے

الْمُسْرِفِيْنَ ﴿٨٣﴾ وَ قَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ

والا تھا۔(۸۳) اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اے میری قوم اگر تم اللہ پر ایمان لائے ہو

فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ﴿٨٤﴾ فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ

تو اس پر بھروسہ کرو اگر تم مسلمانوں سے ہو۔(۸۴) تو وہ کہنے لگے کہ ہم نے اللہ پر بھروسہ کر لیا ہے۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٥﴾ ۙ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ

اے ہمارے رب ہمیں ظالموں کی قوم کے لیے آزمائش کا نشانہ نہ بنانا۔(۸۵) اورہمیں اپنی رحمت کے

مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ

باعث کافروں کی قوم سے نجات دے۔(۸٦) اورہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اوراُن کے بھائی کی طرف وحی کی

لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّ اجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ؕ

کہ مصر میں اپنی قوم کے لیے چند گھر مہیا کرو اور اپنے گھروں کو قبلہ رُخ بناؤ اورنماز قائم کرو۔

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٧﴾ وَقَالَ مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَ

اور مومنوں کے لیے بشارت ہے۔ (۸۷) اورحضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے کہا کہ اے ہمارے رب بیشک تونے فرعون

غُنّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا

کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

”مَدّ“ ۔ تین الف کے برابر ~ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

مَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّ اَمْوَالًا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ

اور اس کے سرداروں کو آسودگی دی ہے اور دنیوی زندگی میں دولت دی ہے۔ اے ہمارے رب!

سَبِيْلِكَ ۚ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

تاکہ وہ تیرے راستے سے گمراہ کریں،اے ہمارے رب اُن کے مال تباہ کردے اور اُن کے دلوں کو سخت کردے

فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٨٨﴾ قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ

تاکہ وہ ایمان نہ لائیں یہاں تک کہ دردناک عذاب کو دیکھ لیں۔(۸۸) اللہ نے کہا کہ تم دونوں کی دُعا

دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٨٩﴾

قبول ہوئی پس ثابت قدم رہو اورجو علم نہیں رکھتے اُن کی راہ کی اتباع نہ کرنا۔(۸۹)

وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَ جُنُوْدُهٗ

اور ہم بنی اسرائیل کو دریا کے پار لے گئے تو فرعون اور اس کے لشکروں نے سرکشی اور زیادتی سے

بَغْيًا وَّ عَدْوًا ۭ حَتّٰٓى اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ

پیچھا کیا۔ یہاں تک جب وہ غرق ہونے لگا تو اس نے کہا میں ایمان لایا بیشک اس کے سوا

اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ وَ اَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٩٠﴾

کوئی معبود نہیں جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔(۹۰)

آٰلْئٰنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٩١﴾ فَالْيَوْمَ

کیا اب تو آیا اور پہلے تو نافرمان رہا اور تو فسادیوں میں سے تھا۔(۹۱) آج تیرے جسم

نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ۭ وَ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ

کو بچالیں گے تاکہ تُو بعد میں آنے والوں کے لیے نشانی بن جائے۔ اور بیشک لوگوں میں سے

ع ١٠ ٩ ١٤ النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ﴿٩٢﴾ وَلَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مُبَوَّاَ

بہت سے لوگ ہماری نشانیوں سے غافل ہیں۔(۹۲) اور بیشک ہم نے بنی اسرائیل کو بہترین جگہ دی اور پاکیزہ

صِدْقٍ وَّ رَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰى جَآءَهُمُ

چیزوں کا رزق دیا۔ پس اُنہوں نے اختلاف نہ کیا کہ اُن کے پاس علم آ گیا۔

الْعِلْمُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا

بیشک تمہارا رب قیامت کے دن اُن کا فیصلہ کردے گا جس میں

غُنّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ۔ تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ۔ قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا ۔ کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز اُلٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے

مدّ: تین الف کے برابر ~ پانچ الف کے برابر لمبا کرکے پڑھنا واجب ہے

فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٩٣﴾ فَاِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ فَسْـَٔلِ

اختلاف کرتے ہیں۔(۹۳) پس جو ہم نے تمہاری طرف اُتارا ہے اس میں شک ہو تو جو آپ سے پہلے کتاب

الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ

کا مطالعہ کرنے والے ہیں ان سے پوچھ لو۔ بیشک تمہارے رب کی طرف سے

رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿٩٤﴾ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِيْنَ

تمہارے پاس حق آیا آپ ہرگز شک کرنے والوں میں سے نہ بنیں۔(۹۴) اور ان لوگوں میں سے

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٩٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ حَقَّتْ

نہ ہوجانا جنھوں نے ہماری آیتوں کوجھٹلایا،ورنہ نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہوجاؤ گے۔(۹۵) بیشک جن لوگوں پر

عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٩٦﴾ وَلَوْ جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰيَةٍ

تمہارے رب کی طرف سے کلمہ سچ ہوچکا ہے ایمان نہیں لائیں گے۔(۹۶) حالانکہ ان کے پاس تمام نشانیاں آئیں آخر

حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٩٧﴾ فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ

دردناک عذاب کو دیکھ لیا۔(۹۷) پس کوئی بھی ایسی بستی نہ ہوئی کہ اس کا ایمان لانا

فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ ۭ لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ

نفع بخش ہواہو سوائے حضرت یونس علیہ السلام کی قوم کے۔ پس جب وہ ایمان لائے تو ہم نے ان سے

عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿٩٨﴾

دنیا کی زندگی ہی میں ذلت کا عذاب دُور کردیا اور مقررہ وقت تک ان کے لیے متاع رہاہے۔(۹۸)

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا ۭ اَفَاَنْتَ

اور اگر آپ کا ربّ چاہتا تو زمین میں بسنے والے سب لوگ ایمان لے آتے۔ کیا آپ ان لوگوں کو

تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٩٩﴾ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ

مجبور کریں گے یہاں تک کہ وہ سب مومن ہوجائیں۔ (۹۹) اور کوئی

تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ

شخص ایسا نہیں کہ وہ اللہ کے حکم کے بغیر ایمان لائے۔ اور ان لوگوں پر گمراہی کی نجاست ڈال دیتا ہے

لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿١٠٠﴾ قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَمَا

جو عقل سے کام نہیں لیتے۔ (۱۰۰) آپ فرمائیے کہ دیکھو آسمان اور زمین میں کیا ہے۔ آیات

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تَفْخِیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

● اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (بّ ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا ● کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

● مَدّ: تین الف کے برابر — پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

تُغْنِی الْاٰیٰتُ وَ النُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ فَهَلْ

الٰہی اور ڈرانے والے اس قوم کو فائدہ نہیں پہنچاتے جو ایمان نہیں لاتے۔ (۱۰۱) کیا وہ پہلے

یَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ اَیَّامِ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ قُلْ

لوگ جو گزر گئے ہیں اُن کے دنوں جیسا انتظار نہیں کر رہے۔ فرما دیجیے

فَانْتَظِرُوْۤا اِنِّیْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ ﴿۱۰۲﴾ ثُمَّ نُنَجِّیْ رُسُلَنَا

پس انتظار کرو بیشک میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں سے ہوں۔ (۱۰۲) پھر ہم اپنے رسولوں

ع ۱۱ ۱۰ ۱۵ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ ۚ حَقًّا عَلَیْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۰۳﴾ قُلْ یٰۤاَیُّهَا

اور ایمان لانے والوں کو نجات دیں گے۔یہ ہمارا فرض ہے کہ مومنین کو نجات دے دیں۔(۱۰۳) کہہ دیجیے کہ اے

النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ شَكٍّ مِّنْ دِیْنِیْ فَلَاۤ اَعْبُدُ الَّذِیْنَ

لوگو! اگر تمہیں میرے دین کے بارے میں شبہ ہو تو میں ان کی عبادت نہیں کرتا جن کی

تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ لٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰىكُمْ ۖۚ

تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو، مگر میں اس معبود واحد کی عبادت کرتا ہوں جو تمہیں موت دیتا ہے۔

وَ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَ اَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ

اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مومنین میں سے ہوں۔ (۱۰۴) اور حنیف بن کر اپنے آپ

لِلدِّیْنِ حَنِیْفًا ۚ وَ لَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۱۰۵﴾ وَ لَا تَدْعُ مِنْ

کو دین اسلام پر قائم رکھو۔ اور مشرکوں میں سے ہر گز نہ ہونا۔(۱۰۵) اور اللہ کو چھوڑ کر

دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَنْفَعُكَ وَ لَا یَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ

کسی اور کی عبادت نہ کرو جو تمہیں نہ نفع دے سکے اور نہ نقصان دے سکے۔ پس اگر ایسا کروگے تو بیشک ظالموں میں سے

الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۰۶﴾ وَ اِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ۚ وَ اِنْ

ہوجاؤگے۔(۱۰۶) اور اگر اللہ کی طرف سے تمہیں کوئی تکلیف آئے تو اُسے اس کے سوا اور کوئی دُور کرنے والا نہیں۔ اور اگر وہ

یُّرِدْكَ بِخَیْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ؕ یُصِیْبُ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ

آپ کے لیے بھلائی کا ارادہ کرے تو اس کے فضل کو کوئی ردّ کرنے والا نہیں۔اسے بندوں میں سے جس کے لیے چاہتا ہے پہنچاتا ہے،

وَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۰۷﴾ قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ

اور وہ بخشنے والارحم والاہے۔(۱۰۷) اے محبوب! فرما دیجیے کہ اے لوگو! تمہارے رب کی طرف سے تمہارے

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ۔ تَفْخِیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ۔ قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو غنہ (ناک) میں چھپا کر پڑھنا ۔ کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز کھڑا اُلٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

مدّ ۔۔تین الف کے برابر ۔ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

رَّبِّكُمۡ ۚ فَمَنِ اهۡتَدٰى فَاِنَّمَا يَهۡتَدِىۡ لِنَفۡسِهٖ ۚ وَ مَنۡ ضَلَّ

پاس حق آگیا ہے۔ توجس نے ہدایت پائی تو اس نے اپنے لیے ہی ہدایت پائی، تو جو گمراہ ہو

فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيۡهَا ۚ وَمَاۤ اَنَا عَلَيۡكُمۡ بِوَكِيۡلٍ ؕ ﴿۱۰۸﴾ وَاتَّبِعۡ مَا يُوۡحٰۤى

اوہ اپنے لیے ہی گمراہ ہوا۔ اور میں تو تم پرصرف نگران ہوں۔(۱۰۸) آپ کو جووحی آتی ہے اس کی

اِلَيۡكَ وَاصۡبِرۡ حَتّٰى يَحۡكُمَ اللّٰهُ ۖۚ وَهُوَ خَيۡرُ الۡحٰكِمِيۡنَ ﴿۱۰۹﴾ ع ۱۱ ۲ ۱۲

اتباع کریں۔ اور صبر کیے رہو حتّٰی کہ اللہ فیصلہ کردے۔ اور وہ بہتر فیصلہ کرنے والاہے۔(۱۰۹)

سُوۡرَةُ هُوۡدٍ مَكِّيَّةٌ (۱۱) (۵۲) بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ اٰيَاتُهَا ۱۲۳ رُكُوۡعَاتُهَا ۱۰

سورۃ ھود مکی ہے اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ اس میں ۱۲۳ آیات ۱۰رکوع ہیں۔

الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اُحۡكِمَتۡ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتۡ مِنۡ لَّدُنۡ حَكِيۡمٍ خَبِيۡرٍۙ ﴿۱﴾

الف۔لا۔را۔اس کتاب کی آیتیں حکمت والی ہیں۔ اللہ کی طرف سے اس کی تفصیل بیان کردی گئی ہے جوحکمت والاخبر والا ہے۔(۱)

اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنَّنِىۡ لَـكُمۡ مِّنۡهُ نَذِيۡرٌ وَّبَشِيۡرٌ ۙ ﴿۲﴾ وَّاَنِ

اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ بیشک میں تمہارے لیے اس کی طرف سے ڈرانے اوربشارت دینے والاہوں۔(۲) اپنے رب سے

اسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّكُمۡ ثُمَّ تُوۡبُوۡۤا اِلَيۡهِ يُمَتِّعۡكُمۡ مَّتَاعًا حَسَنًا

استغفار کرو پھر اس کی طرف توبہ کرو مقررہ مدت تک تمہیں اچھی متاع عطا کرے گا

اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤۡتِ كُلَّ ذِىۡ فَضۡلٍ فَضۡلَهٗ ؕ وَاِنۡ

اور ہر صاحب فضل پر اپنا مزید فضل فرمائے گا اور اگرتم

تَوَلَّوۡا فَاِنِّىۡۤ اَخَافُ عَلَيۡكُمۡ عَذَابَ يَوۡمٍ كَبِيۡرٍ ﴿۳﴾ اِلَى اللّٰهِ

پھر گئے تو بیشک مجھے تم پر بڑے دن کے عذاب کا خوف ہے۔(۳) اللہ ہی کی

مَرۡجِعُكُمۡ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿۴﴾ اَلَاۤ اِنَّهُمۡ يَثۡنُوۡنَ

طرف لوٹنا ہے۔ اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔(۴) خبردار! بیشک وہ اس سے اپنے حال کو

صُدُوۡرَهُمۡ لِيَسۡتَخۡفُوۡا مِنۡهُ ؕ اَلَا حِيۡنَ يَسۡتَغۡشُوۡنَ ثِيَابَهُمۡ ۙ

چھپانے کے لیے سینوں کو دوہرا کرتے ہیں۔ سُن لو جس وقت وہ اپنے کپڑوں سے جسم کو

يَعۡلَمُ مَا يُسِرُّوۡنَ وَمَا يُعۡلِنُوۡنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ﴿۵﴾

لپیٹے ہوتے ہیں وہ اس وقت بھی ان کے ظاہر اور باطن کو جانتا ہے۔ بیشک وہ سینوں کے راز جانتا ہے۔(۵)

غُنَّة: نون مشدّد اورمیم مشدّد کی آواز کوایک الف کے برابر لمبا کرنا
تَفۡخِيۡم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا
قَلۡقَلَة: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
اِخۡفَا: نون ساکن اورتنوین اورمیم ساکن جس کے بعد(ب ہو) کی آواز کوخیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے
مَدّ ،، تین الف کے برابر ~ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

وَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَ يَعْلَمُ
اور زمین میں کوئی چلنے والا ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمے نہ ہو اور وہ اس کی
مُسْتَقَرَّهَا وَ مُسْتَوْدَعَهَا ؕ كُلٌّ فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿٦﴾ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ
رہائش اوردفن ہونے کی جگہ کو جانتا ہے۔ یہ تمام روشن کتاب میں ہے۔(٦) اوروہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین
السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّ كَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ
کو چھ دن میں بنایا اس وقت اس کا عرش پانی پر تھا تاکہ تمہیں آزمائے
لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَلَئِنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْۢ
کہ تم میں سے اچھے عمل والے کون ہیں؟۔ اور اگر آپ یہ کہیں کہ بیشک تم مرنے کے بعد دوبارہ
بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٧﴾
اُٹھائے جاؤ گے تو کفر کرنے والے ضرور یہ کہہ دیں گے کہ یہ تو واضح طور پر جادو ہے۔(٧)
وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰٓى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ مَا
اور ہم ایک مقررہ مدت تک ان سے عذاب کو ملتوی کیے رہیں تو وہ کہیں گے کہ کِس چیز نے اس کو روک دیا
يَحْبِسُهٗ ؕ اَلَا يَوْمَ يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ وَ حَاقَ بِهِمْ
ہے۔ سُن لوکہ جس روز عذاب آجائے گا تو اُن سے ٹلے گا نہیں اوروہ ان کو گھیرلے گا
مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٨﴾ ع وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ
جس کا مذاق اُڑایا کرتے تھے۔(٨) اور کسی انسان کو اگر ہم اپنی رحمت کامزہ چکھائیں، پھر
نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ۚ اِنَّهٗ لَيَئُوْسٌ كَفُوْرٌ ﴿٩﴾ وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ
اس سے چھین لیں۔ بیشک وہ مایوس اور ناشکرا بن جائے گا۔(٩) جو تکلیف اُسے پہنچتی ہے اس کے بعد اگر ہم اسے اپنی
مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ ؕ اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ﴿١٠﴾ لا اِلَّا الَّذِيْنَ
نعمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ کہے گا کہ تکلیفیں مجھ سے دُور ہوئیں۔ بیشک وہ خوش ہونے والا فخر کرنے والا ہے۔(١٠) مگر جن لوگوں نے
صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴿١١﴾
صبر کیا اور صالح عمل کیے تو ان کے لیے مغفرت اور بہت بڑا اجر ہے۔(١١)
فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَ ضَآئِقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ
تو کیا اس سے کچھ چھوڑ دیں گے جو وحی آپ کی طرف ہوتی ہے اور اس سے دل میں تنگی محسوس کروگے

ع ٨

غُنَّه: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ۔ تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ۔ قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا ۔ کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے
مدّ: تین الف کے برابر ـ پانچ الف کے برابر لمبا کرکے پڑھنا واجب ہے

يَّقُوْلُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ ؕ اِنَّمَآ اَنْتَ نَذِيْرٌ ؕ

یہ کہ وہ کہتے ہیں کہ ان پر کوئی خزانہ کیوں نہ اُترا یا اُن کے ساتھ فرشتے کیوں نہ آئے ۔ بیشک آپ تو ڈرانے والے ہیں

وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿۱۲﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا

اور اللہ ہر چیز کا کارساز ہے۔ (۱۲) کیا یہ کہتے ہیں کہ اُنہوں نے قرآن اپنی طرف سے بنالیا ہے۔ آپ کہہ دیجیے

بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ

کہ اس کی مثل بنائی ہوئی دس سورتیں لے آؤ اور اللہ کے سوا جن کو تمہیں بُلانے کی استطاعت ہے بُلا لاؤ

اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۳﴾ فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ

اگر تم سچے ہو۔(۱۳)پس اگروہ تمہارا جواب نہ دے سکیں تو جان لو کہ قرآن اللہ کے علم ہی کے

اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَاَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾

ساتھ اُتارا گیا ہے اور یہ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو کیا تم مسلمان ہو جاؤ گے۔(۱۴)

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ

جوکوئی دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتا ہو تو ہم اُسی دنیا میں ان کے عمل کا اجر دے دیں گے

فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِى

اور وہ اس میں کمی نہ کیے جائیں گے۔(۱۵) یہی لوگ ہیں جن کے لیے آخرت میں سوائے آگ کے

الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾

کچھ حصہ نہیں۔اور اس میں جو کچھ اُنہوں نے ایجاد کیا تھا وہ ضائع ہوگیا اور جو وہ کرتے تھے وہ باطل ہوگیا۔ (۱۶)

اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ

کیا یہ اُس کی طرح ہوسکتا ہے جو اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل پر ہو اور اس پر ایک گواہ بھی آگیا

قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَ

ہو اور اس سے پہلے حضرت موسیٰ کی کتاب جورہنما اور رحمت ہے بھی آچکی ہو، یہی اس پر ایمان لائیں گے اور

مَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ۚ فَلَا تَكُ فِىْ مِرْيَةٍ

جو اس کا انکار کریں گے تو آگ والے گروہوں سے ہوجائیں گے جس کا وعدہ کیا جا چکا ہے، پس اے سننے والے!

مِّنْهُ ۗ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۷﴾

اس سے شک میں نہ پڑجانا ،بیشک وہ تیرے رب کی طرف سے حق ہے لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔(۱۷)

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تَفْخِیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

● اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (بؔ ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا

کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

● مَدّ: تین الف کے برابر۔ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ اُولٰٓئِكَ يُعْرَضُوْنَ

اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ پر افترا اورجھوٹ منسوب کرتا ہے۔ یہی لوگ ہیں جواپنے رب کے سامنے

عَلٰى رَبِّهِمْ وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰۤؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ

حاضر کیے جائیں گے اور گواہ کہیں گے کہ یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے رب پر جھوٹ باندھا تھا۔

اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٨﴾ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ

خبردار! ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔ (۱۸) جو لوگ اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس میں

اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿١٩﴾ اُولٰٓئِكَ لَمْ

ٹیڑھا پن تلاش کرتے ہیں اور وہی ہیں جو آخرت کا انکار کرنے والے ہیں۔(۱۹) وہ زمین میں

يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ

اللہ کو عاجز نہیں کرسکتے۔ اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ اُن کے لیے کوئی دوست نہ تھا۔

وقف لازم

اَوْلِيَآءَ ۘ يُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ؕ مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ وَ

اُن کے لیے عذاب کودُگنا کردیا جائے گا۔ نہ وہ سننے کی استطاعت رکھیں گے اور

مَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ ﴿٢٠﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ

نہ وہ دیکھ سکیں گے۔(۲۰) یہی لوگ ہیں جنھوں نے اپنے آپ کو خسارے میں ڈالا اور جو وہ

عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٢١﴾ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ هُمُ

جھوٹی باتیں کہتے تھے وہ اُن سے گم ہوگئیں۔(۲۱) یقیناً آخرت میں سب سے زیادہ نقصان اُٹھانے والے

الْاَخْسَرُوْنَ ﴿٢٢﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْٓا

یہی ہوں گے۔(۲۲) بیشک جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور اپنے رب کے حضور عاجزی اختیار کرگئے

اِلٰى رَبِّهِمْ ۙ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٣﴾ مَثَلُ

یہ جنت والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔(۲۳) ان دونوں گروہوں کی

الْفَرِيْقَيْنِ كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ ؕ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ

مثال ایسی ہے جیسے ایک اندھا اور بہرا ہودوسرا دیکھنے والا اور سننے والا ہو۔کیاوہ دونوں ایک دوسرے کے مثل ہوسکتے ہیں

ع ٢ ١٦ ٢

مَثَلًا ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖۤ ۙ اِنِّىْ لَكُمْ

کیاتم اس سے نصیحت حاصل نہیں کرتے۔(۲۴)اور بیشک ہم نے حضرت نوح کو اُن کی قوم کی طرف بھیجا۔ اُنہوں نے کہا بیشک میں

غُنَّة: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تَفْخِيْم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قَلْقَلَة: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا ● کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے

مَدّ: تین الف کے برابر ~ پانچ الف کے برابر لمبا کرکے پڑھنا واجب ہے

نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٢٥﴾ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ

تمہیں کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں۔(۲۵) یہ کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ مجھے تم پر بڑے دن کے دردناک عذاب

يَوْمٍ اَلِيْمٍ ﴿٢٦﴾ فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا

کا ڈر ہے۔(۲۶) تو اُن کی قوم کے کافر سرداروں نے کہا کہ اے نوح ہم آپ کو اپنے جیسا بشر ہی دیکھتے ہیں اور ہمیں اس کے سوا نظر نہیں آتا

بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِيَ

کہ جو لوگ ہم میں حقیر اور عمومی عقل رکھتے ہیں آپ کی پیروی کررہے ہیں

الرَّاْيِ ۚ وَمَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍۢ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ ﴿٢٧﴾

اور ہم نہیں دیکھتے کہ ہم پر تمہیں فضل حاصل ہو بلکہ تمہیں جھوٹا خیال کرتے ہیں۔(۲۷)

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ

اُنہوں نے کہا اے میری قوم کیا تم نہیں دیکھتے کہ میں اپنے رب کی طرف سے روشنی پر ہوں اور اس نے مجھے اپنے پاس سے

رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ ۭ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَاَنْتُمْ لَهَا

رحمت عطا کی ہے جو تم پر مخفی ہے۔ توکیا ہم اس کے لیے تمہیں مجبور کرسکتے ہیں حالانکہ تم اسے

كٰرِهُوْنَ ﴿٢٨﴾ وَيٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔـلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى

ناپسند کرتے ہو۔(۲۸) اور اے میری قوم میں اس پر تم سے کوئی مال طلب نہیں کرتا ، میرا اجر تو

اللّٰهِ وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّيْٓ

اللہ کے پاس ہے اور جولوگ ایمان لائے ہیں میں ان کو نکالنے والا نہیں ہوں۔ بیشک وہ اپنے رب سے ملیں گے، لیکن میں تمہیں

اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿٢٩﴾ وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ

ایک نا سمجھ قوم خیال کرتا ہوں۔ (۲۹) اور اے میری قوم اگر میں ایمان والوں کو نکال دوں تو اللہ کے سوا میری مدد کون کرے گا۔

طَرَدْتُّهُمْ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٣٠﴾ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَاۗىِٕنُ

تم نصیحت حاصل کیوں نہیں کرتے۔(۳۰) اور نہ میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں

اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّىْ مَلَكٌ وَّلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ

اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ جن لوگوں کو

تَزْدَرِيْٓ اَعْيُنُكُمْ لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ۭ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْٓ

تمہاری نگاہیں حقیر جانتی ہیں اُنہیں ہرگز بھلائی نہیں دے گا۔ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے

اَنْفُسِهِمْ ۚۖ اِنِّیْۤ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْا یٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا

اللہ جانتا ہے۔ اگر میں ایسا کروں تو بے انصافوں سے ہو جاؤں گا۔(۳۱) وہ کہنے لگے اے نوح تو نے ہم سے بہت جھگڑا کیا

فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۳۲﴾

اور جھگڑے کو طوالت دی۔ تو تم لے آؤ جس کا وعدہ کرتے ہو اگر تم سچے ہو۔(۳۲)

قَالَ اِنَّمَا یَاْتِیْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ وَمَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ ﴿۳۳﴾ وَ

حضرت نوح (علیہ السلام) نے کہا کہ اسے تمہارے پاس اللہ ہی لائے گا اگر وہ چاہے اور تم اس کو عاجز کرنے والے نہیں ہو۔(۳۳)اور

لَا یَنْفَعُكُمْ نُصْحِیْۤ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ

اگر میں یہ چاہوں کہ تمہاری خیرخواہی کروں مگر اللہ تمہیں گمراہ رکھنا چاہتا ہو تو میری خیر خواہی تمہیں نفع نہیں دے سکتی۔

یُرِیْدُ اَنْ یُّغْوِیَكُمْ ؕ هُوَ رَبُّكُمْ ۫ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۳۴﴾ ط اَمْ یَقُوْلُوْنَ

وہ تمہارا رب ہے اور اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ (۳۴) کیا یہ کہتے ہیں کہ اُنہوں نے

افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ اِنِ افْتَرَیْتُهٗ فَعَلَیَّ اِجْرَامِیْ وَ اَنَا بَرِیْٓءٌ مِّمَّا

اسے خود بنالیا ہے ، تو آپ فرمائیے کہ اگر میں نے اسے بنایا ہوگا تو اس کا وبال مجھ پر ہوگا اور جو گناہ تم کرتے ہو

تُجْرِمُوْنَ ﴿۳۵﴾ ع وَ اُوْحِیَ اِلٰی نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ یُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ ۳ ع ۱۱ ۳

میں اس سے بری الذمہ ہوں۔ (۳۵) اور حضرت نوح کی طرف وحی کی گئی کہ تمہاری قوم میں سے جو ایمان لاچکے ہیں

اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَىٕسْ بِمَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾ ۚۖ وَاصْنَعِ

ان کے علاوہ مزید لوگ ایمان نہ لائیں گے جو کام وہ کرتے ہیں،اس سے تم دلبرداشتہ نہ ہونا۔ (۳۶) اور ہمارے حکم سے

الْفُلْكَ بِاَعْیُنِنَا وَ وَحْیِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِیْ فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ۚ

ہمارے سامنے ایک کشتی تیار کرو اور جنھوں نے ظلم کیاہے ان کے متعلق مجھے کچھ نہ کہو بیشک وہ غرق کردیے

اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَیَصْنَعُ الْفُلْكَ ۫ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَیْهِ مَلَاٌ مِّنْ

جائیں گے۔(۳۷) اور جب حضرت نوحؑ نے کشتی بنانا شروع کردی اور اُن کی قوم کے سردار ادھر سے گزرتے تو اُن کا مذاق اُڑاتے۔

قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ ؕ قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ

کہتے کہ اگر تم ہمارا مذاق اُڑاتے ہو تو بیشک آنے والے وقت میں ہم تمہارا مذاق اُڑائیں گے

كَمَا تَسْخَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ ط فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ یَّاْتِیْهِ عَذَابٌ یُّخْزِیْهِ

جس طرح کہ تم مذاق کرتے ہو۔ (۳۸) پس عنقریب تم جان لو گے کہ عذاب کس پر آتا ہے جو اسے رُسوا کرے

غُنَّة: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ۔ تَفْخِیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ۔ قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے
مدّ ۔۔ تین الف کے برابر ۔۔ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿٣٩﴾ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ

اور کون ہے جس پر ہمیشہ رہنے والا عذاب ہوگا۔ (۳۹) حتّٰی کہ ہمارے حکم کا وقت آگیا اور

التَّنُّوْرُ ۙ قُلْنَا احْمِلْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ

تنور سے پانی باہر آگیا، اورہم نے نوح سے کہا کہ اس کشتی میں ہرنسل کا ایک جوڑا نر اور مادہ سوار کرلو اور اپنے گھر والوں

اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ اٰمَنَ ؕ وَمَاۤ اٰمَنَ مَعَهٗۤ

کو مگر جن پر پہلے عذاب آچکا ہے ان کے علاوہ جو ایمان لائے ہیں ان کو سوار کرلو اور ان کے ساتھ بہت تھوڑے

اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿٤٠﴾ وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ؕ

ایمان لائے تھے۔(۴۰) اور حضرت نوح نے کہا اس میں سوار ہوجاؤ اس کا چلنا اور ٹھہرنا اللہ کے نام سے ہے،

قرأ حفص بفتح الميم وقالة الراء

اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٤١﴾ وَهِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ ۫

بیشک میرا رب مغفرت والا رحم والا ہے۔(۴۱) اور وہ کشتی اُنہیں پہاڑ جیسی بلند موجوں میں لے کر چلنے لگی۔

وَنَادٰى نُوْحُ ِۨ ابْنَهٗ وَكَانَ فِيْ مَعْزِلٍ يّٰبُنَىَّ ارْكَبْ مَّعَنَا

اور اس وقت حضرت نوح نے اپنے بیٹے کوآواز دی جو اُن سے الگ تھا کہ بیٹا ہمارے ساتھ سوار ہو جاؤ۔

وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٤٢﴾ قَالَ سَاٰوِيْۤ اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ

اور کافروں کے ساتھ شامل نہ رہو۔(۴۲) بیٹے نے کہا کہ میں کسی پہاڑ پرچڑھ جاؤں گا جو مجھے پانی سے بچا لے گا۔

مِنَ الْمَآءِ ؕ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ

اُنہوں نے کہا آج اللہ کے عذاب سے کوئی بچانے والا نہیں بشرطیکہ وہ جس پر خود رحم کرے۔

وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ﴿٤٣﴾ وَقِيْلَ يٰۤاَرْضُ

اسی اثناء میں اُن کے درمیان پانی کی موج آگئی اور وہ ڈوب کر غرق ہوگیا۔ (۴۳) اور کہا گیا کہ اے زمین

ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ

اپنا پانی جذب کرلے اور اے آسمان تھم جا اور پانی اُتر گیا اور اللہ کاحکم نافذ ہوگیا

وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٤﴾ وَ الربع

اور کشتی جودی پہاڑ پر جاکر ٹھہر گئی اورکہا گیاکہ ظالموں کی قوم کے لیے دوری ہے۔(۴۴) اور

نَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ وَاِنَّ وَعْدَكَ

حضرت نوح نے اپنے رب کو پکارا اور کہا کہ اے میرے رب بیشک میرا بیٹا میرے اہل وعیال سے ہے اور یقیناً تیرا وعدہ سچا ہے

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تَفْخِيم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (بّ ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا

کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

مَدّ ،، ۔ تین الف کے برابر ~ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۴۵﴾ قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ

اور تو سب حاکموں کا حاکم ہے۔ (۴۵) اللہ نے کہا اے نوح(علیہ السلام) وہ تیرے گھر والوں سے نہیں۔

اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۖ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۗ

بیشک اس کے عمل صالح نہ تھے۔ پس مجھ سے اس کا سوال نہ کرو جس کا تمہیں علم نہیں ہے۔

اِنِّيْۤ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۴۶﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْۤ اَعُوْذُ بِكَ

بیشک میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ نادان نہ بنو۔(۴۶) حضرت نوح(علیہ السلام) نے کہا اے میرے رب میں تجھ سے اس بات کی پناہ

اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۗ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْۤ اَكُنْ مِّنَ

مانگتا ہوں کہ میں تجھ سے ایسا سوال کروں جس کا مجھے علم نہ ہو۔ اور اگر تو مجھے نہ بخشے اور مجھ پر رحم نہ کرے تو میں نقصان اُٹھانے والوں

الْخٰسِرِيْنَ ﴿۴۷﴾ قِيْلَ يٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ عَلَيْكَ وَعَلٰۤى اُمَمٍ

سے ہو جاؤں گا۔(۴۷) حضرت نوح سے کہا گیا کہ سلامتی اور برکتوں کے ساتھ جو تم پر اور تمہارے ساتھ والوں پر کی گئی ہیں اُتر آؤ۔

مِّمَّنْ مَّعَكَ ۗ وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۴۸﴾ تِلْكَ

اور کچھ اُمتیں ایسی ہوں گی جنھیں ہم دنیا کا فائدہ دیں گے، پھر اُنہیں دردناک عذاب ملے گا۔(۴۸) یہ غیب

مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَاۤ اِلَيْكَ ۚ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَاۤ اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ

کی خبریں ہیں جنھیں ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں۔ ان خبروں کو نہ آپ اور نہ آپ کی قوم

مِنْ قَبْلِ هٰذَا ۛؕ فَاصْبِرْ ۛؕ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۹﴾ وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ

پہلے جانتی تھی۔ پس صبر کرو۔ بیشک عاقبت اہل تقویٰ کے لیے ہے۔(۴۹) اور قوم عاد کی طرف اُن کے قومی بھائی

هُوْدًا ۗ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۗ اِنْ اَنْتُمْ

حضرت ھود کو بھیجا، اُنہوں نے کہا اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو تمہارے لیے اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں۔ بیشک تم تو صرف

اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ﴿۵۰﴾ يٰقَوْمِ لَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ۗ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى

افترا باندھنے والے ہو۔(۵۰) اے میری قوم میں تم سے کسی اجر کا سوال نہیں کرتا۔ میرا اجر تو اُسی کے پاس ہے

الَّذِيْ فَطَرَنِيْ ۗ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ

جس نے مجھے پیدا کیا ہے کیا تمہیں عقل نہیں۔ (۵۱) اور اے میری قوم! اپنے رب کے حضور استغفار کرو

تُوْبُوْۤا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى

اس کی طرف توبہ کرو،وہ آسمان سے تم پر موسلا دھار بارش برسائے گا اور جتنی قوت ہے اس سے بڑھ کرتمہیں قوت دے دے گا

معانقة ؛ الوقف الاعلیٰ فاصبر احسن والیق ۱۲

غُنَّة: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ۔ تَفْخِيْم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ۔ قَلْقَلَه: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا

کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

مَدّ ۔۔ تین الف کے برابر ۔ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۵۲﴾ قَالُوْا يٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَّمَا

اور مجرموں کی طرح پھرنہ جاؤ۔(۵۲) تو کہنے لگے اے ھود تم ہمارے پاس نشانی لے کر نہیں آئے ہو۔

نَحْنُ بِتَارِكِيْٓ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۳﴾

اور ہم آپ کے کہنے کی وجہ سے اپنے معبودوں کو نہیں چھوڑیں گے اور نہ ہم تجھ پر ایمان لانے والے ہیں۔(۵۳)

اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ ؕ قَالَ اِنِّيْٓ اُشْهِدُ

ہم تو یہ کہتے ہیں کہ ہمارے کسی معبود نے تمہیں تکلیف پہنچا کر دیوانہ کردیا ہے۔اُنہوں نے کہا کہ میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں

اللّٰهَ وَاشْهَدُوْٓا اَنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۵۴﴾ مِنْ دُوْنِهٖ فَكِيْدُوْنِيْ

اور تم بھی گواہ رہو میں اس سے بری الذمہ ہوں جو تم شرک کرتے ہو۔(۵۴) اس کے سواتم سب مل کرجو کرنا

جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۵۵﴾ اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ ؕ

چاہتے ہو کرو، مجھے مہلت نہ دو۔(۵۵) بیشک میں اللہ پر جو میرا اور تمہارا رب ہے بھروسہ کرتا ہوں۔ زمین میں ایسا

مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۶﴾

کوئی چلنے پھرنے والا نہیں کہ جس کو اس نے چوٹی سے پکڑ نہ رکھا ہو۔ بیشک میرے رب کا یہی صراط مستقیم ہے۔ (۵۶)

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖٓ اِلَيْكُمْ ؕ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّيْ

پھراگر تم توجہ نہ دوگے مگر جو کچھ مجھے دے کر بھیجا گیا تھا میں نے اسے تم تک پہنچا دیا ہے، اور میرا رب کسی اور قوم کو

قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۚ وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ شَيْئًا ؕ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

تمہاری جگہ آباد کردے گا۔ اور تم اس کا کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ بیشک میرا رب ہر چیز کی

حَفِيْظٌ ﴿۵۷﴾ وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُوْدًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ

حفاظت کرنے والا ہے۔(۵۷) اور جب ہمارا عذاب آگیاتو ہم نے حضرت ھود اور ان کے ساتھ ایمان لانے والوں کو

بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَنَجَّيْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۵۸﴾ وَتِلْكَ عَادٌ ۟ۙ جَحَدُوْا

اپنی رحمت کے ساتھ اس سے نجات دی، اوراُنہیں شدید عذاب سے نجات دی۔(۵۸) اور یہ وہی عاد ہیں جنھوں نے اپنے رب کی

بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۵۹﴾

آیتوں کا انکار کیا اور اپنے رسولوں کی نافرمانی کی اور ہر جابر منکر کے حکم کی پیروی کی۔(۵۹)

وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَآ اِنَّ عَادًا

اور اس دنیا میں بھی اور یوم قیامت کو بھی اُن کے پیچھے لعنت لگا دی گئی۔ دیکھو بیشک قوم عاد نے

ع ٥ / ١١ / ٥ — وقف لازم

كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ﴿٦٠﴾ وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ

اپنے رب کا انکار کیا۔خبردار! حضرت ھود کی قوم عاد کے لیے تباہی ہے۔ (٦٠) اور ثمود کی طرف اُن کے قومی بھائی حضرت صالح آئے۔

صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ هُوَ اَنْشَاَكُمْ

کہا اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارے لیے کوئی اور معبود نہیں۔اس نے تمھیں زمین سے پیدا کیا

مِّنَ الْاَرْضِ وَ اسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَيْهِ ؕ

اور اس میں آباد کر دیا۔ پس استغفار کرو، پھر اسی کی طرف توبہ کرو۔

اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ﴿٦١﴾ قَالُوْا يٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ

بیشک میرا رب قریب ہے قبول کرنے والا ہے۔(٦١) اُنھوں نے کہا کہ اے صالح (علیہ السلام) تم ہم سے تھے اس سے پہلے تم سے اُمیدیں

هٰذَاۤ اَتَنْهٰىنَاۤ اَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَاِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَاۤ

وابستہ تھیں کیا آپ ہمیں اس سے روکتے ہیں یہ کہ ہم عبادت نہ کریں جن کو ہمارے آباؤ اجداد پوجتے تھے اور بیشک ہم شک میں ہیں جس کی طرف تم

اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ﴿٦٢﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ

بلاتے ہو یہ شک دھوکہ آمیز ہے۔(٦٢) حضرت صالح (علیہ السلام) نے کہا کہ اے میری قوم کیا تم دیکھتے نہیں کہ میں اپنے رب کی طرف سے کھلی نشانی

رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ ۫ قف

لایا ہوں اور اس میں اس نے مجھے رحمت عطا کی ہے تو اگر میں اس کی نافرمانی کروں تو اللہ کے سوا میری کون مدد کرے گا۔

فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ تَخْسِيْرٍ ﴿٦٣﴾ وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً

تو تم سوائے نقصان کے میرے لیے زیادہ اور کچھ نہیں کرنا چاہتے۔(٦٣) اے میری قوم! یہ اللہ کی اونٹنی ہے جو تمہارے لیے نشانی ہے۔

فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْۤ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ

پس اسے چھوڑ دو کہ یہ اللہ کی زمین سے کھائے اور اسے برائی سے نہ چھونا ورنہ قریب ہے کہ تمھیں عذاب

عَذَابٌ قَرِيْبٌ ﴿٦٤﴾ فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ

مِل جائے۔(٦٤) تو اُنھوں نے اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں ،توحضرت صالح نے کہا کہ اپنے گھروں میں تین دن تک رہ لو،

اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ ﴿٦٥﴾ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا

یہ وعدہ ہے کہ کبھی جھوٹا نہ ہوگا۔(٦٥) پھر جب ہمارا عذاب آ گیا تو ہم نے حضرت صالح اور ان کے ساتھ

وَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ ؕ اِنَّ

ایمان لانے والوں کو اپنی رحمت سے بچا لیا اور اس دن کی رسوائی سے باعزت رکھا۔ بیشک

● غُنَّة: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
● اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے
● مدّ: تین الف کے برابر سے پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿٦٦﴾ وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا

تمہارا رب طاقتور اور غلبے والا ہے۔(٦٦) اور ظالموں کو خوفناک آواز نے پکڑ لیا اور صبح کے وقت وہ اپنے گھروں میں اوندھے

فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿٦٧﴾ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۭ اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَا۟

پڑے ہوئے تھے۔(٦٧) گویا وہ کبھی وہاں آباد ہی نہ تھے۔ سُن لو یہ کہ ثمود نے اپنے رب سے

كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ۭ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ﴿٦٨﴾ وَلَقَدْ جَاۗءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ ع ٨ ٦

کفر کیا تھا۔پس ثمود پر لعنت ہو۔ (٦٨) اور بیشک ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) حضرت ابراہیمؑ پر بشارت کے ساتھ آئے،

بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا ۭ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَاۗءَ بِعِجْلٍ

اُنہوں نے کہا کہ سلام۔ حضرت ابراہیمؑ نے کہا تم پر بھی سلام۔پھر آپ جلد ہی ان کے لیے بھُنا ہوا بچھڑا

حَنِيْذٍ ﴿٦٩﴾ فَلَمَّا رَآ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ

لے آئے۔(٦٩) پھر جب دیکھا کہ اُن کے ہاتھ کھانے کی طرف نہیں بڑھتے تو اُنہیں اجنبی سمجھتے ہوئے اُن سے دلی

مِنْهُمْ خِيْفَةً ۭ قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ﴿٧٠﴾ وَامْرَاَتُهٗ

طور پرڈرنے لگے۔ فرشتے بولے ڈرو نہیں ہمیں قوم لوط کی طرف بھیجا گیا ہے۔(٧٠) اور پاس ہی اُن کی بیوی کھڑی تھی

قَاۗىِٕمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ وَمِنْ وَّرَاۗءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ﴿٧١﴾

جو ہنس پڑی تو فرشتوں نے اسے اسحاق کی خوشخبری دی اور اسحاق کے بعد یعقوبؑ کی بھی خبر دی۔(٧١)

قَالَتْ يٰوَيْلَتٰٓى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِيْ شَيْخًا ۭ اِنَّ هٰذَا

اس نے کہا عجب ہے کہ مجھ سے بچّہ ہوگا مَیں تو بوڑھی ہوں اور میرا خاوند بھی بوڑھا ہے۔بیشک یہ کوئی

لَشَيْءٌ عَجِيْبٌ ﴿٧٢﴾ قَالُوْٓا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَ

انوکھی بات ہے۔(٧٢) فرشتے بولے کیا تمہیں اللہ کے حکم پر تعجب ہے،حضرت ابراہیمؑ پر اوران کے گھر والوں پر اللہ کی رحمت اور

بَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ۭ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ﴿٧٣﴾ فَلَمَّا ذَهَبَ

اس کی برکتیں ہوں۔ بیشک وہ تعریف کیا ہوا بزرگی والا ہے۔(٧٣) جب حضرت ابراہیمؑ سے خوف جاتا رہا

عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ وَجَاۗءَتْهُ الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا فِيْ قَوْمِ

اور اُنہیں بشارت مِل گئی تو وہ ہم سے قوم لوط کے بارے میں بحث کرنے

لُوْطٍ ﴿٧٤﴾ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ ﴿٧٥﴾ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ

لگے۔ (٧٤) بیشک حضرت ابراہیمؑ حلیم الطبع اوررجوع کرنے والے تھے۔(٧٥) اے ابراہیم! اس بات سے کنارہ کیجئے بیشک

غُنَّة: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تَفْخِيم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قَلْقَلَة: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا

مدّ: تین الف کے برابر ۔ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

عَنْ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۚ وَ اِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ

تمہارے رب کاحکم آ گیا ہے۔ اور بیشک اُن پر نہ ٹلنے والا عذاب

غَيْرُ مَرْدُوْدٍ ﴿٧٦﴾ وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْٓءَ بِهِمْ وَ ضَاقَ

آکے رہے گا۔(٧٦) اور جب ہمارے فرشتے حضرت لوط علیہ السلام کے پاس آئے تووہ اُن کے آنے سے تنگ دل ہوکر

بِهِمْ ذَرْعًا وَّ قَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ ﴿٧٧﴾ وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ

پریشان ہوئے اور کہنے لگے آج کا دن بڑی مصیبت کا دن ہے۔(٧٧) اور اُن کی قوم کے لوگ دوڑتے ہوئے آئے ،

اِلَيْهِ ؕ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ

اور وہ پہلے ہی سے بُرے کاموں میں ملوث تھے۔حضرت لوط نے کہا کہ اے میری قوم یہ میری قوم کی لڑکیاں ہیں

بَنَاتِىْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ لَا تُخْزُوْنِ فِىْ ضَيْفِىْ ؕ

ان سے نکاح کر لو جو تمہارے لیے پاک ہوں گی پس اللہ سے ڈرو اور مجھے مہمانوں میں رسوا نہ کرو۔

اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ﴿٧٨﴾ قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِىْ

کیا تم میں کوئی آدمی بھی سمجھدار نہیں ہے۔(٧٨)وہ بولے کہ تم خوب جانتے ہو کہ آپ کی قوم کی بیٹیوں سے

بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَ اِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ ﴿٧٩﴾ قَالَ لَوْ اَنَّ لِىْ بِكُمْ

ہمارا کوئی تعلق نہیں، اور بیشک آپ جانتے ہیں جوہم چاہتے ہیں۔(٧٩) حضرت لوط(علیہ السلام) نے کہا کاش کہ مجھ میں تم سے

قُوَّةً اَوْ اٰوِىْٓ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ ﴿٨٠﴾ قَالُوْا يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ

مقابلے کی قوت ہوتی یا میں کسی مضبوط سہارے کی پناہ میں ہوتا۔(٨٠) فرشتوں نے کہا کہ اے لوط ہم آپ کے رب کی طرف سے بھیجے گئے ہیں۔

لَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ

یہ لوگ آپ تک ہرگز نہیں پہنچ سکتے توآپ گھروالوں کو رات کے پچھلے پہر لے کرنکل جایئے اور پیچھے مڑ کر

اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ؕ اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَآ اَصَابَهُمْ ؕ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ

کوئی نہ دیکھے مگر اپنی بیوی کو رہنے دیجیے۔ بیشک عذاب جوآنے والا ہے اسے بھی ملے گا۔عذاب کے وعدے کا وقت

الصُّبْحُ ؕ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ﴿٨١﴾ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا

صبح ہے۔ کیا صبح بالکل قریب نہیں ہے۔(٨١) پھر جب ہمارا حکم آگیاتو ہم نے اس بستی کے اُوپر کے حصے کو

سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ۙ۬ مَّنْضُوْدٍ ﴿٨٢﴾ مُّسَوَّمَةً

نیچے کا حصہ کردیا اورہم نے آگ میں پکے ہوئے پتھر پے درپے برسائے۔ (٨٢) جوتمہارے رب کی طرف سے نشان کیے ہوئے تھے ۔

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کوایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو غنہ (ناک) میں چھپا کر پڑھنا

کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے

مدّ ،، ۔تین الف کے برابر ــ پانچ الف کے برابر لمبا کرکے پڑھنا واجب ہے

عِنْدَ رَبِّكَ ۭ وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ﴿۸۳﴾ وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ ع ۱۵/۷

اور جہاں پتھر برسائے گئے تھے وہ بستی مکّہ کے ظالموں سے دُور نہیں ہے۔(۸۳)اور مدین کی طرف ان کے قومی بھائی

شُعَيْبًا ۭ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ وَلَا تَنْقُصُوا

حضرت شعیب علیہ السلام کو بھیجا۔ اُنہوں نے کہا اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے، اور ناپ تول میں کمی نہ

الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِنِّىْٓ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ وَّاِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ

کیا کرو، میں دیکھتا ہوں کہ تم خوشحال ہو اور میں اُس دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں

عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ﴿۸۴﴾ وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ

جو ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔(۸۴) اور اے میری قوم ناپ اور تول کو انصاف کے ساتھ پورا کیا کرو

وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَاۗءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۸۵﴾

اور لوگوں کو اُن کی چیزیں کم کرکے نہ دیا کرو اور زمین میں فساد پھیلانے والے نہ بنو۔ (۸۵)

بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ڬ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ

اللہ کا دیا جو باقی ہے تمہارے لیے بہتر ہے بشرطیکہ تم مومنوں میں سے ہو۔ اور میں تم پر

بِحَفِيْظٍ ﴿۸۶﴾ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ

نگہبان نہیں ہوں۔ (۸۶) اُنہوں نے کہا اے شعیب تمہاری نماز تمہیں یہی کہتی ہے کہ ہم اُن کو ترک کردیں جن کی ہمارے آباؤاجداد

اٰبَاۗؤُنَآ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِيْٓ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰۗؤُا ۭ اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ

پُوجا کیا کرتے تھے کیا اپنے مال میں تصرف نہ کریں جس طرح کہ چاہیں۔کیا آپ ہی حلم والے

الرَّشِيْدُ ﴿۸۷﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰي بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ

ہدایت والے ہیں۔ (۸۷) آپ نے کہا اے میری قوم کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ میں اپنے رب کی طرف سے نشانی

وَرَزَقَنِيْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ۭ وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَآ

لے کر آیا ہوں اور اس نے مجھے اپنے پاس سے رزق حسنہ کی روزی دی ہے، اور میں نہیں چاہتا یہ کہ تمہاری مخالفت کروں جس سے

اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ۭ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ۭ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ

تمہیں منع کرتا ہوں۔ میں اپنی استطاعت کے مطابق تمہاری اصلاح چاہتا ہوں۔ اور میری توفیق اللہ ہی کی طرف سے ہے،

اِلَّا بِاللّٰهِ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ﴿۸۸﴾ وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ

میں نے اُسی پر توکل کیا ہے اور اسی کی طرف متوجہ ہوں۔(۸۸) اور اے میری قوم میرے خلاف

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تَفْخِیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا ● کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

مَدّ ،، ~ تین الف کے برابر ~ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

شِقَاقِيْٓ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَآ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ

تمہاری عداوت اس چیز کا پیش خیمہ نہ بن جائے کہ تمہیں بھی ایسا عذاب ملے جو قوم نوح یا قوم ھود یا قوم صالح پر آیا تھا۔

اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ؕ وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ ﴿۸۹﴾ وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ

اور قوم لُوط کا زمانہ تم سے کچھ دُور نہیں ہے۔(۸۹) اور اپنے رب سے استغفار کرو

ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ﴿۹۰﴾ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ

اور اسی کے حضور توبہ کرو۔ بیشک میرا رب رحیم ہے اور محبت کرنے والا ہے۔(۹۰) اُنہوں نے کہا اے شعیب بہت سی باتیں جو تم کہتے ہو

كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۚ وَلَوْلَا رَهْطُكَ

ہماری سمجھ میں نہیں آتیں اور بلاشبہ ہم دیکھتے ہیں کہ تو ہم میں ایک ناتواں آدمی ہے، اوراگرتمہارا خاندان نہ ہوتا

لَرَجَمْنٰكَ ۫ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ ﴿۹۱﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَهْطِيْٓ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ

تو ہم تمہیں سنگسار کردیتے اور تو ہم پر غالب نہیں ہے۔(۹۱) حضرت شعیب علیہ السلام نے کہا کہ میرا خاندان تمہارے نزدیک

مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا ؕ اِنَّ رَبِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿۹۲﴾

اللہ سے زیادہ عزت والا ہے اور تم نے اسے پس پشت ڈال دیا۔ بیشک میرا رب جو تم عمل کرتے ہو اس کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔(۹۲)

وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ؕ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ

اور اے میری قوم!تم اپنی جگہ عمل کیے جاؤ اور میں اپنے طریقے پر عمل کرتارہوں گا۔تمہیں معلوم ہوجائے گا

يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ؕ وَارْتَقِبُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ

کہ کس پر ذلت کا عذاب آتا ہے اور کون جھوٹا ہے اور تم انتظار کرو اور میں بھی تمہارے ساتھ

رَقِيْبٌ ﴿۹۳﴾ وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ

انتظار کرنے والا ہوں۔(۹۳)اور جب ہمارا عذاب آگیا تو ہم نے حضرت شعیب کو اور جو اُن کے ساتھ ایمان لائے تھے

مِّنَّا وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ

اُنہیں اپنی رحمت سے بچالیا۔ جن لوگوں نے ظلم کیا تھا اُنہیں کڑک نے پکڑ لیا پس اُنہوں نے اپنے گھروں میں

جٰثِمِيْنَ ﴿۹۴﴾ ۙ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ

اس حال میں صبح کی کہ وہ گرے پڑے تھے۔(۹۴) گویا وہ کبھی اُن بستیوں میں بسے ہی نہ تھے۔سنو مدین والے بھی دور پھینک دیئے گئے

ثَمُوْدُ ﴿۹۵﴾ ع وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۹۶﴾ ۙ اِلٰى ۸ ع ۱۲ ۸

جس طرح کہ ثمود پھینکے گئے تھے۔(۹۵) اور البتہ ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو اپنی نشانیاں اور واضح غلبے کے ساتھ بھیجا۔(۹۶) حضرت

غُنَّة: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تَفْخِيْم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قَلْقَلَة: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو غنہ (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
مَدّ: تین الف کے برابر — پانچ الف کے برابر لمبا کرکے پڑھنا واجب ہے
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز اُلٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے

فِرْعَوْنَ وَ مَلَاۡئِهٖ فَاتَّبَعُوْۤا اَمْرَ فِرْعَوْنَ ۚ وَ مَاۤ اَمْرُ فِرْعَوْنَ

موسیٰ علیہ السلام جب فرعون اور اس کے درباریوں کے پاس آئے تولوگوں میں فرعون کے حکم کی اتباع ہوتی تھی۔

بِرَشِيْدٍ ﴿۹۷﴾ يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ؕ وَبِئْسَ

حالانکہ فرعون کا حکم راہ ہدایت والا نہ تھا۔(۹۷) قیامت کے روز وہ اپنی قوم کے آگے آگے ہوگا اور اُنہیں آگ میں ڈالے گا اور وہ وارد ہونے کی بُری جگہ

الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ﴿۹۸﴾ وَ اُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ بِئْسَ

ہے جہاں وہ وارد ہو جائیں گے۔(۹۸) اور ان لوگوں پر دنیا میں بھی لعنت پڑی اور قیامت کے روز بھی پڑے گی ، کیسا بُرا صلہ ہے

الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ﴿۹۹﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰى نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ مِنْهَا

جو اُنہیں دیا جائے گا۔ (۹۹) یہ ان بستیوں کی خبریں ہیں جو ہم تمہیں بیان کررہے ہیں ان میں سے کچھ ہیں ا

قَآئِمٌ وَّ حَصِيْدٌ ﴿۱۰۰﴾ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَمَاۤ

ور کچھ کٹ گئی ہیں۔(۱۰۰) اور ہم نے اُن پر ظلم نہیں کیا بلکہ اُنہوں نے خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے

اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِيْ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ

ان کے معبودوں نے جنھیں وہ اللہ کے سوا پکارتے تھے کچھ بھی فائدہ نہ دیا جب کہ تیرے

شَيْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ﴿۱۰۱﴾ وَكَذٰلِكَ

رب کا حکم آ گیا۔ اور اُنہوں نے اُن کی بربادی میں اضافہ ہی کیا۔(۱۰۱) اور تیرے رب کی پکڑ

اَخْذُ رَبِّكَ اِذَاۤ اَخَذَ الْقُرٰى وَ هِيَ ظَالِمَةٌ ؕ اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِيْمٌ

اسی طرح کی ہے جبکہ وہ ظلم کرنے والی بستیوں کو پکڑتا ہے۔ بیشک اس کی پکڑ دردناک

شَدِيْدٌ ﴿۱۰۲﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ؕ ذٰلِكَ

شدت والی ہے۔(۱۰۲) بیشک اس میں اس کے لیے نشانی ہے جو آخرت کے عذاب سے ڈرتا ہے۔ وہ ایک دن ہے جب سب لوگ اس کے

يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ﴿۱۰۳﴾ وَمَا نُؤَخِّرُهٗۤ اِلَّا

حضور جمع ہوں گے اور وہ حاضری کا دن ہے۔(۱۰۳) اور ہم اسے مقررہ مدت کے لیے

لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ﴿۱۰۴﴾ ط يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ

تاخیر میں نہیں ڈالتے۔ (۱۰۴) اس دن کے آنے پر کوئی شخص اللہ کے حکم کے بغیر بات نہیں کرسکے گا۔ تو اُن میں کوئی

شَقِيٌّ وَّ سَعِيْدٌ ﴿۱۰۵﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ

بدنصیب اورکوئی خوش نصیب ہے۔ (۱۰۵) جو لوگ بدنصیب ہیں ان کے لیے جہنم ہے اس میں ان کے لیے چیخنا

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تَفْخِیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (بٓ ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا ● کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

مدّ ،، تین الف کے برابر ــ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

وَّ شَهِيْقٌ ﴿١٠٦﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا

اور چلّانا ہے۔(۱۰۶)جب تک آسمانوں اور زمین کا وجود ہے وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے مگر جتنا آپ کا

مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴿١٠٧﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا

رب چاہے۔ یقیناً جو آپ کا رب چاہتا ہے کرتا ہے۔(۱۰۷) اور جو لوگ خوش نصیب ہیں

فَفِی الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ اِلَّا

وہ جنت میں ہوں گے اس میں ہمیشہ رہیں گے جب تک آسمان اورزمین ہیں مگر جتنا کہ

مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ﴿١٠٨﴾ فَلَا تَكُ فِیْ مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ

آپ کارب چاہے ، یہ نہ ختم ہونے والی عطا ہے ۔(۱۰۸) تواے سننے والے! جس کی یہ عبادت کرتے ہیں

هٰۤؤُلَآءِ ؕ مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ وَ اِنَّا

اس سے تذبذب میں نہ پڑ۔ یہ اسی طرح عبادت کرتے ہیں جس طرح ان سے پہلے ان کے آباؤ اجداد کرتے تھے۔ اور بیشک ہم

لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ ﴿١٠٩﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ ع ٩ ١٤ ٩

ان کا حصہ انہیں پورا دیں گے جو کم نہ کیا جائے گا۔(۱۰۹) اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب دی

فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِیَ بَيْنَهُمْ ؕ

جس میں اختلاف ڈال دیا گیا اگر آپ کے رب کی بات پہلے نہ ہوچکی ہوتی توتمہارا رب ان میں فیصلہ فرما دیتا۔

وَاِنَّهُمْ لَفِیْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿١١٠﴾ وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ

اور بیشک وہ اس سے شک میں پڑے ہوئے ہیں جو دھوکہ ہے۔(۱۱۰) اوربیشک تمہارا رب اُن کے اعمال کا ان کو پورا صلہ دے گا۔

اَعْمَالَهُمْ ؕ اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿١١١﴾ فَاسْتَقِمْ كَمَاۤ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ

بلاشبہ وہ جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں۔(۱۱۱) پس آپ اور آپ کے ساتھ توبہ کرنے والے قائم رہیں جیسا کہ حکم دیا گیا ہے

وَلَا تَطْغَوْا ؕ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿١١٢﴾ وَلَا تَرْكَنُوْۤا اِلَى الَّذِيْنَ

اور نافرمانی نہ کرو۔ بیشک جو کچھ تم کرتے ہو وہ اسے دیکھتا ہے۔(۱۱۲) اور ظالموں سے مانوس نہ ہوں

ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ

ورنہ آگ آجائے گی ،اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی دوست نہیں اور نہ تم مدد کیے

ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿١١٣﴾ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ

جاؤ گے۔ (۱۱۳) دن کے دونوں کناروں یعنی صبح ،شام اور رات کے حصوں میں نماز قائم کرو۔

الَّيْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ ج

بیشک نیکیوں سے برائیاں ختم ہوجاتی ہیں۔ یہ نصیحت ہے جو نصیحت کو قبول کرنے والے ہیں۔(۱۱۴)

وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ فَلَوْلَا كَانَ

اور صبر کرو بیشک اللہ احسان کرنے والوں کااجر ضائع نہیں کرتا۔ (۱۱۵) پس جو تم سے پہلے

مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ

زمانے میں اُمتیں ہوچکی ہیں اُن میں دعوت حق دینے والے کیوں نہ ہوئے جو زمین میں فساد سے روکتے

فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا

مگر ایسے چند لوگ تھے جن کو ہم نے اُن میں سے بچا لیا اور جو ظالم تھے وہ اسی کی اتباع میں رہے

مَاۤ اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۱۱۶﴾ وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى

جس میں عیش تھا اور وہ لوگ مجرم تھے۔(۱۱۶) اور تمہارا رب ایسا نہیں کہ بستیوں کو زبردستی ہلاک کرڈالے

بِظُلْمٍ وَّ اَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ

جب کہ ان کے لوگ صالح ہوں۔ (۱۱۷) اور اگر تمہارا رب چاہتا تو تمام لوگوں کو

اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ لَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ لا اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ ؕ

واحد اُمت کردیتا مگر وہ اختلاف کرنے سے نہیں رہ سکیں گے۔ (۱۱۸) مگر جن پر آپ کے رب نے رحم کیا

وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ ؕ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ

اور اُنھیں اسی لیے پیدا کیا ہے۔ اورتمہارے رب کافرمان پورا ہوگیا یہ کہ میں جہنم کو بہت سے انسانوں

الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ

اور جنوں سے بھردوں گا۔(۱۱۹) اے محبوب رسولوں کی تمام خبریں جو ہم آپ سے بیان کرتے ہیں،

الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ وَجَآءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّ

ان کا مقصد یہ ہے کہ آ پکا دل قائم رہے۔ اور ان قصوں میں آپ کے پاس حق پہنچ گیا اور یہ اہل ایمان کے لیے نصیحت

ذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا

اور یاد دہانی ہے۔(۱۲۰) اور جو لوگ ایمان نہیں لاتے اُن سے کہہ دو کہ تم اپنے

عَلٰى مَكَانَتِكُمْ ؕ اِنَّا عٰمِلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ لا وَانْتَظِرُوْا ۚ اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَلِلّٰهِ

مقام پر کام کرتے رہو بیشک ہم بھی کام کررہے ہیں۔(۱۲۱) اور انتظار کرو بیشک ہم بھی منتظر ہیں۔(۱۲۲) آسانوں

غُنّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
مَدّ ... تین الف کے برابر ... پانچ الف کے برابر لمبا کرکے پڑھنا واجب ہے
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے

غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ

اور زمین کا غیب اللہ کے پاس ہے، تمام اُمور اسی کی طرف رجوع کریں گے۔ پس اُسی کی عبادت کرو

۱۰ ع ۱۴ ۱۰ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ ع

اور اُسی پر بھروسہ رکھو۔ اور جو تم کرتے ہو اللہ اس سے بے خبر نہیں ہے۔(۱۲۳)

سُوْرَةُ يُوْسُف ۱۲ مَكِّيَّةٌ ۵۳ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰيَاتُهَا ۱۱۱ رُكُوْعَاتُهَا ۱۲

سورۂ یوسف مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ اس میں ۱۱۱ آیات اور ۱۲ رکوع ہیں۔

الٓرٰ ۫ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۱﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ

الف، لام، را ، یہ کتاب مبین کی آیتیں ہیں۔(۱) بیشک ہم نے قرآن کو عربی زبان میں نازل کیا ہے تاکہ تم

تَعْقِلُوْنَ ﴿۲﴾ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ

سمجھ سکو۔ (۲) اس قرآن کے ذریعے سے جو ہم نے آپ پر وحی کیا ہے ہم آپ سے ایک اچھا قصہ بیان

اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿۳﴾

کرتے ہیں۔ اگرچہ اس سے قبل آپ کو اس کے متعلق خبر نہ تھی۔(۳)

اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّ

جب حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے والد سے کہا کہ اے ابا جان بیشک میں نے خواب میں گیارہ ستاروں اور

الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ﴿۴﴾ قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ

سورج اور چاند کو اس صورت میں دیکھا ہے کہ وہ مجھے سجدہ کررہے ہیں۔(۴) انہوں نے کہا کہ اے میرے بیٹے اپنے خواب کو

رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ

اپنے بھائیوں سے بیان نہ کرنا وہ تیرے ساتھ کوئی فریب کریں گے۔ بیشک شیطان انسان کا مبینہ

عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۵﴾ وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ

طور پر دشمن ہے۔(۵) اور بیشک تمہارا رب تجھے منتخب کر لے گا اور تمہیں خوابوں کی تعبیر کا علم

الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَآ اَتَمَّهَا

دے گا اور اپنی نعمت کو تم پر اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد پر پورا کرے گا جس طرح اس نے اس سے پہلے

ع ۱ ۱۱ عَلٰٓى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۶﴾ ع

اپنی نعمت کو دونوں باپ دادا یعنی حضرت ابراہیم اور حضرت اسحاق (علیہما السلام) پر پوری کی، بیشک تمہارا رب جاننے والا حکمت والا ہے۔(۶)

● غُنّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
● اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے
● مدّ: تین الف کے برابر - پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَ اِخْوَتِهٖٓ اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ ۝۷ اِذْ قَالُوْا

یقیناً پوچھنے والوں کے لیے یوسف اور اس کے بھائیوں کے واقعہ میں نشانیاں ہیں۔(۷)جب بھائیوں نے کہا کہ

لَيُوْسُفُ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰٓى اَبِيْنَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ؕ اِنَّ اَبَانَا

یوسف اور اس کا بھائی ہمارے باپ کو ہم سب سے محبوب ہیں۔ حالانکہ ہم ایک مضبوط رشتہ دار ہیں۔یقیناً ہمارے والد

لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنِ ۝۸ ۚ اقْتُلُوْا يُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ

(حضرت یوسف کی محبت کی بنا پر)ہم سے صریحاً دور ہوگئے ہیں۔(۸)یوسف کو مار ڈالو یا اسے کسی مقام پر چھوڑ آؤ پھر والد کی توجہ

وَجْهُ اَبِيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ۝۹ قَالَ قَآئِلٌ

تمہاری طرف ہوجائے گی اور اس کے بعدصالح قوم سے ہوجانا۔(۹) اُن میں سے ایک مشورہ دینے والے نے کہا

مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ وَاَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ

کہ یوسف کو مت مارو بلکہ اُسے کسی گہرے کنویں کی تہ میں پھینک دو۔کوئی مسافر نکال کر کہیں ا ور لے جائے گا

السَّيَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝۱۰ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى

اگر تم نے کچھ کرنا ہی ہے۔(۱۰) کہنے لگے ابا جان آپ کو کیا ہوگیا ہے کہ آپ یوسف کے بارے میں

يُوْسُفَ وَاِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ۝۱۱ اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَيَلْعَبْ

ہمارا اعتبار نہیں کرتے اور بیشک ہم اس کے خیر خواہ ہیں۔(۱۱) کل اسے ہمارے ساتھ بھیج دیں وہ کھائے پیئے اور کھیلے

وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝۱۲ قَالَ اِنِّيْ لَيَحْزُنُنِيْٓ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَاَخَافُ

اور بیشک ہم اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔(۱۲) فرمایا کہ بیشک اس کاتمہارے ساتھ جانا مجھے غمزدہ کرتاہے اور مجھے ڈر ہے کہ کہیں اسے

اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ۝۱۳ قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ

بھیڑیا نہ کھا جائے اور یہ کہ تم اس سے بے خبر رہو۔(۱۳) کہنے لگے کہ کیا اسے بھیڑیا کھا جائے

الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّآ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝۱۴ فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَ

حالانکہ ہم جماعت ہیں۔ اس طرح ہم نقصان اُٹھانے والے ہوں گے۔(۱۴) پھر جب وہ حضرت یوسف کو لے گئے اور

اَجْمَعُوْٓا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ

متفق ہوگئے کہ اُنہیں کسی گہرے کنوئیں میں ڈال دیں جو چالو نہ ہو اورہم نے اس کی طرف وحی کی کہ تم اُنہیں اس کام سے آگاہ کردوگے

بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝۱۵ وَجَآءُوْٓ اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ ۝۱۶ ؕ

جب کہ اُنہیں اس کا شعور نہ ہوگا۔(۱۵) اور اپنے باپ کے پاس عشاء کے وقت گریہ زاری کرتے ہوئے آئے۔(۱۶)

غُنَّة: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کوایک الف کے برابر لمبا کرنا ۔ تَفْخِيم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ۔ قَلْقَلَة: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا

کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز اُلٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے

مدّ: تین الف کے برابر ~ پانچ الف کے برابر لمبا کرکے پڑھنا واجب ہے

قَالُوْا يٰۤاَبَانَاۤ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَ تَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا

اور کہنے لگے کہ ابا جان بیشک ہم دوڑ میں آگے نکلنے میں مصروف ہوگئے اور یوسف کو اپنے سامان کے پاس چھوڑ گئے

فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ وَمَاۤ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَ لَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ ﴿١٧﴾ الثلثة

تو اُسے بھیڑیا کھا گیا۔ اور آپ ہماری بات پر یقین نہیں کریں گے اگرچہ ہم سچے ہیں۔(١٧)

وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ؕ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ

اور ان کی قمیص پر جھوٹا خون لگا کر لے آئے۔ حضرت یعقوبؑ نے کہا یوں نہیں بلکہ تم نے

اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؕ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿١٨﴾

یہ بات اپنی طرف سے بنالی ہے۔ پس صبر کرنا بہتر ہے۔ اور جو تم نے کیا ہے اس پر اللہ تعالیٰ ہی سے مدد مانگوں گا۔(١٨)

وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ؕ قَالَ يٰبُشْرٰى

اور ایک قافلہ کنوئیں پر آیا پس اُنہوں نے پانی نکالنے والا نمائندہ بھیجا تو اس نے کنوئیں میں ڈول لٹکایا۔ تو وہ بولا کہ کیسی خوشی کی بات

هٰذَا غُلٰمٌ ؕ وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٩﴾ وَ

ہے یہ تو لڑکا ہے۔ اور اس نے انمول سمجھ کراسے چھپا لیا اور اللہ جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں۔(١٩) اور

ع ٢ ١٤ ١٢ شَرَوْهُ بِثَمَنٍۭ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ﴿٢٠﴾

اُنہوں نے حضرت یوسفؑ کو تھوڑی قیمت یعنی چند درہموں کے بدلے بیچ ڈالا اور اُنہیں اس سلسلے میں کوئی رغبت نہ تھی۔(٢٠)

وَقَالَ الَّذِى اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖۤ اَكْرِمِىْ مَثْوٰىهُ عَسٰٓى

اور مصر میں جس شخص نے حضرت یوسف (علیہ السلام) کو خریدا اس نے اپنی بیوی کو حکم دیا کہ اسے عزت سے رکھ شاید کہ

اَنْ يَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ؕ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِى الْاَرْضِ ۡ

اس سے ہمیں نفع ملے یا ہم اِسے اپنا بیٹا بنا لیں۔ اور اس طریقے سے ہم نے یوسف (علیہ السلام) کو سرزمین مصر میں آباد کردیا

وَ لِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ؕ وَ اللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ

تا کہ ہم اسے خوابوں کی تعبیر کا علم سکھا دیں۔ اور اللہ اپنے اَمر پر غالب ہے،

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٢١﴾ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا

لیکن اکثر لوگ اس بات کو نہیں جانتے ۔(٢١) اور جب وہ جوان ہوگیا تو ہم نے اسے دانائی اور علم

وَّ عِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٢٢﴾ وَرَاوَدَتْهُ الَّتِىْ هُوَ فِىْ

عطا کیا ، اور اسی طرح ہم نیکی کرنے والوں کو بدلہ دیتے ہیں۔(٢٢) اور وہ عورت جس کے گھر میں رہتے تھے

بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَ غَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ؕ قَالَ

اس نے اپنی طرف راغب کرنا چاہا اور دروازے بند کرکے کہنے لگی کہ جلد آؤ۔ اس نے کہا

مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّیْۤ اَحْسَنَ مَثْوَایَ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۳﴾

کہ اللہ کی پناہ بیشک وہ جو میرا مالک ہے اس نے مجھے اچھائی کے ساتھ رکھا ہوا ہے بیشک وہ ظالموں کو فلاح نہیں دیتا۔(۲۳)

وَ لَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَ هَمَّ بِهَا لَوْ لَاۤ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ كَذٰلِكَ

اور بیشک عورت نے اس کا ارادہ کیا تھا۔ اگر اس نے اپنے رب کی طرف سے دلیل نہ دیکھی ہوتی تووہ بھی اس کاارادہ کرتا

لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَ الْفَحْشَآءَ ؕ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۲۴﴾

اسی طریقہ سے ہم نے ان سے برائی اور فاشی کو دور رکھا بیشک وہ ہمارے مخلص بندوں میں سے ہے۔ (۲۴)

وَ اسْتَبَقَا الْبَابَ وَ قَدَّتْ قَمِیْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّ اَلْفَیَا سَیِّدَهَا لَدَا

دونوں دروازے کی طرف دوڑے اورعورت نے ان کی قمیص پیچھے سے پھاڑ دی اور دونوں کو عزیز مصر دروازے کے پاس ملا۔

الْبَابِ ؕ قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّاۤ اَنْ یُّسْجَنَ اَوْ

عورت کہنے لگی کہ اس کے لیے کیا سزا ہے؟جس نے تیری بیوی کے ساتھ برائی کا ارادہ کیا سوائے اس کے کہ اسے قید کردیا جائے۔ یا

عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۲۵﴾ قَالَ هِیَ رَاوَدَتْنِیْ عَنْ نَّفْسِیْ وَ شَهِدَ شَاهِدٌ

شدید تکلیف دی جائے۔(۲۵) حضرت یوسف نے کہا کہ اس نے مجھے اپنی طرف راغب کرنے کی کوشش کی اور اسی کے گھر والوں میں سے ایک گواہ

مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ كَانَ قَمِیْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَ هُوَ

نے گواہی دی کہ اگر اس کی قمیص آگے سے پھٹی ہے تو عورت سچی ہے اور وہ غلط بیانی کرنے والوں

مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ﴿۲۶﴾ وَ اِنْ كَانَ قَمِیْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ

میں سے ہے۔(۲۶) اور اگر اس کی قمیص پیچھے سے پھٹی ہے تو وہ عورت جھوٹی ہے

وَ هُوَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۲۷﴾ فَلَمَّا رَاٰ قَمِیْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ

اور حضرت یوسف (علیہ السلام) سچے ہیں۔(۲۷) پھر جب اس نے یوسف علیہ السلام کی قمیص کو پیچھے سے پھٹا ہوا دیکھا تو اس نے کہا

مِنْ كَیْدِكُنَّ ؕ اِنَّ كَیْدَكُنَّ عَظِیْمٌ ﴿۲۸﴾ یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ٜ سکتہ

کہ بیشک یہ تم عورتوں کا فریب ہے بلاشبہ تمہارا بڑافریب ہے۔(۲۸) اے یوسف! اس معاملے سے درگزر کرو

وَ اسْتَغْفِرِیْ لِذَنْۢبِكِ ۖۚ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕیْنَ ﴿۲۹﴾ وَ قَالَ نِسْوَةٌ ع ۳ ۹ ۱۳

اور اے عورت تو اپنے گناہ کی معافی مانگ ،درحقیقت تو ہی خطاکار ہے۔(۲۹) اور شہر میں عورتیں

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تَفْخِیْم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا

کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے

"مَدّ" - تین الف کے برابر ~ پانچ الف کے برابر لمبا کرکے پڑھنا واجب ہے

فِى الْمَدِيْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰـهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا

آپس میں کہنے لگیں کہ عزیز مصر کی بیوی نے اپنے غلام کو اپنی نفسانی خواہش کے لیے بے راہ کرنے کی کوشش کی ہے اس کی محبت اس کے دل پر

حُبًّا ؕ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۰﴾ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ

چھا گئی ہے، بلاشبہ ہم دیکھتی ہیں کہ وہ صریحاً گمراہی میں ہے۔(۳۰) پھر جب عزیز مصر کی بیوی نے اُن کی دل فریب باتیں سنیں تو

اِلَيْهِنَّ وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا

اس نے اُنہیں اپنے پاس بُلا بھیجا اور ان کے لیے ایک تقریب کا اہتمام کیا اور ہرایک کو پھل کاٹنے کے لیے ایک ایک چھری دے دی

وَّقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ

اور پھر یوسف سے کہا ان کی طرف آؤ۔ جب اُنہوں نے حضرت یوسف کو دیکھا تو اس کا حسن اُنہیں متاثر کر گیا تو اُنہوں نے اپنے ہاتھ زخمی کر لیے

وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ﴿۳۱﴾ قَالَتْ

اور کہنے لگیں یہ بشر نہیں ہے اللہ کی پناہ یہ تو ایک مکرم فرشتہ ہے۔(۳۱) تو عزیز مصر کی بیوی نے کہا

فَذٰلِكُنَّ الَّذِىْ لُمْتُنَّنِىْ فِيْهِ ؕ وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ

پس یہ وہی ہے جس کے بارے میں تم میری ملامت کرتی ہو۔ میں نے اسے اپنی نفسانی خواہش کی طرف مائل کرنا چاہا

فَاسْتَعْصَمَ ؕ وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَاۤ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ

مگر یہ بچ گیا اور جو میں نے اسے کہا اس نے نہ کیا اس لیے اسے قید میں ڈال دیا جائے گا اور اس طرح یہ لوگوں میں باعزت

الصّٰغِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَىَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِىْۤ اِلَيْهِ ۚ

نہیں رہے گا۔(۳۲) حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا کہ اے میرے رب مجھے قید میں رہنا قبول ہے جس کی طرف وہ مجھے بلاتی ہے

وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّىْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۳۳﴾

اور اگر تونے ان کا فریب مجھ سے نہ ٹالا تو میں ان کی طرف راغب ہو جاؤں گا اور بے سمجھوں میں سے ہوجاؤں گا۔ (۳۳)

فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ

تو اُن کے رب نے ان کی دعا قبول کرلی پھر ان کا فریب ان سے دُور کردیا۔ بیشک وہ سننے والا

الْعَلِيْمُ ﴿۳۴﴾ ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى

جاننے والا ہے۔(۳۴) پھر واضح طور پر نشانیاں دیکھنے کے باوجود اُنہیں ایک مدت کے لیے قید

حِيْنٍ ﴿۳۵﴾ ع وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ ؕ قَالَ اَحَدُهُمَاۤ اِنِّىْۤ اَرٰىنِىْۤ ع ۴ ۶ ۱۴

میں ڈال دیا۔(۳۵) اور اُن کے ساتھ قید خانے میں دو جوان اوربھی داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ میں نے اپنے آپ کو

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا — تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا کرنا — قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا

مدّ: تین الف کے برابر، پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

کھڑا زبر الف کی آواز، کھڑی زیر یا کی آواز، الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّیْٓ اَرٰىنِیْٓ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِیْ خُبْزًا

خواب میں شراب نچوڑتے ہوئے دیکھا ہے،دوسرے نے کہا کہ میں نے خواب میں اپنے آپ کو سر پر روٹیاں رکھے ہوئے دیکھا ہے

تَاْكُلُ الطَّیْرُ مِنْهُ ؕ نَبِّئْنَا بِتَاْوِیْلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۳۶﴾

اور پرندے اُن کو کھا رہے ہیں۔ ہمیں اس کی تعبیر سے آگاہ کیجیے۔بلاشبہ آپ ہمیں بڑے پرہیزگار نظر آتے ہیں۔ (۳۶)

قَالَ لَا یَاْتِیْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖٓ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِیْلِهٖ قَبْلَ اَنْ

حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا میں تمہیں تمہارا کھانا آنے سے پہلے جو تمہیں ملتا ہے اس خواب کی تعبیر بتا دوں گا۔ یہ

یَّاْتِیَكُمَا ؕ ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ ؕ اِنِّیْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ

علم اس علم میں سے ہے جو میرے رب نے مجھے سکھایا ہے۔ بیشک میں نے اس قوم کا طریقہ چھوڑا ہے

لَّا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ

جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور آخرت کا انکار کرتے ہیں۔ (۳۷) اور میں نے اپنے آباؤ اجداد

اٰبَآءِیْٓ اِبْرٰهِیْمَ وَ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ ؕ مَا كَانَ لَنَآ اَنْ نُّشْرِكَ

حضرت ابراہیم اورحضرت اسحٰق اور حضرت یعقوب(علیہم السلام) کا طرزِ عمل اختیار کررکھا ہے یہ ہمارے لیے درست نہیں کہ

بِاللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَیْنَا وَ عَلَى النَّاسِ

ہم کسی شے کو اللہ کا شریک ٹھرائیں۔ یہ ہم پر اور لوگوں پر اللہ کا فضل ہے۔

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۳۸﴾ یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ

لیکن بہت سے لوگ شکر ادا نہیں کرتے۔(۳۸)اے میرے قید خانے کے ساتھیو! کیا متفرق معبود

مُّتَفَرِّقُوْنَ خَیْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۳۹﴾ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ

اچھے ہیں یا ایک خدا بہتر ہے جو واحد ہے اور قہار ہے۔ (۳۹) تم اس کے سوا مگر چند نام

دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّیْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ

جو تم نے رکھ لیے ہیں اس کی پوجا کرتے ہو یہی تمہارے اجداد نے کیا ۔ اللہ تعالٰی نے اس کا

اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا

کوئی ثبوت نہیں اُتارا۔ بیشک حکم اللہ ہی کا ہے۔ اس کا حکم ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت

اِلَّآ اِیَّاهُ ؕ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

نہ کرو۔ یہی استقامت دین ہے جسے اکثر لوگ نہیں

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تَفْخِیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (بّ ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا ● کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

● مدّ ،، -تین الف کے برابر ~ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤٠﴾ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ

جانتے ۔(۴۰) اے قید خانے کے دونوں ساتھیو! تم میں سے ایک اپنے مالک کو شراب نوشی

خَمْرًا ۚ وَ اَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ؕ

کروائے گا اور دوسرے کو سولی پر لٹکایا جائے گا اور اس کا سر پرندے کھائیں گے۔

قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ﴿٤١﴾ ؕ وَقَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ اَنَّهٗ

جو بات تم نے مجھ سے پوچھی ہے اس کا فیصلہ پہلے ہی ہو چکا ہے۔(۴۱) اور حضرت یوسف علیہ السّلام نے جس کے بارے میں خیال کیا تھا

نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ ۫ فَاَنْسٰىهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ

کہ وہ بچ جائے گا کہا کہ میرا ذکر اپنے بادشاہ کے پاس کرنا تو شیطان نے اسے بھلا دیا کہ وہ حضرت یوسف کا ذکر کرے

فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ ﴿٤٢﴾ ؕع وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّيْٓ اَرٰى سَبْعَ ۵ ع ۷ ۱۵

تو حضرت یوسف کئی سال قید خانے میں رہے۔(۴۲) اور بادشاہ نے کہا کہ میں نے سات موٹی گائیں

بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّ سَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ

دیکھی ہیں کہ اُنھیں سات دُبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات سبز بالیں ہیں اور دُوسری سات خشک بالیں ہیں۔

وَّ اُخَرَ يٰبِسٰتٍ ؕ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِيْ فِيْ رُءْيَايَ اِنْ كُنْتُمْ

اے میرے مشیرو میرے خواب کی تعبیر بتاؤ اگر تمھیں خوابوں کی

لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ ﴿٤٣﴾ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ

تعبیر کے بارے میں کچھ پتہ ہے۔(۴۳) اُنھوں نے کہا یہ خوابیں پریشان کن ہیں۔ اورہم خواب کی

الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ ﴿٤٤﴾ وَقَالَ الَّذِيْ نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ

تعبیرنہیں جانتے۔(۴۴) ان دو قیدیوں میں سے جو بچ گیا تھا وہ بولا اسے ایک عرصہ کے بعد یاد آیا کہ

اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِيْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ ﴿٤٥﴾ يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ

میں تمھیں اس خواب کی تعبیر کی خبر لاکر دے سکتا ہوں پس مجھے بھیجو۔(۴۵) اس نے حضرت یوسف سے کہا کہ اے صدیق

اَفْتِنَا فِيْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّ سَبْعِ

ہمیں اس خواب کی تعبیر بتائیے کہ سات موٹی گائیوں کو سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں۔ سات بالیاں سبز ہیں

سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّ اُخَرَ يٰبِسٰتٍ ۙ لَّعَلِّيْٓ اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ

اور دوسری سات خشک ہیں۔ تاکہ میں لوگوں میں جا کر تعبیر کروں

لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿٤٦﴾ قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ دَاَبًا ۚ فَمَا

تاکہ وہ جان جائیں۔(۴۶) حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا کہ تم سات سال تک مسلسل غلہ اُگاتے رہو گے،

حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِيْ سُنْۢبُلِهٖٓ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ﴿٤٧﴾ ثُمَّ

پھر جو تم فصل کاٹو گے اس کو اس کی بالیوں میں رہنے دینا مگر تھوڑا نکال لینا جتنا کہ تم کھا سکو۔(۴۷) اس کے

يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ

بعد سات سال سخت قحط کے آئیں گے جو غلہ تم نے جمع کررکھا ہوگا اسے سب کھا کر گزارہ کرلیں گے

لَهُنَّ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ﴿٤٨﴾ ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ

صرف وہی رہے گا جوتم نے رہنے دیا ہوگا۔(۴۸) پھر اس کے بعد ایک سال آئے گا کہ جس میں

عَامٌ فِيْهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيْهِ يَعْصِرُوْنَ ﴿٤٩﴾ وَ قَالَ الْمَلِكُ ع ۶ ۷ ۱۲

لوگوں پر خوب بارشیں ہوگی اور وہ اس میں پھلوں کا رس نچوڑیں گے۔(۴۹) اور بادشاہ نے کہا

ائْتُوْنِيْ بِهٖ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ

کہ اسے میرے پاس لاؤ۔ پھر جب اُن کے پاس نمائندہ آیا توحضرت یوسفؑ نے کہا کہ اپنے مالک کے پاس واپس جاؤ

فَسْـَٔلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ؕ اِنَّ

اس سے ان عورتوں کے بارے میں پوچھو جنہوں نے اپنے ہاتھ زخمی کرلیے تھے۔ بیشک

رَبِّيْ بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ ﴿٥٠﴾ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ

میرا رب ان کا فریب جانتا ہے۔(۵۰) بادشاہ نے عورتوں سے پوچھا کہ اس وقت کیا ہوا تھا جب تم نے اپنی نفسانی خواہش کے لیے یوسف کو

عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ

راغب کرنا چاہا۔ سب نے کہا اللہ ہمیں پناہ دے ہمیں اس میں کوئی برائی معلوم نہیں ہوئی۔

قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ ۫ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ

عزیز مصر کی بیوی نے کہا کہ سچائی ظاہر ہوگئی ہے میں نے اسے اپنی نفسانی خواہش کی طرف راغب کرنا چاہا تھا

عَنْ نَّفْسِهٖ وَ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٥١﴾ ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّيْ

اوروہ بیشک سچوں میں سے ہے۔ (۵۱) حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا کہ یہ میں نے اس لیے کیا تاکہ عزیز مصر

لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ ﴿٥٢﴾

کوعلم ہوجائے کہ میں نے تنہائی میں اس کی امانت میں خیانت نہیں کی اور یقیناً اللہ خیانت کرنے والوں کا فریب کامیاب ہونے نہیں دیتا۔(۵۲)

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تَفْخِیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو غنہ (ناک) میں چھپا کر پڑھنا

کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز کھڑا اُلٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

مَدّ: تین الف کے برابر ~ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفۡسِیۡ ۚ اِنَّ النَّفۡسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوۡٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ

اور میں خواہش سے مبرا نہیں بیشک نفس امّارہ برائی کی آماجگاہ ہے مگر جس پر میرا رب رحم کرے

رَبِّیۡ ؕ اِنَّ رَبِّیۡ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۵۳﴾ وَقَالَ الۡمَلِكُ ائۡتُوۡنِیۡ بِهٖۤ اَسۡتَخۡلِصۡهُ

وہ بچ جاتا ہے۔ بیشک میرارب بخشنے والا رحم والا ہے۔(۵۳) بادشاہ نے کہا کہ یوسف کو میرے پاس لے آؤ تا کہ میں

لِنَفۡسِیۡ ۚ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الۡیَوۡمَ لَدَیۡنَا مَكِیۡنٌ اَمِیۡنٌ ﴿۵۴﴾ قَالَ

اُسے اپنے لیے مخصوص کرلوں۔ پھر جب اُس سے گفتگو ہوئی تو کہا کہ بیشک آج سے آپ ہمارے ہاں معزز قابل اعتماد ہیں۔(۵۴) حضرت یوسف نے

اجۡعَلۡنِیۡ عَلٰی خَزَآئِنِ الۡاَرۡضِ ۚ اِنِّیۡ حَفِیۡظٌ عَلِیۡمٌ ﴿۵۵﴾ وَ كَذٰلِكَ

کہا کہ مجھے ملک کے خزانوں پر مقرر کر دیجیے، بیشک میں حفاظت کرنے والا جاننے والا ہوں۔ (۵۵) اوراس طرح ہم

مَكَّنَّا لِیُوۡسُفَ فِی الۡاَرۡضِ ۚ یَتَبَوَّاُ مِنۡهَا حَیۡثُ یَشَآءُ ؕ نُصِیۡبُ

نے یوسف کو سرزمین مصر میں صاحب تصرف کردیا۔ اس میں جہاں چاہو رہو۔ ہم جس پر چاہیں

بِرَحۡمَتِنَا مَنۡ نَّشَآءُ وَلَا نُضِیۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۵۶﴾ وَلَاَجۡرُ

اپنی رحمت پہنچا دیں، اور اللہ نیکی کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔ (۵۶) اور آخرت کا اجر

ع ٨ الۡاٰخِرَةِ خَیۡرٌ لِّلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَكَانُوۡا یَتَّقُوۡنَ ﴿۵۷﴾ ع وَ جَآءَ اِخۡوَةُ

اہل ایمان اور اہل تقویٰ کے لیے بہتر ہے۔ (۵۷) اور حضرت یوسف کے بھائی

یُوۡسُفَ فَدَخَلُوۡا عَلَیۡهِ فَعَرَفَهُمۡ وَ هُمۡ لَهٗ مُنۡكِرُوۡنَ ﴿۵۸﴾ وَلَمَّا

جب اُن کے پاس آئے تو اُنہوں نے اُنہیں پہچان لیا مگروہ حضرت یوسف کو نہ پہچان سکے۔(۵۸) اور جب

جَهَّزَهُمۡ بِجَهَازِهِمۡ قَالَ ائۡتُوۡنِیۡ بِاَخٍ لَّكُمۡ مِّنۡ اَبِیۡكُمۡ ۚ اَلَا

اُن کے لیے سامان تیار کر دیا تو حضرت یوسف نے کہا کہ آئندہ اپنے بھائی کو جو تمہارا باپ کی طرف سے

تَرَوۡنَ اَنِّیۡۤ اُوۡفِی الۡكَیۡلَ وَاَنَا خَیۡرُ الۡمُنۡزِلِیۡنَ ﴿۵۹﴾ فَاِنۡ لَّمۡ تَاۡتُوۡنِیۡ

بھائی ہے میرے پاس لانا کیا تم نہیں دیکھتے کہ میرا پیمانہ پورا ہے اور میں اچھا مہمان نواز بھی ہوں۔(۵۹) پھر اگر تم اُسے میرے پاس نہ لائے

بِهٖ فَلَا كَیۡلَ لَكُمۡ عِنۡدِیۡ وَلَا تَقۡرَبُوۡنِ ﴿۶۰﴾ قَالُوۡا سَنُرَاوِدُ عَنۡهُ

تو تمہیں یہاں سے غلّہ نہیں ملے گا اور نہ ہی تم میرے پاس آسکو گے۔(۶۰) اُنہوں نے کہا اپنے باپ

اَبَاهُ وَاِنَّا لَفٰعِلُوۡنَ ﴿۶۱﴾ وَقَالَ لِفِتۡیٰنِهِ اجۡعَلُوۡا بِضَاعَتَهُمۡ فِیۡ

سے اس بات کا ذکر کریں گے ۔(۶۱) اور ہم اس کام کو ضرور کریں گے۔ اور حضرت یوسف نے اپنے اہل کاروں سے کہا کہ ان کے غلّے کی

غُنَّة: نون مشدّد اور میم مشدّد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● قَلْقَلَة: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا ● تَفْخِیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا
اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو غُنّہ (ناک) میں چھپا کر پڑھنا ● کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے
مَدّ: تین الف کے برابر ــ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُوْنَهَآ اِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ

قیمت اُن کے غلے کے تھیلوں میں رکھ دو تاکہ جب وہ اپنے گھر والوں کے پاس جائیں تو اسے دیکھ لیں تاکہ دوبارہ

يَرْجِعُوْنَ ﴿٦٢﴾ فَلَمَّا رَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْهِمْ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ

واپس آئیں۔(۶۲) پس جب وہ اپنے باپ کے پاس واپس آئے تو کہنے لگے کہ اے ہمارے ابا جان ہم سے غلہ روک دیا جائے گا

فَاَرْسِلْ مَعَنَآ اَخَانَا نَكْتَلْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿٦٣﴾ قَالَ هَلْ

اگر ہم اپنے بھائی کو ساتھ نہ لے کرگئے اور بیشک ہم اس کی حفاظت کریں گے۔ (۶۳) ابا جان نے کہاکہ

اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ اِلَّا كَمَآ اَمِنْتُكُمْ عَلٰٓى اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ ؕ فَاللّٰهُ

اس کے بارے میں اسی طرح تم پر اعتبار کرلوں جس طرح کہ اس سے پہلے اس کے بھائی کے بارے میں کیا تھا۔پس اللہ بہتر

خَيْرٌ حٰفِظًا ۪ وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿٦٤﴾ وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ

حفاظت کرنے والا ہے اور وہ سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔(۶۴) اورجب اُنہوں نے اپنا سامان کھولا تو اس میں رقم دیکھی

وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَيْهِمْ ؕ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا نَبْغِيْ ؕ هٰذِهٖ

جو اُنہیں واپس کردی گئی تھی ۔کہنے لگے اے ابا جان اور ہم کیا چاہتے ہیں یہ دیکھیے کہ ہمیں غلے کی قیمت بھی واپس کردی گئی ہے۔

بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا ۚ وَنَمِيْرُ اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ اَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ

اور ہم گھر والوں کے لیے پھر غلہ لائیں گے اور اپنے بھائی کی حفاظت بھی کریں گے

بَعِيْرٍ ؕ ذٰلِكَ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ ﴿٦٥﴾ قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ

ہم ایک اونٹ کا بوجھ اور لے لیں گے یہ غلہ تھوڑا ہے۔(۶۵) حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا میں اسے تمہارے ساتھ ہرگز نہ بھیجوں گا جب تک تم اللہ

مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِيْ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ ۚ فَلَمَّآ اٰتَوْهُ

کی قسم سے وعدہ نہ دو کہ تم اسے میرے پاس بحفاظت واپس لے آؤ گے سوائے اس کے کہ تمہیں کہیں ٹھہرنے کی مجبوری ہوجائے

مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ﴿٦٦﴾ وَقَالَ يٰبَنِيَّ

جب اُنہوں نے پختہ وعدہ کیا تو حضرت یعقوبؑ نے کہا کہ اس پر اللہ ہمارا ضامن ہے۔(۶۶)اور اپنے بیٹوں سے کہا

لَا تَدْخُلُوْا مِنْ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ

کہ تم سب ایک دروازے سے داخل نہ ہونا بلکہ علیحدہ علیحدہ دروازوں سے داخل ہونا۔

وَمَآ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ عَلَيْهِ

اور میں تمہیں اللہ کی کسی چیز سے نہیں بچا سکتا۔ بیشک یہ اللہ کا حکم ہے۔ اسی پر

غُنّہ: نون مشدد واور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو غنہ (ناک) میں چھپا کر پڑھنا

کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز اُلٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے

مدّ: ۔۔تین الف کے برابر ۔ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

تَوَكَّلْتُ ۚ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ

میں نے بھروسہ کیا، اور توکل کرنے والوں کو اُسی پر توکل کرنا چاہیئے۔(٦٧) اور جہاں سے ان کے والد نے داخل ہونے کا حکم دیا تھا

اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ؕ مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا حَاجَةً

وہاں سے داخل ہوئے۔مگر وہ اُنہیں اللہ کی طرف سے ہونے والی بات سے نہیں بچا سکتا تھا۔ یہ صرف ایک حضرت یعقوبؑ کے دل میں حفاظتی تدبیر تھی

فِيْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ قَضٰىهَا ؕ وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ

جسے اُنہوں نے پورا کردیا۔ بیشک وہ صاحب علم تھے کیونکہ ہم نے اُنہیں علم دیا تھا مگر بہت سے

اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٦٨﴾ؑ وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰى اِلَيْهِ ع ٨ ١١ ٢

لوگ اس حقیقت سے ناآشنا تھے۔(٦٨) اور جب حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچے تو یوسفؑ نے اپنے بھائی کو اپنے پاس

اَخَاهُ قَالَ اِنِّيْٓ اَنَا اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٩﴾ فَلَمَّا

جگہ دی، پھر کہا کہ بیشک میں تمہارا بھائی ہوں جو یہ کرتے ہیں اس سے غمزدہ نہ ہو۔(٦٩) پھر جب

جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِيْ رَحْلِ اَخِيْهِ ثُمَّ اَذَّنَ

اُن کا سامان اُنہیں مہیا کردیا تو اپنے بھائی کے تھیلے میں پیالہ رکھ دیا پھر منادی کرنے والے نے اعلان کیا

مُؤَذِّنٌ اَيَّتُهَا الْعِيْرُ اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ ﴿٧٠﴾ قَالُوْا وَاَقْبَلُوْا عَلَيْهِمْ مَّاذَا

اے قافلے والو! بیشک تم چور ہو۔(٧٠) وہ اُن کی طرف متوجہ ہو کر بولے تمہارا کیا گم

تَفْقِدُوْنَ ﴿٧١﴾ قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِيْرٍ

گیا ہے۔(٧١) اُنہوں نے کہا کہ بادشاہ کا پیالہ گم ہوگیاہے اور جو کوئی تلاش کرکے لائے گا اسے ایک اونٹ کا بار

وَّ اَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ ﴿٧٢﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْاَرْضِ

انعام میں دیاجائے گا اور میں اس کا ضامن ہوں۔(٧٢) بولے تم جانتے ہو کہ ہم اس سرزمین میں فساد کرنے نہ آئے تھے اور نہ ہی ہم

وَمَا كُنَّا سٰرِقِيْنَ ﴿٧٣﴾ قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِيْنَ ﴿٧٤﴾ قَالُوْا

چوری کرنے والے ہیں۔ (٧٣) کارندے بولے اگر تم جھوٹے ہوئے تو پھر کیا سزا ہوگی۔(٧٤) اُنہوں نے کہا

جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِيْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي

اس کی سزا یہ ہے کہ جس کے سامان میں سے وہ پیالہ نکلے تو وہ خود ہی اس کا بدلہ ہوگا۔ ہم ظالموں کو اسی طرح سزا

الظّٰلِمِيْنَ ﴿٧٥﴾ فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِيْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا

ادیتے ہیں۔ (٧٥) پس حضرت یوسف نے اپنے بھائی کے تھیلے کی تلاشی لی اس سے پہلے اُن کی تلاشی لی آخر اپنے بھائی کے تھیلے سے

غُنَّه: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تَفْخِیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قَلْقَلَه: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا

کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے

مَدّ: تین الف کے برابر ـ پانچ الف کے برابر لمبا کرکے پڑھنا واجب ہے

مِنْ وِّعَآءِ اَخِيْهِ ؕ كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ ؕ مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ

اس پیالے کو نکال لیا۔ہم نے یوسفؑ کو یونہی تدبیر بتائی۔ کیونکہ ملک کے قانون کے مطابق یوسف اپنے بھائی کو

فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ وَ

اپنے پاس نہیں رکھ سکتے تھے مگر جس طرح اللہ چاہے۔ ہم جن کے درجات بلند کرنا چاہیں کردیتے ہیں۔

فَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ﴿۷۶﴾ قَالُوْۤا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ

ہر علم والے سے بڑھ کر اورعلم والاہے۔ (۷۶) بھائی بولے اگر اس نے پیالہ چرایاہے تو اس سے پہلے

لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ قَالَ

اس کے بھائی نے بھی چوری کی تھی۔پس حضرت یوسف علیہ السلام نے یہ بات اپنے دل میں رکھ لی اور ان پر ظاہر نہ کی ۔ کہا یہ کہ تم اچھے

اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ﴿۷۷﴾ قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ

نہیں ہو اور جو تم بیان کرتے ہو۔ اللہ اسے خوب جانتا ہے۔ (۷۷) کہنے لگے اے عزیز مصر بیشک

لَهٗۤ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۷۸﴾

اس کاباپ بہت بوڑھا ہے پس اس کی جگہ پر ہم میں سے کسی کو رکھ لو۔ بیشک ہم دیکھتے ہیں کہ آپ احسان کرنے والے ہیں۔ (۷۸)

قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗۤ ۙ اِنَّاۤ

اس نے کہا اللہ کی پناہ جس شخص کے پاس سے ہم نے اپنا سامان پایا ہے اس کے سوا کسی اور کو پکڑنا بیشک بہت بڑی

اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ﴿۷۹﴾ فَلَمَّا اسْتَيْـَٔسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا ؕ قَالَ كَبِيْرُهُمْ ع ۹ ۱۱ ۳

ناانصافی ہے۔(۷۹) پھر جب وہ مایوس ہوگئے توحضرت یوسف سے الگ ہوکرآپس میں چپکے سے باتیں کرنے لگے۔اُن کے بڑے بھائی نے کہا

اَلَمْ تَعْلَمُوْۤا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَ مِنْ

کہ تمہارے باپ نے اللہ کے نام پر تم سے پکا وعدہ لیا تھا کیا تمہیں معلوم نہیں ہے اور اس سے پہلے جو تم

قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِيْ يُوْسُفَ ۚ فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْۤ

یوسف کے بارے میں قصور کرچکے ہو۔ تو جب تک میرا باپ مجھے اجازت نہ دے میں تو اس جگہ سےنہیں جاؤں گا

اَبِيْۤ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِرْجِعُوْۤا اِلٰۤى اَبِيْكُمْ

یا اللہ تعالیٰ میرے لیے کوئی حکم کردے ،اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔(۸۰) تم سب اپنے باپ کی طرف لوٹ جاؤ

فَقُوْلُوْا يٰۤاَبَانَاۤ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ۚ وَمَا شَهِدْنَاۤ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا

اُن سے کہو کہ اے اباجان بیشک تمہارے بیٹے نے چوری کی اور ہم اتنی بات کے گواہ ہوئے تھے جتنی ہمارے علم میں تھی

غُنَّه: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ۔ تَفْخِيم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ۔ قَلْقَلَه: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا ۔ کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے

مَدّ ،، ۔تین الف کے برابر ~ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَسْـَٔلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا وَالْعِيْرَ

اور ہم غیب میں حفاظت کرنے والے نہ تھے۔(۸۱) جس بستی میں ہم رہے تھے اور جس قافلے کے ساتھ آئے ہیں آپ ان سے

الَّتِيْٓ اَقْبَلْنَا فِيْهَا ؕ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۸۲﴾ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ

دریافت کر لیجیئے اور یقیناً ہم سچ بولنے والے ہیں۔ (۸۲) حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا کہ تم نے یہ بات اپنی طرف سے

اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ

بنا لی ہے۔ پس صبر ہی اچھا ہے۔ قریب ہے کہ اللہ اُن سب کو میرے پاس لے آئے گا۔

جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۸۳﴾ وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰٓاَسَفٰى

بیشک وہ جاننے والا حکمت والا ہے۔ (۸۳) پھر آپ اُن کے ہاں سے چلے گئے اور کہا یُوسف کی جدائی پر

عَلٰى يُوْسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۸۴﴾

ہائے افسوس! اور غم کی وجہ سے اُن کی دونوں آنکھیں سفید ہوگئیں پس وہ اپنے دُکھ کو دل میں لیے رہے۔(۸۴)

قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ

بیٹوں نے کہا کہ آپ بخدا یوسف کا ہر وقت ذکر کرتے رہتے ہیں کہیں آپ کو کچھ ہو نہ جائے

تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ﴿۸۵﴾ قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ

یا آپ اپنی جان سے ہاتھ نہ دھو بیٹھیں۔(۸۵) حضرت یعقوبؑ نے کہا کہ میں اپنی پریشانی اور غم کا اظہار

اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾ يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا

اللہ ہی سے کرتا ہوں اور اللہ کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔(۸۶) اے میرے بیٹوں ایک مرتبہ پھر جاؤ یوسف اور اس کے بھائی

مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ

کا سراغ لگاؤ اور اللہ کی رحمت سے نااُمید نہ ہو جاؤ۔ بیشک کافر قوم کے علاوہ

مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۷﴾ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا

اللہ کی رحمت سے کوئی نااُمید نہیں ہوتا۔(۸۷) جب وہ حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس گئے کہنے لگے

يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ

کہ اے عزیز مصر ہمیں اور ہمارے اہل خانہ کو تکلیف پہنچی ہے اور ہم تھوڑا سا سرمایہ لائے ہیں آپ اس کے عوض ہمیں

فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ ﴿۸۸﴾

پورا غلّہ دیں اور اس کے علاوہ ہمیں صدقہ بھی دیں۔ بیشک اللہ صدقہ دینے والوں کو جزا دے گا۔(۸۸)

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
مدّ: تین الف کے برابر — پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ وَاَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ﴿۸۹﴾

آپ نے کہا کیا تمہیں معلوم ہے کہ تم نے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا کیا تھا جبکہ تم بے سمجھ تھے۔ (۸۹)

قَالُوْٓا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ۭ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَآ اَخِيْ ۡ قَدْ

کہنے لگے کیا آپ یوسف ہیں حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا ہاں میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے۔بیشک

مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ۭ اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ

اللہ نے ہم پر احسان کیاہے۔ بیشک جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اور صبر کرتا ہے پس یقیناً اللہ نیکی کرنے والوں کا

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۰﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا

اجر ضائع نہیں کرتا۔(۹۰) کہنے لگے اللہ کی قسم اللہ نے تمہیں ہم پر فضلیت دی ہے اور بیشک ہم غلطی

لَخٰطِـِٕيْنَ ﴿۹۱﴾ قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ۭ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ۡ وَهُوَ

کرنے والے تھے۔(۹۱) حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا آج تم پر عتاب نہیں۔ اللہ تمہیں معاف کرے۔ وہ سب

اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۹۲﴾ اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰي وَجْهِ

رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔(۹۲) میری یہ قمیص لے جاؤ اور اسے میرے باپ کے چہرے پر ڈال دینا

اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ وَاْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۹۳﴾ع وَلَمَّا فَصَلَتِ ع ۱۴

ان کی آنکھیں کھل جائیں گی۔ اور میرے پاس سب اہل خانہ کو لے آؤ۔(۹۳) اور جب قافلہ مصر سے نکلا تو

الْعِيْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّىْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ﴿۹۴﴾

اِدھر ان کے باپ نے کہا کہ بیشک مجھے یوسف کی خوشبو آنے لگی ہے بشرطیکہ تم مجھے یہ نہ کہو میں دیوانگی کی باتیں کرنے لگا ہوں۔ (۹۴)

قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ ﴿۹۵﴾الربع فَلَمَّآ اَنْ جَاۗءَ الْبَشِيْرُ الربع

بیٹے کہنے لگے اللہ کی قسم! آپ پُرانی محبت میں مبتلا ہیں۔(۹۵) پھر جب بشارت دینے والا آیا تو

اَلْقٰىهُ عَلٰي وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۚ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ڌ اِنِّىْٓ

اس نے ان کے چہرے پر حضرت یوسف کی قمیص ڈالی اسی وقت اُن کی بینائی لوٹ آئی ۔حضرت یعقوبؑ نے کہا کیا میں تمہیں یہ نہ کہتا تھا بیشک

اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ

میں اللہ کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ (۹۶) بیٹوں نے کہا اے ابا جان ہمارے گناہوں کے لیے استغفار کیجئے

اِنَّا كُنَّا خٰطِـِٕيْنَ ﴿۹۷﴾ قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ

بیشک ہم خطا کار تھے۔ (۹۷) تو اُنھوں نے کہا کہ میں اپنے رب سے تمہارے لیے بخشش مانگتا ہوں۔ بیشک وہ بخشنے

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ۞ تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ۞ قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو غنہ (ناک) میں چھپا کر پڑھنا ۞ کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے
مدّ: تین الف کے برابر — پانچ الف کے برابر لمبا کرکے پڑھنا واجب ہے

الرَّحِيْمُ ﴿٩٨﴾ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰٓى اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ وَقَالَ

والارحم کرنے والا ہے۔(۹۸) پھر جب وہ یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچے تو اس نے اپنے ماں باپ کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا

ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ﴿٩٩﴾ وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى

اللہ نے چاہا تو آپ مصر میں امن پائیں گے۔ (۹۹) اور اپنے ماں باپ کو تخت پر

الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَقَالَ يٰٓاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ

بٹھایا تو سب نے (اس بات پر) سجدہ شکر کیا۔ اور یوسف نے کہا کہ اے میرے اباجان یہ میرے پہلے خواب کی

مِنْ قَبْلُ ۫ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا ۭ وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْٓ اِذْ اَخْرَجَنِيْ

تعبیر ہے۔ بیشک میرے رب نے اسے سچا کردیا ہے، اور مجھ پر احسان کیااور مجھے قید خانے سے نکالا

مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ

اور تم سب کو گاؤں سے یہاں لے آیا بعد اس کے کہ شیطان نے میرے اور

بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ ۭ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَآءُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ

میرے بھائیوں کے درمیان جھگڑا ڈالا ہوا تھا بیشک میرارب جس کے لیے چاہے اچھی چارہ جوئی کرتا ہے۔ بیشک وہ علم

الْحَكِيْمُ ﴿١٠٠﴾ رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ

والا حکمت والا ہے۔(۱۰۰) اے میرے رب! تو نے مجھے ایک مملکت دی اور خوابوں کی تعبیر کا علم دیا۔

الْاَحَادِيْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۣ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا

پس اے آسمانوں اور زمین کو بنانے والے ، تو میرا دنیا اور آخرت میں کارساز ہے۔

وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿١٠١﴾ ذٰلِكَ مِنْ

مجھے مسلمانی پر وفات دینا اور صالحین کے ساتھ شامل کردینا۔(۱۰۱) یہ غیب کی خبریں

اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْٓا

ہیں جو ہم آپ پر وحی کرتے ہیں۔ اور آپ ان کے پاس نہ تھے ، جب اُنہوں نے اپنا کام پختہ کیا

اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ ﴿١٠٢﴾ وَمَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ

اور وہ دھوکہ کررہے تھے۔(۱۰۲) اور آپ خواہ کتنا چاہیں اکثر لوگ ایمان نہیں

بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٣﴾ وَمَا تَسْـَٔــلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ

لائیں گے۔(۱۰۳) اور آپ اُن سے اس پر کسی قسم کا اجر طلب نہیں کرتے ۔ یہ قرآن سارے جہانوں کے لیے

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا

کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز اُلٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے

مدّ: تین الف کے برابر ــ پانچ الف کے برابر لمبا کرکے پڑھنا واجب ہے

ع ۱۱ ۵

لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ

نصیحت ہے۔(۱۰۴) آسمانوں اور زمین میں کتنی نشانیاں ہیں جن سے وہ گزرتے ہیں اور

عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ

اُن سے بے توجہ رہتے ہیں۔ (۱۰۵) اور بہت سے ایسے ہیں جو اللہ پر ایمان نہیں لائے

اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۶﴾ اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ

مگر یہ کہ اس کے ساتھ شرک کرتے ہیں۔(۱۰۶) کیا وہ اس بات سے امن میں آگئے ہیں کہ اُن پر اللہ کا عذاب

عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۰۷﴾

آ کر چھاجائے یا اُن پر اچانک قیامت آجائے اور اُنہیں اس کی خبر نہ ہو۔(۱۰۷)

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۛ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ (وقف النبی)

فرما دیجیے یہ میرا راستہ ہے میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں۔ اورمیری اتباع کرنے والے بصیرت والے ہیں۔

اتَّبَعَنِيْ ؕ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ وَمَآ

اور اللہ پاک ہے اورمیں اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانے والوں سے نہیں۔ (۱۰۸) اور ہم نے

اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ؕ

آپ سے پہلے جتنے رسول بھیجے وہ مرد تھے، جنھیں ہم وحی بھیجتے وہ بستیوں کے رہنے والے تھے۔

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ

کیا یہ زمین کی سیر نہیں کرتے تاکہ وہ دیکھیں کہ اُن منکرلوگوں کا انجام کیا ہوا

مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۹﴾

جو اُن سے پہلے تھے۔ اور اہل تقویٰ کے لیے آخرت کا گھربہتر ہے ،کیا تمہیں عقل نہیں ہے۔(۱۰۹)

حَتّٰٓى اِذَا اسْتَيْئَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا

حتیٰ کہ جب رسولوں کو توقع نہ رہی تو انکار کرنے والے یہ گمان کرنے لگے کہ اُن سے سچ نہیں کہا گیا

جَآءَهُمْ نَصْرُنَا ۙ فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَآءُ ؕ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ

پس ہماری مدد آگئی پس ہم نے جنھیں چاہا نجات دی اور مجرموں کی قوم سے ہمارا

الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۱۰﴾ لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ؕ

عذاب نہیں ہٹایا جاسکتا۔(۱۱۰) بیشک پہلے لوگوں کے قصوں میں اہل عقل کے لیے عبرت ہے۔

غُنّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا

کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے

مدّ: تین الف کے برابر ـ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَ لٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ

یہ قرآن ایسی بات نہیں جو بنالی گئی ہے بلکہ یہ اُن کتابوں کی تصدیق کرتی ہے جو پہلے اُن کے ہاتھوں میں ہیں

وَ تَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّ هُدًى وَّ رَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝١١١ ع ۱۲ ۶

اور اس میں ہر چیز کی وضاحت اور ہدایت اور رحمت ہے جو قوم اس پر ایمان رکھتی ہے۔ (۱۱۱)

سُوْرَةُ الرَّعْدِ ۱۳ مَدَنِيَّةٌ ۹۶ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اٰيٰتُهَا ۴۳ رُكُوْعَاتُهَا ۶

سورۃ الرعد مدنی ہے اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ اس میں ۴۳ آیات اور ۶ رکوع ہیں۔

الٓمّٓرٰ ۫ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ ؕ وَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ

الف۔لام۔ میم۔را۔ یہ اللہ کی کتاب قرآن کی آیات ہیں اور جو آپ کی طرف آپ کے رب نے حق اُتارا ہے

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝١ اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ

لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔(۱) اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں کو ستونوں کے

بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ

بغیر قائم کیا ہے جیسا کہ تم اُنہیں دیکھتے ہو پھر وہ عرش پر جلوہ افروز ہوگیا اورسورج اور چاند کو مسخر کردیا،

وَ الْقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ

جو مقررہ مدت تک چلتے رہیں گے اللہ تعالیٰ ہر کام کی تدبیر فرماتاہے اور آیتوں کو تفصیل سے

الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ۝٢ وَهُوَ الَّذِيْ مَدَّ الْاَرْضَ

بیان کرتاہے تاکہ تمہیں اپنے رب سے ملاقات کایقین ہو جائے۔ (۲) اور وہی ہے جس نے زمین کو پھیلا کر

وَ جَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ وَ اَنْهٰرًا ؕ وَ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ

اس میں پہاڑ اور دریا بنا دیئے ہیں۔ اور ہرطرح کے پھلوں میں سے جوڑے بنا دیئے ہیں

فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

اور وہی دن کو رات سے ڈھانپتا ہے۔ غور و فکر کرنے والی قوم کے لیے

لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝٣ وَ فِي الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّ جَنّٰتٌ مِّنْ

بیشک اِن تمام چیزوں میں نشانیاں ہیں۔(۳) اور زمین قطعات میں منقسم ہے جو ایک دوسرے سے منسلک ہیں

اَعْنَابٍ وَّ زَرْعٌ وَّ نَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّ غَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَآءٍ

اور انگوروں کے باغ ہیں اور کھیتیاں ہیں اور کھجور کے درخت دو تنے والے اور ایک تنے والے ہیں سب کو ایک ہی پانی ملتا ہے،

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تَفْخِیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا ● کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

مَدّ ،، ~ تین الف کے برابر ~ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

وَّاحِدٍ ۙ وَّ نُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِى الْاُكُلِ ۭ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ

اور ہم اُن کو کھانے میں ایک دوسرے سے افضل بنا دیتے ہیں۔ بیشک اُن میں عقل والی

لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝۴ وَ اِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا

قوم کے لیے نشانیاں ہیں۔(۴) اور اگر تمہیں تعجب ہے تو کافروں کی اس بات پر تعجب ہونا چاہیئے

كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِىْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۬ ۭ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ ۚ

کہ کیاہم مرکر مٹی ہونے کے بعد نئے سرے سے دوبارہ زندہ کیے جائیں گے۔ یہی لوگ ہیں جنھوں نے اپنے رب کا انکار کیا ہے،

وَاُولٰٓئِكَ الْاَغْلٰلُ فِىْٓ اَعْنَاقِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ

یہ وہ لوگ ہیں جن کی گردنوں میں طوق ہوں گے اور یہی لوگ آگ میں جانے والے ہیں، وہ

فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۵ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ

اس میں دائمی طور پر رہیں گے۔(۵) اور وہ حسنِ عمل سے پہلے بُرے عمل کے خواہاں ہیں۔ اور اُن سے پہلے سزائیں گزر چکی ہیں۔ اور

خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ ۭ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ

بیشک آپ کا رب ان کی زیادتیوں کے باوجود مغفرت

عَلٰى ظُلْمِهِمْ ۚ وَاِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۶ وَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ

کرنے والا ہے۔ اور بیشک آپ کا رب سخت عذاب دینے والا ہے۔(۶) اوراہل کفر کا کہنا ہے کہ

كَفَرُوْا لَوْ لَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّ

اُن کے رب کی طرف سے اُن پر کوئی نشانی کیوں نازل نہیں ہوئی۔ بیشک آپ ڈرسنانے والے اور

ع ۷ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۝۷ اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ

ہر قوم کے رہنما ہیں۔(۷) مادہ کے پیٹ میں جو ہوتا ہے اللہ اُسے جانتا ہے اور جو پیٹ میں گھٹتا

الْاَرْحَامُ وَ مَا تَزْدَادُ ۭ وَكُلُّ شَىْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۝۸ عٰلِمُ

اور بڑھتا ہے اللہ اسے بھی جانتا ہے۔ اور اس کے ہاں ہرچیز کا اندازہ مقرر ہے۔(۸) وہ پوشیدہ

الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ۝۹ سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ

اور ظاہر سے واقف ہے سب سے بڑا عالی مرتبت ہے۔(۹) خواہ کوئی آہستہ بات کہے یا اونچی آواز سے

الْقَوْلَ وَ مَنْ جَهَرَ بِهٖ وَ مَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِالَّيْلِ وَ سَارِبٌ

کہے یا رات میں چھپا رہے یا دن میں چلے پھرے سب اس کے نزدیک

بِالنَّهَارِ ﴿۱۰﴾ لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ

برابر ہے۔(۱۰) انسان کے آگے اور پیچھے محافظ فرشتے ہیں جو اللہ کے حکم سے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔

مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا

بیشک اللہ کسی قوم سے اپنی نعمت کو نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدلیں۔

بِاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ

اور جب اللہ کسی قوم کا برا حال کرنا چاہے تو وہ برائی ٹل نہیں سکتی

مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ﴿۱۱﴾ هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّ

اور اس کے سوا اُن کا کوئی مددگار نہیں۔ (۱۱) وہی ہے جو تمہیں خوف دلانے اور

طَمَعًا وَّيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ﴿۱۲﴾ ۚ وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ

اُمید دلانے کے لیے بجلی دکھاتا ہے اور وزنی بادل پیدا کرتا ہے۔(۱۲) اور رعد اور فرشتے اس کے ڈر سے اس کی حمد کے

وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ۚ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا

ساتھ تسبیح کرتے رہتے ہیں۔ اور اللہ گرجنے والی بجلیاں بھیجتا ہے اور جس پر

مَنْ يَّشَآءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِى اللّٰهِ ۚ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ﴿۱۳﴾ ؕ لَهٗ

چاہتا ہے اُنہیں گراتاہے اور وہ کافر اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔ اوروہ پکڑنے میں بڑا سخت ہے۔(۱۳) اسی کو

دَعْوَةُ الْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ

پکارنا حق ہے۔ اور وہ اللہ کے سوا جنہیں پکارتے ہیں وہ اُنہیں کچھ بھی جواب نہیں دے سکتے۔

بِشَیْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ وَ

مگر وہ ایسا ہے جیسے کہ کوئی شخص اپنی دونوں ہتھیلیوں کو پانی کی طرف پھیلائے تاکہ وہ اس کے منہ میں پہنچ سکے

مَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۱۴﴾ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ

اور وہ ہرگز نہ پہنچے گا۔ کافروں کی پکار گمراہی کے سوا کچھ نہیں ہے۔(۱۴) آسمانوں اورزمین میں جوکچھ ہے

وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ﴿۱۵﴾ السجدۃ قُلْ

خوشی سے یا مجبوری سے اور اُن کے سائے صبح وشام اللہ ہی کے لیے سجدہ ریز ہیں ۔(۱۵) آپ فرمائیں

مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ

کہ آسمانوں اور زمین کارب کون ہے۔ آپ کہہ دیجیے اللہ ہے آپ فرمادیں کہ کیا تم نے اللہ تعالیٰ کے سوا

السجدۃ ۲

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ۔ تَفْخِیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ۔ قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا ۔ کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

مَدّ: تین الف کے برابر ۔ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

دُوۡنِهٖۤ اَوۡلِيَآءَ لَا يَمۡلِكُوۡنَ لِاَنۡفُسِهِمۡ نَفۡعًا وَّ لَا ضَرًّا ؕ قُلۡ هَلۡ

ایسے کارساز بنا لیے ہیں جو اپنی جانوں کے لیے نفع ونقصان کے مالک نہیں ہیں ۔ اُن سے پوچھیے کیا

يَسۡتَوِى الۡاَعۡمٰى وَالۡبَصِيۡرُ ۙ اَمۡ هَلۡ تَسۡتَوِى الظُّلُمٰتُ وَالنُّوۡرُ ۚ

اندھا اور دیکھنے والا برابر ہوتے ہیں۔ ایسے ہی کیا تاریکی اور روشنی یکساں ہوتے ہیں۔

اَمۡ جَعَلُوۡا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوۡا كَخَلۡقِهٖ فَتَشَابَهَ الۡخَلۡقُ عَلَيۡهِمۡ ؕ

کیا اُنہوں نے ان کو اللہ کا شریک بنایا ہے جنھوں نے اللہ کی پیدا کردہ مخلوق کی طرح پیدا کیا ہے جس سے

قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَىۡءٍ وَّهُوَ الۡوَاحِدُ الۡقَهَّارُ ﴿۱۶﴾ اَنۡزَلَ مِنَ

ان پر وہ تخلیق مشتبہ ہوگئی ہو۔ فرمادیجیے اللہ ہرچیز کا خالق ہے اور وہ واحد ہے زبردست ہے۔(١٦) اُس نے آسمان سے

السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتۡ اَوۡدِيَةٌ ۢ بِقَدَرِهَا فَاحۡتَمَلَ السَّيۡلُ زَبَدًا

بارش برسائی پس اس سے اپنے اپنے اندازے کے مطابق ندیاں بہنے لگیں تو لہروں کی روانی سے اُبھرا ہوا جھاگ پیدا ہوگیا،

رَّابِيًا ؕ وَمِمَّا يُوۡقِدُوۡنَ عَلَيۡهِ فِى النَّارِ ابۡتِغَآءَ حِلۡيَةٍ اَوۡ مَتَاعٍ

اور جس چیز کو زیور یا سامان بنانے کے لئے گرم کرتے ہیں اس سے ویسا ہی جھاگ اُٹھتا ہے

زَبَدٌ مِّثۡلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ يَضۡرِبُ اللّٰهُ الۡحَقَّ وَالۡبَاطِلَ ۙ فَاَمَّا الزَّبَدُ

اسی طرح اللہ حق اور باطل کی مثال بیان کرتا ہے۔ پس جھاگ خشک ہوکر ختم ہوجاتی ہے۔

فَيَذۡهَبُ جُفَآءً ۚ وَاَمَّا مَا يَنۡفَعُ النَّاسَ فَيَمۡكُثُ فِى الۡاَرۡضِ ؕ

اور جو چیز لوگوں کو نفع دیتی ہے وہ زمین میں یعنی پانی میں رہ جاتی ہے۔

كَذٰلِكَ يَضۡرِبُ اللّٰهُ الۡاَمۡثَالَ ؕ ﴿۱۷﴾ لِلَّذِيۡنَ اسۡتَجَابُوۡا لِرَبِّهِمُ الۡحُسۡنٰى ؕ وقف النبی ﷺ

اسی طرح اللہ مثالیں بیان کرتا ہے۔ (١٧) ان لوگوں کے لیے جنھوں نے اللہ کے حکم کو تسلیم کیا اُن کے لیے بھلائی ہے

وَالَّذِيۡنَ لَمۡ يَسۡتَجِيۡبُوۡا لَهٗ لَوۡ اَنَّ لَهُمۡ مَّا فِى الۡاَرۡضِ جَمِيۡعًا وَّ

اور جنھوں نے اس کا حکم نہیں مانا، اگر وہ جو کچھ زمین میں ہے سب کا سب اور

مِثۡلَهٗ مَعَهٗ لَافۡتَدَوۡا بِهٖ ؕ اُولٰۤـئِكَ لَهُمۡ سُوۡٓءُ الۡحِسَابِ ۙ وَمَاۡوٰٮهُمۡ

اس کے مثل جو اُن کے پاس ہوتا فدیے کے طور پر دے دیں (تو پھر بھی نجات نہ ہوگی) یہی لوگ ہیں جن کا حساب برا ہوگا۔ اور اُن کا ٹھکانہ

جَهَنَّمُ ؕ وَبِئۡسَ الۡمِهَادُ ﴿۱۸﴾ اَفَمَنۡ يَّعۡلَمُ اَنَّمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ مِنۡ ع ٢ ١٢ النصف ٨

جہنم ہوگا۔ جو بہت ہی بُری جگہ ہے۔(١٨) کیا وہ جانتا ہے کہ آپ پر آپ کے رب کی طرف سے

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تَفۡخِیۡم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قَلۡقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
اِخۡفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا ● کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے
مَدّ: تین الف کے برابر ~ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

رَّبِّكَ الۡحَقُّ كَمَنۡ هُوَ اَعۡمٰى ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ۙ﴿۱۹﴾ الَّذِيۡنَ

جو اُتارا گیا ہے حق ہے وہ اس جیسا ہے جو اندھا ہے۔بیشک عقل والے نصیحت تسلیم کرتے ہیں۔(۱۹)وہ جو

يُوۡفُوۡنَ بِعَهۡدِ اللّٰهِ وَلَا يَنۡقُضُوۡنَ الۡمِيۡثَاقَ ۙ﴿۲۰﴾ وَالَّذِيۡنَ يَصِلُوۡنَ

اللہ کا عہد پورا کرتے ہیں۔ اور میثاق کو نہیں توڑتے۔(۲۰) اور جسے اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے

مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنۡ يُّوۡصَلَ وَ يَخۡشَوۡنَ رَبَّهُمۡ وَ يَخَافُوۡنَ سُوۡٓءَ

اسے جوڑے رکھتے ہیں اور اپنے رب کی خشیت رکھتے ہیں اور بُرے حساب سے خوف

الۡحِسَابِ ؕ﴿۲۱﴾ وَالَّذِيۡنَ صَبَرُوا ابۡتِغَآءَ وَجۡهِ رَبِّهِمۡ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ

کھاتے ہیں۔ (۲۱) اور جنھوں نے اپنے رب کی رضا کے لیے صبر کیا اور نماز قائم کی

وَاَنۡفَقُوۡا مِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدۡرَءُوۡنَ بِالۡحَسَنَةِ

اور ہم نے ان کو جو رزق دیا ہے اسے خفیہ یا اعلانیہ خرچ کرتے ہیں اور وہ بُرائی کونیکی سے ٹال دیتے ہیں

السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمۡ عُقۡبَى الدَّارِ ۙ﴿۲۲﴾ جَنّٰتُ عَدۡنٍ يَّدۡخُلُوۡنَهَا

وہی لوگ ہیں جن کے لیے عقبیٰ کا گھر ہے۔ (۲۲) وہ جنت عدن میں داخل ہوں گے

وَمَنۡ صَلَحَ مِنۡ اٰبَآئِهِمۡ وَاَزۡوَاجِهِمۡ وَذُرِّيّٰتِهِمۡ وَالۡمَلٰٓئِكَةُ

اور اُن کے باپ دادا اور اُن کی بیویوں اور اُن کی اولاد سے جو نیک ہوئے اور فرشتے

يَدۡخُلُوۡنَ عَلَيۡهِمۡ مِّنۡ كُلِّ بَابٍ ۚ﴿۲۳﴾ سَلٰمٌ عَلَيۡكُمۡ بِمَا صَبَرۡتُمۡ

ہر دروازے سے اُن پرداخل ہوں گے۔ (۲۳) جو کہتے ہوں گے تم پر سلامتی ہو اس لیے کہ تم نے صبر کیا

فَنِعۡمَ عُقۡبَى الدَّارِ ؕ﴿۲۴﴾ وَالَّذِيۡنَ يَنۡقُضُوۡنَ عَهۡدَ اللّٰهِ مِنۡۢ

پس آخرت کا گھر نعمت ہے۔(۲۴) اور جو لوگ اللہ تعالیٰ سے پختہ عہد کرنے کے بعد اسے توڑتے ہیں

بَعۡدِ مِيۡثَاقِهٖ وَيَقۡطَعُوۡنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنۡ يُّوۡصَلَ وَ

اور جسے اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے اسے قطع کرتے ہیں اور

يُفۡسِدُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ ۙ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعۡنَةُ وَلَهُمۡ سُوۡٓءُ الدَّارِ ﴿۲۵﴾

زمین میں فساد ڈالتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے لعنت ہے اور ان کے لیے بُرا گھر ہے۔(۲۵)

اَللّٰهُ يَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ يَّشَآءُ وَيَقۡدِرُ ؕ وَفَرِحُوۡا بِالۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ؕ

اللہ جس کارزق چاہتا ہے تنگ کردیتا ہے اور جس کا چاہتا ہے بڑھا دیتا ہے۔اور وہ دنیا کی زندگی سے خوش ہیں۔

غُنَّة: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کوایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کوموٹا رکھنا ● قلقلہ: ساکن حرف کو ہلاکر پڑھنا
اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کوخیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا ● کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز اُلٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ان سب کوایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے
مَدّ ... تین الف کے برابر ۔ پانچ الف کے برابر لمبا کرکے پڑھنا واجب ہے

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴿٢٦﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ع ۳ ۸ ۹

اور دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلے میں معمولی ہے۔ (۲۶) اور جن لوگوں نے کفر کیا

لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ

وہ کہتے ہیں کہ ان پر ان کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نازل نہیں ہوئی۔ آپ فرما دیجیے کہ اللہ جسے

يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ﴿٢٧﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ

چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جو اس کی طرف رجوع کرلے اُسے ہدایت دیتا ہے۔(۲۷) جو لوگ ایمان لائے ہیں اُن کے دل اللہ کے ذکر سے

قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ﴿٢٨﴾ اَلَّذِيْنَ

مطمئن ہوتے ہیں۔ یاد رکھو کہ اللہ کے ذکر ہی سے دلوں کو اطمینان ملتا ہے۔ (۲۸) جو لوگ

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ﴿٢٩﴾ كَذٰلِكَ

ایمان لائے اور صالح عمل کیے اُن کے لیے خوشحالی ہے اور بہترین بدلہ ہے۔ (۲۹) اسی طرح

اَرْسَلْنٰكَ فِيْٓ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَاۡ عَلَيْهِمُ

ہم نے آپ کو ایک اُمت میں بھیجا ہے جس سے پہلے بہت سی اُمتیں گزر چکی ہیں تاکہ جو ہم نے

الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ؕ قُلْ هُوَ رَبِّيْ

آپ پر وحی کی ہے وہ اُنہیں سنا دیں اور یہ لوگ رحمٰن کا انکار کرتے ہیں۔ آپ فرما دیجیے وہ میرا رب ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ مَتَابِ ﴿٣٠﴾ وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا

اس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں اسی پر توکل کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔(۳۰) اور اگر کوئی ایسا قرآن ہوتا

سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ؕ بَلْ

جس سے پہاڑ چلنے لگتے یا اس کے اثر سے زمین پھٹ جاتی تو اس سے مُردے باتیں کرنے لگتے، یہ سب

لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ؕ اَفَلَمْ يَايْئَسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ

امور اللہ کے اَمر میں داخل ہیں۔ کیا ایمان والے مطمئن نہیں ہوئے کہ اگر اللہ چاہتا تو سب لوگ

لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ

ہدایت پا جاتے۔ اور کافروں پر اُن کے اعمال کی وجہ سے قارعہ (سخت سزا)

بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى يَاْتِيَ

آتی رہے گی یا اُن کے گھروں کے قریب سے آئے گی یہاں تک کہ اللہ کا وعدہ آجائے۔

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تَفْخِیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا

کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے

مَدّ: تین الف کے برابر - پانچ الف کے برابر لمبا کرکے پڑھنا واجب ہے

ع ۵/۱۰

وَعْدُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ﴿۳۱﴾ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ

بیشک اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔(۳۱) اور بیشک آپ سے پہلے رسولوں کا

مِّنْ قَبْلِكَ فَاَمْلَیْتُ لِلَّذِیْنَ كَفَرُوْا ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۫ فَكَیْفَ

تمسخر اُڑایا گیا پھر میں نے کافروں کو وقفہ دیا اس کے بعد اُنھیں پکڑ لیا۔ پھر ہمارا

كَانَ عِقَابِ ﴿۳۲﴾ اَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ عَلٰی كُلِّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ ۚ

عذاب کیسا تھا۔(۳۲) پس کیا جو ہر شخص کے اعمال کی نگرانی کررہاہے(وہ ان کے بتوں جیسا نہیں)

وَ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ قُلْ سَمُّوْهُمْ ؕ اَمْ تُنَبِّـُٔوْنَهٗ بِمَا لَا یَعْلَمُ

اُنہوں نے اللہ کے شریک بنا لیے ہیں۔ آپ فرمادیں کہ اُن کے نام تولو۔ کیا تم اللہ کووہ بات بتاتے ہو

فِی الْاَرْضِ اَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ؕ بَلْ زُیِّنَ لِلَّذِیْنَ كَفَرُوْا

جسے وہ ساری زمین میں نہیں جانتا یامحض ظاہری بات کررہے ہو۔بلکہ کافر لوگوں کے فریب اُن کے لیے خوشنما کردیے گئے ہیں

مَكْرُهُمْ وَ صُدُّوْا عَنِ السَّبِیْلِ ؕ وَ مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ

اور وہ راہ ہدایت سے روک دیے گئے ہیں،اور جس کو اللہ گمراہ کرے تواُسے کوئی ہدایت

مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾ لَهُمْ عَذَابٌ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ

دینے والا نہیں۔ (۳۳) دنیا کی زندگی ہی میں اُن کے لیے عذاب ہے اور آخرت کاعذاب بہت سخت ہے۔

اَشَقُّ ۚ وَ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿۳۴﴾ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَ

اور اُنھیں اللہ سے بچانے والا کوئی نہیں ہے۔(۳۴) جنت کی مثال جس کے لیے متقیوں سے

الْمُتَّقُوْنَ ؕ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّ ظِلُّهَا ؕ تِلْكَ

وعدہ کیا گیاہے، ایسی ہے جس کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ اس کے پھل اور سایہ دائمی ہے۔

عُقْبَی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا ۖۗ وَّ عُقْبَی الْكٰفِرِیْنَ النَّارُ ﴿۳۵﴾ وَ الَّذِیْنَ

یہ اللہ سے ڈرنے والوں کا انعام ہے۔ اور کافروں کا انجام دوزخ ہے۔ (۳۵) اور جن لوگوں

اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَفْرَحُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَ مِنَ الْاَحْزَابِ

کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس سے خوشی محسوس کرتے ہیں جو آپ کی طرف اُتارا گیا ہے اور بعض گروہ

مَنْ یُّنْكِرُ بَعْضَهٗ ؕ قُلْ اِنَّمَاۤ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَ لَاۤ اُشْرِكَ

اس کے کچھ حصے کے منکر ہیں۔آپ فرمادیں کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ میں اللہ کی عبادت کروں اور اس کے ساتھ کسی کوشریک نہ ٹھہراؤں

غُنَّہ: نُون مشدّد اورمیم مشدّد کی آواز کوایک الف کے برابرلمبا کرنا
اِخفا: نُون ساکن اورتنوین اورمیم ساکن جس کے بعد (بؔ ہو) کی آواز کوخیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
”مَدّ“ —تین الف کے برابر— پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے
تَفْخِیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا
قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز اُلٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے

بِهٖ ؕ اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَ اِلَيْهِ مَاٰبِ ﴿۳۶﴾ وَ كَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا

اور اُسی کی طرف میں نے لوٹنا ہے۔(۳۶) اور اِسی طرح قرآن کو ہم نے عربی زبان میں بطور حکم نازل کیا ہے۔

عَرَبِيًّا ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ

اور اے سننے والے! علم آ جانے کے بعد اگر تو اُن کی خواہشوں کی پیروی کرے گا تو اللہ کے سامنے تمہارا نہ کوئی

مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ ﴿۳۷﴾ وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا ع ۵ ۶ ۱۱

مدد کرنے والا ہوگا اور نہ بچانے والا ہوگا۔ (۳۷) اور بیشک ہم نے آپ سے پہلے کئی رسولوں کو بھیجا

مِّنْ قَبْلِكَ وَ جَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّ ذُرِّيَّةً ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ

اور ہم نے اُنہیں بیویاں اور اولاد دی۔ اور کسی رسول کے لیے نہیں

اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ﴿۳۸﴾ يَمْحُوا اللّٰهُ

کہ وہ اللہ کی اجازت کے بغیراپنی طرف سے کوئی نشانی لے آئے،ہرایک کی تقدیر کتاب میں ہے۔(۳۸)اللہ جسے چاہے

مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ۚۖ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ ﴿۳۹﴾ وَاِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ

مٹا دے اور جسے چاہے قائم رکھے۔ اور اُسی کے پاس اصل کتاب ہے۔(۳۹) اور اگر ہم تمہیں وہ عذاب دکھا دیں

بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ

جس کا ہم نے اُن سے وعدہ کررکھا ہے یا آپ کا پیمانۂ حیات پورا کردیں پس آپ کے ذمے تو اُن تک پہنچانا ہے

وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ﴿۴۰﴾ اَوَ لَمْ يَرَوْا اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا

اور ہمارا کام حساب لینا ہے۔(۴۰) کیا اُنہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم زمین کو اطراف کی جانب سے کم

مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ؕ وَ هُوَ سَرِيْعُ

کرتے چلے آرہے ہیں۔اور اللہ حکم فرماتاہے اس کے حکم کو پس پشت ڈالنے والا کوئی نہیں ،اوروہ جلد

الْحِسَابِ ﴿۴۱﴾ وَقَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا ؕ

حساب لینے والا ہے۔ (۴۱) اور بیشک اِن سے پہلے لوگ بھی فریب کاری کر چکے ہیں مگر تمام تدابیر تو اللہ ہی کی ہیں۔

يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ؕ وَ سَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَى

وہ جانتا ہے جوکچھ ہر شخص کرتا ہے۔اور کافر اس بات کو معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ آخرت کا گھر

الدَّارِ ﴿۴۲﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ؕ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ

کس کے لیے ہے۔ (۴۲) اور کافروں کا کہنا ہے کہ آپ اللہ کے رسول نہیں ہیں۔ آپ فرما دیجیے کہ میرے

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تَفْخِیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

● اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا — کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

● "مَدّ" ۔ تین الف کے برابر ۔ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

ع ٦ ١٢

شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ﴿۴۳﴾

اور تمہارے درمیان اللہ اور وہ شخص گواہ کافی ہے جس کے پاس کتاب کا علم ہے۔(۴۳)

سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ ۱۴ مَكِّيَّةٌ ۷۲ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰيٰتُهَا ۵۲ رُكُوْعَاتُهَا ۷

سورۃ ابراہیم مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ — اس میں ۵۲ آیات اور ۷ رکوع ہیں۔

الٓرٰ ۫ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ

الف۔لام۔را۔ یہ ایک کتاب ہے جسے ہم نے آپ پر نازل فرمایا ہے تاکہ آپ لوگوں کو اُن کے رب کے حکم سے تاریکی

اِلَى النُّوْرِ ۙ۬ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۙ﴿۱﴾ اللّٰهِ الَّذِيْ

سے روشنی کی طرف جو اس کی راہ ہے اس پر نکال کر لے آئیں وہ غلبے والا تعریف کیا گیا ہے۔(۱) جو کچھ

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ

آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ ہی کا ہے۔ اور اہل کفر کے لیے

عَذَابٍ شَدِيْدِ ۙ﴿۲﴾ الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ

شدید عذاب کے باعث تباہی ہے۔ (۲) جو لوگ آخرت کی نسبت دنیا کی زندگی سے محبت رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں

وَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ يَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ

رکاوٹ ڈالتے ہیں اور اس میں بے رُخی تلاش کرتے ہیں۔ یہی لوگ دراصل

ضَلٰلٍۭ بَعِيْدٍ ﴿۳﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ

دور کی گمراہی میں ہیں۔(۳) اور ہم نے جو بھی رسول بھیجا وہ اسی قوم کی زبان بولتا تھا

لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ؕ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ

تاکہ وہ ان کو بیان فرما دے ۔ پس اللہ جسے چاہتاہے گمراہ کردیتا ہے اور جسے چاہتا ہے

وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۴﴾ وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ

ہدایت دے دیتا ہے۔ اوروہ غلبے والا حکمت والا ہے۔(۴) اور بیشک ہم نے حضرت موسیٰ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ بھیجا تاکہ

اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ۬ وَ ذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ

وہ اپنی قوم کو تاریکی سے روشنی میں لے آئیں۔ اور اُنہیں اللہ کے دن یاد کرواؤ،

اللّٰهِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۵﴾ وَ اِذْ قَالَ

بیشک ان میں ہر صابر اور شکر کرنے والے کے لیے نشانیاں ہیں۔ (۵) اور جب

غُنَّة: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● قَلْقَلَة: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا

مَدّ: تین الف کے برابر — پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

منزل ۳ ● تَفْخِيْم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا

کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰكُمْ مِّنْ

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ کی نعمت جو تم پر کی گئی ہے یاد کرو جب اُس نے تمہیں

اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ وَ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ

آل فرعون سے نجات دی جو تمہیں شدید عذاب میں مبتلا کرتے تھے اورتمہارے بیٹوں کو

وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿٦﴾ ع ٦ ١٤

ذبح کردیتے تھے اور لڑکیوں کو زندہ رکھتے تھے ، اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے بلائے عظیم تھی۔ (٦)

وَ اِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَىِٕنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَ لَىِٕنْ كَفَرْتُمْ

اور جب تمہارے رب نے تمہیں باخبر کردیا تھاکہ اگر تم شکر کروگے تو میں نعمتوں میں تمہارے لیے اضافہ کردوں گا

اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ﴿٧﴾ وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنْ تَكْفُرُوْٓا اَنْتُمْ وَمَنْ

اور اگر تم ناشکری کروگے تو میرا عذاب بڑا شدید ہے۔(٧) اورحضرت موسیٰ نے کہا کہ اگرتم اور جو کچھ زمین میں ہے سب کے سب

فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿٨﴾ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا

ناشکری کرنے لگیں تو بیشک اللہ غنی ہے تعریف کیاگیا ہے۔(٨) کیا تمہیں تم سے پہلے لوگوں کے بارے میں

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ؕ۬ وَ الَّذِيْنَ مِنْۢ

یعنی قوم نوح اور عاد اور ثمود اور اُن کے بعد آنے والوں کے بارے میں

بَعْدِهِمْ ؕ۬ لَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ ؕ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مع

خبر نہیں ملی ، اللہ کے علاوہ اُنہیں کوئی نہیں جانتا اُن کے رسول روشن دلائل لے کر اُن کے پاس آئے

فَرَدُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فِيْٓ اَفْوَاهِهِمْ وَ قَالُوْٓا اِنَّا كَفَرْنَا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ

تو اُنہوں نے اپنے ہاتھ اپنے مونہوں میں ڈال لیے اورکہنے لگے بیشک ہم نے اس کا انکار کیا ہے جس کے ساتھ تمہیں بھیجا گیا ہے

بِهٖ وَ اِنَّا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ﴿٩﴾ قَالَتْ رُسُلُهُمْ الثلثة

اور بیشک ہمیں اس کے بارے میں شک ہے جس کی طرف تم ہمیں دعوت دیتے ہواس نے تردّد میں ڈالا ہے۔(٩) اُن کے رسولوں نے کہا کہ

اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ يَدْعُوْكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ

تمہیں آسمانوں اور زمین کے بنانے والے کے بارے میں شک ہے۔ وہ تمہیں اس لیے بلاتا ہے تاکہ تمہارے گناہ معاف کردے

مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَ يُؤَخِّرَكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ قَالُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ

اور تمہیں مقررہ مدت تک مہلت دیتا ہے۔ اُنہوں نے کہا یہ کہ تم تو ہماری طرح

غُنَّہ: نون مشدّد اور میم مشدّد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تَفْخِيْم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا

کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

مدّ: تین الف کے برابر — پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ؕ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ

کے بشر ہی ہو کیا تم چاہتے ہو کہ ہمیں اِن کی عبادت سے روک دو جن کی عبادت ہمارے آباؤ اجداد

اٰبَآؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۰﴾ قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ

کرتے آئے ہیں پس ہمارے پاس کوئی واضح معجزہ لاؤ۔(۱۰) اُن کے رسولوں نے اُنھیں کہا کہ بیشک ہم

نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ

انسانیت کے اعتبار سے تمہاری مثل بشر ہیں لیکن اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے احسان کرتا ہے۔

عِبَادِهٖ ؕ وَمَا كَانَ لَنَآ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ

اور ہمارے لیے نہیں کہ ہم اللہ کی اجازت کے بغیر کوئی معجزہ لے آئیں۔

وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى

اور مومنوں کو صرف اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا چاہیے۔(۱۱) اور ہمیں کیا ہوا ہے کہ ہم اللہ پر بھروسہ نہ کریں

اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ؕ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا ؕ وَ

اور اُس نے ہمیں ہماری راہیں دکھائی ہیں۔ اور جو تم اذیتیں دیتے رہے ہو اس پر ضرور صبر کریں گے۔ اور

عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۱۲﴾ ع وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ع ۶ ۱۴

توکل کرنے والوں کو اللہ پر ہی توکل کرنا چاہیے۔ (۱۲) اور جو لوگ کافر ہوئے تھے

لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ

اُنہوں نے اپنے رسولوں سے کہا کہ ہم تمھیں ضرور اپنی سرزمین سے نکال دیں گے یا تم ہمارے دین میں لوٹ آؤ۔

فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۳﴾ لا وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ

پس اُن کے رب نے اُنہیں بذریعہ وحی مطلع کیا کہ البتہ ہم ظالموں کو ہلاک کردیں گے۔ (۱۳) اور ہم ضرور تمہیں اُن کے بعد

الْاَرْضَ مِنْ بَعْدِهِمْ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ

اس سرزمین میں آباد کردیں گے۔ پس یہ اس کے لیے ہے جو میرے مقام سے ڈرے

وَعِيْدِ ﴿۱۴﴾ وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۱۵﴾ لا مِّنْ وَّرَآئِهٖ

اور میرے عذاب سے خوف کھائے۔(۱۴) اور رسولوں نے فتح کے لیے دعا کی تو ہر سرکش ضدی نامراد ہو کے رہ گیا۔(۱۵) اس کے پیچھے جہنم ہے

جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ ﴿۱۶﴾ لا يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ

اور اسے پیپ کا پانی پینے کے لیے دیا جائے گا۔ (۱۶) وہ گھونٹ گھونٹ کرکے پینے کی کوشش کرے گا مگر اسے

● غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

● اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا

● مدّ: تین الف کے برابر — پانچ الف کے برابر لمبا کرکے پڑھنا واجب ہے

کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے

وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ۖ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ

حلق سے نہ اُتار سکے گا اور ہر طرف اس کے پاس موت آئے گی لیکن وہ مر نہیں سکے گا۔ اور اس کے پیچھے سے ایک

عَذَابٌ غَلِيْظٌ ﴿١٧﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ ِۨ

اور سخت عذاب آئے گا۔(۱۷) اپنے رب سے کفر کرنے والوں کی مثال ایسی ہے کہ ان کے اعمال راکھ کی مانند ہیں کہ

اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ۖ لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا

اس پر سخت آندھی کے دن تیز ہوا چلے اور اسے اُڑالے جائے۔ جو اُنہوں نے کمایا اس میں کسی چیز پر

عَلٰى شَيْءٍ ۖ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿١٨﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ

قدرت حاصل نہ ہوگی۔ یہی انتہا درجے کی گمراہی ہے۔(۱۸) اے مخاطب ۔کیا تم نے نہیں دیکھا کہ

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۖ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ

اللہ نے آسمانوں اور زمین کو اعلیٰ انداز میں پیدا کیا ہے۔ اگر وہ چاہے تو تمہیں ختم کرکے تمہاری جگہ پر نئی

جَدِيْدٍ ﴿١٩﴾ وَّمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿٢٠﴾ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِيْعًا

مخلوق لے آئے۔ (۱۹) اور ایسا کرنا اللہ کے دائرہ اختیار میں مشکل نہیں ہے۔(۲۰) اور قیامت کے دن تمام بارگاہ ایزدی میں

فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ

جمع ہوں گے پھر ناتواں لوگ تکبر کرنے والوں سے کہیں گے کہ ہم بیشک تمہاری پیروی کرتے تھے تو کیا

اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۖ قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا

تم ہم سے اللہ کا عذاب دور کر سکتے ہو۔ وہ کہیں گے اگر اللہ ہمیں ہدایت دیتا تو

اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ ۖ سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ

ہم بھی تمہیں راہ ہدایت پر لگا دیتے۔اب ہم گھبرائیں یا صبر کریں ہمارے لیے یکساں ہے ہمارے لیے آج رہائی کی

مَّحِيْصٍ ﴿٢١﴾ وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ ع ۳ ۹ ۱۵

کوئی صورت نہیں۔(۲۱) اور جب ہر کام کا فیصلہ ہوجائے گا تو شیطان کہے گا کہ بیشک اللہ نے تم سے جو وعدہ کیا

وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ۖ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ

وہ سچا وعدہ تھا اور جو وعدہ میں نے تم سے کیا تھا پس میں نے اس کی وعدہ خلافی کی اور میرا تم پر کوئی زور نہیں تھا

سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا

سوائے اس کے کہ میں نے تم کو کفر کی دعوت دی تو تم نے اسے میرے لیے قبول کر لیا،پس مجھے ملامت نہ کرو

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ۔ تَفْخِیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ۔ قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (بّ ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا ۔ کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز اُلٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے

"مَدّ" ۔تین الف کے برابر ~ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

اَنْفُسَكُمْ ؕ مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ؕ اِنِّيْ كَفَرْتُ

اور اپنے نفسوں کی ملامت کرو۔آج میں تمہاری فریاد رسی نہیں کرسکتا اور نہ ہی تم میری فریاد رسی کرسکتے ہو۔ بیشک میں اس بات کا انکار

بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ؕ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ

کرتا ہوں کہ پہلے تم ہی نے مجھے اس کا شریک بنایا تھا۔ بیشک ظالموں کے لیے دردناک

اَلِيْمٌ ﴿٢٢﴾ وَاُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ

عذاب ہے۔(۲۲) بیشک جو ایمان لائے اورصالح عمل کیے اُنہیں جنت میں داخل کیا جائے گا

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ؕ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا

جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور اپنے رب کے حکم سے ہمیشہ اس میں رہیں گے، اس میں ان کے لیے

سَلٰمٌ ﴿٢٣﴾ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ

عافیت کے ساتھ سلامتی ہے۔(۲۳) کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے کلمہ طیبہ کی مثال ایک پاکیزہ درخت کی مانند بیان کی ہے

طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ﴿٢٤﴾ تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ

جس کی جڑیں مضبوطی کے ساتھ زمین میں ہیں اور شاخیں آسمان تک ہیں۔(۲۴) اپنے رب کے حکم سے ہر وقت

حِيْنٍ بِاِذْنِ رَبِّهَا ؕ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ

اپنا پھل دیتا ہے۔ اور اللہ یہ مثالیں لوگوں کے لیے اس لیے بیان کرتا ہے تاکہ وہ اُنہیں

يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٥﴾ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ ۨاجْتُثَّتْ

ذہن نشین کرلیں۔(۲۵) اور کلمہ خبیثہ کی مثال اُس درخت کی طرح ہے جو خبیث ہو جسے

مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ﴿٢٦﴾ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

زمین کے اوپر سے کاٹ دیا جائے تو اسے ذرا بھی قرار حاصل نہ ہو۔ (۲۶)اللہ ایمان لانے والوں کو مستحکم بات کے باعث

بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَيُضِلُّ اللّٰهُ

دنیا اور آخرت کی زندگی میں ثابت قدم رکھتا ہے۔ اور اللہ ظالموں کو گمراہ کردیتا ہے

الظّٰلِمِيْنَ ۙۛ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ﴿٢٧﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ ع ۴ ۱۶

اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔(۲۷) کیا آپ نے اُنہیں نہیں دیکھا جنھوں نے اللہ کی نعمتوں کو

اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ﴿٢٨﴾ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ؕ وَبِئْسَ

ناشکری سے بدل دیا اور اپنی قوم کوتباہی کے گھر لاکھڑا کیا۔(۲۸) وہ جہنم ہے جس میں اُن کو داخل کردیا جائے گا اور وہ

غُنّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا
اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
مَدّ: ۔۔۔تین الف کے برابر ~ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے
تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا
قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

الْقَرَارُ (٢٩) وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ قُلْ تَمَتَّعُوْا

برا ٹھکانا ہے۔(۲۹) یہی وہ ہیں جنھوں نے شریک بنالیے تھے تاکہ لوگوں کو اس کی راہ سے گمراہ کردیں۔ آپ اُنہیں فرمادیں چند روز

فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ (٣٠) قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا

فائدہ حاصل کرلو پھر بیشک تم آگ کی طرف دھکیل دیے جاؤ گے۔(۳۰) فرما دیجیے میرے بندوں کو جو ایمان لائے ہیں نماز قائم کریں

الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ

اور جو رزق ہم نے اُنہیں دیا اسے پوشیدہ یا اعلانیہ طور پر اس دن کے آنے سے پہلے خرچ کریں

يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ (٣١) اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

جس دن نہ بیع اور نہ کوئی دوست کام آئے گا۔(۳۱) اللہ وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین

وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ

کو پیدا کیا ہے اور آسمان سے پانی نازل کیا ہے پس اس کے ساتھ تمہارے لیے پھلوں کا رزق پیدا کیا ہے۔

وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ (٣٢) وَ

اور اُس نے تمہارے لیے کشتی کو مسخر کیا ہے تاکہ وہ اس کے حکم سے پانی میں چلے اور تمہارے لیے نہروں کو مسخر کردیا ہے۔(۳۲) اور

سَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآىِٕبَيْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ (٣٣)

تمہارے لیے سورج اور چاند کو مسخر کردیا ہے جو گردش کررہے ہیں۔ اور تمہارے لیے رات اور دن کو بھی مسخر کردیا ہے۔(۳۳)

وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ۭ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ۭ

اور جس چیز کا تم نے اس سے سوال کیا اس نے تمہیں دے دی۔ اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو گننا چاہو تو ہرگز شمار نہیں کرسکتے ۔

اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ (٣٤) وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا ع ۵ ۱۷

بیشک انسان بڑی زیادتی کرنے والا ناشکرا ہے۔(۳۴) اے محبوب! یاد کرو جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کی کہ اس

الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ (٣٥) رَبِّ اِنَّهُنَّ

شہر یعنی مکہ کو امن والا شہر بنا دے مجھے اور میری اولاد کو بتوں کی پرستش سے بچائے رکھ۔ (۳۵) اے میرے رب! بیشک

اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ

اُنہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کردیا ہے پس جس نے میری اتباع کی تو بلا شبہ وہ میرا ہوگیا۔اور جس نے

عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (٣٦) رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ

نافرمانی کی وہ میرا نہیں بیشک تو بخشنے والا رحم والا ہے۔(۳۶) اے ہمارے رب! بیشک میں نے اپنی اولاد کو

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تَفْخِیْم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے
مَدّ ،، تین الف کے برابر ~ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

مکہ کی وادی میں تیرے مقدس گھر کے پاس آباد کردیا ہے جہاں زراعت نہیں کی جاتی۔ تاکہ اے ہمارے رب یہ نماز قائم رکھیں

فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَ ارْزُقْهُمْ مِّنَ

پس تو لوگوں کے دلوں کو اُن کی طرف متوجہ کردے اور اُنہیں پھلوں سے رزق دے تاکہ

الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ﴿٣٧﴾ رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ ؕ

وہ تیرے شکر گزار ہوجائیں۔ (٣٧) اے ہمارے رب! بیشک تو ہماری پوشیدہ اور ظاہری باتوں کو جانتا ہے۔

وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَ لَا فِي السَّمَآءِ ﴿٣٨﴾

اور زمین اور آسمان میں کوئی چیز اللہ تعالیٰ سے مخفی نہیں ہے۔ (٣٨)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ ؕ اِنَّ

تمام حمدوثنا اللہ ہی کے لیے ہے جس نے مجھے بڑھاپے میں اسماعیل اور اسحاق عطا فرمائے۔ بیشک

رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿٣٩﴾ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۖ

میر ارب دُعا سننے والا ہے۔ (٣٩) اے میرے رب مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم کرنے والا بنا دے۔

رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿٤٠﴾ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ

اے ہمارے رب ہماری دُعا قبول فرما۔(٤٠) اے ہمارے رب مجھے اور میرے والدین اور مومنین کو بخش دینا جس دن حساب

الْحِسَابُ ﴿٤١﴾ وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ؕ۬ اِنَّمَا ٦ ع ٧ ١٨

کیا جائے گا۔(٤١) اور یہ خیال نہ کرو کہ اللہ ظالموں کے اعمال سے بے خبر ہے بیشک وہ

يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ ﴿٤٢﴾ مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ

اُنہیں اس دن تک مہلت دے رہاہے جس دن آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی۔(٤٢) وہ اپنے سراُٹھائے دوڑتے ہوں گے

رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۚ وَاَفْـِٕدَتُهُمْ هَوَآءٌ ﴿٤٣﴾ وَاَنْذِرِ

جب کہ اُن کی نگاہیں اِدھر اُدھر نہ جائیں گی اور اُن کے دل اُڑے ہوئے ہوں گے ۔(٤٣) اور لوگوں کو اس دن سے ڈرائیں

النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَآ اَخِّرْنَآ

جب کہ اُن پر عذاب آجائے گا تو جنھوں نے ظلم کیا تھا وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب ہمیں کچھ مدت کے لیے مہلت دے دے

اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ؕ اَوَلَمْ تَكُوْنُوْٓا

ہم تیری توحید کو قبول کرلیں اور رسول کی اِتباع کریں۔ کیا تم اس سے پہلے

غُنَّہ: نُون مشدّد اور میم مشدّد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تَفْخِیْم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخْفَا: نُون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (بّ ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا

کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز اُلٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے

"مَدّ" تین الف کے برابر۔ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ ۝۴۴ وَّ سَكَنْتُمْ فِيْ مَسٰكِنِ

قسمیں نہ کھاتے تھے کہ تمہارے لیے خاتمہ نہیں۔(۴۴) اور تم ان لوگوں میں سکونت پذیر رہے

الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا

جنھوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور تم پر ظاہر ہوجائے کہ ہم نے ان کے ساتھ کیا کیا تھا اورہم نےتمہارے لیے

لَكُمُ الْاَمْثَالَ ۝۴۵ وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ ؕ وَاِنْ

مثالیں بیان کی ہیں۔(۴۵) اور بیشک اُنہوں نے اپنی سی چالیں چلیں اور اُن کی چالوں کا توڑ اللہ کے پاس تھا۔ اور ان کا

كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ ۝۴۶ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ

داؤ کچھ ایسا نہ تھا کہ جس سے پہاڑ ٹل جائیں۔(۴۶) پس ایسا خیال نہ کریں کہ اللہ اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی کرے گا۔

رُسُلَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝۴۷ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ

بیشک اللہ غلبے والا ہے بدلہ لینے والا ہے۔(۴۷) جس دن یہ زمین دوسری زمین سے اور آسمان بدل دیے جائیں گے

وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝۴۸ وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ

اور ایک اللہ کے سامنے آجائیں گے جو سب پر غالب ہے۔ (۴۸) اور اس دن مجرموں کودیکھیں گے

يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ۝۴۹ سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّتَغْشٰى

زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہوں گے۔(۴۹) اُن کالباس قطران کا ہوگا اور آگ اُن کے چہروں کو

وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ۝۵۰ لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ

ڈھانپ لے گی۔(۵۰) تاکہ اللہ ہر شخص کو اُس کے کیے کا بدلہ دے۔ بیشک اللہ کو حساب لینے میں کچھ

الْحِسَابِ ۝۵۱ هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا

دیر نہیں لگتی۔ (۵۱) یہ قرآن لوگوں کے لیے پیغام ہے تاکہ اِس کے ذریعے سے ڈرائے جائیں تاکہ وہ جان لیں کہ بیشک

هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝۵۲ ع ۱۱ ۱۹

معبود ایک ہی ہے اور عقل والوں کو چاہیئے کہ نصیحت حاصل کر جائیں۔(۵۲)

سُوْرَةُ الْحِجْرِ مَكِّيَّةٌ (۱۵) (۵۴) — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰيٰتُهَا ۹۹ رُكُوْعَاتُهَا ۶

سورۃ الحجر مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ اس میں ۹۹ آیات اور ۶ رکوع ہیں۔

الٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝۱

الف لام را، یہ کتاب اور روشن قرآن کی آیتیں ہیں۔(۱)

غُنّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا

مدّ: تین الف کے برابر — پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ۝٢ ذَرْهُمْ يَاْكُلُوْا

ایک وقت آئے گا کہ کفر کرنے والے چاہیں گے کہ کاش ہم مسلمان ہوتے۔(۲) اُنہیں رہنے دیجیے کہ وہ کھائیں

وَيَتَمَتَّعُوْا وَيُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝٣ وَمَآ اَهْلَكْنَا

اور فائدہ اُٹھائیں اور بھی اُمیدیں اُنہیں دنیا میں مشغول رکھیں پس جلد ہی اُنہیں اِس کے متعلق معلوم ہوجائے گا۔(۳) اور ہم نے کسی

مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ ۝٤ مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ

بستی کو ہلاک نہیں کیا مگر یہ کہ اُن کے لیے لکھا ہوا وقت مقرر شدہ ہے۔(۴) کوئی گروہ اپنی مقررہ مدت سے نہ آگے نکل سکتا ہے

اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ۝٥ وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ

اور نہ پیچھے رہ سکتا ہے۔ (۵) اور کفار کہنے لگے کہ جن پر قرآن پاک نازل ہوا ہے

الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ۝٦ لَوْمَا تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ اِنْ كُنْتَ مِنَ

بیشک آپ مجنون ہیں۔(۶) ہمارے پاس اسے فرشتے کیوں نہیں لے کر آئے اگر آپ

الصّٰدِقِيْنَ ۝٧ مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوْٓا اِذًا

سچوں میں سے ہیں۔(۷) ہم فرشتوں کو سوائے حق کے اور کسی صورتمیں نازل نہیں کرتے اور جب فرشتے آجائیں تو اُنہیں

مُّنْظَرِيْنَ ۝٨ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝٩ وَ

مہلت نہ مل سکے گی۔(۸) بیشک ہم نے قرآن پاک کو نازل کیا ہے اور یقینا ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔ (۹) اور

لَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ شِيَعِ الْاَوَّلِيْنَ ۝١٠ وَمَا يَاْتِيْهِمْ

بیشک ہم آپ سے پہلے اوّلین گروہوں میں رسول بھیج چکے ہیں۔ (۱۰) اور اُن کے پاس

مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝١١ كَذٰلِكَ نَسْلُكُهٗ فِيْ

جورسول بھی آتا تو وہ اس کے ساتھ استہزاء کرتے۔(۱۱) اسی طرح گمراہی کو مجرموں کے

قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝١٢ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ ۝١٣

دلوں میں ڈال دیتے ہیں۔(۱۲) یہ قرآن پر ایمان نہیں لائیں گے کیونکہ پہلے لوگوں کا طرز عمل یہی تھا۔ (۱۳)

وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ ۝١٤

اور اگر ہم آسمان میں سے اُن کے لیے کوئی دروازہ کھول دیں تو وہ اس میں سے اوپر چڑھتے رہیں۔ (۱۴)

لَقَالُوْٓا اِنَّمَا سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ۝١٥ ع ۱۵ ۱

پھر بھی وہ یہی کہیں گے کہ ہماری نظر بندی کردی گئی ہے بلکہ ہم جادو سے متاثر شدہ قوم ہوگئے ہیں۔(۱۵)

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تَفْخِیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (بؔ ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا ● کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز اُلٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے

مَدّ ،، تین الف کے برابر ~ پانچ الف کے برابر لمبا کرکے پڑھنا واجب ہے

وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿١٦﴾ وَحَفِظْنٰهَا

اور بیشک ہم نے آسمان میں برج بنائے ہیں اور اُنہیں دیکھنے والوں کے لیے جاذب نظر کردیا ہے۔ (۱۶) اور تمام راندھے ہوئے

مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿١٧﴾ اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ

شیطانوں سے اُسے ہم نے محفوظ کردیا ہے۔(۱۷)جو کوئی چوری چھپے سُن لے تو اس کا ایک روشن شعلہ

شِهَابٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٨﴾ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ

پیچھا کرتا ہے۔(۱۸) اور زمین کوبھی ہم نے پھیلا دیا ہے اور اس میں پہاڑ رکھ دیے ہیں

وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ ﴿١٩﴾ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا

اور اس میں ہرطرح کی مناسب چیز اُگا دی ہے۔(۱۹)اور ہم نےتمہارے لیے اوراُن کے لیے

مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ ﴿٢٠﴾ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا

جن کوتم روزی مہیا نہیں کرتے اس سرزمین میں رزق کے سامان بنا دیے ہیں۔(۲۰) اورہر چیز کے خزانے ہمارے پاس

عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ ۫ وَمَا نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٢١﴾ وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ

موجود ہیں،اورہم اُنہیں ایک معلوم شدہ اندازے کے مطابق نازل کرتے ہیں۔(۲۱) اور ہم پانی سے بھری ہوئی ہوائیں

لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ ۚ وَمَآ اَنْتُمْ لَهٗ

بھیجتے ہیں پس ہم ہی آسمان سے بارش برساتے ہیں پھر تمہیں وہی پانی پلاتے ہیں اور تم اس کا خزانہ

بِخٰزِنِيْنَ ﴿٢٢﴾ وَاِنَّا لَنَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَنَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ ﴿٢٣﴾ وَلَقَدْ

رکھنے والے نہیں ہو۔(۲۲) اور بیشک ہم زندہ کرتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اورہم ہی سب کے وارث ہیں۔(۲۳) اور ہمیں

عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ ﴿٢٤﴾ وَاِنَّ

اس بات کا علم ہے جوتم سے پہلے گزر چکے ہیں اور جو بعد میں آنے والے ہیں اُن کا بھی ہمیں علم ہے۔(۲۴) اور بیشک

رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ ؕ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٥﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ ع ٢ ٢

آپ کا رب اُنہیں قیامت کے دن جمع کرے گا،بیشک وہ حکمت والا علم والا ہے۔(۲۵) اور بیشک ہم نے انسان کو

مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿٢٦﴾ وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ

کھنکھناتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا جو سڑی ہوئی سیاہ مٹی کا گارا تھا۔(۲۶)اور اس سے پہلے ہم جنوں کو ہم بے دھواں آگ سے

مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ﴿٢٧﴾ وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا

پیدا کرچکے تھے۔ (۲۷) اے محبوب یاد کرو جب آپ کے رب نے فرشتوں سے کہا کہ بیشک میں

غُنَّه: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کوایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تَفْخِيم: حروف کو پُر یعنی آواز کوموٹا رکھنا ● قَلْقَلَه: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو غنہ (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
مدّ ۔۔تین الف کے برابر ۔۔پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ان سب کوایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے

مِّنۡ صَلۡصَالٍ مِّنۡ حَمَاٍ مَّسۡنُوۡنٍ ﴿۲۸﴾ فَاِذَا سَوَّيۡتُهٗ وَنَفَخۡتُ فِيۡهِ
کھنکھناتی ہوئی سڑی مٹی کے سیاہ گارے سے ایک بشر پیدا کرنے لگا ہوں۔(۲۸) پھر جب اُسے درست کرلوں اور اپنی طرف سے
مِنۡ رُّوۡحِىۡ فَقَعُوۡا لَهٗ سٰجِدِيۡنَ ﴿۲۹﴾ فَسَجَدَ الۡمَلٰۤـئِكَةُ كُلُّهُمۡ اَجۡمَعُوۡنَ ﴿۳۰﴾
اس میں خاص روح پھونک دوں تو تم سب اس کے سامنے سجدہ ریز ہوجانا۔(۲۹) تو تمام کے تمام فرشتے سجدہ ریز ہوگئے۔(۳۰)
اِلَّاۤ اِبۡلِيۡسَ ؕ اَبٰٓى اَنۡ يَّكُوۡنَ مَعَ السّٰجِدِيۡنَ ﴿۳۱﴾ قَالَ يٰۤـاِبۡلِيۡسُ
سوائے ابلیس کے کہ اس نے انکار کردیا کہ سجدہ کرنے والوں کا ساتھی بنے۔(۳۱) اللہ تعالیٰ نے فرمایااے ابلیس!
مَا لَكَ اَلَّا تَكُوۡنَ مَعَ السّٰجِدِيۡنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ لَمۡ اَكُنۡ لِّاَسۡجُدَ لِبَشَرٍ
تجھے کیا ہوا۔ یہ کہ تونے سجدہ کرنے والوں کا ساتھ نہیں دیا۔(۳۲) کہنے لگا میں اس انسان کو سجدہ کرنے والا نہیں
خَلَقۡتَهٗ مِنۡ صَلۡصَالٍ مِّنۡ حَمَاٍ مَّسۡنُوۡنٍ ﴿۳۳﴾ قَالَ فَاخۡرُجۡ مِنۡهَا
جسے تو نے بجنے والی مٹی کے سیاہ گارے سے پیدا کیا ہے۔ (۳۳) اللہ نے فرمایا کہ پس یہاں سے نکل جا
فَاِنَّكَ رَجِيۡمٌ ﴿۳۴﴾ وَّاِنَّ عَلَيۡكَ اللَّعۡنَةَ اِلٰى يَوۡمِ الدِّيۡنِ ﴿۳۵﴾ قَالَ
بیشک تو مردود ہے۔(۳۴) اور بیشک تجھ پر قیامت کے دن تک لعنت ہے۔ (۳۵) کہنے لگا
رَبِّ فَاَنۡظِرۡنِىۡۤ اِلٰى يَوۡمِ يُبۡعَثُوۡنَ ﴿۳۶﴾ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الۡمُنۡظَرِيۡنَ ﴿۳۷﴾
اے میرے رب دوبارہ اُٹھائے جانے تک مہلت دے۔(۳۶) اللہ نے کہا بیشک تو مہلت دیے جانے والوں سے ہے۔(۳۷)
اِلٰى يَوۡمِ الۡوَقۡتِ الۡمَعۡلُوۡمِ ﴿۳۸﴾ قَالَ رَبِّ بِمَاۤ اَغۡوَيۡتَنِىۡ لَاُزَيِّنَنَّ
جنھیں وقتِ معلوم کے دن تک مہلت دی گئی ہے۔(۳۸) وہ بولا اے رب جس طرح تونے مجھے بہکا دیا ہے اس کے بدلے میں
لَهُمۡ فِى الۡاَرۡضِ وَلَاُغۡوِيَـنَّهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ﴿۳۹﴾ اِلَّا عِبَادَكَ مِنۡهُمُ
مَیں دلکشی کے سامان دنیا میں پیدا کردوں گا تاکہ میں ان سب کو بہکا دوں۔ (۳۹) مگر سوائے تیرے بندوں کے جو
الۡمُخۡلَصِيۡنَ ﴿۴۰﴾ قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَىَّ مُسۡتَقِيۡمٌ ﴿۴۱﴾ اِنَّ
مخلص ہوں گے بہکا نہیں سکوں گا۔ (۴۰) اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ راستہ ہے جو صراط مستقیم ہے۔(۴۱) بیشک
عِبَادِىۡ لَيۡسَ لَكَ عَلَيۡهِمۡ سُلۡطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ
میرے بندوں پر تو اثر انداز نہیں ہوسکے گا۔ مگر گمراہوں میں سے جو تیری پیروی
الۡغٰوِيۡنَ ﴿۴۲﴾ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوۡعِدُهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ﴿۴۳﴾ لَهَا سَبۡعَةُ
کریں گے۔(۴۲) اور بیشک اُن سب کے لیے جہنم کا وعدہ کیا گیا ہے۔(۴۳) اس کے سات دروازے ہیں۔

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ۔ تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ۔ قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے
مدّ: تین الف کے برابر پانچ الف کے برابر لمبا کرکے پڑھنا واجب ہے

ع ١٩ ٣ ٣

اَبْوَابٍ ؕ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ﴿٤٤﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ

ہر ایک دروازے کے لیے اُن میں سے ایک حصہ مخصوص کردیا گیا ہے۔ (۴۴) بیشک تقویٰ اختیار کرنے والے

جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ﴿٤٥﴾ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ ﴿٤٦﴾ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ

باغوں اور چشموں میں ہوں گے۔(۴۵) اُنہیں کہا جائے گا کہ سلامتی اور امن کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔ (۴۶) اور ہم نے اُن کے سینوں

صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿٤٧﴾ لَا يَمَسُّهُمْ

میں سے کینہ نکال دیا وہ بھائی بھائی بن کر تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔(۴۷) اس میں اُنہیں کوئی تکلیف

فِيْهَا نَصَبٌ وَّ مَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ ﴿٤٨﴾ نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ

نہ پہنچے گی اور نہ وہ اُس سے نکالے جائیں گے۔ (۴۸) میرے بندوں کو مطلع کر دو کہ بیشک

اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿٤٩﴾ وَاَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ ﴿٥٠﴾

میں بخشنے والا رحم کرنے والا ہوں۔(۴۹) اور بلاشبہ میرا عذاب بہت دردناک عذاب ہے۔ (۵۰)

وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ ﴿٥١﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ وقف لازم

اور اُنہیں حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے مہمانوں کا واقعہ بتا دیجیے۔(۵۱) جب وہ آپ کے پاس آئے تو اُنہوں نے آپ کو سلام کیا۔

قَالَ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ ﴿٥٢﴾ قَالُوْا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ

حضرت ابراہیم نے کہا کہ بیشک میں تم سے خوف محسوس کر رہا ہوں۔(۵۲) مہمانوں نے کہا کہ مت خوف کھائیے ہم آپ کو بلاشبہ ایک صاحب علم بچے

عَلِيْمٍ ﴿٥٣﴾ قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِيْ عَلٰٓى اَنْ مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ

کی خوشخبری دینے آئے ہیں۔(۵۳) آپ نے کہا کہ تم مجھے عمر کے اس حصے میں بشارت دیتے ہو جب کہ میں بوڑھا ہو چکا ہوں

تُبَشِّرُوْنَ ﴿٥٤﴾ قَالُوْا بَشَّرْنٰكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِيْنَ ﴿٥٥﴾

یہ کیسی خوشخبری ہے۔(۵۴) اُنہوں نے کہا کہ ہم آپ کو سچّی بشارت دیتے ہیں آپ نا اُمید نہ ہوں۔(۵۵)

قَالَ وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ ﴿٥٦﴾ قَالَ فَمَا

آپ نے کہا اپنے رب کی رحمت سے گمراہوں کے سوا کوئی مایوس نہیں ہوتا۔ (۵۶) آپ نے کہا کہ اے فرشتو!

خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٥٧﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿٥٨﴾

اس کے علاوہ اور کس کام کے لیے بھیجے گئے ہو۔(۵۷) اُنہوں نے کہا بلاشبہ ہمیں ایک مجرم قوم کی طرف بھیجا گیا ہے۔ (۵۸)

اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ؕ اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٥٩﴾ اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنَآ ۙ

مگر حضرت لوط علیہ السلام کے اہلِ خانہ میں سے ہم سب کو بچالیں گے۔(۵۹) سوائے اس کی بیوی کے ہم نے یہ بات فیصلہ کررکھی ہے

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخفاء: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا

کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

مدّ: تین الف کے برابر ، پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

ع ۶

اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۶۰﴾ فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوْطِ ۨ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۶۱﴾ قَالَ

کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہوگی۔(۶۰) پس جب یہ فرشتے حضرت لوط علیہ السلام کے خاندان کے پاس آئے۔(۶۱) تو انہوں نے کہا

اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۶۲﴾ قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ﴿۶۳﴾

کہ بیشک تم اجنبی معلوم ہوتے ہو۔(۶۲) فرشتے بولے بیشک ہم عذاب دینے کے لیے آئے ہیں جس کے بارے میں وہ شک کیا کرتے تھے۔(۶۳)

وَ اَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَ اِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۶۴﴾ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ

اور ہم آپ کے پاس حق کے ساتھ آئے ہیں اور یقیناً ہم سچوں میں سے ہیں۔(۶۴) تو آپ رات کے پچھلے حصے میں اپنے گھر والوں

الَّيْلِ وَ اتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ وَ لَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّ امْضُوْا حَيْثُ

کو لے کر چلے جایئے اور خود اُن کے پیچھے پیچھے چلیے اور تم میں سے کوئی شخص پیچھے مڑ کر نہ دیکھے آپ وہاں جایئے جہاں آپ کو حکم

تُؤْمَرُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَ قَضَيْنَآ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰٓؤُلَآءِ مَقْطُوْعٌ

دیا گیا ہے۔(۶۵) اورہم نے حضرت لوط علیہ السلام کو اپنے اَمر یعنی حکم سے آگاہ کردیا کہ صبح ہونے تک ان لوگوں کی جڑ کاٹ

مُّصْبِحِيْنَ ﴿۶۶﴾ وَ جَآءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۶۷﴾ قَالَ اِنَّ

دی جائے گی۔ (۶۶) اور شہر والے مسرت انگیز جذبات کے ساتھ حضرت لوطؑ کے پاس آئے۔(۶۷) تو آپ نے کہا کہ بلاشبہ

هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِيْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ ﴿۶۸﴾ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ لَا تُخْزُوْنِ ﴿۶۹﴾

یہ میرے مہمان ہیں پس مجھے شرمندہ نہ کرو۔(۶۸) اور اللہ سے ڈرو اور مجھے غمزدہ نہ کرو۔(۶۹)

قَالُوْٓا اَوَ لَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۰﴾ قَالَ هٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِيْٓ اِنْ

وہ کہنے لگے کیا ہم نے تمہیں دوسروں کی طرف داری سے منع نہیں کیا تھا۔(۷۰) تو حضرت لوط علیہ السلام نے کہا کہ یہ میری قوم کی بیٹیاں ہیں اگر

كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿۷۱﴾ لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۷۲﴾ فَاَخَذَتْهُمُ

تم نے کچھ کرنا ہے تو اِن سے نکاح کرلو۔(۷۱) اے محبوب! آپ کی جان کی قسم وہ اپنے نشے میں محو ہیں۔ (۷۲) پس ان کو

الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ ﴿۷۳﴾ فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ

سورج نکلنے کے وقت ایک خوفناک دھماکے نے پکڑ لیا۔ (۷۳) پس ہم نے اس بستی کو اُلٹ کر نیچے اُوپر کردیا اور ہم نے اُن پر

حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ﴿۷۴﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ ﴿۷۵﴾

سخت قسم کے پتھروں کی بارش کی۔(۷۴) بیشک غوروفکر کرنے والوں کے لیے اس میں عبرت کی نشانیاں ہیں۔ (۷۵)

وَ اِنَّهَا لَبِسَبِيْلٍ مُّقِيْمٍ ﴿۷۶﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۷﴾

اور یقیناً وہ بستی رواں دواں راستے پر ہے۔(۷۶) بیشک مومنوں کے لیے اس میں نشانی ہے۔(۷۷)

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ۔ قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا ۔ تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا
اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
مدّ ... تین الف کے برابر — پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز اُلٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے

وقف لازم وَاِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ لَظٰلِمِيْنَ ۙ﴿۷۸﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ ۘ وَ
اور اصحاب اَیکہ یعنی حضرت شعیب کی قوم کے کچھ لوگ بڑے ظالم تھے۔(۷۸)پس ہم نے اُن سے بھی انتقام لیا۔اور
اِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِيْنٍ ؕ﴿۷۹﴾ وَلَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ ۙ﴿۸۰﴾ ع ۵ ۱۹ ۵
یہ دونوں بستیاں کھلے راستے پر واقع ہیں۔(۷۹) اور بیشک اصحاب حجر نے بھی رسولوں کو جھٹلایا۔(۸۰)
وَاٰتَيْنٰهُمْ اٰيٰتِنَا فَكَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۙ﴿۸۱﴾ وَ كَانُوْا يَنْحِتُوْنَ
اورہم نے اُنہیں اپنی نشانیاں دکھائیں پس وہ اُن سے چشم پوشی کرتے رہے۔(۸۱) اور وہ پہاڑوں کو تراش کر گھر
مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا اٰمِنِيْنَ ﴿۸۲﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِيْنَ ۙ﴿۸۳﴾
بناتے تھے تاکہ امن سے رہیں۔(۸۲) پس اُن کو ایک خوفناک دھماکے نے پکڑ لیا جبکہ صبح ہورہی تھی۔ (۸۳)
فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ؕ﴿۸۴﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ
پس جو کسب اُنہوں نے کیا اس نے اُنہیں فائدہ نہ پہنچایا۔(۸۴) اور ہم نے آسمانوں اور
وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَاۤ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ
زمین کو اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے حق کے ساتھ پیدا کیا ہے اور بیشک قیامت آنے والی ہے تو آپ اُن سے
الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ﴿۸۵﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۶﴾ وَلَقَدْ
حسن خوبی کے ساتھ درگزر فرمائیں۔(۸۵) بیشک آپ کا رب اُن کا خالق ہے علم والاہے۔ (۸۶) اور بیشک
اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ﴿۸۷﴾ لَا تَمُدَّنَّ
ہم نے آپ کو سات آیتیں جو بار بار پڑھی جاتی ہیں اور قرآن عظیم بھی دیا ہے۔(۸۷) اپنی آنکھ اُٹھا کر
عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَ لَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ
اس مال و اسباب کو نہ دیکھیں جو ہم نے اُن کے مختلف طبقوں کودیا ہے۔ اور اُن پر غم زدہ نہ ہوں
وَ اخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۸﴾ وَ قُلْ اِنِّيْۤ اَنَا النَّذِيْرُ
اور مومنوں کے لیے اپنا بازوٗ رحمت دراز کردیں۔ (۸۸) اور آپ فرمادیں کہ بیشک میں تو واضح طور پر ڈرانے
الْمُبِيْنُ ۚ﴿۸۹﴾ كَمَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ ۙ﴿۹۰﴾ الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ
والاہوں۔(۸۹) (ہم عذاب دیں گے) جیسا کہ ہم نے تقسیم کرنے والوں پرنازل کیا۔(۹۰)جن لوگوں نے نازل کردہ کتاب کو پارہ پارہ کردیا یعنی
الربع عِضِيْنَ ﴿۹۱﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۙ﴿۹۲﴾ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾
کچھ حصے کو مانا کچھ کو نہ مانا۔(۹۱) پس آپ کے رب کی قسم ہم اُن تمام سے پوچھیں گے۔(۹۲)اُن اعمال کے بارے میں جو وہ کرتے تھے۔ (۹۳)

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تَفْخِیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
● اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (بٓ ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز اُلٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے
● مدّ ،، ۔تین الف کے برابر ~ پانچ الف کے برابر لمبا کرکے پڑھنا واجب ہے

فَاصۡدَعۡ بِمَا تُؤۡمَرُ وَاَعۡرِضۡ عَنِ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ﴿۹۴﴾ اِنَّا كَفَيۡنٰكَ

پس جس کا آپ کو حکم ملا ہے اُسے بیان کر دیں اور مشرکوں سے منہ پھیر لیں۔(۹۴) ہم آپ کو مذاق کرنے والوں

الۡمُسۡتَهۡزِءِيۡنَ ﴿۹۵﴾ الَّذِيۡنَ يَجۡعَلُوۡنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۚ فَسَوۡفَ

سے بچانے کے لیے کافی ہیں۔(۹۵) جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دُوسرے کو معبود ٹھہراتے ہیں، اُنھیں بہت جلد معلوم

يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۹۶﴾ وَلَقَدۡ نَعۡلَمُ اَنَّكَ يَضِيۡقُ صَدۡرُكَ بِمَا يَقُوۡلُوۡنَ ﴿۹۷﴾

ہوجائے گا۔(۹۶) اورہم خوب جانتے ہیں کہ جس طرح کی باتیں وہ کہتے ہیں اُن سے آپ کا دل تنگ ہوتا ہے۔(۹۷)

فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّكَ وَكُنۡ مِّنَ السّٰجِدِيۡنَ ﴿۹۸﴾ وَاعۡبُدۡ رَبَّكَ

پس اپنے رب کی حمدوثنا کے ساتھ تسبیح کیجیے اور سجدہ کرنے والوں سے ہو جائیں۔(۹۸) اور اپنے رب کی عبادت کیجیے

حَتّٰى يَاۡتِيَكَ الۡيَقِيۡنُ ﴿۹۹﴾ ع ٢٠ ٦

یہاں تک کہ آپ حیات بشری سے حیات جاوداں میں تشریف لے جائیں۔(۹۹)

سُوۡرَةُ النَّحۡلِ مَكِّيَّةٌ ١٦ ٧٠ — بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ — اٰيَاتُهَا ١٢٨ رُكُوۡعَاتُهَا ١٦

سورۃ النحل مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ — اس میں ۱۲۸ آیات اور ۱۶ رکوع ہیں۔

اَتٰۤى اَمۡرُ اللّٰهِ فَلَا تَسۡتَعۡجِلُوۡهُ ؕ سُبۡحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ ﴿۱﴾

اللہ کا اَمر بالکل آنے والا ہے پس اس کے لیے جلدی کا مطالبہ نہ کرو،اللہ تعالیٰ اُن کے شرک سے پاک اور منزّہ ہے۔(۱)

يُنَزِّلُ الۡمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوۡحِ مِنۡ اَمۡرِهٖ عَلٰى مَنۡ يَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖۤ

اللہ اپنے حکم سے اپنے بندوں میں سے جن کو چاہتا ہے ان پر فرشتوں کو روح یعنی وحی کے ساتھ نازل کرتا ہے تاکہ

اَنۡ اَنۡذِرُوۡۤا اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاتَّقُوۡنِ ﴿۲﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

لوگوں کو اس بات سے ڈرایا جائے کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔(۲) اُسی نے آسمانوں اور زمین کو

وَالۡاَرۡضَ بِالۡحَقِّ ؕ تَعٰلٰى عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ ﴿۳﴾ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ

حق کے ساتھ تخلیق کیاہے۔ وہ اُن کے شرک سے بالاتر ہے۔(۳) اُسی نے انسان کو نطفے سے پیدا کیا

نُّطۡفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيۡمٌ مُّبِيۡنٌ ﴿۴﴾ وَالۡاَنۡعَامَ خَلَقَهَا ۚ لَكُمۡ

اسی لیے وہ صریحاً جھگڑنے والی طبیعت والاہے۔(۴) اور اس نے چوپایوں کو پیدا کیا۔ اس میں تمہارے لیے

فِيۡهَا دِفۡءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنۡهَا تَاۡكُلُوۡنَ ﴿۵﴾ وَلَكُمۡ فِيۡهَا جَمَالٌ حِيۡنَ

گرم لباس اور دیگر فوائد ہیں اور اُن میں بعض تمہارے کھانے کے کام آتے ہیں۔(۵) تمہارے لیے اُن میں دلکشی ہے جب شام کو چرانے کے بعد

غُنَّة: نون مشدّد اور میم مشدّد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● قَلۡقَلَة: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا ● تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا
اِخۡفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو غیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز کھڑا الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے
مدّ: تین الف کے برابر — پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ﴿٦﴾ وَ تَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ

گھر لاتے ہو اور جب صبح اُن کو چرانے لے جاتے ہو۔(٦) وہ تمہارا سامان اُٹھا کر شہروں میں لے جاتے ہیں

تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ ؕ اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿٧﴾ۙ

جہاں تم جسمانی مشقت کیے بغیر نہیں پہنچ سکتے۔ بیشک تمہارا رب مہربان رحم فرمانے والا ہے۔(٧)

وَّ الْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَ الْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً ؕ وَ يَخْلُقُ مَا

اور اُسی نے گھوڑے اور خچر اور گدھے پیدا کیے تا کہ تم اُن پر سواری کرو اور ان سے زینت حاصل کرو اوراللہ پیدا کرتا ہے

لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٨﴾ وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَآئِرٌ ؕ وَلَوْ شَآءَ

جو تم نہیں جانتے ۔(٨)اور راہ سلوک اللہ تک لے جاتا ہے اور دوسرے راہ ٹیڑھے ہیں۔ اور اگروہ چاہتا

لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٩﴾ؑ هُوَالَّذِىْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمْ مِّنْهُ ع ٩

تو سب کو ہدایت دے دیتا۔(٩) وہی ہے جو آسمان سے پانی بصورت بارش نازل کرتا ہے اس میں

شَرَابٌ وَّ مِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ ﴿١٠﴾ يُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ

کچھ پینے کے کام آتا ہے اور اُسی سے درخت پیدا ہوتے ہیں جن کو مویشی کھاتے ہیں۔(١٠) وہ اُسی پانی سےتمہارے لیے کھیتی

وَ الزَّيْتُوْنَ وَالنَّخِيْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ اِنَّ فِىْ

اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر طرح کے پھل اُگاتا ہے۔ بیشک غور وفکر کرنے والی قوم

ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿١١﴾ وَ سَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ ۙ

کے لیے اس میں نشانی ہے۔(١١) اور اس نے تمہارے لیے رات اور دن اور سورج اور

وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ

چاند کو مسخر کررکھا ہے۔ اور تارے بھی اُسی کے حکم سے مسخر ہیں۔بیشک عقل والی قوم کے لیے

لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿١٢﴾ۙ وَ مَا ذَرَاَ لَكُمْ فِى الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا

اِس میں نشانیاں ہیں۔ (١٢) اور زمین میں اُس نےتمہارے لیے جومختلف رنگوں کی چیزیں

اَلْوَانُهٗ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿١٣﴾ وَ هُوَ الَّذِىْ

بنا رکھی ہیں بیشک نصیحت حاصل کرنے والی قوم کے لیے اس میں نشانی ہے۔ (١٣) اور وہی ہے جس نے

سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَّ تَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْيَةً

تمہارے لیے سمندر مسخر کردیا ہے تاکہ اس میں سے تازہ گوشت حاصل کرکے کھاؤ اور اُس سے تم زیور کے طور پر پہننے والی چیزیں نکالو۔

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ۔ تَفْخِیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ۔ قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا ۔ کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

مدّ ،، ۔تین الف کے برابر ۔ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

تَلۡبَسُوۡنَهَا ۚ وَتَرَى الۡفُلۡكَ مَوَاخِرَ فِيۡهِ وَلِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِهٖ وَ

اورتم کشتیوں کو دیکھتے ہو کہ جو سمندر کے پانی کو چیرتی ہوئی چلتی ہیں تاکہ تم اس کا فضل یعنی روزی تلاش کرو

لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۱۴﴾ وَاَلۡقٰى فِى الۡاَرۡضِ رَوَاسِىَ اَنۡ تَمِيۡدَ بِكُمۡ

اور اس کے شکرگزار بن جاؤ۔(۱۴) اور اس نے زمین میں پہاڑوں کی میخیں گاڑھی ہیں تاکہ یہ تمہیں لے کر کہیں

وَاَنۡهٰرًا وَّسُبُلًا لَّعَلَّكُمۡ تَهۡتَدُوۡنَ ﴿۱۵﴾ وَعَلٰمٰتٍ ؕ وَبِالنَّجۡمِ هُمۡ

کسی طرف جھک نہ جائے نہریں اور راستے بنائے ہیں تاکہ تم راہ پاؤ۔ (۱۵) اور راستوں پر علامتیں بنادی ہیں اور تاروں سے بھی لوگ

يَهۡتَدُوۡنَ ﴿۱۶﴾ اَفَمَنۡ يَّخۡلُقُ كَمَنۡ لَّا يَخۡلُقُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوۡنَ ﴿۱۷﴾

راہ پاتے ہیں۔(۱۶) کیا تخلیق کرنے والا کچھ نہ بنانے والے کے برابر ہوسکتا ہے، اس سے نصیحت کیوں نہیں حاصل کرتے۔(۱۷)

وَاِنۡ تَعُدُّوۡا نِعۡمَةَ اللّٰهِ لَا تُحۡصُوۡهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۱۸﴾

اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کی گنتی کرنا چاہو تو گن نہ سکو گے۔ بیشک اللہ بخشنے والا رحم والاہے۔(۱۸)

وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ مَا تُسِرُّوۡنَ وَمَا تُعۡلِنُوۡنَ ﴿۱۹﴾ وَالَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ مِنۡ

اور اللہ پوشیدہ اور ظاہر کو جانتا ہے۔(۱۹) اور اللہ کے علاوہ جن کو تم پکارتے ہو

دُوۡنِ اللّٰهِ لَا يَخۡلُقُوۡنَ شَيۡـًٔـا وَّهُمۡ يُخۡلَقُوۡنَ ﴿۲۰﴾ اَمۡوَاتٌ غَيۡرُ

وہ کچھ بھی تخلیق نہیں کرسکتے بلکہ وہ تو خود پیدا کیے گئے ہیں۔(۲۰) وہ مُردہ ہیں زندہ نہیں ہیں

اَحۡيَآءٍ ۚ وَمَا يَشۡعُرُوۡنَ ۙ اَيَّانَ يُبۡعَثُوۡنَ ﴿۲۱﴾ اِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ ع ۱۲ ۸

اور اُنھیں شعور نہیں کہ اُنھیں کب دوبارہ اُٹھایا جائے گا۔(۲۱) تمہارا معبود واحد ہے

فَالَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ قُلُوۡبُهُمۡ مُّنۡكِرَةٌ وَّهُمۡ

ان لوگوں کا آخرت پر ایمان نہیں ہے۔ اِن کے دلوں میں انکار ہے اور وہ

مُّسۡتَكۡبِرُوۡنَ ﴿۲۲﴾ لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُ مَا يُسِرُّوۡنَ وَمَا يُعۡلِنُوۡنَ ؕ

متکبر ہوگئے ہیں۔(۲۲) اللہ درحقیقت سب کچھ جانتاہے جسے وہ چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں۔

اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الۡمُسۡتَكۡبِرِيۡنَ ﴿۲۳﴾ وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ مَّاذَاۤ اَنۡزَلَ

بیشک وہ متکبروں کو پسند نہیں کرتا۔(۲۳) اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ تمہارے رب نے کیا نازل کیا ہے

رَبُّكُمۡ ۙ قَالُوۡۤا اَسَاطِيۡرُ الۡاَوَّلِيۡنَ ﴿۲۴﴾ لِيَحۡمِلُوۡۤا اَوۡزَارَهُمۡ كَامِلَةً يَّوۡمَ

تو وہ کہتے ہیں کہ وہ پہلے وقتوں کے قصے ہیں۔(۲۴) وہ قیامت کے دن اپنے مکمل بوجھ اُٹھائیں گے

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا
تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا
قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
مدّ: تین الف کے برابر ـ پانچ الف کے برابر لمبا کرکے پڑھنا واجب ہے
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے

الۡقِيٰمَةِ ۙ وَمِنۡ اَوۡزَارِ الَّذِيۡنَ يُضِلُّوۡنَهُمۡ بِغَيۡرِ عِلۡمٍ ؕ اَلَا سَآءَ مَا

اور اُن کے بوجھ بھی اُٹھائیں گے جن کو وہ گمراہ کررہے ہیں بغیر جانے۔سُن لو کہ جو بوجھ وہ اُٹھا رہے ہیں

يَزِرُوۡنَ ﴿۲۵﴾ قَدۡ مَكَرَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ فَاَتَى اللّٰهُ بُنۡيَانَهُمۡ مِّنَ ع ۳ ۱۴ ۹

بہت بُرا ہے۔(۲۵) تحقیق اِن سے پہلے لوگوں نے بھی فریب کاریاں کیں تو اللہ نے اُن کی تعمیر کو بنیادوں سے

الۡقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيۡهِمُ السَّقۡفُ مِنۡ فَوۡقِهِمۡ وَاَتٰٮهُمُ الۡعَذَابُ

گرفت میں لے لیا اور اوپر سے اُن پر چھت گر پڑی اور ان پر جس طرف سے عذاب آیا

مِنۡ حَيۡثُ لَا يَشۡعُرُوۡنَ ﴿۲۶﴾ ثُمَّ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ يُخۡزِيۡهِمۡ وَيَقُوۡلُ

ان کے شعور میں نہ تھا۔(۲۶) پھر قیامت کے دن اللہ اُن کو ذلیل وخوار کرے گا اور اُن سے کہے گا

اَيۡنَ شُرَكَآءِىَ الَّذِيۡنَ كُنۡتُمۡ تُشَآقُّوۡنَ فِيۡهِمۡ ؕ قَالَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا

کہ میرے وہ شریک کہاں ہیں جن کی حمایت میں تم مجھ سے جھگڑتے تھے۔ اہل علم کہیں گے کہ آج کے دن

الۡعِلۡمَ اِنَّ الۡخِزۡىَ الۡيَوۡمَ وَالسُّوۡٓءَ عَلَى الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۲۷﴾ۙ الَّذِيۡنَ تَتَوَفّٰٮهُمُ

ساری رسوائی اور بُرائی کافروں پر ہی ہے۔(۲۷) ایسے کافرجو اپنے نفس پر خود ہی ظلم کرتے تھے

الۡمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِىۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ ۖ فَاَلۡقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعۡمَلُ مِنۡ

فرشتے جب اُن کی روحیں قبض کرتے ہیں تو سلامتی کی طرف مائل ہونے لگتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تو کچھ

سُوۡٓءٍ ؕ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌۢ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۲۸﴾ فَادۡخُلُوۡۤا اَبۡوَابَ

بھی بُرائی نہ کرتے تھے۔ کیوں نہیں اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ تم کرتے تھے۔(۲۸) پس دوزخ کے دروازوں میں

جَهَنَّمَ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا ؕ فَلَبِئۡسَ مَثۡوَى الۡمُتَكَبِّرِيۡنَ ﴿۲۹﴾ وَقِيۡلَ

چلے جاؤ اس میں ہمیشہ رہو، پس متکبروں کے لیے یہ بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے۔ (۲۹) اہل تقویٰ سے

لِلَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا مَاذَاۤ اَنۡزَلَ رَبُّكُمۡ ؕ قَالُوۡا خَيۡرًا ؕ لِلَّذِيۡنَ اَحۡسَنُوۡا

جب پوچھا گیا کہ تمہارے رب نے جو اُتارا ہے وہ کیا ہے۔اُنہوں نے کہا کہ وہ خیر ہے، جن لوگوں نے اِس دنیا میں اچھے کام کیے

فِىۡ هٰذِهِ الدُّنۡيَا حَسَنَةٌ ؕ وَلَدَارُ الۡاٰخِرَةِ خَيۡرٌ ؕ وَلَنِعۡمَ دَارُ

اُن کے لیے بھلائی ہے۔ اور آخرت کے گھر میں اُن کے لیے بہتری ہے۔ اور اہل تقویٰ کا گھر بہت ہی

الۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۳۰﴾ۙ جَنّٰتُ عَدۡنٍ يَّدۡخُلُوۡنَهَا تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ

عمدہ ہے۔(۳۰) اُن کے لیے ہمیشہ رہنے والی جنت ہے جس میں وہ داخل ہوں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی

غُنَّة: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا
تَفۡخِيۡم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا
قَلۡقَلَة: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
اِخۡفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (بہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے
مَدّ - تین الف کے برابر — پانچ الف کے برابر لمبا کرکے پڑھنا واجب ہے

لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ ؕ كَذٰلِكَ يَجْزِى اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ۙ﴿۳۱﴾ الَّذِيْنَ

اُن کے لیے وہاں اُن کی خواہش کے مطابق سب کچھ ہوگا۔ اللہ متقیوں کو اسی طرح کی جزا دیتا ہے۔(۳۱) ایسے لوگوں کی

تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ۙ ادْخُلُوا

روحیں فرشتے خوش طبعی کی حالت میں قبض کرتے ہیں اور وہ اُنہیں کہتے ہیں تم پر سلامتی ہو جنت میں داخل ہو جاؤ

الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۲﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ

بسبب اس کے کہ تم اچھے عمل کرتے تھے۔(۳۲) یہ مشرک کس کا انتظار کرتے ہیں یہ کہ ان کے پاس عذاب

الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ

کے فرشتے آ جائیں یا آپ کے رب کا حکم آ جائے۔ اِن سے جو پہلے لوگ تھے اُنہوں نے بھی اسی طرح کیا تھا۔

وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَ لٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۳۳﴾

اور اللہ نے ان پر زیادتی نہ کی تھی بلکہ وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔(۳۳)

فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَ حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ

پس اُنہیں اپنی بُرائیوں ہی کی سزا ملی اور اس عذاب نے اُن کو آکر گھیر لیا جس کا وہ مذاق

يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۴﴾ع وَقَالَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا ع ۴ ۹ ۱۰

اُڑاتے تھے۔(۳۴) اور شرک کرنے والے کہتے تھے کہ اگر اللہ چاہتا تو ہم اور نہ ہمارے آباؤاجداد

مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ نَّحْنُ وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ

اس کے علاوہ کسی اور کی عبادت نہ کرتے اور نہ اس کے حکم کے سوا کسی چیز

مِنْ شَيْءٍ ؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَى

کو حرام قرار دیتے۔اِن سے پہلے لوگ بھی اسی طرح کرتے تھے تو کیا رسولوں پر واضح

الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۳۵﴾ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا

طور پر بات کو پہنچادینے کے علاوہ اور بھی کچھ فریضہ ہے۔(۳۵) اور ہم نے ہر اُمت میں ایک رسول بھیجا

اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ اجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى

جس نے کہا کہ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت یعنی شیطان سے بچو پس ان میں سے اللہ نے کسی کو ہدایت

اللّٰهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ؕ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ

دے دی اور کسی پر گمراہی عائد ہوگئی۔ پس زمین کی سیر کرو

غُنَّہ: نون مشدّد اور میم مشدّد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ۔ تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ۔ قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا

کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

مدّ ۔۔ تین الف کے برابر ۔ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٣٦﴾ اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى

پھر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا۔ (۳۶) اگر آپ اِن کی ہدایت کے لیے

هُدٰىهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ يُّضِلُّ وَ مَا لَهُمْ مِّنْ

کتنی ہی تمنا کریں مگر اللہ اسے ہدایت نہیں دیتا جسے وہ گمراہ کر دیتا ہے اور اُن کا کوئی

نّٰصِرِيْنَ ﴿٣٧﴾ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ

مدد کرنے والا نہیں۔(۳۷)اور بڑے جذبے کے ساتھ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ اللہ مرجانے والوں کو دوبارہ زندہ نہیں کرے گا۔

يَّمُوْتُ ؕ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٨﴾ ۙ

ہاں وہ دوبارہ زندہ کرے گا اس کا وعدہ حق ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔(۳۸)

لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِيْ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ وَ لِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا

تاکہ ان پر واضح کردے کہ جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں اور کافروں کو علم ہوجائے

اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِيْنَ ﴿٣٩﴾ اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ اِذَآ اَرَدْنٰهُ اَنْ نَّقُوْلَ

کہ بیشک وہ جھوٹے تھے۔(۳۹) بیشک جس شے کے کرنے کا وہ ارادہ کرتا ہے تو کہتا ہے

لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٤٠﴾ ع وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ع ٥ ٦ ١١

کہ کُن یعنی ہو تو وہ ہوجاتا ہے۔ (۴۰) اور جنھوں نے ظلم برداشت کرنے کے بعد اللہ کی راہ میں

ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ؕ وَ لَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ وقف لازم

ہجرت کی ہم اُنہیں دنیا میں اچھا مقام دیں گے اور آخرت کا اجر بہت ہی بڑا ہے۔

لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤١﴾ ۙ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿٤٢﴾

کاش کہ اِن لوگوں کو اس بات کا علم ہوتا۔(۴۱)جنھوں نے صبر کیا اور اپنے رب پر ہی توکل کیے ہُوئے ہیں۔ (۴۲)

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ

اور ہم نے آپ سے پہلے بھی مرد کے سوا رسول نہیں بھیجے اُن کی طرف وحی کرتے ہیں پس اہل ذکر سے پوچھو

الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٤٣﴾ ۙ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ ؕ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ

اگر تمہیں اس بات کا علم نہیں ہے۔(۴۳) ہم نے اُن رسولوں کو روشن نشانیاں اور کتابیں دے کر بھیجا اور آپ پر بھی

الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٤٤﴾ النصف

ہم نے یہ ذکر یعنی قرآن اُتارا ہے تاکہ آپ لوگوں میں بیان کردیں جو اُن کی طرف نازل کیا گیا ہے تاکہ وہ اس میں تفکر کریں۔ (۴۴)

غُنَّہ: نون مشدّد اور میم مشدّد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تَفْخِیْم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (بّ ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
"مدّ" - تین الف کے برابر - پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

اَفَاَمِنَ الَّذِيۡنَ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ اَنۡ يَّخۡسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الۡاَرۡضَ

جن لوگوں نے بُرے فریب کیے اور اِس سے نہیں ڈرتے کہ اللہ اُنہیں زمین میں دھنسا دے

اَوۡ يَاۡتِيَهُمُ الۡعَذَابُ مِنۡ حَيۡثُ لَا يَشۡعُرُوۡنَ ﴿٤٥﴾ اَوۡ يَاۡخُذَهُمۡ

یا ان پر وہاں سے عذاب آجائے جہاں سے ان کو شعور نہیں ہے۔(۴۵) یا اُنہیں تگودو کرتے ہوئے

فِىۡ تَقَلُّبِهِمۡ فَمَا هُمۡ بِمُعۡجِزِيۡنَ ﴿٤٦﴾ اَوۡ يَاۡخُذَهُمۡ عَلٰى تَخَوُّفٍ ؕ

پکڑے پس وہ اس کو عاجز نہیں کرسکتے۔(۴۶) یا اُنہیں اس وقت پکڑے جبکہ وہ خوفزدہ ہوچکے ہوں۔

فَاِنَّ رَبَّكُمۡ لَرَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ ﴿٤٧﴾ اَوَلَمۡ يَرَوۡا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنۡ

بیشک تمہارا رب رؤف ہے رحیم ہے۔(۴۷) کیا اُنہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے جن چیزوں کو پیدا کیا ہے

شَىۡءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الۡيَمِيۡنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمۡ

اُن کے سائے دائیں سے اور بائیں سے اللہ کو سجدہ کرتے ہوئے بدلتے رہتے ہیں

دٰخِرُوۡنَ ﴿٤٨﴾ وَلِلّٰهِ يَسۡجُدُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ

اور وہ اسی کے نیاز مند ہیں۔(۴۸) زمین اور آسمانوں میں جو بھی جاندار اور فرشتے ہیں وہ

مِنۡ دَآبَّةٍ وَّالۡمَلٰٓئِكَةُ وَهُمۡ لَا يَسۡتَكۡبِرُوۡنَ ﴿٤٩﴾ يَخَافُوۡنَ

اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے۔ (۴۹) وہ اپنے رب سے ڈرتے ہیں

رَبَّهُمۡ مِّنۡ فَوۡقِهِمۡ وَيَفۡعَلُوۡنَ مَا يُؤۡمَرُوۡنَ ﴿٥٠﴾ ع السجدة وَقَالَ السجدة ٣ ع ١٠ ١٢

جو اُن کے اوپر ہے اور جس بات کا اُنہیں حکم دیا جاتا ہے وہ وہی کرتے ہیں۔(۵۰) اور اللہ نے فرمایا ہے

اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوۡۤا اِلٰهَيۡنِ اثۡنَيۡنِ ۚ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَاِيَّاىَ

کہ دو معبود نہ بنالو۔ بیشک وہ تو واحد معبود ہے لہٰذا اُسی سے

فَارۡهَبُوۡنِ ﴿٥١﴾ وَلَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَلَهُ الدِّيۡنُ

ڈرتے رہو۔(۵۱) آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اسی کا ہے اور اس کی فرمانبرداری لازم ہے

وَاصِبًا ؕ اَفَغَيۡرَ اللّٰهِ تَتَّقُوۡنَ ﴿٥٢﴾ وَمَا بِكُمۡ مِّنۡ نِّعۡمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ

کیا پھر اللہ کے سوا کِسی اور سے ڈرو گے۔(۵۲) اور تمہارے پاس جو نعمت ہے وہ اللہ ہی کی طرف سے ہے

ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيۡهِ تَجۡـئَرُوۡنَ ﴿٥٣﴾ ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ

پھر جب کوئی تکلیف آتی ہے تو پھر اُسی کے حضور آہ و زاری کرتے ہو۔(۵۳) پھر جب وہ تم سے تکلیف کو رفع کردیتا ہے

عَنۡكُمۡ اِذَا فَرِيۡقٌ مِّنۡكُمۡ بِرَبِّهِمۡ يُشۡرِكُوۡنَ ﴿۵۴﴾ لِيَكۡفُرُوۡا بِمَاۤ

تو تم میں سے ایک گروہ اپنے رب کے ساتھ دُوسروں کو شریک بنالیتا ہے۔(۵۴) تاکہ وہ اس کا انکار کرے

اٰتَيۡنٰهُمۡ ؕ فَتَمَتَّعُوۡا ٙ فَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۵۵﴾ وَيَجۡعَلُوۡنَ لِمَا لَا يَعۡلَمُوۡنَ

جو اس نے اُنہیں دیا ہے پس اس سے فائدہ حاصل کرو۔ عنقریب تمہیں عِلم ہوجائے گا ۔(۵۵) وہ اس کے لیے حصہ مقرر کرتے ہیں

نَصِيۡبًا مِّمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ ؕ تَاللّٰهِ لَتُسۡـَٔلُنَّ عَمَّا كُنۡتُمۡ تَفۡتَرُوۡنَ ﴿۵۶﴾

جو رزق ہم نے اُنہیں دیاہے۔اللہ کی قسم جو تم اِفترا باندھتے ہو اس کے متعلق تم سے پوچھا جائے گا۔(۵۶)

وَيَجۡعَلُوۡنَ لِلّٰهِ الۡبَنٰتِ سُبۡحٰنَهٗ ۙ وَلَهُمۡ مَّا يَشۡتَهُوۡنَ ﴿۵۷﴾ وَاِذَا

اور اللہ کی طرف بیٹیاں منسوب کرتے ہیں، وہ پاک ہے۔ اور اپنے لیے وہ جو خود چاہیں۔ (۵۷) اور جب

بُشِّرَ اَحَدُهُمۡ بِالۡاُنۡثٰى ظَلَّ وَجۡهُهٗ مُسۡوَدًّا وَّهُوَ كَظِيۡمٌ ۚ ﴿۵۸﴾

اُن میں سے کسی کو لڑکی کی بشارت دی جاتی ہے تو اس کا چہرہ مرجھا جاتاہے اور غصے سے مشتعل ہوجاتا ہے۔(۵۸)

يَتَوَارٰى مِنَ الۡقَوۡمِ مِنۡ سُوۡٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ اَيُمۡسِكُهٗ عَلٰى

قوم سے چھپتا پھرتا ہے اس بُرائی سے جس کی اسے خبر دی گئی ہے۔ سوچتا ہے کہ

هُوۡنٍ اَمۡ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَحۡكُمُوۡنَ ﴿۵۹﴾

ذلت کے ساتھ اسے رکھے یا مٹی میں دبا دے۔خبردار بُرا ہے جس کا وہ فیصلہ کرتے ہیں۔(۵۹)

لِلَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوۡءِ ۚ وَلِلّٰهِ الۡمَثَلُ

جن لوگوں کا آخرت پر ایمان نہیں اُن کا حال بُرا ہے اوراللہ کی شان اعلیٰ ہے

الۡاَعۡلٰى ؕ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۶۰﴾ وَلَوۡ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلۡمِهِمۡ ع ۱۰ ۱۴

اور وہ غلبے والاحکمت والا ہے۔(۶۰) اور اگر لوگوں کو وہ اُن کے ظلم کے باعث پکڑ میں لے لیتا

مَّا تَرَكَ عَلَيۡهَا مِنۡ دَآبَّةٍ وَّلٰـكِنۡ يُّؤَخِّرُهُمۡ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ

تو زمین پر کوئی بھی چلنے والا نہ بچتا لیکن وہ اُنہیں ایک مقرر شدہ مدت تک مہلت دے دیتا ہے۔

فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمۡ لَا يَسۡتَاۡخِرُوۡنَ سَاعَةً وَّلَا يَسۡتَقۡدِمُوۡنَ ﴿۶۱﴾

پس جب ان کامقرر وقت آجاتاہے تو اُن میں سے کوئی بھی لمحہ بھر کے لیے آگے پیچھے نہیں ہوسکتا۔ (۶۱)

وَيَجۡعَلُوۡنَ لِلّٰهِ مَا يَكۡرَهُوۡنَ وَتَصِفُ اَلۡسِنَتُهُمُ الۡكَذِبَ اَنَّ

اور یہ لوگ اللہ کے لیے وہ چیزیں منسوب کرتے ہیں کہ جنھیں خود پسند نہیں کرتے اوران کی زبانیں جھوٹ بیان کرتی ہیں بیشک

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قَلقَلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو غنہ (ناک) میں چھپا کر پڑھنا

مدّ ... تین الف کے برابر — پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

لَهُمُ الۡحُسۡنٰى ؕ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَاَنَّهُمۡ مُّفۡرَطُوۡنَ ﴿٦٢﴾ تَاللّٰهِ

اُن کے لیے بھلائی ہے۔ اُن کے لیے لازم ہے کہ اُنہیں آگ میں بھیجا جائے گا اور بیشک وہ جہنم میں سب سے پہلے پہنچائے جائیں گے۔ (۶۲) اللہ کی

لَقَدۡ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنۡ قَبۡلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيۡطٰنُ اَعۡمَالَهُمۡ

قسم اے محبوب! ہم نے آپ سے پہلے بہت سی اُمتوں کی طرف رسول بھیجے ہیں شیطان نے اُن کے عملوں کو اُن کے لیے

فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الۡيَوۡمَ وَلَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿٦٣﴾ وَمَاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلَيۡكَ

دلکش کردیا، آج بھی وہ اُن کا دوست ہے، اور اُن کے لیے عذاب الیم ہے۔ (۶۳) اورہم نے یہ کتاب آپ پر

الۡكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى اخۡتَلَفُوۡا فِيۡهِ ۙ وَهُدًى وَّرَحۡمَةً

اس لیے اُتاری ہے کہ جن باتوں میں وہ اختلاف کرتے ہیں اُنہیں کھول کر بیان کردیں۔ ایمان لانے والی قوم کے لیے یہ کتاب ہدایت

لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿٦٤﴾ وَاللّٰهُ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحۡيَا بِهِ

اور رحمت ہے۔ (۶۴) اور اللہ آسمان سے بارش برساتا ہے پھر جس سے زمین کو

الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِهَا ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوۡمٍ يَّسۡمَعُوۡنَ ﴿٦٥﴾ ع ٨ ٥ ١٤

موت کے بعد زندہ کرتا ہے۔ بیشک سننے والی قوم کے لیے اس میں نشانی ہے۔ (۶۵)

وَاِنَّ لَكُمۡ فِى الۡاَنۡعَامِ لَعِبۡرَةً ؕ نُسۡقِيۡكُمۡ مِّمَّا فِىۡ بُطُوۡنِهٖ مِنۡۢ

اور یقیناً مویشی تمہارے لیے باعثِ عبرت ہیں۔ کہ ہم تمہیں اس چیز سے پلاتے ہیں جو اُن کے پیٹ میں

بَيۡنِ فَرۡثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيۡنَ ﴿٦٦﴾ وَمِنۡ

گوبر اور خون کے درمیان خالص دودھ ہے جو پینے والوں کو سرور دیتا ہے۔ (۶۶) اور

ثَمَرٰتِ النَّخِيۡلِ وَالۡاَعۡنَابِ تَتَّخِذُوۡنَ مِنۡهُ سَكَرًا وَّرِزۡقًا

کھجور اور انگور کے پھلوں میں سے فرحت بخش شربت بناتے ہو اور پھلوں کا رزق اچھا ہے۔

حَسَنًا ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ ﴿٦٧﴾ وَاَوۡحٰى رَبُّكَ

بیشک اس میں عقل والی قوم کے لیے نشانیاں ہیں۔ (۶۷) اور تمہارے رب نے

اِلَى النَّحۡلِ اَنِ اتَّخِذِىۡ مِنَ الۡجِبَالِ بُيُوۡتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَ

شہد کی مکھی کو وحی کی کہ وہ پہاڑوں اور درختوں اور اُن چھپروں میں جنھیں وہ بناتے ہیں اپنے

مِمَّا يَعۡرِشُوۡنَ ﴿٦٨﴾ ثُمَّ كُلِىۡ مِنۡ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسۡلُكِىۡ سُبُلَ

گھر بنائے۔ (۶۸) پھر ہر قسم کے پھلوں سے رس چوس کر اپنے رب کی قائم کردہ راہ

رَبِّكِ ذُلُلًا ؕ يَخۡرُجُ مِنۡۢ بُطُوۡنِهَا شَرَابٌ مُّخۡتَلِفٌ اَلۡوَانُهٗ فِيۡهِ

پر چلتی ہے۔ اس کے پیٹ میں سے مختلف رنگوں کا پینے والا شہد نکلتا ہے جس میں لوگوں کے لیے

شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ فِيۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوۡمٍ يَّتَفَكَّرُوۡنَ ﴿۶۹﴾ وَاللّٰهُ

شفا ہے۔ بیشک اس میں تفکر کرنے والی قوم کے لیے نشانی ہے۔(۶۹) اور اللہ نے

خَلَقَكُمۡ ثُمَّ يَتَوَفّٰٮكُمۡ ۛ وَمِنۡكُمۡ مَّنۡ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرۡذَلِ الۡعُمُرِ

تمہیں پیدا کیا ہے اور وہی تمہیں موت دے گا۔اور کوئی تم میں ضعیف العمری کی طرف لوٹا دیا جاتا ہے

لِكَىۡ لَا يَعۡلَمَ بَعۡدَ عِلۡمٍ شَيۡـئًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌ قَدِيۡرٌ ﴿۷۰﴾ وَاللّٰهُ ع ٩ ٥ ١٥

تاکہ وہ جان لینے کے بعد کچھ نہ جانے۔بیشک اللہ علم والا قدرت والا ہے۔ (۷۰) اور اللہ نے

فَضَّلَ بَعۡضَكُمۡ عَلٰى بَعۡضٍ فِى الرِّزۡقِ ۚ فَمَا الَّذِيۡنَ فُضِّلُوۡا

رزق کے سلسلے میں تمہیں ایک دوسرے پر فضیلت دی ہے۔ پس جن لوگوں کو فضیلت دی گئی ہے

بِرَآدِّىۡ رِزۡقِهِمۡ عَلٰى مَا مَلَـكَتۡ اَيۡمَانُهُمۡ فَهُمۡ فِيۡهِ سَوَآءٌ ؕ

وہ ایسے نہیں کہ اپنے رزق کو اپنے غلاموں کی طرف لوٹا دیں تاکہ وہ اس کے برابر ہو جائیں۔

اَفَبِنِعۡمَةِ اللّٰهِ يَجۡحَدُوۡنَ ﴿۷۱﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَـكُمۡ مِّنۡ اَنۡفُسِكُمۡ

کیا اللہ کی نعمتوں کا انکار کرتے ہیں۔(۷۱)اور اللہ ہی نے تمہاری جنس سےتمہارے لیے تمہاری بیویاں بنائی ہیں

اَزۡوَاجًا وَّجَعَلَ لَـكُمۡ مِّنۡ اَزۡوَاجِكُمۡ بَنِيۡنَ وَحَفَدَةً وَّ

اور تمہاری بیویوں سے تمہارے لیے بیٹے اور پوتے بنائے

رَزَقَكُمۡ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ اَفَبِالۡبَاطِلِ يُؤۡمِنُوۡنَ وَبِنِعۡمَتِ اللّٰهِ

اور تمہیں پاکیزہ رزق دیا۔ تو کیا وہ باطل پر ایمان رکھتے ہیں،اور اللہ کی نعمت کا

هُمۡ يَكۡفُرُوۡنَ ۙ﴿۷۲﴾ وَيَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمۡلِكُ

انکار کرتے ہیں۔(۷۲) اور اللہ کے علاوہ ان کی پُوجا کرتے ہیں جو ان کے لیے آسمانوں اور زمین

لَهُمۡ رِزۡقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ شَيۡـئًا وَّلَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ ۚ﴿۷۳﴾

سے رزق دینے میں کچھ بھی تعلق نہیں رکھتے اور نہ وہ استطاعت رکھتے ہیں۔ (۷۳)

فَلَا تَضۡرِبُوۡا لِلّٰهِ الۡاَمۡثَالَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُ وَاَنۡتُمۡ

پس اے لوگو اللہ !کے بارے میں غلط مثالیں بیان نہ کیا کرو۔ بیشک اللہ جانتا ہے اور تم نہیں

لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۷۴﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبۡدًا مَّمۡلُوۡكًا لَّا یَقۡدِرُ عَلٰی
جانتے ہو۔(۷۴) اللہ نے ایک مثال بیان کی ہے وہ یہ ہے کہ ایک ایسا غلام جو دُوسرے کا مملوک ہو
شَیۡءٍ وَّ مَنۡ رَّزَقۡنٰهُ مِنَّا رِزۡقًا حَسَنًا فَهُوَ یُنۡفِقُ مِنۡهُ سِرًّا
اور کسی چیز پر کچھ اختیار نہ رکھتا ہو اور اس کے مقابلے میں ایک وہ ہے جسے ہم نے اپنے پاس سے اچھا رزق عطا فرمایا ہے تو وہ اس سے چھپا کر
وَّ جَهۡرًا ؕ هَلۡ یَسۡتَوٗنَ ؕ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ ؕ بَلۡ اَكۡثَرُهُمۡ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۷۵﴾
اور ظاہراً خرچ کرتا ہے کیا وہ برابر ہوسکتے ہیں۔تمام حمد اللہ ہی کی ہے لیکن اِن میں سے اکثر نہیں جانتے۔(۷۵)
وَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَیۡنِ اَحَدُهُمَاۤ اَبۡكَمُ لَا یَقۡدِرُ عَلٰی
اوراللہ نے (ایک اور) مثال بیان فرمائی ہے جودو شخصوں کی ہے اُن میں سے ایک گونگا ہے
شَیۡءٍ وَّ هُوَ كَلٌّ عَلٰی مَوۡلٰىهُ ۙ اَیۡنَمَا یُوَجِّهۡهُّ لَا یَاۡتِ بِخَیۡرٍ ؕ
جو کوئی کام نہیں کرسکتا اور وہ اپنے مالک پر بوجھ ہے وہ اسے جدھر بھی بھیجے کچھ بھلائی نہیں لاتا۔
هَلۡ یَسۡتَوِیۡ هُوَ ۙ وَ مَنۡ یَّاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ ۙ وَ هُوَ عَلٰی صِرَاطٍ
کیا یہ اس شخص کے برابر ہو جائے گا جو انصاف کے ساتھ حکم دیتا ہو اور وہ صراط مستقیم پر
مُّسۡتَقِیۡمٍ ﴿۷۶﴾ ع وَ لِلّٰهِ غَیۡبُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ وَ مَاۤ اَمۡرُ ع ۶ ۱۶
چل رہاہو۔ (۷۶) زمین اورآسمانوں کی غیبی چیزیں اللہ ہی کی ہیں۔ اور اللہ کے نزدیک
السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمۡحِ الۡبَصَرِ اَوۡ هُوَ اَقۡرَبُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی
قیامت کا آ جانا پلک جھپکنے کی طرح ہے بلکہ اس سے بھی قریب ہے۔ بیشک اللہ ہر
كُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۷۷﴾ وَ اللّٰهُ اَخۡرَجَكُمۡ مِّنۡۢ بُطُوۡنِ اُمَّهٰتِكُمۡ
چیز پر قادر ہے۔ (۷۷) اور اللہ نے تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے اس حال میں
لَا تَعۡلَمُوۡنَ شَیۡـًٔا ۙ وَّ جَعَلَ لَكُمُ السَّمۡعَ وَ الۡاَبۡصَارَ وَ الۡاَفۡـِٕدَةَ ۙ
پیدا کیا کہ تم کچھ بھی نہ جانتے تھے اور تمہارے لیے کان اور آنکھیں اور دل بنائے
لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۷۸﴾ اَلَمۡ یَرَوۡا اِلَی الطَّیۡرِ مُسَخَّرٰتٍ فِیۡ جَوِّ
تاکہ تم شکر ادا کرو۔(۷۸) کیا اُنہوں نے اُن پرندوں کو نہیں دیکھا جوآسمان کے خلا میں تابع ہوکر
السَّمَآءِ ؕ مَا یُمۡسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ
اُڑتے ہیں اللہ کے سوا اُنہیں کوئی چیز سہارا دیئے ہوئے نہیں ہے بیشک اس میں ایمان لانے والی قوم کے لیے

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ۞ تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ۞ قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے
مدّ: تین الف کے برابر ۔ پانچ الف کے برابر لمبا کرکے پڑھنا واجب ہے

يُؤْمِنُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْۢ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّ جَعَلَ

نشانیاں ہیں۔(۷۹) اور اللہ نے تمہارے لیے گھروں کو رہنے کی جگہ بنادیا ہے اور تمہارے لیے

لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ

چوپایوں کی کھالوں سے کچھ گھر یعنی خیمے بنا دیے ہیں۔ جنھیں تم سفر کے وقت اور قیام کے دن

وَ يَوْمَ اِقَامَتِكُمْ ۙ وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَ اَوْبَارِهَا وَ اَشْعَارِهَآ

ہلکا پاتے ہو اور اسی نے ان کی اون اور پشم اور ان کے بالوں سے مختلف

اَثَاثًا وَّ مَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿۸۰﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا

گھریلو سامان اور استعمال کی چیزیں ایک مقررہ مدت تک بنادی ہیں۔(۸۰) اور اللہ نے اپنی پیدا کردہ چیزوں سے تمہارے لیے سائے بنادیے ہیں

وَّ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ

اور پہاڑوں میں تمہارے لیے غاریں بنائی ہیں اور تمہارے لیے لباس بنائے ہیں

تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ

جوتمہیں گرمی سے بچاتے ہیں اور کچھ ایسی قمیصیں بنائی جوتمہیں جنگ میں تکلیف سے محفوظ رکھتی ہیں اسی طرح اللہ اپنی نعمت کو

عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ ﴿۸۱﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ

تم پر پورا کرتاہے تاکہ تم حکم مانو۔(۸۱) پس اے محبوب! اگر وہ تم سے منہ پھیر لیں تو آپ پر صرف

الْمُبِيْنُ ﴿۸۲﴾ يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَ اَكْثَرُهُمُ

واضح طور پر پہنچا دینا ہی تھا۔ (۸۲) وہ اللہ کی نعمت کو پہچانتے ہیں پھر اُس کا انکار کرتے ہیں اور اُن میں سے اکثر

الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۳﴾ ع وَ يَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا ثُمَّ لَا ع ۱۱ ۱۷

انکار کرنے والے ہیں۔(۸۳) اور جس دن ہم ہر اُمت سے ایک گروہ اُٹھائیں گے پھر کافروں کو جواز پیش کرنے کی

يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ

اجازت نہ ہوگی اورنہ ہی ان سے تائب ہونے کو کہا جائے گا۔ (۸۴) اور جب ظلم کرنے والے

ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَ لَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۸۵﴾

عذاب کودیکھ لیں گے تو اس کے بعد ان سے عذاب ہلکا نہیں کیا جائے گا اورنہ ہی ان کو انتظار کاموقع دیا جائے گا ۔(۸۵)

وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا

اورجب شرک کرنے والے اپنے شریکوں کودیکھیں گے تو کہیں گے کہ اے ہمارے رب! یہ ہمارے بنائے شریک ہیں

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تَفْخِیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (بؔ ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا

کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

"مَدّ" - تین الف کے برابر ~ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

الَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ ۚ فَاَلْقَوْا اِلَيْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ

جنھیں ہم تیرے سوا پکارتے تھے تو اِس پر اُن کے وہ معبود یہ بات کہہ دیں گے کہ تم

الثلثة

لَكٰذِبُوْنَ ﴿٨٦﴾ وَ اَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ يَوْمَىِٕذِ ِۨالسَّلَمَ وَ ضَلَّ عَنْهُمْ

جھوٹے ہو۔(۸۶) اور اُس دن اللہ کے سامنے وہ جھک جائیں گے اور جو وہ افترا بازیاں کرتے تھے وہ اُن سے

مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٨٧﴾ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ

فراموش کردی جائیں گی۔(۸۷) جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا

اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ ﴿٨٨﴾

ہم اُن کے لیے عذاب پر عذاب بڑھادیں گے کیونکہ وہ فساد کرتے تھے۔(۸۸)

وَ يَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ

اورجس دن ہم ہر اُمت پر اُن ہی میں سے ایک گواہ پیش کریں گے اورہم آپ کوبھی

وَ جِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ ؕ وَ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ

اُن سب پر بطور گواہ لے آئیں گے اورہم نے آپ پر یہ کتاب یعنی قرآن نازل کیا ہے

ع ۱۲ ۶ ۱۸

تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّ هُدًى وَّ رَحْمَةً وَّ بُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿٨٩﴾

اس میں ہر چیز کا تفصیل سے بیان ہے اور یہ ہدایت اور رحمت اور مسلمانوں کے لیے بشارت ہے۔(۸۹)

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِيْتَآئِ ذِى الْقُرْبٰى

بیشک اللہ انصاف کرنے اور احسان کرنے کاحکم دیتا ہے اوررشتہ داروں کے حقوق ادا کرنے کا حکم دیتا ہے

وَ يَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ وَ الْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ

اور بے حیائی اور بُرے کاموں اور سرکشی سے منع فرماتا ہے۔ تمھیں وعظ کرتاہے تاکہ

تَذَكَّرُوْنَ ﴿٩٠﴾ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَ لَا تَنْقُضُوا

نصیحت قبول کرو۔(۹۰) اور جب تم اللہ سے وعدہ کر لو تو اسے پُورا کرو اور قسموں کو پختہ کرنے

الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَ قَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ؕ

کے بعد نہ توڑو حالانکہ تم نے اللہ کو اپنے اُوپر ضامن بنا لیاہے۔

اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٩١﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا

بیشک اللہ جانتاہے جو کچھ تم کرتے ہو۔ (۹۱) اور تم اس عورت کی طرح نہ ہو جاؤ جو اپنے سوت کوکاتنے سے

مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ؕ تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ اَنْ

مضبوط کرنے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے کرڈالتی ہے تم اپنی قسموں کو اپنے درمیان دخل اندازی کا بہانہ بناتے ہو تا کہ

تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ ؕ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ؕ وَلَيُبَيِّنَنَّ

ایک اُمت دُوسری اُمت پر غالب آ جائے۔ بیشک اللہ اس طرح تمہاری آزمائش کرتا ہے اور قیامت کے دن تم پر واضح کردے گا

لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٩٢﴾ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ

جس میں تم اختلاف کرتے تھے۔(۹۲) اور اگر اللہ چاہتا تو تمہیں

لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ لٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَ يَهْدِيْ

ایک ہی اُمت بنا دیتا اور جسے چاہتا ہے گمراہ کردیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت

مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٣﴾ وَ لَا تَتَّخِذُوْٓا

دے دیتا ہے۔ اور جوکچھ تم کرتے ہو اس کے متعلق تم سے ضرورسوال کیا جائے گا ۔(۹۳) اور تم اپنی قسموں کو

اَيْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَ تَذُوْقُوا

اپنے درمیان دخل اندازی کاذریعہ نہ بناؤ تاکہ تم ثابت قدم ہونے کے بعد پھسل نہ جاؤ ۔اورچونکہ تم اللہ کی راہ سے

السُّوْٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٩٤﴾

روکا کرتے تھے اس لیے تمہیں بُرائی کا مزہ برداشت کرنا پڑے گا اورتمہارے لیے عظیم عذاب ہے۔(۹۴)

وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ

اور اللہ کے عہد کے بدلے میں تھوڑی سی قیمت نہ لو۔ بیشک جو اللہ کے پاس ہے وہ

خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٩٥﴾ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَ مَا

تمہارے لیے بہتر ہے بشرطیکہ تمہیں اس کے متعلق معلوم ہو جائے۔(۹۵) جو تمہارے پاس ہے وہ فنا ہے اور جو

عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ؕ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا

اللہ کے پاس ہے وہ بقا ہے اورہم صبر کرنے والوں کو ضرور اجر دیں گے جو وہ کرتے تھے اس کا اجربہت

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٦﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ

احسن ہے۔(۹۶) مرد اور عورت میں سے جو صالح عمل کرے اور وہ مومن ہو

فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا

تو ہم اسے پاکیزہ حیات میں زندہ رکھیں گے۔ اور اُنہیں اچھے اَجر کی صورت میں اُن کو بدلہ دیں گے جو بھی وہ کیا

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تَفْخِیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا ● کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز اُلٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

مَدّ ، ، ~ تین الف کے برابر ~ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٧﴾ فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ

کرتے تھے۔ (۹۷) پس جب تم قرآن پاک کی تلاوت کرنے لگو توشیطان مردود سے اللہ کی پناہ

الرَّجِيْمِ ﴿٩٨﴾ اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى

طلب کر لیا کرو۔(۹۸) بیشک وہ یعنی شیطان اُن پر اثر انداز نہیں ہوسکتا جو ایمان والے ہوں اور اپنے

رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿٩٩﴾ اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ

رب پر توکل کرتے ہوں۔(۹۹) وہ اُنہی پر اثر انداز ہوتاہے جو اس سے دوستی کرتے ہیں اور جولوگ

هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ﴿١٠٠﴾ وَاِذَا بَدَّلْنَاۤ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ ع ۱۳ ۱۱ ۱۹

اسے شریک ٹھہراتے ہیں۔(۱۰۰) اورجب ہم ایک آیت کوکسی اور آیت سے تبدیل کرتے ہیں تو اللہ اسے اچھی طرح جانتا ہے

بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْاۤ اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُفْتَرٍ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٠١﴾

جوکچھ اس نے نازل کیا ہے توکافر کہنے لگتے ہیں کہ بیشک آپ نے اِسے اپنی طرف سے بنالیا ہے۔ بلکہ اکثر حقیقت سے ناآشنا ہیں۔(۱۰۱)

قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ

آپ فرما دیجیے کہ اسے روح القدس یعنی حضرت جبریلؑ اپنے رب کی طرف سے حق کے ساتھ لے کر آئے ہیں تاکہ ایمان والے

اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿١٠٢﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ

ثابت قدم ہوجائیں یہ مسلمانوں کے لیے ہدایت اور بشارت ہے۔(۱۰۲) اور بیشک ہم جانتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ

يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ۭ لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ

رسول کو ایک بشر تعلیم دیتا ہے۔ جس کی طرف وہ بات منسوب کرتے ہیں اس کی زبان تو

اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٠٣﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

عجمی ہے اور یہ قرآن تو واضح طور پر عربی زبان میں ہے۔(۱۰۳) بیشک جولوگ آیات الٰہی پر ایمان نہیں لاتے

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۙ لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٠٤﴾ اِنَّمَا

اللہ اُنہیں ہدایت نہیں دیتا اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہے۔ (۱۰۴) بیشک

يَفْتَرِى الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ وَاُولٰۤئِكَ

جھوٹی افترائیں تووہ لوگ پھیلاتے ہیں جو آیات الٰہی پر ایمان نہیں لاتے اور وہی لوگ

هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿١٠٥﴾ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖۤ اِلَّا مَنْ

دراصل جھوٹے ہیں۔ (۱۰۵) جو اللہ پر ایمان لانے کے بعدکفر کرے سوائے اس کے کہ اُسے

أُكْرِهَ وَ قَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ وَ لٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ

مجبور کیا گیا ہو اور اس کا دل ایمان سے مطمئن ہو لیکن جس کے سینے میں کفر کھل جائے

صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿١٠٦﴾

تو اُس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا۔ اور اُن کے لیے عذاب عظیم ہے۔(١٠٦)

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ

اِس کی وجہ یہ ہے کہ اُنہوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت کی زندگی پر ترجیح دی ہے۔ اور بیشک اللہ

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٠٧﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى

کافروں کی قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔ (١٠٧) یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں

قُلُوْبِهِمْ وَ سَمْعِهِمْ وَ اَبْصَارِهِمْ ۚ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿١٠٨﴾

اور کانوں اور آنکھوں پر مہر ثبت کر دی گئی ہے اور وہی غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔(١٠٨)

لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿١٠٩﴾ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ

ضرور یہی لوگ آخرت میں خسارہ اُٹھانے والے ہیں۔(١٠٩) پھر بیشک تمہارا رب اُن لوگوں کے ساتھ ہے

هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَ صَبَرُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ

جنھوں نے تکالیف اُٹھانے کے بعد ہجرت کی پھر جہاد کیا اور صبر کیا۔ بیشک تمہارا رب اس کے

مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١١٠﴾ ع يَوْمَ تَاْتِيْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ ع ١٤ ٢٠

بعد بخشنے والا رحم والا ہے۔(١١٠) اُس دن کو یاد کروجس دن ہر انسان اپنی ذات کے لیے جھگڑا کرتا ہوا

عَنْ نَّفْسِهَا وَ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿١١١﴾

آئے گا اور ہر کسی کو اُس کے عمل کا پورا صِلہ دیا جائے گا اور کسی کی حق تلفی نہ کی جائے گی۔(١١١)

وَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا

اور اللہ نے ایک بستی کی مثال بیان کی ہے جہاں امن اوراطمینان تھا ہر طرف سے

رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا

بافراغت رزق وہاں آ جاتا تھا پس بستی والے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرنے لگے تواللہ نے اُنھیں

اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَ الْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿١١٢﴾ وَ لَقَدْ

بھوک اور خوف کا لباس پہنا کر مزہ چکھا دیا بسبب اس کے جووہ کیا کرتے تھے۔(١١٢) اور بلاشبہ

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا

کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے

مدّ: تین الف کے برابر ~ پانچ الف کے برابر لمبا کرکے پڑھنا واجب ہے

جَآءَهُمۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡهُمۡ فَكَذَّبُوۡهُ فَاَخَذَهُمُ الۡعَذَابُ وَ هُمۡ

اُنہی میں سے ایک رسول آئے تواُنہوں نے رسول کو جھٹلایا پس اِسی وجہ سے اُنہیں عذاب نے پکڑ لیا اور وہ

ظٰلِمُوۡنَ ﴿۱۱۳﴾ فَكُلُوۡا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّ اشۡكُرُوۡا نِعۡمَتَ

ظلم کرنے والے تھے۔(۱۱۳) پس اللہ نے تمہیں جو حلال اور طیب رزق دیا ہے اسے کھاؤ۔ اور اللہ کی نعمت

اللّٰهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ اِيَّاهُ تَعۡبُدُوۡنَ ﴿۱۱۴﴾ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيۡكُمُ الۡمَيۡتَةَ وَ

کا شکریہ ادا کرتے رہو بشرطیکہ تم اُس کی عبادت کرتے ہو۔(۱۱۴) اس نے تم پر مردار، خون اور

الدَّمَ وَلَحۡمَ الۡخِنۡزِيۡرِ وَمَاۤ اُهِلَّ لِغَيۡرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضۡطُرَّ غَيۡرَ

خنزیر کا گوشت حرام کردیاہے اور اس کے علاوہ جس پرذبح کرتے وقت غیر اللہ کا نام لیا جائے وہ بھی حرام ہے۔

بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۱۱۵﴾ وَلَا تَقُوۡلُوۡا لِمَا تَصِفُ

البتہ جوکوئی حالت مجبوری میں خواہش نفس سے بالاتر رہ کرحد سے بڑھنے والا نہ ہوتو بیشک اللہ بخشنے والارحم والا ہے۔(۱۱۵)اورجھوٹ نہ بولوجن کے

اَلۡسِنَتُكُمُ الۡكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفۡتَرُوۡا عَلَى اللّٰهِ

بارے میں تمہاری زبانیں اپنی طرف سے کہتی ہیں کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے اس طرح تم اللہ پر

الۡكَذِبَ ؕ اِنَّ الَّذِيۡنَ يَفۡتَرُوۡنَ عَلَى اللّٰهِ الۡكَذِبَ لَا يُفۡلِحُوۡنَ ﴿۱۱۶﴾

جھوٹی افترا باندھتے ہو۔ بیشک وہ لوگ جو اللہ پرجھوٹی افترا بازیاں کرتے ہیں وہ فلاح نہیں پائیں گے۔(۱۱۶)

مَتَاعٌ قَلِيۡلٌ ۖ وَّلَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿۱۱۷﴾ وَعَلَى الَّذِيۡنَ هَادُوۡا

دنیا کا فائدہ بہت ہی قلیل ہے اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہے۔(۱۱۷) اور یہودیوں پر ہم نے وہ چیزیں

حَرَّمۡنَا مَا قَصَصۡنَا عَلَيۡكَ مِنۡ قَبۡلُ ۚ وَمَا ظَلَمۡنٰهُمۡ وَلٰكِنۡ

حرام کردیں جن کا ذکر ہم نے آپ سے پہلے بیان کردیا ہے۔ اورہم نے اُن پر ظلم نہیں کیا بلکہ

كَانُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ يَظۡلِمُوۡنَ ﴿۱۱۸﴾ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيۡنَ عَمِلُوا السُّوۡٓءَ

وہ تو خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے تھے۔(۱۱۸) پھر بیشک آپ کارب اُنہیں معاف کرنے والاہے جو نادانی کی بنا پر غلط

بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ وَاَصۡلَحُوۡۤا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنۡۢ

کام کرلے پھر اس کے بعدتوبہ کرلے اوراپنے آپ کی اصلاح کرلے۔ بیشک آپ کا رب اس کے

بَعۡدِهَا لَغَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۱۱۹﴾ اِنَّ اِبۡرٰهِيۡمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ ع ۱۵ / ۹ / ۲۱

بعد بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔(۱۱۹) بیشک حضرت ابراہیم علیہ السلام اُمت والے تھے اللہ کے

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو غیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے
"مَدّ" تین الف کے برابر ـــ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

حَنِيۡفًا ؕ وَلَمۡ يَكُ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ۙ ﴿۱۲۰﴾ شَاكِرًا لِّاَنۡعُمِهٖ ؕ اِجۡتَبٰهُ وَ

فرمانبردار تھے اور اللہ کی طرف مائل تھے۔ اور وہ شرک کرنے والوں میں سے نہ تھے۔(۱۲۰) اُس کی نعمتوں پر شکرگزار تھے۔ اللہ نے اُنہیں

هَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ﴿۱۲۱﴾ وَاٰتَيۡنٰهُ فِى الدُّنۡيَا حَسَنَةً ؕ وَاِنَّهٗ

چن لیا اور صراط مستقیم کی ہدایت دے دی۔(۱۲۱) اور ہم نے اُنہیں دنیا میں ہر طرح کی بھلائی عطا کردی اور بیشک وہ

فِى الۡاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيۡنَ ؕ ﴿۱۲۲﴾ ثُمَّ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡكَ اَنِ اتَّبِعۡ مِلَّةَ

آخرت میں صالحین میں سے ہوں گے۔(۱۲۲) اے محبوب! پھر ہم نے آپ کی طرف وحی کی کہ دین

اِبۡرٰهِيۡمَ حَنِيۡفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ﴿۱۲۳﴾ اِنَّمَا جُعِلَ

ابراہیم کی پیروی کریں جو حنیف تھے اور مشرکین میں سے نہ تھے۔(۱۲۳) بیشک ہفتے کا

السَّبۡتُ عَلَى الَّذِيۡنَ اخۡتَلَفُوۡا فِيۡهِ ؕ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَحۡكُمُ بَيۡنَهُمۡ

دن اُن کے لیے مقرر کیا گیا تھا جو اس میں اختلاف کرتے تھے اور بیشک تمہارا رب قیامت کے دن اُن کے درمیان

يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ فِيۡمَا كَانُوۡا فِيۡهِ يَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۱۲۴﴾ اُدۡعُ اِلٰى سَبِيۡلِ

جس میں وہ اختلاف کرتے تھے فیصلہ کردے گا۔(۱۲۴) اپنے رب کی طرف حکمت اور

رَبِّكَ بِالۡحِكۡمَةِ وَالۡمَوۡعِظَةِ الۡحَسَنَةِ وَجَادِلۡهُمۡ بِالَّتِىۡ هِىَ

مواعظ حسنہ کے ذریعے دعوت دیجیے اور اچھے طریقے سے اُن سے بات چیت کیجیے۔ بیشک تمہارا رب اُسے خوب

اَحۡسَنُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعۡلَمُ بِمَنۡ ضَلَّ عَنۡ سَبِيۡلِهٖ وَهُوَ اَعۡلَمُ

جاننے والا ہے جو اس کی راہ سے گمراہ ہوگیا ہے اور وہ ہدایت یافتہ لوگوں کو

بِالۡمُهۡتَدِيۡنَ ﴿۱۲۵﴾ وَاِنۡ عَاقَبۡتُمۡ فَعَاقِبُوۡا بِمِثۡلِ مَا عُوۡقِبۡتُمۡ بِهٖ ؕ

بھی جانتا ہے۔(۱۲۵) اور اگر تم اُنہیں سزا دینا چاہو تو اتنی سزا دو جتنی کہ اُنہوں نے تمہیں تکلیف پہنچائی ہے اور

وَلَئِنۡ صَبَرۡتُمۡ لَهُوَ خَيۡرٌ لِّلصّٰبِرِيۡنَ ﴿۱۲۶﴾ وَاصۡبِرۡ وَمَا صَبۡرُكَ اِلَّا

اگر صبر کر لو تو صبر کرنے والوں کے لیے صبر ہی بہتر ہے۔(۱۲۶) اور آپ صبر کیجیے اور آپ کا صبر اللہ کی

بِاللّٰهِ وَلَا تَحۡزَنۡ عَلَيۡهِمۡ وَلَا تَكُ فِىۡ ضَيۡقٍ مِّمَّا يَمۡكُرُوۡنَ ﴿۱۲۷﴾

طرف سے ہے اور غمزدہ نہ ہوں اور اُن کے فریبوں سے دل میں تنگی محسوس نہ کریں۔ (۱۲۷)

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيۡنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيۡنَ هُمۡ مُّحۡسِنُوۡنَ ﴿۱۲۸﴾ ع ١٦ ع ٩ ٢٢

بیشک اللہ ڈرنے والوں اور نیکیاں کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ (۱۲۸)

غُنَّہ: نون مشدّد اور میم مشدّد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تَفۡخِيۡم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قَلۡقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخۡفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا

کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

مَدّ: تین الف کے برابر – پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

سُوْرَةُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْل (۱۷) مَکِّیَّةٌ (۵۰) — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — اٰیٰتُهَا ۱۱۱ — رُکُوْعَاتُهَا ۱۲

سورة بنی اسرائیل مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ اس میں ۱۱۱ آیات اور ۱۲ رکوع ہیں۔

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

وہی اللہ پاک ہے جو اپنے بندے کو رات کے وقت مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا

اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ

جس کے گرد ونواح کو ہم نے بابرکت کر رکھا ہے تاکہ ہم اپنے بندے کو اپنی قدرت کی نشانیاں دکھائیں۔ بیشک وہ

هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ﴿۱﴾ وَاٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ وَجَعَلْنٰهُ هُدًی

سننے والا دیکھنے والا ہے۔(۱) اور ہم نے حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب دی اور اُسے بنی اسرائیل کی

لِّبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِیْ وَکِیْلًا ﴿۲﴾ ؕ ذُرِّیَّةَ مَنْ

ہدایت کے لیے مقرر کردیا خبردار! میرے سوا کسی کو اپنا کارساز نہ ٹھہراؤ۔(۲) اے ان لوگوں کی اولاد

حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ؕ اِنَّهٗ کَانَ عَبْدًا شَکُوْرًا ﴿۳﴾ وَقَضَیْنَآ اِلٰی بَنِیْٓ

جن کو ہم نے حضرت نوح کے ساتھ سوار کیا تھا بیشک وہ شکر گزار بندے تھے۔(۳) اور ہم نے بنی اسرائیل کو

اِسْرَآءِیْلَ فِی الْکِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِی الْاَرْضِ مَرَّتَیْنِ وَلَتَعْلُنَّ

کتاب میں اطلاع دے دی تھی کہ تم زمین میں دو مرتبہ فساد کرو گے

عُلُوًّا کَبِیْرًا ﴿۴﴾ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا بَعَثْنَا عَلَیْکُمْ عِبَادًا لَّنَآ

اور سرکشی کروگے۔ (۴) پس جب اُن میں پہلے وعدے کا وقت آیا تو ہم نے تم پر شدید تکلیف

اُولِیْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّیَارِ ؕ وَکَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ﴿۵﴾

دینے والے بندے بھیجے پس وہ تمہارے شہروں کے اندر پھیل گئے۔ اور یہ ایک وعدہ تھا جو پورا ہوگیا۔(۵)

ثُمَّ رَدَدْنَا لَکُمُ الْکَرَّةَ عَلَیْهِمْ وَاَمْدَدْنٰکُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ وَ

پھر ہم نے تم کو اُن پر غالب کر دیا اور ہم نے اولاد ومال سے تمہاری مدد کی اور

جَعَلْنٰکُمْ اَکْثَرَ نَفِیْرًا ﴿۶﴾ اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ ۟ قف

ہم نے تمہیں کثیرالتعداد بنا دیا۔(۶) اگر تم اچھا کام کروگے یہ تمہارے لیے اچھا ہوگا اور اگر بُرا کروگے تو

وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا ؕ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِیَسُوْٓءٗا وُجُوْهَکُمْ

اس سے تمہارا بُرا ہوگا۔ پھر جب دوسرے وعدے کا وقت آیا تاکہ دشمن تمہارے چہرے بگاڑ دیں

غُنَّه: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تَفْخِیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قَلْقَلَه: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے
مَدّ: تین الف کے برابر — پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ لِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا
اور مسجد یعنی بیت المقدس میں داخل ہوجائیں جس طرح وہ پہلی مرتبہ داخل ہوئے تھے اور جس چیز پر قبضہ کریں
تَتْبِيْرًا ﴿۷﴾ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ ۚ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۘ وَجَعَلْنَا
اسے تباہ کردیں۔(۷) شاید کہ تمہارا رب تم پر رحم کرے۔اوراگر تم پھر شرارت کروگے،تو ہم پہلے سا سلوک کریں گے اورہم نے جہنم کو
جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا ﴿۸﴾ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ
کافروں کے لیے قید خانہ بنا دیا ہے۔ (۸) بیشک یہ قرآن اُس راستے کی طرف راہنمائی کرتا ہے جو بالکل
هِيَ اَقْوَمُ وَ يُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ
سیدھا ہے اور مومنوں کو بشارت دیتا ہے لوگوں میں سے جو اچھے کام کرتے ہیں بیشک
لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا ﴿۹﴾ وَّ اَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا
اُن کے لیے بڑا اجر ہے۔ (۹) اور بیشک وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اُن کے لیے
لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۰﴾ وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَيْرِ ۭ
دردناک عذاب تیار کیا گیا ہے۔ (۱۰) اور انسان جس طرح بُرائی مانگتا ہے اسی طرح بھلائی کے لیے بھی دعا کرتا ہے
وَ كَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ﴿۱۱﴾ وَ جَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ
اور انسان بڑا جلد باز ہے۔(۱۱) اور ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنا دیا ہے
فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ وَجَعَلْنَآ اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا
پھر ہم نے رات کی نشانی کو پردے میں کردیا اورہم نے دن کی نشانی کو روشن کردیا تاکہ تم اپنے رب کا فضل
مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَ الْحِسَابَ ۭ وَ كُلَّ شَيْءٍ
تلاش کرو۔ اور تمہیں برسوں کی گنتی معلوم رہے اور حساب رکھ سکو اور ہم نے ہر چیز کو
فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا ﴿۱۲﴾ وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓىِٕرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ۭ
تفصیلاً بیان کردیا ہے۔(۱۲) اور ہم نے ہر انسان کا لکھا ہوا قسمت نامہ اس کی گردن میں ڈال دیا،
وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ﴿۱۳﴾ اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ۭ
اور قیامت کے دن ہم ایک تحریر نکالیں گے جسے وہ واضح طور پر اپنے سامنے پائے گا۔ (۱۳) اپنا اعمال نامہ پڑھ لے
كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ﴿۱۴﴾ مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا
آج تو اپنا حساب خود لینے کے لیے کافی ہے۔ (۱۴) جو ہدایت پاتا ہے وہ صرف اس کی اپنی

وقف لازم

ع ۱۰

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ۔ تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ۔ قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا ۔ کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے
مدّ: تین الف کے برابر ۔ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

يَهْتَدِىْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۭ وَلَا تَزِرُ

ذات ہی کے لیے ہدایت ہے اور جو گمراہ ہوتا ہے تو اس کی گمراہی کے اثرات اُسی پر ہیں۔ اور کوئی بوجھ اُٹھانے والا

وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾

کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھاتا اورہم جب تک رسول نہ بھیج دیں عذاب نہیں دیتے۔(۱۵)

وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا

اور جب ہم کِسی بستی کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرلیں تو اس کے امیروں پر احکامات جاری کرتے ہیں

فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا ﴿۱۶﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ

جن میں وہ نافرمانی کرنے لگتے ہیں جس سے اُن پر اس کا قول پورا ہوجاتا ہے تو پھر ہم اسے تباہ وبرباد کردیتے ہیں۔(۱۶) اور ہم نے حضرت نوح کے

الْقُرُوْنِ مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ ۭ وَكَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا

بعد بہت سے زمانے کے لوگوں کو ہلاک کردیا۔ اور آپ کا رب کافی ہے اپنے بندوں کے گناہوں سے باخبر ہے

بَصِيْرًا ﴿۱۷﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَاۗءُ

دیکھنے والا ہے۔(۱۷) جو کوئی مال دنیا کے حصول میں جلدی چاہتا ہے ہم جس کے لیے جتنا چاہیں اسے دنیا میں جلدی

لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا

دے دیتے ہیں، مگر ایسے شخص کے لیے جہنم کا ٹھکانا مقرر کر دیا جاتاہے کہ اس میں مذمت کے ساتھ

مَّدْحُوْرًا ﴿۱۸﴾ وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ

دھکے کھاتا داخل ہوگا۔(۱۸) اور جو کوئی آخرت کا ارادہ کرتا ہے اور اس کے لیے کوشاں رہتا ہے اور وہ

مُؤْمِنٌ فَاُولٰۗىِٕكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۱۹﴾ كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَاۗءِ

صاحبِ ایمان ہو پس ایسے لوگوں کی کوشش کامران ہوتی ہے۔ (۱۹) ہم آپ کے رب کی عطا سے اُن کی بھی

وَهٰٓؤُلَاۗءِ مِنْ عَطَاۗءِ رَبِّكَ ۭ وَمَا كَانَ عَطَاۗءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ﴿۲۰﴾

اور اِن کی بھی مدد کرتے ہیں۔ اور تمہارے رب کی عطا روکی جانے والی نہیں ہے۔(۲۰)

اُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰي بَعْضٍ ۭ وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ

دیکھیے ہم نے کِس طرح اِن کے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ اور آخرت درجات میں بہت بڑی ہے

دَرَجٰتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا ﴿۲۱﴾ لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ

اور فضیلت میں مزید بڑھ کر ہے۔ (۲۱) اے سننے والے! اللہ کے ساتھ کِسی اور کو معبود نہ بنا کہ تو مذمت کیا ہوا

غُنّہ: نون مشدّد اور میم مشدّد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا کرنا ● قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا

مَدّ: تین الف کے برابر ~ پانچ الف کے برابر لمبا کرکے پڑھنا واجب ہے

کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے

ع ۲ ۱۲ ۲

مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ﴿۲۲﴾ وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ وَ

ذلیل ہو کر بیٹھا رہے۔(۲۲) اور آپ کے رب نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرو اور

بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ

والدین کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آؤ۔ والدین میں سے اگر تمہاری موجودگی میں دونوں میں سے ایک یا

كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا

دونوں بڑھاپے کی عمر کو پہنچ جائیں تو تم اُن کے سامنے اُف تک نہ کہو اور اُنہیں مت جھڑکو اور اُن سے نرم لہجے میں

كَرِیْمًا ﴿۲۳﴾ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ

بات کرو۔ (۲۳) اور اُن پر مہربان ہو کر عاجزی کے بازو جھکادو۔ اور اپنے رب سے دعا کرو کہ جس طرح

رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا ﴿۲۴﴾ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِیْ نُفُوْسِكُمْ ؕ

انہوں نے مجھ پر بچپن میں رحم کیا ایسے ہی تو ان پر رحم فرما۔(۲۴)اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے تمہارا رب اُسے جانتا ہے۔

اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِیْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِیْنَ غَفُوْرًا ﴿۲۵﴾ وَاٰتِ

اگر تم صالح ہوگئے تو بیشک وہ رجوع کرنے والوں کو بخشنے والا ہے۔(۲۵) اور عزیز و اقارب کو

ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا ﴿۲۶﴾

اور مساکین کو اورمسافروں کو اُن کا حق دے دو اور فضول خرچی کے ذریعے بے جا خرچ نہ کرو۔(۲۶)

اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ كَانُوْۤا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ ؕ وَ كَانَ الشَّیْطٰنُ

بیشک اسراف کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب

لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ﴿۲۷﴾ وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ

کی ناشکری کرنے والا ہے۔(۲۷)اور اے مخاطب !اگر اللہ تعالیٰ سے کشادگی کی اُمید پر تو مندرجہ بالا حقداروں کو

تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّیْسُوْرًا ﴿۲۸﴾ وَلَا تَجْعَلْ یَدَكَ مَغْلُوْلَةً

کچھ نہ دے سکے تو اُن سے نرم لہجے میں معذرت کی بات کہہ دو۔ (۲۸) اور اپنے ہاتھ کو اپنی گردن سے بندھا ہوا

اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ﴿۲۹﴾

نہ رکھو اور نہ اتنی فراخ دلی سے دینے لگو کہ سب کچھ دے کر خود ملامت زدہ بن کر بے سہارا ہوجاؤ۔(۲۹)

اِنَّ رَبَّكَ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ

بیشک آپ کا رب جس کا رزق چاہتا ہے کشادہ کر دیتا ہے اور جس کا چاہے کم کر دیتا ہے۔ بیشک وہ اپنے بندوں سے

ع ٣ ٨ ٣

خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ﴿٣٠﴾ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ

باخبر ہے دیکھ رہاہے۔ (٣٠) اور اپنی اولاد کو غربت کے خوف سے قتل نہ کرو۔ ہم اُن کو بھی

نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ؕ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ﴿٣١﴾ وَلَا تَقْرَبُوا

اور تمہیں بھی رزق دیتے ہیں۔ بیشک اُن کو قتل کرنا بہت بڑا جرم ہے۔(٣١) اور زنا نہ کرو

الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ﴿٣٢﴾ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ

بیشک وہ فحش عمل ہے۔ اور بہت بُرا فعل ہے۔ (٣٢) اور جس کسی کا قتل کرنا

الَّتِىْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا

حرام قرار دیاہے اسے ناحق قتل نہ کرو۔ اور جو شخص ظلم کی بنا پر قتل کیا جائے تو اس کے ورثا کو

لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ فِّى الْقَتْلِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا ﴿٣٣﴾

خون بہا لینے کا حق ہے مگر اس سلسلے میں زیادتی نہ کریں۔ بیشک وہ مدد دیا گیا ہے۔(٣٣)

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِىْ هِىَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ

اوریتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ مگر ایسے طریقے سے جو اس کے لیے فائدہ مند ہو یہاں تک کہ وہ جوان ہوجائے

اَشُدَّهٗ ۖ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا ﴿٣٤﴾ وَ اَوْفُوا

اور اپنے وعدے کو پورا کیا کرو، بیشک وعدے کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ (٣٤) اور جب تم کِسی چیز کو

الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ

ماپو تو اس کی پیمائش پوری رکھو اور وزن کرتے وقت اپنے ترازو کو درست رکھو، یہ طریقہ بھلائی والا ہے

وَّ اَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿٣٥﴾ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنَّ السَّمْعَ

اور اس کی تاویل بہت اچھی ہے۔ (٣٥) اور اے مخاطب! جس چیز کا تمہیں علم نہ ہواس کے پیچھے نہ پڑو۔ بیشک کان ،

وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ﴿٣٦﴾ وَلَا تَمْشِ

آنکھ اور دل یعنی ان سب کے متعلق پوچھا جائے گا۔(٣٦) اور زمین میں اکڑ کر

فِى الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ

مت چلو کیونکہ تم زمین کو چیر نہ سکو گے اور نہ پہاڑ کی چوٹی تک

طُوْلًا ﴿٣٧﴾ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ﴿٣٨﴾ ذٰلِكَ مِمَّآ

پہنچ سکو گے۔(٣٧) ان تمام کی بُرائی تمہارے رب کے نزدیک ناپسند ہے۔(٣٨) یہ باتیں جو آپ کے

● غُنَّة: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
● إخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو غیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
● مدّ ،، ۔ تین الف کے برابر ۔ پانچ الف کے برابر لمبا کرکے پڑھنا واجب ہے
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے

اَوْحٰۤى اِلَیْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ؕ وَ لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا

رب نے آپ پر وحی کی ہیں سراپا حکمت آمیز ہیں۔ اور اے سننے والے! اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود

اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِیْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿۳۹﴾ اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ

نہ ٹھہراؤ ورنہ تجھے جہنم میں ملامت زدہ کر کے دھکیل دیا جائے گا۔(۳۹) تو کیا تمہارے رب نے

بِالْبَنِیْنَ وَ اتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓىٕكَةِ اِنَاثًا ؕ اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا

تمہیں بیٹوں کے لیے چن لیا ہے اور اپنے لیے فرشتوں کو بیٹیاں بنالیا ہے۔نہیں۔ بے شک تم بڑی سخت بات

عَظِیْمًا ﴿۴۰﴾ ع وَ لَقَدْ صَرَّفْنَا فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِیَذَّكَّرُوْا ؕ وَ مَا یَزِیْدُهُمْ ع ۱۰ ۴

کہہ رہے ہو۔(۴۰) اور بلاشبہ اِس قرآن میں ہم نے مختلف انداز میں باتیں بیان کی ہیں تاکہ اُنہیں نصیحت حاصل ہو جائے

اِلَّا نُفُوْرًا ﴿۴۱﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗۤ اٰلِهَةٌ كَمَا یَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا

مگر وہ اس سے نفرت کو بڑھا لیتے ہیں۔(۴۱) آپ فرمادیجیے کہ اگر اللہ کے ساتھ اور معبود بھی ہوتے

اِلٰى ذِی الْعَرْشِ سَبِیْلًا ﴿۴۲﴾ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا یَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا

جس طرح یہ کہتے ہیں تو وہ معبود بھی عرش تک پہنچنے کے لیے کوئی راستہ نکالتے۔(۴۲) وہ پاک ہے اور جو یہ کہتے ہیں اس سے بالا ہے اُس کا مرتبہ

كَبِیْرًا ﴿۴۳﴾ تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَ الْاَرْضُ وَ مَنْ فِیْهِنَّ ؕ

عالی بڑی شان والاہے۔(۴۳) ساتوں آسمان اورزمین اور جو کچھ ان میں ہے وہ اس کی تسبیح میں مصروف ہے۔

وَ اِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَ لٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ ؕ

اور کوئی چیز ایسی نہیں جو اُس کی حمدوثناء کے ساتھ تسبیح نہ کرتی ہو مگر تم اُن کی تسبیح کو سمجھ نہیں سکتے۔

اِنَّهٗ كَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۴﴾ وَ اِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَیْنَكَ وَ

بیشک وہ حِلم والا بخشنے والا ہے۔(۴۴) اور اے محبوب! جب آپ قرآن پاک کی قرأت کرتے ہیں تو ہم آپ کے اور اُن کے

بَیْنَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ﴿۴۵﴾ لا وَّ جَعَلْنَا

درمیان جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ایک پوشیدہ پردہ ڈال دیتے ہیں۔(۴۵) اور ہم نے

عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ یَّفْقَهُوْهُ وَ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَ اِذَا

اُن کے دلوں پر غلاف ڈال دیئے ہیں تاکہ وہ اِسے سمجھ نہ سکیں اور اُن کے کانوں میں بہرا پن پیدا کردیتے ہیں،اور جب

ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِی الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ﴿۴۶﴾

آپ قرآن میں اپنے واحد رب کا ذکر کرتے ہیں تو وہ نفرت کے ساتھ پیٹھ پھیر کر چلے جاتے ہیں۔(۴۶)

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا
اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
مَدّ: تین الف کے برابر ۔ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے
تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا
قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَسْتَمِعُوْنَ بِهٖٓ اِذْ یَسْتَمِعُوْنَ اِلَیْكَ وَ اِذْ هُمْ

جو کچھ وہ سنتے ہیں ہم اُسے جانتے ہیں جب وہ سننے کے لیے اپنے کان آپ کی طرف متوجہ کرتے ہیں اور

نَجْوٰٓی اِذْ یَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿۴۷﴾

آپس میں خفیہ باتیں کرتے ہیں جب کہ ظالم یہ کہتے ہیں کہ تم ایسے شخص کی پیروی کرتے ہو جس پر سحر اثرانداز ہو چکا ہے۔(۴۷)

اُنْظُرْ كَیْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ

دیکھیے اُنہوں نے آپ کے بارے میں کیسی مثالیں بنائی ہیں پس وہ ایسی گمراہی میں گر چکے ہیں کہ اُن میں راستہ پانے کی

سَبِیْلًا ﴿۴۸﴾ وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّ رُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا الربع

استطاعت نہیں رہی۔(۴۸) اور وہ کہتے ہیں کہ جب ہم ہڈیاں ہو چکے ہوں گے اور ریزہ ریزہ بن گئے ہوں گے کیا ہم خلقِ

جَدِیْدًا ﴿۴۹﴾ قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِیْدًا ﴿۵۰﴾ اَوْ خَلْقًا مِّمَّا یَكْبُرُ

جدید کی صورت میں اُٹھائے جائیں گے۔(۴۹) فرما دیجیے کہ تم پتھر ہو جاؤ یا لوہا۔(۵۰) یا کوئی اور چیز جو تمھارے خیال میں

فِیْ صُدُوْرِكُمْ ۚ فَسَیَقُوْلُوْنَ مَنْ یُّعِیْدُنَا ؕ قُلِ الَّذِیْ فَطَرَكُمْ

اس سے بھی سخت ہے۔ تو فوراً کہیں گے کہ ہمیں دوبارہ کون پیدا کرے گا۔ آپ فرما دیجیے کہ جس نے تمہیں

اَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ فَسَیُنْغِضُوْنَ اِلَیْكَ رُءُوْسَهُمْ وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰی هُوَ ؕ

پہلی بار پیدا کیا۔ تو وہ تمسخر کے طور پر اپنے سر ہلا کر کہیں گے کہ ایسا کب ہوگا۔

قُلْ عَسٰٓی اَنْ یَّكُوْنَ قَرِیْبًا ﴿۵۱﴾ یَوْمَ یَدْعُوْكُمْ فَتَسْتَجِیْبُوْنَ بِحَمْدِهٖ

آپ فرما دیں کہ اس طرح ہو جانا بہت ہی قریب ہے۔(۵۱) جس دن وہ تمہیں آواز دے گا تو تم حمد کے ساتھ اُسے جواب دو گے

وَ تَظُنُّوْنَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۵۲﴾ وَقُلْ لِّعِبَادِیْ یَقُوْلُوا الَّتِیْ ۵ ع ۱۲ ۵

اور خیال کرو گے کہ تم دنیا میں بڑا قلیل عرصہ رہے ہو۔ (۵۲) اور میرے بندوں سے کہہ دیجیے کہ وہ سب سے

هِیَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْزَغُ بَیْنَهُمْ ؕ اِنَّ الشَّیْطٰنَ كَانَ

اچھی بات کہیں۔ بیشک شیطان اُن کے درمیان تنازعہ پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ شیطان انسان کا واضح

لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ﴿۵۳﴾ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ ؕ اِنْ یَّشَاْ یَرْحَمْكُمْ

طور پر دشمن ہے۔(۵۳) تمہارا رب تمہیں اچھی طرح جانتا ہے۔ چاہے تو تم پر رحم کرے

اَوْ اِنْ یَّشَاْ یُعَذِّبْكُمْ ؕ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَیْهِمْ وَكِیْلًا ﴿۵۴﴾ وَ رَبُّكَ

یا اگر چاہے تو تمہیں سزا دے۔ اور ہم نے آپ کو ان کا ذمہ دار بنا کر نہیں بھیجا۔(۵۴) اور جو کچھ آسمانوں

اَعْلَمُ بِمَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِیّٖنَ

اور زمین میں ہے تمہارا رب اُسے اچھی طرح جانتا ہے اور بلاشبہ ہم نے بعض انبیاء کو بعض انبیاء پر فضیلت

عَلٰی بَعْضٍ وَّ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿۵۵﴾ قُلِ ادْعُوا الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ

دی اور ہم نے حضرت داؤد علیہ السلام کو زبور دی۔(۵۵) آپ فرمادیں کہ اُنہیں پکارو جن کو تم اللہ کے

مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا یَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِیْلًا ﴿۵۶﴾

سوا (اِلٰہ) تصوّر کرتے تھے پس وہ تم سے تکلیف دور کرنے اور نہ بدلہ لینے کا اختیار رکھتے ہیں۔(۵۶)

اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ یَبْتَغُوْنَ اِلٰی رَبِّهِمُ الْوَسِیْلَةَ اَیُّهُمْ اَقْرَبُ

وہ صالح بندے جنھیں یہ کافر پوجتے ہیں وہ تو خود اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں کہ اُن میں سے کون اس کے قریب ہے

وَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَ یَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ؕ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ

اور اس کی رحمت کو پانا چاہتے ہیں اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بیشک تمہارے رب کا عذاب ایسا ہے کہ اِس سے

مَحْذُوْرًا ﴿۵۷﴾ وَاِنْ مِّنْ قَرْیَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ

ڈرا جائے ۔(۵۷) اور یہ کہ کوئی بستی ایسی نہیں کہ جسے ہم قیامت آنے سے پہلے ہلاک نہ کردیں یا

اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِیْدًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِی الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ﴿۵۸﴾

اسے شدید عذاب دیں گے۔ یہ بات کتاب میں تحریر شدہ ہے۔(۵۸)

وَمَا مَنَعَنَآ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰیٰتِ اِلَّآ اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ ؕ

اور ہمیں نشانیاں بھیجنے سے کسی نے منع نہیں کیا سوائے اس کے کہ پہلے لوگوں نے اِن نشانیوں کو جھٹلایا تھا،

وَاٰتَیْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَا ؕ وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰیٰتِ

اورہم نے ثمود کو ناقہ یعنی اونٹنی دی تاکہ اُنہیں بصیرت حاصل ہومگراُنہوں نے اس سے ظلم کیا اور ہم خوف الٰہی پیدا کرنے کے لیے

اِلَّا تَخْوِیْفًا ﴿۵۹﴾ وَاِذْ قُلْنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ؕ وَمَا جَعَلْنَا

ایسی نشانیاں بھیجتے ہیں۔(۵۹) اورجب ہم نے آپ سے کہا کہ بیشک تمہارا رب لوگوں کا احاطہ کیے ہوئے ہے، اور ہم نے جوکچھ آپ کو

الرُّءْیَا الَّتِیْٓ اَرَیْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِی

دکھایا کسی اورکونہ دکھایا سوائے اس کے کہ اس میں لوگوں کی آزمائش تھی ۔ اور قرآن کی رو سے تھوہر کا درخت لعنت زدہ

الْقُرْاٰنِ ؕ وَنُخَوِّفُهُمْ ۙ فَمَا یَزِیْدُهُمْ اِلَّا طُغْیَانًا كَبِیْرًا ﴿۶۰﴾ وَاِذْ قُلْنَا ع

ہے۔ اور جب ہم اُنہیں ڈراتے ہیں تو اُن کی نافرمانی میں اضافہ ہوجاتا ہے۔(۶۰) اور جب ہم نے

لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ

فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کردیا مگر ابلیس نے نہ کیا۔ اس نے کہا کہ میں اسے سجدہ کروں

خَلَقْتَ طِيْنًا ﴿۶۱﴾ قَالَ اَرَءَيْتَكَ هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ عَلَيَّ ۫ لَئِنْ

جسے تونے مٹی سے پیدا کیا ہے۔(۶۱) اس نے کہا کہ اسے دیکھو جس کو تونے مجھ پر فوقیت دی ہے اگر تو مجھے

اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۶۲﴾ قَالَ

قیامت تک مہلت دے تو میں اس کی اولاد کوماسوائے تھوڑے سے بندوں کے جڑ سے اُکھاڑ پھینکوں گا۔(۶۲) اللہ تعالی نے فرمایا

اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ﴿۶۳﴾

ان میں سے جو تیری پیروی کرے گا تو بیشک جہنم ہی تم سب کے لیے مکمل طور پر سزا ہے۔(۶۳)

وَ اسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَ اَجْلِبْ عَلَيْهِمْ

اوراپنی آواز کی دلکشی سے جسے تو بہکا سکتا ہے اُسے بہکالے اور ان پر اپنے سواروں

بِخَيْلِكَ وَ رَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ؕ

اور پیادوں سے حملہ کرتا رہ اور ان کے مال اور اولاد میں شریک بنا رہ اوراُن سے وعدے کرتا رہ۔

وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۶۴﴾ اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ

مگر شیطان فریب کے علاوہ کسی کا وعدہ نہیں کرتا۔(۶۴) بیشک میرے بندوں پرتیرا کچھ زور نہیں چلے گا، اور اے محبوب!

سُلْطٰنٌ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا ﴿۶۵﴾ رَبُّكُمُ الَّذِيْ يُزْجِيْ لَكُمُ الْفُلْكَ

تیرا رب بندوں کی کارسازی کے لیے کافی ہے۔(۶۵) تمھارا رب وہ ہے کہ جو سمندر میں تمھارے لیے

فِي الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿۶۶﴾ وَاِذَا

کشتیوں کو چلاتا ہے تاکہ تم اس کے فضل کوتلاش کرو۔ بیشک وہ تم پر بڑا ہی رحیم ہے۔(۶۶) اور جب

مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّآ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىكُمْ

تمھیں سمندر میں تکلیف پہنچتی ہے تو وہ معبود جن کو اللہ کے سوا پکارتے تھے وہ گم ہوجاتے ہیں۔ پس جب وہ تمھیں خشکی کی طرف

اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا ﴿۶۷﴾ اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ يَّخْسِفَ

لاکر نجات دے دیتا ہے تو تم پھر جاتے ہو۔ اور انسان بڑا ہی ناشکرا ہے۔(۶۷) کیا تم اللہ سے نڈر ہوگئے

بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ

ہو یہ کہ تمھیں خشکی کی طرف لاکر زمین میں دھنسادے یا تم پر اولے برسانے والا بادل لے آئے پھر تم اپنے لیے کوئی چارہ ساز

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ۔ تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ۔ قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا

کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے

مدّ ۔ تین الف کے برابر ۔ پانچ الف کے برابر لمبا کرکے پڑھنا واجب ہے

وَكِيْلًا ﴿٦٨﴾ اَمْ اَمِنْتُمْ اَنْ يُّعِيْدَكُمْ فِيْهِ تَارَةً اُخْرٰى فَيُرْسِلَ
نہ پاؤ گے۔(٦٨) کیا تم اس بات سے خود کو امن میں سمجھتے ہوکہ وہ تمہیں دوبارہ سمندر میں لے جائے
عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّيْحِ فَيُغْرِقَكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ ۙ ثُمَّ لَا تَجِدُوْا
اور تم پر کشتیوں کو توڑنے والی شدید آندھی بھیج دے پھرتمہارے کفر کے باعث تمہیں غرق کردے پھر تم اپنے لیے
لَكُمْ عَلَيْنَا بِهٖ تَبِيْعًا ﴿٦٩﴾ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ
اس پر پیچھا کرنے والا نہ پاؤ گے۔(٦٩) بیشک ہم نے نسلِ آدم کو مکرم کردیا ہے اورہم نے اُنہیں خشکی اور سمندر میں
وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ
سواری دی اور ہم نے اُنہیں پاکیزہ چیزوں میں رزق دیا اور ہم نے بہت سی چیزوں پر اُن کوفضیلت دی
خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ﴿٧٠﴾ يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ ۚ فَمَنْ ع ١٠/٧
جن کو ہم نے فضلیت کے ساتھ پیدا کیا ہے۔(٧٠) جس دن ہم تمام لوگوں کواُن کے اماموں کے ساتھ بلائیں گے پس جس کو اس کا
اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاُولٰٓئِكَ يَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ وَلَا يُظْلَمُوْنَ
اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تووہ اپنے اعمال نامے کوپڑھیں گے اوران میں ذرّہ بھرظلم
فَتِيْلًا ﴿٧١﴾ وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى
نہیں پائیں گے۔(٧١) اور جو شخص اس دنیا میں اندھا رہا وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا
وَاَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿٧٢﴾ وَاِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ
اور وہ راستے سے ہٹ چکا ہوگا۔(٧٢) اور وہ چاہتے تھے کہ آپ کو اس چیز سے آزمائش میں ڈال دیں جو ہم نے
اِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهٗ ۖ وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِيْلًا ﴿٧٣﴾ وَلَوْلَآ
آپ کی طرف وحی کی کہ آپ ہماری طرف کوئی بات منسوب کردیں،اوراگرایسا ہوتا تو وہ ضرورآپ کواپنا دوست بنالیتے۔(٧٣)اوراگرہم آپ کو
اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيْلًا ﴿٧٤﴾ اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ
ثابت قدم نہ رکھتے تو قریب تھا کہ تھوڑا سا اُن کی طرف مائل ہوجاتے ۔(٧٤) اگر ایسا ہوتا تو ہم
ضِعْفَ الْحَيٰوةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيْرًا ﴿٧٥﴾
آپ کو زندگی اور موت کی دُہری تکلیف دیتے پھر آپ اس پر ہمارے لیے مددگار نہ پاتے۔(٧٥)
وَاِنْ كَادُوْا لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ لِيُخْرِجُوْكَ مِنْهَا وَاِذًا
اور قریب تھا کہ وہ آپ کو سرزمین مکّہ سے پریشان حال کر دیں تاکہ آپ کو وہاں سے نکال دیں اور اس وقت

لَّا یَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۷۶﴾ سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ

اُن میں سے سوائے چند ایک کے آپ کے پیچھے نہ ٹھہرتے۔(۷۶) یہ طریقہ اُن کا ہے جن کو ہم نے آپ سے پہلے رسول بنا کر بھیجا

ع ۸/۸ مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِیْلًا ﴿۷۷﴾ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ

اور آپ ہمارے دستور کو بدلتا ہوا نہ پائیں گے۔(۷۷) سورج ڈھلنے سے لے کر رات کی تاریکی تک

الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ

نماز یعنی ظہرؔ، عصرؔ، مغربؔ، عشاءؔ پڑھو اور فجر کو قرآن پڑھا کرو، بیشک صبح کے وقت قرآن کا پڑھنا قیامت

مَشْهُوْدًا ﴿۷۸﴾ وَمِنَ الَّیْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ

کو گواہی دے گا۔(۷۸) اور رات کے کچھ حِصّہ میں تہجد پڑھیں جو آپ کے لیے نفل ہے۔ قریب ہے کہ آپ کا رب

رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴿۷۹﴾ وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ

آپ کو مقام محمود پر مبعوث کر دے۔(۷۹) اور دُعا کیجیے کہ اے میرے رب مجھے سچائی کے ساتھ مدینے میں داخل کر اور مکّے سے سچائی

اَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا ﴿۸۰﴾

کے ساتھ نکال اور میرے لیے اپنے ہاں سے غلبہ دینے والا مددگار عطا کر۔(۸۰)

وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ؕ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ﴿۸۱﴾

اور فرما دیجیے کہ حق آگیا اور باطل مٹ گیا بیشک باطل کو نابود ہونا ہی تھا۔ (۸۱)

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۙ وَلَا یَزِیْدُ

اور قرآن میں ہم نے وہ چیز اُتاری ہے جو مومنوں کے لیے شفاء اور رحمت ہے۔ اور ظلم کرنے والوں

الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا ﴿۸۲﴾ وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَی الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَ

کے لیے اس قرآن سے خسارہ ہی بڑھتا ہے۔(۸۲) اور انسان پر جب ہم کوئی انعام کرتے ہیں تو وہ ہم سے

نَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ یَئُوْسًا ﴿۸۳﴾ قُلْ كُلٌّ یَّعْمَلُ عَلٰی

منہ پھیر لیتا ہے۔اور جب اسے کوئی تکلیف ملتی ہے تو مایوس ہوجاتا ہے۔(۸۳) فرما دیجیے کہ ہر کوئی اپنی سوچ کے مطابق

ع ۹/۹ شَاكِلَتِهٖ ؕ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰی سَبِیْلًا ﴿۸۴﴾ وَیَسْئَلُوْنَكَ عَنِ

عمل کرتا ہے۔ پس تمہارا رب جانتا ہے کہ کون ہدایت والے راستے پر ہے۔(۸۴) اور آپ سے روح کے بارے میں

الرُّوْحِ ؕ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا

سوال کرتے ہیں آپ فرما دیجیے کہ روح میرے رب کا اَمر ہے اور تمہیں اس کے متعلق قلیل سا علم

● غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا ● تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا
● اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز کھڑا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے
● مدّ ،، ~ تین الف کے برابر ~ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

قَلِیْلًا ﴿۸۵﴾ وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ اِلَیْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ

دیا گیا ہے۔ (۸۵) اور اگر ہم چاہتے جو ہم نے آپ کی طرف وحی کی ہے اسے واپس لے جاتے پھر آپ کوئی ایسا نہ پاتے جو

لَكَ بِهٖ عَلَیْنَا وَكِیْلًا ﴿۸۶﴾ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ

آپ کے لیے ہمارے حضور حمایت کرتا۔(۸۶) مگر یہ آپ کے رب کی رحمت میں سے ہے۔ بیشک آپ پر اُس کا

عَلَیْكَ كَبِیْرًا ﴿۸۷﴾ قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰۤى اَنْ یَّاْتُوْا

بہت بڑا فضل ہے۔(۸۷) فرما دیجیے کہ تمام انسان اور جن اس بات پر مجتمع ہوجائیں کہ وہ اس قرآن کی

بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ

مثل لے آئیں تو وہ اس کی مانند ہرگز نہ لاسکیں گے چاہے اُن کے بعض آپس میں مددگار

ظَهِیْرًا ﴿۸۸﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ز

بن جائیں۔ (۸۸) اور بیشک ہم نے لوگوں کے لیے اس قرآن میں طرح طرح کی مثالیں بیان کی ہیں

فَاَبٰۤى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۸۹﴾ وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ

مگر اکثر لوگوں نے انکار کردیا تاکہ اِسے تسلیم نہ کریں۔ (۸۹) اور کفار کہنے لگے ہم آپ پر ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک کہ

لَنَا مِنَ الْاَرْضِ یَنْۢبُوْعًا ﴿۹۰﴾ اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّ

آپ ہمارے لیے زمین میں چشمہ جاری نہ کردیں۔ (۹۰) یا آپ کے لیے کھجوروں اور انگوروں کا باغ ہو، آپ اس میں

عِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِیْرًا ﴿۹۱﴾ اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا

بہتی ہوئی نہریں جاری کردیں۔ (۹۱) آپ ہم پر آسمان کو گرادیں جیسا کہ

زَعَمْتَ عَلَیْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِیَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓىِٕكَةِ قَبِیْلًا ﴿۹۲﴾ اَوْ یَكُوْنَ

آپ کا خیال ہے کہ یہ ٹکڑے ٹکڑے ہوکر ہم پر گر پڑے گا یا آپ اللہ تعالیٰ کو یا فرشتوں کو ہمارے سامنے لے آئیں۔(۹۲) یا آپ کے لیے

لَكَ بَیْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِی السَّمَآءِ ؕ وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِیِّكَ

ایک سونے کا گھر بن جائے یا آپ آسمان پر چڑھ جائیں۔ اور ہم پھر بھی ہرگز ایمان نہ لائیں گے

حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَیْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ؕ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا

جب تک ہم پر ایک کتاب نہ اُتار لاؤ جسے ہم پڑھیں۔ آپ فرمادیں میرا رب پاک ہے میں کون ہوں، مگر بندے کی

بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿۹۳﴾ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ یُّؤْمِنُوْۤا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰۤى ع ۹ ۱۰

صُورت میں رسول ہوں۔(۹۳) اورکس بات نے لوگوں کو ایمان لانے سے روکا ہوا ہے جبکہ اُن کے پاس ہدایت

غُنّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا ● تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا
● اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو غیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز کھڑی پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے
● مدّ: تین الف کے برابر سے پانچ الف کے برابر لمبا کرکے پڑھنا واجب ہے

اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿۹۴﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ فِی الْاَرْضِ

آگئی ہے مگر یہ کہ وہ کہنے لگے کہ اللہ نے ایک بندے کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔ (۹۴) فرما دیجیے اگر زمین میں

مَلٰٓىِٕكَةٌ یَّمْشُوْنَ مُطْمَىِٕنِّیْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَیْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا

فرشتے ہوتے جو اطمینان سے چلتے پھرتے تو ہم ضرور اُن پر آسمان سے کوئی فرشتہ رسول بنا کر

رَّسُوْلًا ﴿۹۵﴾ قُلْ كَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًۢا بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ

بھیج دیتے۔(۹۵) فرما دیجیے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ کا گواہ ہونا کافی ہے۔ بیشک وہ اپنے بندوں کی

خَبِیْرًۢا بَصِیْرًا ﴿۹۶﴾ وَمَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَنْ

خبر رکھنے والا دیکھنے والا ہے۔(۹۶) اور جسے اللہ ہدایت دے وہی ہدایت یافتہ ہے۔ اور جو کوئی گمراہ ہوجائے تو آپ اُن کے لیے

تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَنَحْشُرُهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلٰی

اُس کے سوا کوئی حمایتی نہیں پائیں گے۔ اور ہم قیامت کے روز اس حال میں اُنہیں جمع کریں گے

وُجُوْهِهِمْ عُمْیًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا ؕ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ

کہ وہ اپنے چہروں کے بل اَندھے، گونگے اور بہرے ہونگے۔ اُن کا ٹھکانہ جہنم ہے جب کبھی اس کی تپش ہلکی پڑنے لگے گی تو ہم اُسے

سَعِیْرًا ﴿۹۷﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا النصف

اور بھڑکا دیں گے۔ (۹۷) یہ اُن کی سزا ہے کہ اُنہوں نے ہماری آیتوں کے ساتھ انکار کیا اور کہنے لگے کہ جب ہم ہڈیاں

عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِیْدًا ﴿۹۸﴾ اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّ

اور ریزہ ریزہ ہوجائیں گے کیا ہم ازسرنو پیدا کرکے اُٹھائے جائیں گے۔(۹۸) کیا اُنہوں نے نہیں دیکھا

اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰٓی اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ

کہ اللہ نے ہی آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے وہ اس پر بھی قادر ہے کہ وہ ان جیسا پیدا کردے۔

وَجَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَیْبَ فِیْهِ ؕ فَاَبَی الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۹۹﴾ قُلْ

اور اُس نے اُن کے لیے عمر کی حد مقرر کردی ہے جس میں شک نہیں ہے۔ پس ظالموں نے ناشکری کے طور پر اس کا بھی انکار کردیا۔(۹۹) آپ فرما دیجیے

لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآىِٕنَ رَحْمَةِ رَبِّیْٓ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْیَةَ

کہ اگر تم میرے رب کی رحمت کے خزانوں کے مالک ہوتے تو اُنہیں بھی خرچ ہونے کے خوف سے

الْاِنْفَاقِ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ﴿۱۰۰﴾ ع وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسٰی تِسْعَ اٰیٰتٍۭ ع ۷

روکے رکھتے۔ اور انسان بڑا تنگ نظر ہے۔(۱۰۰) اور ہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نو روشن نشانیاں دیں۔

بَيِّنٰتٍ فَسْـَٔلْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِذْ جَآءَهُمْ فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ

پس بنی اسرائیل سے سوال کرو کہ جب وہ اُن کے پاس آئے تو فرعون نے اُن سے کہا

اِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰمُوْسٰی مَسْحُوْرًا ﴿۱۰۱﴾ قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ اَنْزَلَ هٰٓؤُلَآءِ

کہ بیشک اے موسیٰ (علیہ السلام) میں گمان کرتا ہوں کہ تم پر جادو کا اثر ہوگیا ہے۔(۱۰۱) اُنہوں نے کہا تو یقیناً جانتا ہے کہ اِن نشانیوں کو آسمانوں

اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ بَصَآئِرَ ۚ وَ اِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰفِرْعَوْنُ

اور زمین کے رب نے اُتارا ہے جو بصیرت انگیز ہیں۔ اور میرے خیال کے مطابق اے فرعون! تو

مَثْبُوْرًا ﴿۱۰۲﴾ فَاَرَادَ اَنْ یَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ وَمَنْ

ہلاک ہوجائے گا۔ (۱۰۲)تو اس نے ارادہ کیا کہ وہ اُنہیں اُس سرزمین سے نکال دے پس ہم نے اسے اور اس کے

مَّعَهٗ جَمِیْعًا ﴿۱۰۳﴾ لا وَّ قُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اسْكُنُوا

تمام ساتھیوں کو غرق کردیا۔(۱۰۳) اور اس کے بعد ہم نے بنی اسرائیل کو کہا اس زمین میں سکونت

الْاَرْضَ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِیْفًا ﴿۱۰۴﴾ ط وَبِالْحَقِّ

اختیار کرو، پھر جب آخرت کا وعدہ آجائے تو ہم سب کو اکٹھا کرکے لے آئیں گے۔(۱۰۴) اور ہم نے اِس قرآن کو

اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ؕ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ﴿۱۰۵﴾ وقف لازم

حق کے ساتھ اُتارا ہے اور حق ہی کے لیے نازل ہوا ہے۔ اور ہم نے آپ کو بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ (۱۰۵)

وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَی النَّاسِ عَلٰی مُكْثٍ وَّ نَزَّلْنٰهُ تَنْزِیْلًا ﴿۱۰۶﴾

اور قرآن کو ہم نے وقفے سے اُتارا تا کہ آپ اُسے لوگوں پر ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں اور ہم نے اسے بتدریج آہستہ آہستہ اُتارا ہے۔(۱۰۶)

قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا

آپ فرما دیں اِس پر ایمان لاؤ یا ایمان نہ لاؤ۔ بیشک جنھیں اس سے قبل علم دیا گیا ہے تو اُن پر جب اس کی

یُتْلٰی عَلَیْهِمْ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ﴿۱۰۷﴾ لا وَّ یَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ

تلاوت ہوتی ہے تو وہ ٹھوڑی کے بل سجدے میں گر پڑتے ہیں۔ (۱۰۷)اور کہتے ہیں کہ ہمارا رب پاک ہے یقیناً

اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ﴿۱۰۸﴾ وَیَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ یَبْكُوْنَ وَ

تمہارے رب کا وعدہ ہو کر رہنا تھا۔(۱۰۸) اور روتے ہوئے ٹھوڑی کے بل گر جاتے ہیں اور اس

یَزِیْدُهُمْ خُشُوْعًا ﴿۱۰۹﴾ السجدۃ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَیًّا مَّا السجدۃ ۴

قرآن سے اُن میں خشوع زیادہ ہوجاتا ہے۔ (۱۰۹) آپ فرما دیں کہ تم اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر پکارو غرض کہ

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا
تَفْخِیْم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا
قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (بؔ ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے
مَدّ: تین الف کے برابر - پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ وَ لَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَ لَا

تم جس طرح بھی پکارو یہ سب اُسی کے اچھے نام ہیں۔ اور اپنی نماز نہ زیادہ اونچی

تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿۱۱۰﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ

آواز سے اور نہ بالکل آہستہ پڑھو بلکہ ان کے درمیان کی اختیار کرو۔(۱۱۰) اور اِس طرح کہو کہ تمام حمد اللہ ہی کے لیے جس کا کوئی بیٹا نہیں ہے

لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِی الْمُلْكِ وَ لَمْ يَكُنْ

اور نہ اس کی بادشاہت میں کوئی دوسرا شریک ہے اور نہ ناتوانی کی وجہ

ع ۱۲ ۱۱ ۱۲ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ﴿۱۱۱﴾

سے اس کا کوئی مددکرنے والا ہے اور اس کی بڑائی کے لیے ہر وقت تکبیر کہتے رہو۔(۱۱۱)

سُوْرَةُ الْكَهْفِ ۱۸ مَكِّيَّةٌ ۶۹ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اٰيَاتُهَا ۱۱۰ رُكُوْعَاتُهَا ۱۲

سورۃ الکہف مکی ہے اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ اس میں ۱۱۰ آیات اور ۱۲ رکوع ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ

ہر طرح کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے اپنے بندے پر کتاب اُتاری ہے اور اس میں کسی طرح

عِوَجًا ﴿۱﴾ قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ

کی کجی نہیں ہے۔(۱) یہ کتاب سیدھی سادی ہے تاکہ اِس سے سخت عذاب سے ڈرایا جائے جو اُس کی طرف سے آنا ہے اور مومنوں کو

الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ﴿۲﴾ مَّاكِثِيْنَ فِيْهِ

جو صالح عمل کرتے ہیں اُنہیں بشارت دی جائے بیشک اُن کے لیے اجر حسنہ ہے۔(۲) جس میں وہ ہمیشہ

اَبَدًا ﴿۳﴾ وَّ يُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ﴿۴﴾ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ

رہیں گے۔ (۳) اور اُن کو بھی ڈرائیں جو کہتے ہیں کہ اللہ کے ہاں بیٹا ہے۔(۴) اُن کو بالکل

عِلْمٍ وَّ لَا لِاٰبَآئِهِمْ ؕ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ؕ اِنْ

عِلم نہیں ہے اور نہ اُن کے آباؤاجداد کو علم ہے۔ اُن کی بات جواُن کے منہ سے نکلتی ہے بڑی سخت ہے۔جوکچھ یہ کہتے

يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ﴿۵﴾ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ

وہ جھوٹ کے سوا کچھ نہیں ہے۔(۵) تو کیا آپ اپنی جان کو اس غم میں ختم کرلیں گے کہ وہ اس بات یعنی

يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ﴿۶﴾ اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً

قرآن پرایمان نہیں لاتے۔(۶) بیشک زمین پر جو کچھ بنایا گیا یہ اس کی زینت ہے

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تَفْخِیْم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (بؔ ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا

کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے

مَدّ ،، تین الف کے برابر ~ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَیُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ﴿۷﴾ وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَیْهَا

تاکہ لوگوں کو اس سے آزمایا جائے کہ کون اچھا عمل کرتا ہے۔(۷) اور اس زمین میں جو کچھ ہے اسے ہم ہی بنانے

صَعِیْدًا جُرُزًا ﴿۸﴾ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَ الرَّقِیْمِ ۙ

والے ہیں اسے ہم ختم کرکے ہموار میدان کردیں گے۔ (۸) کیا آپ خیال کرتے ہیں کہ اصحاب کہف اور اصحاب رقیم

كَانُوْا مِنْ اٰیٰتِنَا عَجَبًا ﴿۹﴾ اِذْ اَوَى الْفِتْیَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَاۤ

ہماری عجب نشانیوں میں سے تھے۔(۹)جب وہ نوجوان غار میں پناہ لینے والے تھے اُنہوں نے کہا کہ اے ہمارے رب

اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّ هَیِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ﴿۱۰﴾ فَضَرَبْنَا عَلٰۤى

ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا کر اورہمارے کام میں ہدایت مہیا کردے۔ (۱۰) پس ہم نے اُن کے کانوں پر

اٰذَانِهِمْ فِی الْكَهْفِ سِنِیْنَ عَدَدًا ﴿۱۱﴾ ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَیُّ

پردہ ڈال دیا کئی سال غار میں سوئے رہے۔(۱۱) پھر ہم نے اُنہیں اُٹھایا تا کہ دیکھیں اُن دونوں

الْحِزْبَیْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْۤا اَمَدًا ﴿۱۲﴾ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَیْكَ نَبَاَهُمْ ع ۱۲ ۱۳

گروہوں میں سے کس نے اچھی طرح یادرکھا ہے کہ وہ غار میں کتنی مدت رہے پھرہم نے اُنہیں جگادیا۔(۱۲) اے محبوب! ہم حق کے ساتھ آپ پر قصے

بِالْحَقِّ ؕ اِنَّهُمْ فِتْیَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى ﴿۱۳﴾ وَّ رَبَطْنَا

بیان کرتے ہیں۔ بیشک وہ نوجوان تھے جو اپنے رب پر ایمان لائے اورہم نے ان کے لیے ہدایت میں اضافہ کردیا۔(۱۳) اورہم نے اُن

عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ

کے دلوں کو مربوط کردیا جب وہ کھڑے ہوئے۔ تو کہنے لگے کہ ہمارا رب آسمانوں اور زمین کا رب ہے

لَنْ نَّدْعُوَاۡ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَاۤ اِذًا شَطَطًا ﴿۱۴﴾ هٰۤؤُلَآءِ قَوْمُنَا

ہم اس کے علاوہ کسی اورمعبود کی ہرگز پوجانہیں کریں گے اگر ایسا کیا تو ہم نے ضرور اللہ سے دوری کی بات کی۔(۱۴) یہ ہماری قوم ہے

اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً ؕ لَوْ لَا یَاْتُوْنَ عَلَیْهِمْ بِسُلْطٰنٍۭ بَیِّنٍ ؕ

اس نے اللہ کے سوا اور معبود بنا لیے ہیں۔ اُن کے اوپر کوئی روشن دلیل کیوں نہیں لاتے

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ﴿۱۵﴾ وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ

پس اس سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹا بہتان لگاتا ہے۔(۱۵) اور جب تم اُن لوگوں سے

وَمَا یَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗۤا اِلَى الْكَهْفِ یَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ

کنارہ کش ہوگئے اور جن کی وہ اللہ کے سوا پوجا کرتے ہیں ،پس آؤ غار میں پناہ لے لوتمہارارب تمہارے لیے اپنی رحمت کو

رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ﴿١٦﴾ وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا

وسیع کردے گا اور تمہارے لیے تمہارے کاموں میں آسانیاں مہیا کردے گا۔(١٦) اور اے محبوب! جب آپ سورج کو طلوع ہوتا دیکھیں گے

طَّلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَاِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ

تو وہ اُن کے غار سے ہٹ کر دائیں جانب سے گزر جاتا اور جب سورج غروب ہوتا ہے تو وہ بائیں جانب

ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ مَنْ

سے کتراتا ہوا غروب ہوجاتا اور وہ اس غار کی کھلی جگہ میں تھے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی

يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا

نشانیوں میں سے ہے۔ جسے اللہ ہدایت دے تو وہی ہدایت یافتہ ہے۔ اور جس شخص کو وہ گمراہ کردے تو اس کے لیے تُو ہرگز کوئی دوست

ع ٥ ١٤ ٢

مُّرْشِدًا ﴿١٧﴾ وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ ۖۗ وَّنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ

راہنمائی کرنے والا نہ پائے گا۔(١٧) اور تم خیال کروگے کہ وہ جاگ رہے ہیں حالانکہ وہ حالت نیند میں ہیں اور ہم اُن کی دائیں اور بائیں جانب سے

الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ۖۗ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ؕ

کروٹیں بدلتے رہتے ہیں اور اُن کا کتا غار کے دروازے پر دونوں پاؤں پھیلائے بیٹھا رہا۔

لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ﴿١٨﴾

اگر تم اُنہیں جھانک کر دیکھتے تو منہ پھیر کر بھاگ جاتے اور اُن کو دیکھ کر گھبراہٹ میں پڑجاتے۔(١٨)

وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَآءَلُوْا بَيْنَهُمْ ؕ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ

اور پھر ہم نے ایسے ہی اُن کو بیدار کردیا تاکہ وہ آپس میں تبادلہ خیال کرلیں۔ اُن میں سے ایک کہنے والے نے کہا تم نے یہاں

لَبِثْتُمْ ؕ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا

کتنا عرصہ گزارا ہے۔ تو ان میں سے بعض نے کہا کہ ہم ایک دن یا اس کا کچھ حصہ یہاں ٹھہرے ہیں، وہ کہنے لگے کہ تم نے جتنا

لَبِثْتُمْ ؕ فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ

عرصہ یہاں قیام کیا ہے تمہارا رب بہتر جانتا ہے۔ پس اپنے میں سے کسی ایک کو یہ سکے دے کر شہر کی طرف بھیجو، پس وہ دیکھے کہ

اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ

پاکیزہ کھانا کہاں ہے۔ پھر وہ تمہارے لیے اس میں سے کھانا لے آئے اور یہ سب کام چپکے سے کرلے تاکہ تمہارے بارے میں کسی اور

بِكُمْ اَحَدًا ﴿١٩﴾ اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ

کو خبر نہ ہو۔(١٩) بیشک اگر اُنہیں تمہارا پتہ چل گیا تو وہ تمہیں سنگسار کر ڈالیں گے یا تمہیں اپنے مذہب

نصف القرآن باعتبار عدد الحروف بان التاء بعد اللام من النصف الاول والام الثانية من النصف الاخير ١٢

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تَفْخِیْم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (بؔ ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا

کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے

مَدّ ،،۔تین الف کے برابر ~ پانچ الف کے برابر لمبا کرکے پڑھنا واجب ہے

فِیْ مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْٓا اِذًا اَبَدًا ﴿۲۰﴾ وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ

میں واپس لوٹا دیں گے اور پھر تم کبھی بھی فلاح نہیں پاؤ گے۔(۲۰) اور اسی طرح ہم نے وہاں کے لوگوں کو آگاہ کردیا

لِيَعْلَمُوْٓا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيْهَا ۚ اِذْ

تاکہ وہ جان لیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت کے آنے میں کوئی شک نہیں ہے۔ جب

يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا ۭ رَبُّهُمْ

وہ بستی والے اُن کے متعلق آپس میں بحث وتکرار کرنے لگے تو کہنے لگے کہ اِن کی غار پرکوئی عمارت تعمیر کردو،اُن

اَعْلَمُ بِهِمْ ۭ قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓی اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ

کا رب اُنہیں خوب جانتا ہے۔وہ لوگ جواپنے کام میں غالب تھے کہنے لگے کہ ہم اُن پر ایک مسجد

مَّسْجِدًا ﴿۲۱﴾ سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ

بنادیں گے۔ (۲۱) عنقریب لوگ کہیں گے کہ اصحاب کہف تین تھے اور چوتھا اُن کا کتا تھا اور کچھ کہیں گے کہ وہ پانچ تھے اور چھٹا

كَلْبُهُمْ رَجْمًۢا بِالْغَيْبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ۭ قُلْ رَّبِّيْٓ

اُن کا کتا تھا یہ سب خیالی قیاس آرائیاں ہیں اور کچھ کہیں گے کہ وہ سات تھے اور آٹھواں اُن کا کتا تھا۔ آپ فرما دیجئے کہ اُن کی اصل

اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ ڣ فَلَا تُمَارِ فِيْهِمْ اِلَّا مِرَاۗءً

گنتی کے بارے میں میرے رب ہی کوعلم ہے سوائے چندایک کے اُن کے بارے میں کوئی کچھ نہیں جانتا پس اُن کے متعلق بحث نہ کرومگر سرسری

ظَاهِرًا ۠ وَّلَا تَسْتَفْتِ فِيْهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا ﴿۲۲﴾ وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَايْءٍ اِنِّيْ ع ۳ ۵ ۱۵

اظہار خیال کرسکتے ہواور ان کے بارے میں اہل کتاب میں سے کسی سے کچھ نہ دریافت کرو۔(۲۲) اور ہرگز کسی کام کے متعلق یہ نہ کہنا کہ

فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ﴿۲۳﴾ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ اللّٰهُ ۡ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ وَقُلْ

میں اِسے کل کردوں گا۔(۲۳) سوائے اس کے کہ جو اللہ چاہے۔ اور اپنے رب کا ذکر کروجب کہ تجھے یاد کرنا بھول جائے اور یوں کہو

عَسٰٓی اَنْ يَّهْدِيَنِ رَبِّيْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا ﴿۲۴﴾ وَلَبِثُوْا فِيْ كَهْفِهِمْ

کہ قریب ہے کہ میرا رب ہدایت کا راستہ دکھا دے۔(۲۴) اور اہل کتاب کہتے ہیں کہ وہ اپنے غار میں

ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا ۚ لَهٗ

تین سو سال ٹھہرے یا نو سال اورٹھہرے یعنی ۳۰۹ سال ۔(۲۵) آپ فرمادیں کہ جتنا عرصہ وہ ٹھہرے اللہ جانتا ہے۔

غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ ۭ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ

آسمانوں اور زمین کا غیب اسی کے لیے ہے۔کیا خوب وہ دیکھتا ہے اور کیسا خوب سنتا ہے۔ اس کے سوا اُن کے لیے کوئی

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تَفْخِیْم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (بّ ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا

کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے

"مَدّ"۔ تین الف کے برابر ~ پانچ الف کے برابر لمبا کرکے پڑھنا واجب ہے

مِنۡ وَّلِیٍّ ۫ وَّ لَا یُشۡرِکُ فِیۡ حُکۡمِہٖۤ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ وَ اتۡلُ مَاۤ اُوۡحِیَ اِلَیۡکَ مِنۡ

دوست نہیں ہے اور نہ وہ اپنے حکم میں کسی کو شریک کرتا ہے۔(۲۶) اور اس کتاب کی تلاوت کیجیے جو آپ کے رب نے

کِتَابِ رَبِّکَ ۚؕ لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمٰتِہٖ ۚ۟ وَ لَنۡ تَجِدَ مِنۡ دُوۡنِہٖ مُلۡتَحَدًا ﴿۲۷﴾

آپ کی طرف وحی کی ہے۔ اس کے کلمات کوئی بدل نہیں سکتا۔ اور تم ہرگز اُس کے سوا کوئی جائے پناہ نہ پاؤ گے۔ (۲۷)

وَ اصۡبِرۡ نَفۡسَکَ مَعَ الَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ رَبَّہُمۡ بِالۡغَدٰوۃِ وَ الۡعَشِیِّ

اور اپنے نفس کو اُن لوگوں کے ساتھ صبر میں شامل رکھو جو اپنے رب کو صبح و شام یاد کرتے ہیں وہ

یُرِیۡدُوۡنَ وَجۡہَہٗ وَ لَا تَعۡدُ عَیۡنٰکَ عَنۡہُمۡ ۚ تُرِیۡدُ زِیۡنَۃَ الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا ۚ

اس کی رضا چاہتے ہیں اور آپ کی نگاہیں اُن سے غیر متوجہ نہیں ہونی چاہئیں کہ آپ دنیا کی زندگی کی زینت کے خواہش مند ہونا چاہیں

وَ لَا تُطِعۡ مَنۡ اَغۡفَلۡنَا قَلۡبَہٗ عَنۡ ذِکۡرِنَا وَ اتَّبَعَ ہَوٰىہُ وَ کَانَ اَمۡرُہٗ

اور جن کا دل ہم نے ذکر سے غافل کردیا ہے اُن کی اطاعت نہ کرو کیوں کہ وہ اپنی خواہش کا پیروکار ہے اور اُس کا معاملہ

فُرُطًا ﴿۲۸﴾ وَ قُلِ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّکُمۡ ۟ فَمَنۡ شَآءَ فَلۡیُؤۡمِنۡ وَّ مَنۡ شَآءَ

الثلثة

حد سے گزر گیا ہے ۔(۲۸) اور فرما دیجیے کہ حق تمہارے رب کی طرف سے ہے، پس جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے انکار کرے۔

فَلۡیَکۡفُرۡ ۙ اِنَّاۤ اَعۡتَدۡنَا لِلظّٰلِمِیۡنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِہِمۡ سُرَادِقُہَا ؕ وَ اِنۡ

بیشک ہم نے ظالموں کے لیے آگ تیار کر رکھی ہے۔ جس کی چار دیواری اُن کا احاطہ کیے ہوگی۔ اور اگر وہ

یَّسۡتَغِیۡثُوۡا یُغَاثُوۡا بِمَآءٍ کَالۡمُہۡلِ یَشۡوِی الۡوُجُوۡہَ ؕ بِئۡسَ الشَّرَابُ ؕ وَ

پانی کی طلب کریں گے تو پگھلے ہوئے تانبے کی مانند گرم پانی دیا جائے گا جواُن کے منہ کو بھون ڈالے گا کیسا بُرا مشروب ہے اور

سَآءَتۡ مُرۡتَفَقًا ﴿۲۹﴾ اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِیۡعُ اَجۡرَ

کیسی تکلیف دہ قرار گاہ ہے۔(۲۹) بیشک جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کیے بیشک ہم اچھے عمل کرنے والوں کا اجر

مَنۡ اَحۡسَنَ عَمَلًا ﴿ۚ۳۰﴾ اُولٰٓئِکَ لَہُمۡ جَنّٰتُ عَدۡنٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہِمُ

ضائع نہیں کرتے۔(۳۰) ایسے لوگوں کے لیے جنت عدن ہے جہاں باغوں کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی

الۡاَنۡہٰرُ یُحَلَّوۡنَ فِیۡہَا مِنۡ اَسَاوِرَ مِنۡ ذَہَبٍ وَّ یَلۡبَسُوۡنَ ثِیَابًا

اُن کو وہاں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے وہ سبز رنگ کے لباس پہنیں گے

خُضۡرًا مِّنۡ سُنۡدُسٍ وَّ اِسۡتَبۡرَقٍ مُّتَّکِئِیۡنَ فِیۡہَا عَلَی الۡاَرَآئِکِ ؕ نِعۡمَ

جو باریک ریشمی کپڑے اور موٹے ریشمی کپڑے کا بنا ہوگا وہاں تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے کیسا اچھا ثواب ہے

غُنّہ: نون مشدد داور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا ● کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے
مدّ: تین الف کے برابر ~ پانچ الف کے برابر لمبا کرکے پڑھنا واجب ہے

ع ٩/١٦

الثَّوَابُ ؕ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ﴿٣١﴾ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا

اور کیسی عمدہ آرام گاہ ہے۔(۳۱) اُن کے سامنے دو آدمیوں کی مثال بیان کیجیے، ان میں سے

لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ اَعْنَابٍ وَّحَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّجَعَلْنَا

ایک کو ہم نے انگوروں کے دو باغ دیے اور دونوں باغوں کے گرد کھجور کے درختوں کی چاردیواری بنا دی

بَيْنَهُمَا زَرْعًا ﴿٣٢﴾ كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْـًٔا ۙ وَّ

اور ان کے درمیان کھیتی اُگادی۔(۳۲) دونوں باغوں کا پھل بہت پیدا ہوا اور پیداوار میں کمی نہ رہی۔ اور دونوں کے درمیان

فَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ﴿٣٣﴾ وَّكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ

نہر بھی جاری کردی۔(۳۳) اوراس کے پاس اوربھی پھل تھے۔تو وہ اپنے ساتھی سے بحث وتکرار کے درمیان بولا کہ میں تم سے مال میں کثرت رکھتا

اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا ﴿٣٤﴾ وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ

ہوں اور آدمیوں کی تعداد میں بھی زیادہ تعداد رکھتا ہوں۔(۳۴) اور اپنے باغ میں داخل ہوا جب کہ وہ اپنی جان پر ظلم کرنے والا تھا۔

قَالَ مَآ اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖٓ اَبَدًا ﴿٣٥﴾ وَّمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّ

کہنے لگا کہ میرا خیال ہے کہ یہ باغ کبھی تباہ نہ ہوگا۔(۳۵) اور میں گمان نہیں رکھتا کہ کبھی قیامت قائم ہوگی اوراگر مجھے اپنے رب

لَئِنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّيْ لَاَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ﴿٣٦﴾ قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ

کی طرف لوٹا بھی دیا گیا تو بے شک میں اس سے بہتر پلٹنے کی جگہ پاؤں گا۔(۳۶) اس کے ساتھی نے اس سے کہا جب کہ وہ تبادلہ خیال کررہے تھے

وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَكَفَرْتَ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ

کہ کیا تو اُس ذات کاانکار کرتا ہے جس نے تجھے مٹی سے بنایا پھر نطفہ سے پیدا کیا پھر تجھے درست کرکے مرد بنا

ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ﴿٣٧﴾ لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ﴿٣٨﴾ وَلَوْلَآ

دیا۔(۳۷) لیکن میں تو کہتا ہوں کہ وہی اللہ ہے جو میرا رب ہے اور میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔(۳۸) اورایسا کیوں

اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ اِنْ تَرَنِ اَنَا

نہ ہوا کہ جب تو باغ میں داخل ہوا توکہتا کہ جو اللہ چاہے،اللہ کی قوت کے بغیر کچھ نہیں ہے اگرچہ تونے مجھے

اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ﴿٣٩﴾ فَعَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ

مال اور اولاد میں کم دیکھا ہے۔(۳۹) پس قریب ہے کہ میرا رب مجھے تیرے باغ سے بہتر چیز عطا کردے اورتیرے باغ

وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا ﴿٤٠﴾ اَوْ

پر آسمان سے کوئی آفت بھیج دے تو تیرا باغ ایک چٹیل میدان بن جائے۔(۴۰) یا

غُنّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ۞ تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ۞ قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو غنہ (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے
مدّ: تین الف کے برابر یا پانچ الف کے برابر لمبا کرکے پڑھنا واجب ہے

یُصۡبِحَ مَآؤُهَا غَوۡرًا فَلَنۡ تَسۡتَطِیۡعَ لَهٗ طَلَبًا ﴿۴۱﴾ وَاُحِیۡطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصۡبَحَ

اس کا پانی زمین کی گہرائی میں جذب ہوجائے کہ تم اُس کو تلاش کرنے کے باوجود نہ پاسکو۔(۴۱) اور اس کے پھلوں کا محاسبہ ہوگیا

یُقَلِّبُ كَفَّيۡهِ عَلٰى مَاۤ اَنۡفَقَ فِيۡهَا وَهِىَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوۡشِهَا وَيَقُوۡلُ

پس وہ اس مال پر جو اس نے باغ پر خرچ کیا تھا ہاتھ ملتا رہ گیا اور وہ اپنے باغ کے چھپروں پر گرا پڑا تھا اور کہنے لگا

يٰلَيۡتَنِىۡ لَمۡ اُشۡرِكۡ بِرَبِّىۡۤ اَحَدًا ﴿۴۲﴾ وَلَمۡ تَكُنۡ لَّهٗ فِئَةٌ يَّـنۡصُرُوۡنَهٗ مِنۡ

کاش میں نے کسی کو اپنے رب کا شریک نہ ٹھہرایا ہوتا۔ (۴۲) اور اس کے پاس کوئی جماعت نہ تھی جو اللہ کے سوا اس کی مدد کرتی

دُوۡنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مُنۡتَصِرًا ﴿۴۳﴾ؕ هُنَالِكَ الۡوَلَايَةُ لِلّٰهِ الۡحَـقِّ ؕ هُوَ خَيۡرٌ

اور نہ وہ اس قابل تھا کہ بدلہ لے۔(۴۳) یہاں سے ثابت ہوتا ہے کہ سارا اختیار اللہ کا ہے جو حق ہے۔ اس کا ثواب بہتر ہے

ثَوَابًا وَّ خَيۡرٌ عُقۡبًا ﴿۴۴﴾ وَاضۡرِبۡ لَهُمۡ مَّثَلَ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا كَمَآءٍ ع ۵ ۱۳ ۱۷

اور عاقبت کا اچھا ہونا اُسی کے پاس ہے۔(۴۴) اور اُن سے دنیا کی زندگی میں ایک مثال بیان فرما دیجیے ۔ وہ مثال یہ ہے کہ

اَنۡزَلۡنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخۡتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الۡاَرۡضِ فَاَصۡبَحَ هَشِيۡمًا

جیسے ہم نے آسمان سے پانی اُتارا اس سے زمین پر بہت سی نباتات اُگ آئیں۔جو پھرخشک گھاس کی مانند ہوگئیں

تَذۡرُوۡهُ الرِّيٰحُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ مُّقۡتَدِرًا ﴿۴۵﴾ اَلۡمَالُ وَالۡبَنُوۡنَ

جسے ہوائیں اُڑائے پھرتی ہیں۔ اور اللہ ہرچیز پرقدرت رکھنے والاہے۔ (۴۵) مال اور بیٹے دنیا کی زندگی کی

زِيۡنَةُ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ۚ وَالۡبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيۡرٌ عِنۡدَ رَبِّكَ ثَوَابًا

زینت ہیں اورباقی رہنے والے صالح عمل ہیں اُن کاثواب آپ کے رب کے ہاں ہے جو بہتر اُمید سے

وَّ خَيۡرٌ اَمَلًا ﴿۴۶﴾ وَيَوۡمَ نُسَيِّرُ الۡجِبَالَ وَتَرَى الۡاَرۡضَ بَارِزَةً ۙ وَّ

وابستہ ہے۔(۴۶) اور جس دن ہم پہاڑوں کو چلا دیں گے تو تم زمین کو صاف میدان دیکھو گے

حَشَرۡنٰهُمۡ فَلَمۡ نُغَادِرۡ مِنۡهُمۡ اَحَدًا ﴿۴۷﴾ۚ وَعُرِضُوۡا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ؕ

اورہم اُنہیں اکٹھا کریں گے اُن میں سے ہم ایک کوبھی نہ چھوڑیں گے۔(۴۷)اور وہ سب اپنے رب کے حضور صف بستہ پیش ہوں گے۔

لَـقَدۡ جِئۡتُمُوۡنَا كَمَا خَلَقۡنٰكُمۡ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۢ بَلۡ زَعَمۡتُمۡ اَلَّنۡ نَّجۡعَلَ

پھر ہم کہیں گے آج تم ہمارے پاس اِس صورت میں آئے ہوجب کہ ہم نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا۔ بلکہ تمہارا خیال تھا کہ

لَـكُمۡ مَّوۡعِدًا ﴿۴۸﴾ وَوُضِعَ الۡكِتٰبُ فَتَرَى الۡمُجۡرِمِيۡنَ مُشۡفِقِيۡنَ مِمَّا

ہم ہرگزتمہارے لیےکوئی وعدے کاوقت مقررنہیں کریں گے۔(۴۸) اُن کے سامنے اعمال نامہ ہوگا آپ دیکھیں گے کہ اُس سے مجرم ڈر رہے ہوں

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ۔ تَفۡخِیۡم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ۔ قَلۡقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخۡفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (بؔ ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا ۔ کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے

مَدّ: تین الف کے برابر ۔ پانچ الف کے برابر لمبا کرکے پڑھنا واجب ہے

فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا

گے اور وہ کہیں گے ہائے افسوس اِس کتاب کو کیا ہو گیا ہے اس میں نہ کسی چھوٹے اور نہ کسی بڑے

كَبِيْرَةً اِلَّاۤ اَحْصٰىهَا ۚ وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ؕ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ

گناہ کو چھوڑا گیا ہے جس کا شمار نہ کر لیا گیا ہو جو کچھ اُنہوں نے کیا وہ سب اپنے سامنے حاضر پائیں گے اورتمہارا رب کسی پر

اَحَدًا ﴿۴۹﴾ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِيْسَ ؕ ع ۶ ۵ ۱۸

زیادتی نہیں کرتا۔(۴۹) اور یاد کروکہ جب فرشتوں سے کہا گیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کردیا،

كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ؕ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗۤ اَوْلِيَآءَ

وہ جنوں میں سے تھا پس اس نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی تو کیا تم میرے سوا اُسے اور اس کے متعلقات کو دوست بناتے ہو

مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ؕ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ﴿۵۰﴾ مَاۤ اَشْهَدْتُّهُمْ

حالانکہ وہ سب تمہارے دشمن ہیں، ظالموں کے لیے بُرا بدلہ ہے۔(۵۰) آسمانوں اور زمین کوجب

خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ۪ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ

پیدا کیا گیا تھا تو میں نے اُنہیں گواہ نہ بنایا تھا اور نہ اُن کو پیدا کرتے وقت اُن کوگواہ بنایا اور میں گمراہ کرنے والوں کو

الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ﴿۵۱﴾ وَيَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ

دست وبازو نہیں بناتا۔(۵۱) اور اُس دن اللہ فرمائے گا کہ میرے شریکوں کو بلاؤ جن کی نسبت تم خیال کرتے تھے

فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا ﴿۵۲﴾ وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ

کہ وہ اُن کی طرف داری کریں گے پھر وہ جواب نہ دیں گے اورہم اُن کے درمیان ہلاکت کی جگہ بنادیں گے۔(۵۲) اورجب مجرم آگ کودیکھیں گے

النَّارَ فَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ﴿۵۳﴾ وَلَقَدْ ع ۷ ۶ ۱۹

تو اُنہیں خیال آئے گا کہ اب وہ اس میں پڑنے والے ہیں مگر اس سے بچنے کی کوئی صورت نہ پائیں گے۔(۵۳) بیشک

صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ

ہم نے اِس قرآن میں لوگوں کے لیے تمام قسم کی مثالیں طرح طرح کے انداز میں بیان کردی ہیں۔ اور انسان سب چیزوں سے بڑھ کر

شَيْءٍ جَدَلًا ﴿۵۴﴾ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْۤا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰى وَيَسْتَغْفِرُوْا

جھگڑنے والا ہے۔(۵۴) اور لوگوں کوکس چیز نے منع کیا ہے جب کہ اُن کے پاس ہدایت آگئی ہے اور وہ اپنے

رَبَّهُمْ اِلَّاۤ اَنْ تَاْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ﴿۵۵﴾

رب سے بخشش طلب کریں سوائے اس کے کہ اُن کے پاس پہلوں کا طریقہ آئے یا اُن کے سامنے عذاب آجاتا۔(۵۵)

وَمَا نُرۡسِلُ الۡمُرۡسَلِيۡنَ اِلَّا مُبَشِّرِيۡنَ وَمُنۡذِرِيۡنَ ۚ وَيُجَادِلُ الَّذِيۡنَ

اور ہم رسولوں کو بشارت دینے والے ڈرانے والے بنا کر بھیجتے ہیں اور کفر کرنے والے

كَفَرُوۡا بِالۡبَاطِلِ لِيُدۡحِضُوۡا بِهِ الۡحَقَّ وَاتَّخَذُوۡۤا اٰيٰتِىۡ وَمَاۤ اُنۡذِرُوۡا

جھگڑتے ہیں تاکہ وہ اس سے حق کو مٹا دیں اور میری آیتوں کو اور جن سے ڈرائے گئے تھے

هُزُوًا ﴿۵۶﴾ وَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنۡ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعۡرَضَ عَنۡهَا وَنَسِىَ

اُنہیں مذاق بنالیا۔(۵۶) اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جسے اپنے رب کی آیتوں سے نصیحت کی گئی ہے مگر اُس نے اس سے

مَا قَدَّمَتۡ يَدٰهُ ؕ اِنَّا جَعَلۡنَا عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ اَكِنَّةً اَنۡ يَّفۡقَهُوۡهُ وَفِىۡۤ

منہ موڑ لیا اور جو کچھ اُس کے ہاتھوں نے بھیجا تھا اسے بھول گیا ہم نے اُن کے دلوں پر پردے ڈال دیے ہیں تاکہ وہ سمجھ نہ

اٰذَانِهِمۡ وَقۡرًا ؕ وَاِنۡ تَدۡعُهُمۡ اِلَى الۡهُدٰى فَلَنۡ يَّهۡتَدُوۡۤا اِذًا اَبَدًا ﴿۵۷﴾

سکیں اوراُن کے کانوں میں ثقالت آگئی ہے اور اگر آپ اُنہیں ہدایت کی طرف بلائیں تو پھر بھی وہ ہدایت کی طرف کبھی نہیں آئیں گے۔(۵۷)

وَرَبُّكَ الۡغَفُوۡرُ ذُو الرَّحۡمَةِ ؕ لَوۡ يُؤَاخِذُهُمۡ بِمَا كَسَبُوۡا لَعَجَّلَ لَهُمُ

اورآپ کا رب بخشنے والا بڑی رحمت والا ہے اگر وہ اُنہیں اُن کے اعمال کی بنا پر پکڑ لیتا تو اُنہیں بہت جلد عذاب

الۡعَذَابَ ؕ بَلۡ لَّهُمۡ مَّوۡعِدٌ لَّنۡ يَّجِدُوۡا مِنۡ دُوۡنِهٖ مَوۡئِلًا ﴿۵۸﴾ وَتِلۡكَ

دے دیتا۔بلکہ اُن کے لیے ایک وقت مقرر ہے اس وقت کوئی جائے پناہ نہیں پائیں گے۔(۵۸) اور یہ

الۡقُرٰٓى اَهۡلَكۡنٰهُمۡ لَمَّا ظَلَمُوۡا وَجَعَلۡنَا لِمَهۡلِكِهِمۡ مَّوۡعِدًا ﴿۵۹﴾ ع وَاِذۡ قَالَ ع ۸ ۶ ۲۰

بستیاں ہیں جن کو ہم نے ظلم کی وجہ سے ہلاک کر دیا اور ہم نے اُن کی ہلاکت کے لیے وقت مقرر کر دیا تھا۔(۵۹) اور جب حضرت موسیٰ علیہ السلام

مُوۡسٰى لِفَتٰٮهُ لَاۤ اَبۡرَحُ حَتّٰٓى اَبۡلُغَ مَجۡمَعَ الۡبَحۡرَيۡنِ اَوۡ اَمۡضِىَ حُقُبًا ﴿۶۰﴾

نے اپنے ساتھی سے کہا کہ میں چلتا رہوں گا جب تک کہ میں ایسی جگہ نہ پہنچ جاؤں جہاں دو بحر ملتے ہیں یا طویل مدت تک چلتا رہوں گا۔(۶۰)

فَلَمَّا بَلَغَا مَجۡمَعَ بَيۡنِهِمَا نَسِيَا حُوۡتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيۡلَهٗ فِى الۡبَحۡرِ

پھر جب دونوں اس مقام پر پہنچے جہاں دو پانی ملتے تھے دونوں مچھلی کو بھول گئے تو اس مچھلی نے بحر میں سُرنگ کی طرح

سَرَبًا ﴿۶۱﴾ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰٮهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدۡ لَقِيۡنَا مِنۡ سَفَرِنَا

اپنا راستہ بنالیا۔(۶۱) تو پھر جب وہ آگے چلے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے ساتھی سے کہا کہ ہمارے لیے صبح کا کھانا لاؤ بیشک سفر میں

هٰذَا نَصَبًا ﴿۶۲﴾ قَالَ اَرَءَيۡتَ اِذۡ اَوَيۡنَاۤ اِلَى الصَّخۡرَةِ فَاِنِّىۡ نَسِيۡتُ الۡحُوۡتَ ۫

ہم نے بڑی تھکان پائی ہے۔(۶۲) تو اُس نے کہا کہ کیا آپ نے دیکھا کہ جب ہم پتھر کے پاس ٹھہرے تو بیشک میں مچھلی بھول گیا۔

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا
اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (بؔ ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
مَدّ: تین الف کے برابر ــ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے
تَفۡخِيۡم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا قَلۡقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

وَمَآ اَنْسٰنِیْهُ اِلَّا الشَّیْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ ۚ وَاتَّخَذَ سَبِیْلَهٗ فِی الْبَحْرِ ۖۗ

شیطان نے مجھے بھلادیا تھا کہ میں اُس کے متعلق آپ کو بتاؤں، اس نے دریا میں اپنا راستہ بنالیا تھا،

عَجَبًا ﴿۶۳﴾ قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۖۗ فَارْتَدَّا عَلٰۤی اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ﴿۶۴﴾

بڑا تعجب ہے۔(۶۳) حضرت موسیٰ نے کہا یہی تو وہ ہے کہ جسے ہم تلاش کررہے تھے۔ پس دونوں اپنے قدموں کے نشانوں پر واپس آئے۔(۶۴)

فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَاۤ اٰتَیْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا

تو اُنھوں نے وہاں ہمارے بندوں میں سے ایک بندے کو پایا جسے ہم نے اپنے پاس سے رحمت دی تھی اورہم نے اُنھیں علمِ لدنّی

عِلْمًا ﴿۶۵﴾ قَالَ لَهٗ مُوْسٰی هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰۤی اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ

سکھلایا تھا۔(۶۵) حضرت موسیٰ نے اس بندے سے کہا کہ کیامیں آپ کی مصاحبت میں رہ سکتا ہوں تاکہ آپ مجھے ہدایت والا

رُشْدًا ﴿۶۶﴾ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا ﴿۶۷﴾ وَكَیْفَ تَصْبِرُ عَلٰی مَا

علم سکھا دیں۔(۶۶) تو اس نے کہا بیشک آپ میرے ساتھ صبر نہیں کرسکتے۔(۶۷) اور آپ کیسے صبر کریں گے جس پر کہ آپ کو

لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ﴿۶۸﴾ قَالَ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَاۤ اَعْصِیْ

پوری طرح خبر نہ ہو۔(۶۸) آپ نے کہا کہ اگر اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے اور میں آپ کے کسی حکم کی خلاف

لَكَ اَمْرًا ﴿۶۹﴾ قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِیْ فَلَا تَسْـَٔلْنِیْ عَنْ شَیْءٍ حَتّٰۤی اُحْدِثَ

ورزی نہیں کروں گا۔(۶۹) اللہ کے بندے نے کہا اگرآپ میرے ساتھ رہنا چاہتے ہیں تو مجھ سے کسی چیز کے بارے میں سوال نہ کرنا جب تک میں

لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ﴿۷۰﴾ ع فَانْطَلَقَا ٚ حَتّٰۤی اِذَا رَكِبَا فِی السَّفِیْنَةِ خَرَقَهَا ؕ قَالَ ۹ ع ۱۱ ۲۱

خوداس کا ذکر آپ سے نہ کروں۔(۷۰) پس دونوں چل پڑے یہاں تک کہ جب کشتی میں سوار ہوئے تو اُس نے اُس میں سوراخ کرڈالا۔تو حضرت

اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا ۚ لَقَدْ جِئْتَ شَیْـًٔا اِمْرًا ﴿۷۱﴾ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ

موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ آپ نے سوراخ اس لیے کیا ہے کہ اس کے سوار غرق ہوجائیں، بیشک یہ تم نے بہت بُرا کام کیا ہے۔(۷۱) اللہ کے بندے

اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا ﴿۷۲﴾ قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِیْ بِمَا نَسِیْتُ وَ

نے کہا کہ آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہ کرسکیں گے۔ (۷۲) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میری بھول پر مواخذہ نہ کیجیے اور

لَا تُرْهِقْنِیْ مِنْ اَمْرِیْ عُسْرًا ﴿۷۳﴾ فَانْطَلَقَا ٚ حَتّٰۤی اِذَا لَقِیَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ ۙ

مجھ پر میرے کام میں زیادہ سختی نہ کیجیے۔(۷۳) پھر چل پڑے۔ یہاں تک کہ ایک لڑکا ملا تو اس نے اسے قتل کر ڈالا۔

قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِیَّةًۢ بِغَیْرِ نَفْسٍ ؕ لَقَدْ جِئْتَ شَیْـًٔا نُّكْرًا ﴿۷۴﴾

حضرت موسیٰ نے کہا کہ کیا تم نے کسی جان کے بدلے کے بغیر ایک معصوم جان کو قتل کردیا بیشک آپ نے بڑا ناپسند کام کیا ہے۔(۷۴)

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ◆ تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ◆ قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
مَدّ: ۔۔تین الف کے برابر ۔۔پانچ الف کے برابر لمبا کرکے پڑھنا واجب ہے
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِیَ صَبْرًا ﴿٧٥﴾ قَالَ اِنْ

حضرت خضر نے کہا کہ کیا میں نے نہ کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ رہنے میں ہرگز صبر نہ کرسکیں گے۔(۷۵) حضرت موسیٰؑ نے کہا کہ اگر

سَاَلْتُكَ عَنْ شَیْءٍۭ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِیْ ۚ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ

میں اس کے بعد کسی چیز کے بارے آپ سے سوال کروں توآپ مجھے اپنے ساتھ نہ رکھیں۔ بیشک میری طرف سے

لَّدُنِّیْ عُذْرًا ﴿٧٦﴾ فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰۤی اِذَاۤ اَتَیَاۤ اَهْلَ قَرْیَةِ ِۣاسْتَطْعَمَاۤ

آپ کی خدمت میں عذر پورا ہوگیا۔ (۷۶) پھر وہ چل پڑے۔حتیٰ کہ وہ ایک بستی میں پہنچے وہاں اُنہوں نے بستی والوں سے کھانا مانگا

اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ یُّضَیِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِیْهَا جِدَارًا یُّرِیْدُ اَنْ

تواُنہوں نے اُن کی مہمان نوازی سے انکار کردیا۔ پھر اُن دونوں نے اس بستی میں ایک دیوار کو دیکھا جوگرنے والی تھی۔حضرت خضر

یَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ ؕ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَیْهِ اَجْرًا ﴿٧٧﴾ قَالَ

نے اسے درست کردیا۔تواس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا اگر آپ چاہتے تو اس پر اُجرت طلب کرلیتے۔(۷۷) حضرت خضر نے کہا

هٰذَا فِرَاقُ بَیْنِیْ وَ بَیْنِكَ ۚ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِیْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ

اب میرے اور تمہارے درمیان علیحدگی ہے۔ اب میں آپ کو حقیقت سے آگاہ کیے دیتا ہوں جن پر آپ سے

عَّلَیْهِ صَبْرًا ﴿٧٨﴾ اَمَّا السَّفِیْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِیْنَ یَعْمَلُوْنَ فِی الْبَحْرِ

صبر نہ ہوسکا۔ (۷۸) وہ جوکشتی تھی اس کے مالک چند مسکین تھے جو دریا میں باربرداری سے

فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِیْبَهَا وَ كَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ یَّاْخُذُ كُلَّ سَفِیْنَةٍ

روزی کماتے تھے ،پس میں نے ارادہ کیا کہ اُسے ناقص کردوں کیوں کہ آگے ایک بادشاہ تھا جو ہرکشتی کو زبردستی قبضے

غَصْبًا ﴿٧٩﴾ وَ اَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَیْنِ فَخَشِیْنَاۤ اَنْ یُّرْهِقَهُمَا

میں لے لیتا تھا۔(۷۹) اور وہ جو لڑکا تھا اس کے والدین مومن تھے ہمیں اندیشہ تھا کہ وہ اُنہیں سرکشی اور کفر میں

طُغْیَانًا وَّ كُفْرًا ﴿٨٠﴾ فَاَرَدْنَاۤ اَنْ یُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَیْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّ

مبتلا نہ کردے ۔ (۸۰) پس ہم نے چاہا کہ اِن دونوں کو اُن کارب اس کے بدلے میں ایسا بچہ دے جو اس سے

اَقْرَبَ رُحْمًا ﴿٨١﴾ وَ اَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَیْنِ یَتِیْمَیْنِ فِی الْمَدِیْنَةِ

پاکیزگی میں بہتر ہو اور بہت رحمدل ہو۔ (۸۱) اور باقی دیوار تو وہ شہر کے دویتیم بچوں کی تھی جس کے نیچے اُن دونوں کے لیے

وَ كَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَ كَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ

خزانہ تھا اور اُن کاوالد بڑا صالح تھا تو آپ کے رب نے چاہا کہ جب وہ دونوں بچے

غُنَّہ: نون مشدّد اور میم مشدّد کی آواز کوایک الف کے برابر لمبا کرنا ۔ تَفْخِیْم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ۔ قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (بؔ ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا

مَدّ: تین الف کے برابر ~ پانچ الف کے برابر لمبا کرکے پڑھنا واجب ہے

کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ان سب کوایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے

يَبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ۖ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ وَمَا

جوان ہوں گے تو وہ اپنا خزانہ نکال لیں گے۔ یہ اُن کے رب کی رحمت ہے۔اور جو

فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ ۭ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ۸۲ ع ۱۲

کچھ میں نے کیا ہے اپنی مرضی سے نہیں کیا۔ یہ ان تمام باتوں کی حقیقت ہے جن پر آپ صبر نہ کرسکے۔(۸۲)

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ۭ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ۸۳

اور وہ آپ سے ذوالقرنین کے بارے میں دریافت کرتے ہیں فرما دیجیے کہ میں ابھی اُن کے بارے میں بیان کرتا ہوں۔(۸۳)

اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِي الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ۸۴ فَاَتْبَعَ

بیشک ہم نے اِسے زمین میں اقتدار دیا تھا اور ہم نے اُسے تمام چیزوں پر غالب ہونے کا سامان دیا۔ (۸۴)پس وہ ایک راہ

سَبَبًا ۸۵ حَتّٰٓي اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِيْ

پر چل نکلا۔(۸۵) یہاں تک وہ اس جگہ پہنچا جہاں سورج غروب ہورہاتھا تو اس نے اسے اس طرح

عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ڛ قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِمَّآ

پایا کہ وہ سیاہ دلدَل میں غروب ہورہاہے اور اس کے پاس ایک قوم کو پایا۔ہم نے کہا کہ اے ذوالقرنین! تم خواہ

اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّآ اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا ۸۶ قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ

اُن کو عذاب دو یا اُن کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ (۸۶) تو ذوالقرنین نے کہا کہ جس نے ظلم کیا ہے

فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا ۸۷ وَاَمَّا

ہم اسے جلد سزا دیں گے، پھر اسے رب کی طرف لے جایا جائے گا تاکہ وہ اسے شدید قسم کا عذاب دے۔(۸۷)اور جو

مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَاۗءَۨ الْحُسْنٰى ۚ وَسَنَقُوْلُ لَهٗ

ایمان لایا اور صالح عمل کیے تواس کی جزا بہت اچھی ہوگی اور ہم اُسے ایسے کام کرنے کا

مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا ۸۸ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ۸۹ حَتّٰٓي اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ

حکم دیں گے جو آسان ہوں گے۔(۸۸) پھر وہ ایک اور راستہ پر گیا۔ (۸۹) حتیٰ کہ جب وہ وہاں پہنچا تو سورج طلوع ہو رہا تھا

وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰي قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ۹۰

تو اُس نے دیکھا کہ سورج ایسی قوم پر طلوع ہورہا ہے جہاں ہم نے سورج اور اُن کے درمیان کوئی آڑ حائل نہ کررکھی تھی۔(۹۰)

كَذٰلِكَ ۭ وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ۹۱ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ۹۲ حَتّٰٓي

بات یوں تھی کہ جو کچھ اس کے پاس تھا اس کے متعلق ہمیں مکمل خبرتھی۔(۹۱) پھر وہ ایک راہ پر گیا۔(۹۲)یہاں تک

اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُوْنَ

وہ پہاڑوں کے درمیان پہنچا تو اس نے اُن کے پیچھے ایک قوم کو دیکھا جواُن کی کوئی بات نہیں

يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ﴿٩٣﴾ قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَ مَاْجُوْجَ

سمجھ سکتے تھے۔(۹۳) اُنہوں نے کہا اے ذوالقرنین! بیشک یاجوج اور ماجوج زمین میں

مُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰۤى اَنْ

فساد کرتے رہتے ہیں کیا ہم ایسا سامان لائیں تاکہ آپ ہمارے اور اُن

تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُمْ سَدًّا ﴿٩٤﴾ قَالَ مَا مَكَّنِّيْ فِيْهِ رَبِّيْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِيْ

کے درمیان ایک دیوار بنادیں۔(۹۴) ذوالقرنین نے کہا کہ وہ اسباب جن پر میرے رب نے مجھے اختیار دیا ہے وہ بہتر ہیں، پس تم

بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهُمْ رَدْمًا ﴿٩٥﴾ اٰتُوْنِيْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ ؕ حَتّٰۤى

قوت بازو سے میرے ساتھ لگو میں تمہارے اور اُن کے درمیان ایک آڑ بنا دوں گا۔(۹۵) مجھے لوہے کے تختے لادو۔ یہاں تک کہ

اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ

جب وہ دیوار دونوں پہاڑوں کے کناروں تک کردی تو کہا کہ لوہے کہ تختوں کو گرم کرو۔ یہاں تک کہ اُسے آگ کی مانند کردیا

قَالَ اٰتُوْنِيْۤ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ﴿٩٦﴾ فَمَا اسْطَاعُوْۤا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَ

گیا تو کہا لاؤ میں اس پر پگھلا ہوا تانبا ڈال دوں۔(۹۶) تو پھر (یاجوج اور ماجوج)میں چڑھنے کی طاقت نہ رہی اور

مَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ﴿٩٧﴾ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ ۚ فَاِذَا جَآءَ

نہ اس میں سوراخ کرنے کی طاقت رہی۔(۹۷) کہا یہ میرے رب کی رحمت ہے۔ پھر جب میرے رب کا

وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَ كَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا ﴿٩٨﴾ وَ تَرَكْنَا

وعدہ آئے گا تو اسے ریزہ ریزہ کردے گا۔ اور میرے رب کا وعدہ حق ہے۔ (۹۸) اور اُس دن ہم

بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّ نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ

چھوڑ دیں گے اُن میں سے بعض دُوسروں پر حملہ کریں گے اور صور پھونکا جائے گا پھر ہم سب کو جمع

جَمْعًا ﴿٩٩﴾ وَّ عَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضًا ﴿١٠٠﴾ الَّذِيْنَ

کردیں گے۔ (۹۹) اور ہم اس دن جہنم کو کافروں کے سامنے بالکل عیاں کر دیں گے۔ (۱۰۰) وہ کافر

كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَ كَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

جن کی آنکھوں پر میری یاد کی طرف سے پردے پڑے ہوئے تھے اور حق بات سننے کی استطاعت

غُنَّة: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تَفْخِيم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قَلْقَلَه: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (بـ ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا ● کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے
"مَدّ" - تین الف کے برابر - پانچ الف کے برابر لمبا کرکے پڑھنا واجب ہے

ع ١١ ١٩ ٢ سَمْعًا ﴿١٠١﴾ اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ

نہ رکھتے تھے۔ (۱۰۱) تو کیا کافر یہ سمجھتے ہیں کہ میرے بندوں کو میرے سوا دوست بنالیں گے۔

دُوْنِيْٓ اَوْلِيَآءَ ؕ اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ﴿١٠٢﴾ قُلْ هَلْ

بیشک ہم نے کافروں کے رہنے کے لیے جہنم تیار کر رکھی ہے۔(۱۰۲) آپ فرما دیں کہ کیا

نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ﴿١٠٣﴾ ؕ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي

میں تمہیں خسارے والے عملوں سے باخبر نہ کردوں۔ (۱۰۳) یہ وہ لوگ ہیں جن کی ساری کوشش دنیا

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ﴿١٠٤﴾ اُولٰٓئِكَ

کی زندگی میں لگ گئی ہے اور وہ خیال کررہے ہیں کہ وہ بہت اچھا کام کررہے ہیں۔ (۱۰۴) جنہوں نے

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ

اپنے رب کی آیتوں اور اُس کی ملاقات سے انکار کیا تواُن کے تمام اعمال ضائع ہوگئے پس قیامت کے روز

لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ﴿١٠٥﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا

ان کے لیے کوئی وزن قائم نہ کریں گے۔(۱۰۵) اُن کی سزا جہنم ہے کیوں کہ اُنہوں نے کفر کیا تھا

وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا ﴿١٠٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

اور میری آیتوں اور میرے رسولوں کو مذاق بنا لیا تھا۔(۱۰۶) بیشک جو ایمان لائے اورصالح عمل کیے

كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿١٠٧﴾ ۙ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ

اُن کے لیے جنت الفردوس میں مہمان نوازی ہوگی۔ (۱۰۷) جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اس جگہ سے بدل کر کہیں جانا

عَنْهَا حِوَلًا ﴿١٠٨﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ

نہ چاہیں گے۔(۱۰۸) اے محبوب! فرما دیجیے کہ اگر سمندر میرے رب کے تعریفی کلمات لکھنے کے لیے روشنائی بن جائے تو

قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿١٠٩﴾ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا

وہ سمندر ختم ہوجائے گا مگر میرے رب کے تعریفی کلمات مکمل نہ ہوں گے اور اتنی روشنائی اور لے آئیں تو پھر بھی اور کی ضرورت ہوگی۔(۱۰۹) فرمادیں

بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ

کہ ظاہری صورت میں میں بندے جیسا ہی ہوں، مجھے وحی آتی ہے۔تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔پس جو اپنے رب کی ملاقات چاہتا

ع ١٢ ٩ ٣ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴿١١٠﴾

ہے تو اسے چاہیئے کہ نیک عمل کرے اوراپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔(۱۱۰)

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ۔ تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ۔ قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا

کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے

مدّ: تین الف کے برابر ~ پانچ الف کے برابر لمبا کرکے پڑھنا واجب ہے

سُوْرَةُ مَرْيَمَ ١٩ مَكِّيَّةٌ ٤٤ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اٰيٰتُهَا ٩٨ رُكُوْعَاتُهَا ٦

سورۂ مریم مکی ہے ۔ اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ اس میں ۹۸ آیات ہیں اور ۶ رکوع ہیں۔

كٓهٰيٰعٓصٓ ۚ﴿١﴾ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ۖ﴿٢﴾ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ
کاف۔ہا۔یا۔عین۔صاد۔(۱) یہ آپ کے رب کی اس رحمت کا ذکر ہے جو اس نے اپنے بندے زکریا (علیہ السلام) پر کی۔(۲) جب اس نے اپنے
نِدَآءً خَفِيًّا ﴿٣﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ
رب کو آہستہ سے پکارا۔(۳) اس نے کہا اے میرے رب بیشک میری ہڈیوں میں طاقت نہیں رہی اور میرا سر بڑھاپے سے سفید ہوگیا ہے
شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ﴿٤﴾ وَاِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ
اور میرے رب میں تجھ سے دُعا مانگ کر کبھی نامراد نہیں رہا۔(۴) اور بیشک میں اپنے بعد اپنے ورثاء سے
مِنْ وَّرَآءِيْ وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۙ﴿٥﴾
خوفزدہ ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے پس مجھے اپنے پاس سے وارث دے۔(۵)
يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ ۖۗ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ﴿٦﴾ يٰزَكَرِيَّآ
جو میرا اور آل یعقوب کا وارث بنے۔ اور اُسے پسندیدہ بنا دے۔(۶) اے زکریا!
اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ِۨ اسْمُهٗ يَحْيٰى ۙ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ﴿٧﴾
ہم تجھے ایک لڑکے کی بشارت دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہوگا اس سے پہلے ہم نے اس نام کا کوئی بندہ نہیں بنایا۔ (۷)
قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ
زکریا (علیہ السلام) نے کہا اے میرے رب میرے ہاں لڑکا کیسے ہوسکتا ہے جبکہ میری بیوی بانجھ ہے اور میں خود بڑھاپے کی
مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا ﴿٨﴾ قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّقَدْ
اِنتہا کو پہنچ چکا ہوں۔(۸) فرمایا ایسا ہی ہوگا کیونکہ آپ کے رب کا فرمان ہے،یہ میرے لیے آسان ہے اور اس سے
خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا ﴿٩﴾ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْۤ اٰيَةً ۭ
پہلے تمہیں بھی پیدا کیا ہے جبکہ تم کچھ بھی نہ تھے۔(۹) زکریا (علیہ السلام) نے التجا کی کہ میرے لیے کوئی نشانی مقرر کردے۔
قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ﴿١٠﴾ فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ
فرمایا کہ تمہارے لیے نشانی یہ ہے کہ تو تندرست ہونے کے باوجود تین رات تک لوگوں سے گفتگو نہ کر سکے گا۔(۱۰) پھر اپنی عبادت گاہ سے نکل کر
مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰۤى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ﴿١١﴾ يٰيَحْيٰى
قوم کی طرف آئے تو اس نے اُنہیں اِشارے سے کہا کہ صبح و شام اپنے رب کی تسبیح کرو۔(۱۱) اے یحییٰ

غُنَّة: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے
مدّ: تین الف کے برابر، پانچ الف کے برابر لمبا کرکے پڑھنا واجب ہے

خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ؕ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ۙ﴿۱۲﴾ وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا

اللہ کی کتاب کو مضبوطی سے تھام لو ، اور ہم نے اسے بچپن ہی میں نبوّت عطافرمادی۔(۱۲) اوراپنے پاس سے دل کی نرمی

وَزَكٰوةً ؕ وَكَانَ تَقِيًّا ۙ﴿۱۳﴾ وَّبَرًّۢا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ﴿۱۴﴾ وَ

اور پاکیزگی دی۔اور وہ بڑے متقی تھے۔(۱۳) اور وہ اپنے والدین کے تابعدار تھے اوروہ جابر نافرمان نہ تھے۔(۱۴) اور

سَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ﴿۱۵﴾ وَاذْكُرْ ع ۱۵

جس دن وہ پیدا ہوئے اُن پر سلامتی ہو اور جس دن وہ فوت ہوں گے اور جس دن وہ دوبارہ زندہ ہوں گے۔(۱۵)اور اے محبوب!

فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ۙ﴿۱۶﴾ فَاتَّخَذَتْ وقف لازم

اپنی کتاب میں مریم کا ذکر کرو۔ جب وہ اپنے مکان میں مشرق کی جانب گوشہ نشین ہوگئی۔(۱۶) تو اُس نے لوگوں کی

مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۫ فَاَرْسَلْنَاۤ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا

طرف سے پردہ کرلیا۔ پس ہم نے جبریل(علیہ السلام) کو اس کی طرف بھیجا تو وہ ایک مکمل انسان کی صورت میں

سَوِيًّا ﴿۱۷﴾ قَالَتْ اِنِّيْۤ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ﴿۱۸﴾ قَالَ اِنَّمَاۤ

سامنے آیا۔ (۱۷) حضرت مریم کہنے لگیں کہ تم سے رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں اگر تم متقی ہو۔(۱۸) تو جبرائیل نے کہا کہ میں تو

اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ۖۗ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ﴿۱۹﴾ قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ

تمہارے رب کی طرف سے آیا ہوں۔تاکہ میں تجھے ایک پاکیزہ لڑکا عطا کروں۔(۱۹) حضرت مریم نے کہا کہ میرے ہاں بچہ کیسے ہوسکتا ہے

وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا ﴿۲۰﴾ قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ الربع

جب کہ مجھے کسی آدمی نے چھوا نہیں ہے اور نہ میں بدکردار ہوں۔(۲۰)جبرائیلؑ نے کہا ایسے ہی ہوگاتمہارے رب نے فرمایا ہے

عَلَيَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجْعَلَهٗۤ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ اَمْرًا

کہ ایسا کرنا میرے لیے آسان ہے اورہم اُسے لوگوں کے لیے نشانی کردیں گے اور ذریعۂ رحمت بنا دیں گے۔ اور اس طرح ہونا

مَّقْضِيًّا ﴿۲۱﴾ فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ﴿۲۲﴾ فَاَجَآءَهَا

مقرر ہو چکا ہے۔ (۲۱) پس وہ حاملہ ہوگئیں پھر وہ حمل کو لیے ہوئے دور جگہ پر چلی گئیں۔ (۲۲) پھر جب اُنہیں

الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا

درد زہ ہوئی تو وہ اس کی وجہ سے کھجور کے تنے کے پاس آگئیں کہنے لگیں کاش میں اس سے پہلے

وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ﴿۲۳﴾ فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَاۤ اَلَّا تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ

مرگئی ہوتی اور بالکل فراموش کردی گئی ہوتی۔ (۲۳) پس ایک فرشتے نے اس کے نیچے سے اُسے آواز دی کہ اے مریم غمزدہ نہ ہو

رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ﴿٢٤﴾ وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ

تیرے رب نے تیرے پاس ایک نہر جاری کردی ہے۔(۲۴)اور کھجور کے تنے کو پکڑ کر اسے اپنی طرف ہلا تم پر تازہ پکی ہوئی کھجوریں

رُطَبًا جَنِيًّا ﴿٢٥﴾ فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا ۚ فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ

گرنے لگیں گیں۔(۲۵) پس کھاؤ اور پیو اور اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کرو۔ پھر جب تم کسی آدمی کو

الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِيْٓ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ

دیکھو تو کہہ دینا کہ میں نے رحمٰن کے حضور روزے کی نذر مانی ہے تو میں آج کے دن کسی سے کلام

الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ﴿٢٦﴾ فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ۭ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ

نہیں کروں گی۔(۲۶) پس وہ بچے کو اُٹھائے ہوئے اپنی قوم کے پاس آئیں۔ تو وہ کہنے لگے اے مریم! یقیناً تو نے

شَيْـًٔـا فَرِيًّا ﴿٢٧﴾ يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ

اچھا کام نہیں کیا ہے۔ (۲۷) اے ہارون کی بہن تیرا والد بُرا آدمی نہ تھا اور نہ

اُمُّكِ بَغِيًّا ﴿٢٨﴾ فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ۭ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ

تیری ماں بدکردار تھی ۔(۲۸) اس پر مریم نے بچے کی طرف اشارہ کیا۔لوگوں نے کہا ہم اس سے کیسے بات کریں جب کہ یہ عہد طفولیت

صَبِيًّا ﴿٢٩﴾ قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ ۣ اٰتٰىنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا ﴿٣٠﴾

میں ہے۔(۲۹) اس بچے نے کہا کہ بیشک میں اللہ کا بندہ ہوں۔اُس نے مجھے کتاب دی ہے اور مجھے نبی بنا دیا ہے۔ (۳۰)

وَّجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ ۠ وَاَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا

اور میں جہاں کہیں بھی رہوں اس نے مجھے بابرکت کردیاہے۔اور اُس نے مجھے نماز پڑھنے اورزکوٰۃ دینے کا حکم دیا ہے

دُمْتُ حَيًّا ﴿٣١﴾ وَّبَرًّۢا بِوَالِدَتِيْ ۡ وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا ﴿٣٢﴾ وَالسَّلٰمُ

جب تک میں زندہ رہوں۔(۳۱) اس نے مجھے والدہ کا تابعدار کردیاہے۔اور اس نے جابر اور بدنصیب نہیں کیا۔(۳۲) اور سلام ہے

عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ﴿٣٣﴾ ذٰلِكَ عِيْسَى

اس دن پر جس دن میں پیدا ہوا ہوں اور جس دن میں مروں گااور جس دن پھر زندہ کر کے اُٹھایا جاؤں گا۔ (۳۳) یہ عیسیٰ بن مریم ہیں۔

ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِيْ فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ﴿٣٤﴾ مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ

یہی بات حق ہے جس میں لوگ شک کرتے ہیں۔ (۳۴) یہ اللہ کی شان کے لائق نہیں

يَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ ۙ سُبْحٰنَهٗ ۭ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ

کہ وہ کسی کو اپنا بیٹا بنائے ،وہ پاک ہے۔ جب وہ کسی کام کو کرنے کا فیصلہ کرلیتا ہے تووہ اس کے لیے کہتا ہے کُن

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا
اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
مدّ: تین الف کے برابر ~ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے
تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا
قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

فَيَكُوْنُ ﴿٣٥﴾ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٣٦﴾

تو وہ ہوجاتا ہے۔(۳۵) اور بیشک اللہ میرا اورتمہارا رب ہے پس اُسی کی عبادت کرو۔یہی صراط مستقیم ہے۔ (۳۶)

فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ مَّشْهَدِ

پھراہل کتاب کے کئی گروہ آپس میں اختلاف کرنے لگے۔ پس کافروں کے لیے بڑے دن کی حاضری سے

يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿٣٧﴾ اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ ۙ يَوْمَ يَاْتُوْنَنَا لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ

ہلاکت ہے۔(۳۷) جس دن یہ ہمارے پاس آئیں گے یہ سننے لگیں گے اور دیکھنے لگیں گے لیکن یہ ظالم آج

الْيَوْمَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٨﴾ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ

کھلی گمراہی میں ہیں۔ (۳۸) اور اے محبوب! یوم حشر سے ڈرا دیجیے جب ہر چیز کافیصلہ کردیا جائے گا۔

الْاَمْرُ ۘ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٩﴾ اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ وقف لازم

لیکن وہ غفلت میں ہیں اور وہ ایمان نہیں لاتے۔ (۳۹) یقیناً ہم زمین اور

الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿٤٠﴾ع وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ ع ٢ ٢٥ ٥

جوکچھ اس کے اوپر ہے اس کے وارث ہوں گے اور سب نے ہماری طرف لوٹ کرآنا ہے۔(۴۰) اور کتا ب میں

اِبْرٰهِيْمَ ۬ؕ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿٤١﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کاذکر کیجیے۔بیشک وہ صدیق نبی تھے۔(۴۱) جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ سے کہااے میرے باپ تم اِن

مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْئًا ﴿٤٢﴾ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ

کی کیوں پوجا کرتے ہوجو نہ سنتے ہیں اور نہ دیکھتے ہیں اور نہ کچھ تمہارے کام آسکتے ہیں۔ (۴۲) اے میرے باپ میرے پاس

جَآءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْۤ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ﴿٤٣﴾

وہ علم آیاہے جوتمہارے پاس نہیں آیا ہے پس میری پیروی کرلو میں تمہیں سیدھا راستہ دکھا دوں گا ۔ (۴۳)

يٰۤاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ﴿٤٤﴾

اے میرے باپ شیطان کو نہ پوجو بیشک شیطان رحمٰن کا نافرمان ہے۔(۴۴)

يٰۤاَبَتِ اِنِّيْۤ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ

اے میرے باپ مجھے اس بات کا خوف ہے کہ کہیں تمہیں رحمٰن کی طرف سے عذاب نہ آ جائے تو تم شیطان کے ساتھی

لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ﴿٤٥﴾ قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ يٰۤاِبْرٰهِيْمُ ۚ لَئِنْ

نہ ہوجاؤ۔(۴۵) اس نے کہا اے ابراہیم! تو میرے معبودوں سے منہ موڑ گیا ہے۔ اگر تو اس بات سے

● غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کوایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تَفْخِیْم: حروف کو پُر یعنی آواز کوموٹا رکھنا ● قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

● اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (بّ ہو) کی آواز کوخیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا — کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ان سب کوایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے

● مَدّ: تین الف کے برابر — پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

لَمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا ۝٤٦ قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ ۚ سَاَسْتَغْفِرُ

نہ رُکا تو میں تجھے پتھروں سے ماروں گا اور تو مجھ سے الگ ہو جا۔(۴۶) حضرت ابراہیمؑ نے کہا کہ تجھے سلام ہے، اپنے رب سے تمہارے لیے

لَكَ رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا ۝٤٧ وَاَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ

استغفار کروں گا۔ بیشک وہ مجھ پرنظرِ شفقت رکھتا ہے۔(۴۷) اور میں تم سے اور ان سے جن کو تم اللہ کے سوا

دُوْنِ اللّٰهِ وَاَدْعُوْا رَبِّيْ ۖ عَسٰۤى اَلَّاۤ اَكُوْنَ بِدُعَآءِ رَبِّيْ شَقِيًّا ۝٤٨

پوجتے ہو علیحدہ ہوجاؤں گا اور میں اپنے رب کی عبادت کروں گا۔اُمید ہے کہ میں اپنے رب کی عبادت سے محروم نہ ہوں گا۔(۴۸)

فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۙ وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ

پھر جب وہ اُن سے اور اللہ کے سوا جن کی وہ عبادت کرتے تھے کنارہ کش ہوگئے تو ہم نے اُنہیں اسحٰق

وَيَعْقُوْبَ ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ۝٤٩ وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَ

اور یعقوب عطا کیے اور اُن سب کو نبی بنا دیا۔ (۴۹) اور ہم نے اُنہیں اپنی رحمت سے سرفراز کیا اور

جَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ۝٥٠ ع وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰۤى ۫ ع ٣ ١٠ ٦

ہم نے اُن کی شان بلند کردی۔(۵۰) اور کتاب میں حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کا ذکر کرو،

اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ۝٥١ وَنَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ

بیشک وہ مخلص تھے اور رسول نبی تھے۔(۵۱) اور ہم نے اُسے کوہ طور کی بائیں جانب سے

الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ۝٥٢ وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَاۤ اَخَاهُ

آواز دی اور اسے رازو نیاز کے لیے قریب کیا۔ (۵۲) اورہم نے اپنی رحمت کے ذریعے اُن کے بھائی ہارون کو

هٰرُوْنَ نَبِيًّا ۝٥٣ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ۫ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ

نبی بنایا اور اُن کا مددگار کردیا۔(۵۳) اور کتاب میں حضرت اسماعیل(علیہ السلام) کا ذکرکرو۔ بیشک وہ وعدے کے سچے تھے

وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ۝٥٤ ج وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ۪ وَكَانَ

اور رسول نبی تھے۔(۵۴) اور وہ اپنے اہل خانہ کو نماز اور زکوٰۃ کی تلقین کرتے تھے ۔اور وہ اپنے رب کے ہاں

عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ۝٥٥ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ ۫ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا

مقبول ترین تھے۔ (۵۵) اور کتاب میں حضرت ادریس (علیہ السلام) کو یاد کرو۔بیشک وہ سچے

نَّبِيًّا ۝٥٦ قلا وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ۝٥٧ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ

نبی تھے۔(۵۶) اورہم نے اُنہیں اعلیٰ مقام پراُٹھا لیا۔(۵۷) انبیاء میں سے یہ بندے ہیں جن پر اللہ نے انعام کیا ہے

غُنَّة: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ۔ تَفْخِيم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا کر کے پڑھنا ۔ قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا ۔ کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

مَدّ: تین الف کے برابر — پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

مِنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ ۙ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ۫ وَّمِنْ

جو آدم (علیہ السلام) کی اولاد سے ہیں اور اُن میں سے جن کو ہم نے نوح کے ساتھ سوار کیا تھا۔ اور

ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْرَآءِيْلَ ۫ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ؕ اِذَا تُتْلٰى

حضرت ابراہیمؑ اور اسرائیل کی اولاد سے یہ اُن میں سے تھے جن کو ہم نے ہدایت دی اور برگزیدہ کردیا، اُن کی یہ کیفیت تھی

عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ۩ ﴿٥٨﴾ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ السجدة ۵

کہ جب اُن پر رحمٰن کی آیتیں پڑھی جاتی تھیں تو وہ روتے ہوئے سجدے میں گر جاتے تھے۔(۵۸) تو اُن کے بعد اُن کی جگہ پر نا خلف لوگ آ گئے

خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۙ ﴿٥٩﴾

جنھوں نے نماز کو ضائع کر دیا اور خواہشات نفس کی پیروی کی پس قریب ہے کہ اُنھیں گمراہی کی سزا ملے گی۔(۵۹)

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ

مگر جس نے توبہ کرلی اور ایمان لاکر نیک عمل کرلیے تو وہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے

وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ۙ ﴿٦٠﴾ جَنّٰتِ عَدْنِ ِۨ الَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ

اور اُن کا کچھ بھی نقصان نہ ہوگا۔ (۶۰) اُن کے لیے جنت عدن ہے جس کا وعدہ رحمٰن نے غائبانہ طور پر کیا ہے۔

بِالْغَيْبِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا ﴿٦١﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا ؕ

بیشک اس کا وعدہ آنے والا ہے۔(۶۱) وہ اس میں سلام کے سوا کسی قسم کی لغویات نہ سُنیں گے۔

وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ﴿٦٢﴾ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ نُوْرِثُ مِنْ

اور اُن کے لیے اس میں صبح و شام رزق ملے گا۔(۶۲) یہ وہ جنت ہے جس کا وارث ہم اپنے بندوں میں سے

عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ﴿٦٣﴾ وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ ۚ لَهٗ مَا بَيْنَ

اُن کو کریں گے جو متقی ہوں گے۔(۶۳) اور فرشتوں نے کہا کہ ہم آپ کے رب کے حکم کے بغیر نہیں اُترتے

اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ۚ ﴿٦٤﴾ رَبُّ

جو کچھ ہمارے آگے ہے جو کچھ ہمارے پیچھے ہے اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے اُسی کا ہے اور تمہارا رب بھولنے والا نہیں ہے۔(۶۴) وہ آسمانوں

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ؕ هَلْ

اور زمین اور جوکچھ اُن میں ہے سب کا رب ہے پس اُس کی عبادت کرو اور اُسی کی عبادت پر ثابت قدم رہو۔کیا اُس کے

تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ﴿٦٥﴾ وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ ع ۱۵

نام کا کوئی اور جانتے ہو۔(۶۵) اور انسان کہتا ہے کہ جب میں مرجاؤں گا کیا پھر جلد ہی زندہ کرکے نکالا

حَيًّا ﴿٦٦﴾ اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْـًٔا ﴿٦٧﴾

جاؤں گا۔ (٦٦) کیا انسان کو یہ بات یاد نہیں ہے کہ بیشک ہم اُسے پہلے پیدا کر چکے ہیں جب کہ وہ کچھ چیز بھی نہ تھا۔(٦٧)

فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿٦٨﴾

پس آپ کے رب کی قسم کہ ہم اُنہیں اور شیطان کو جمع کر دیں گے پھر اُنہیں جہنم کے اردگرد لا کر گھٹنوں کے بل گرا دیں گے۔(٦٨)

ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ﴿٦٩﴾

پھر ہم ہرگروہ سے اُس شخص کو علیحدہ کرلیں گے جو اُن میں سے رحمٰن پر سب سے زیادہ اعتراض کرنے والا تھا۔(٦٩)

ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ هُمْ اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا ﴿٧٠﴾ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا

پھر ہم جانتے ہیں کہ اُن میں سے کون سب سے زیادہ آگ میں تپش دیے جانے کا مستحق ہے۔ (٧٠) اور تم میں سے کوئی

وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ﴿٧١﴾ ثُمَّ نُنَجِّى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّ

ایسا نہیں ہے جو جہنم پر سے گزرا نہ ہو،تمہارے رب کے پاس یہ بات فیصلہ شدہ ہے۔(٧١) پھر ہم اہل تقویٰ کو نجات دیں گے اور

نَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ﴿٧٢﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ

ظلم کرنے والوں کو اس میں گھٹنوں کے بل گرے ہوئے چھوڑ دیں گے۔(٧٢)اور جب اُن کے سامنے ہماری روشن آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کفر کرنے

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا ۙ اَىُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَّ اَحْسَنُ

والے ایمان لانے والوں سے کہتے ہیں کہ دونوں فریقوں میں کس فریق کا مقام اچھا ہے اور کس کی مجلس

نَدِيًّا ﴿٧٣﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّ رِءْيًا ﴿٧٤﴾

دلکش ہے۔(٧٣) اور ہم نے اُن سے پہلے کتنی قوموں کو ہلاک کردیا ہے جوسازوسامان اورنمود ونمائش میں اچھی تھیں۔(٧٤)

قُلْ مَنْ كَانَ فِى الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا

آپ کہہ دیجیے جو شخص گمراہی میں مبتلا ہو تو رحمٰن اُسے طویل قِسم کی ڈھیل دے دیتا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ لوگ

مَا يُوْعَدُوْنَ اِمَّا الْعَذَابَ وَاِمَّا السَّاعَةَ ؕ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ

دیکھ لیتے ہیں جس کا اُن سے وعدہ کیا گیاہے یعنی عذاب یا قیامت تو اس وقت پتہ چل جائے گا کہ کس کامکان برُا ہے

شَرٌّ مَّكَانًا وَّ اَضْعَفُ جُنْدًا ﴿٧٥﴾ وَيَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى ؕ

اور کِس کی فوج کمزور ہے۔ (٧٥) اور جن لوگوں نے ہدایت پائی تو اللہ اُن کی ہدایت میں اضافہ کردے گا۔

وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّ خَيْرٌ مَّرَدًّا ﴿٧٦﴾ اَفَرَءَيْتَ

اور باقی رہ جانے والی نیکیاں تمہارے رب کے نزدیک بہتر جزا اور بہتر انجام کی حالت ہیں۔(٧٦) کیا تم نے اُس شخص کو دیکھا

الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا ﴿٧٧﴾ اَطَّلَعَ الْغَيْبَ

جو ہماری آیتوں کا انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے دونوں یعنی مال اور اولاد ملتے رہیں گے۔(۷۷) کیا وہ غیب سے مطلع ہوگیا ہے

اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿٧٨﴾ كَلَّا ؕ سَنَكْتُبُ مَا يَقُوْلُ وَنَمُدُّ

یا اس نے رحمٰن سے کوئی وعدہ لے رکھا ہے۔(۷۸) ہرگز نہیں جو وہ کہتا ہے ہم اُسے لکھ لیں گے اور اُس کے لیے

لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ﴿٧٩﴾ وَّنَرِثُهٗ مَا يَقُوْلُ وَيَاْتِيْنَا فَرْدًا ﴿٨٠﴾ وَاتَّخَذُوْا

عذاب کی طوالت کو بڑھادیں گے۔(۷۹) اور جو کچھ وہ کہتا ہے اُس کے وارث ہم ہوں گے اور وہ ہمارے پاس اکیلا آئے گا۔(۸۰) اور اُنہوں نے

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا ﴿٨١﴾ كَلَّا ؕ سَيَكْفُرُوْنَ

اللہ تعالیٰ کے سوا اوروں کو معبود بنا لیا ہے تاکہ وہ باعث عزت بنیں۔(۸۱) ہرگز نہیں جلد ہی وہ

بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ﴿٨٢﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّاۤ اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ ع ۵ ۱۷ ۸

اُن کی عبادت کا انکار کریں گے اور ان کے مخالف بن جائیں گے۔(۸۲) کیا آپ نے نہیں دیکھا ہم نے اُن کافروں پر شیطان

عَلَى الْكٰفِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا ﴿٨٣﴾ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ

بھیج رکھے ہیں جو اُنہیں اُکساتے رہتے ہیں۔ (۸۳) پس تم اُن پر عذاب کی جلدی نہ کرو۔ ہم تو گن کر مدت پوری

عَدًّا ﴿٨٤﴾ يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ﴿٨٥﴾ وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ

کررہے ہیں۔(۸۴) جس دن اہل تقویٰ کو مہمان بناکر رحمٰن کے حضور لے جائیں گے۔(۸۵) اور مجرموں کو جہنم کی طرف پیاسے

اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿٨٦﴾ لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ وقف لازم

ہانکتے ہوئے لے جائیں گے۔ (۸۶) اس وقت کوئی شفاعت کا حق نہ رکھتا ہوگا سوائے اس کے کہ جنھوں نے

الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿٨٧﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ﴿٨٨﴾ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْـًٔا وقف لازم

رحمٰن سے وعدہ لے رکھا ہوگا۔(۸۷) اور کافروں نے کہا کہ رحمٰن کی اولاد ہے۔(۸۸) بیشک تم بہت نازیبا بات زبان

اِدًّا ﴿٨٩﴾ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ

پر لائے۔ (۸۹) قریب ہے کہ اِس بات سے آسمان شق ہوجائیں اور زمین پھٹ جائے اور پہاڑ لرزتے ہوئے

هَدًّا ﴿٩٠﴾ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ﴿٩١﴾ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ

گر جائیں۔ (۹۰) کیوں کہ اُنہوں نے رحمٰن کے لیے اولاد رکھنے کا اعلان کردیا ہے۔(۹۱) اور رحمٰن کی شان یہ نہیں کہ وہ

وَلَدًا ﴿٩٢﴾ اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّاۤ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ﴿٩٣﴾

اولاد اختیار کرے۔(۹۲) تمام لوگ جو آسمانوں اور زمین میں ہیں سب رحمٰن کے بندے بن کر اُس کے سامنے حاضر ہوں گے۔ (۹۳)

غُنَّة: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تَفْخِيم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قَلْقَلَة: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

● اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا

کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

● "مَدّ"، ~ تین الف کے برابر ~ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ﴿٩٤﴾ وَ كُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

بلاشبہ اس نے اُنہیں شمار کررکھا ہے اور اُن کی گنتی گن رکھی ہے۔(۹۴) اورقیامت کے دن ہر ایک اس کے حضور

فَرْدًا ﴿٩٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ

اکیلا آئے گا۔(۹۵) یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کیے قریب ہے کہ رحمٰن اُن میں محبت پیدا

الرَّحْمٰنُ وُدًّا ﴿٩٦﴾ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ

کر دے گا۔ (۹۶) پس ہم نے آسان کرکے قرآن کو تمہاری زبان میں اُتارا ہے تا کہ آپ اہل تقویٰ کو بشارت دیں

وَ تُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا ﴿٩٧﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ ؕ هَلْ

اور جھگڑنے والی قوم کو اِس ڈرائیں ۔(۹۷) اور اُن سے پہلے ہم کتنی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں۔تم اُن میں سے کِسی کا نشان

تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ﴿٩٨﴾ ع

دیکھتے ہو یا اُن کی کوئی آہٹ سُنتے ہو۔ (۹۸)

النصف ع ٦

سُوْرَةُ طٰه ٢٠ مَكِّيَّةٌ ٤٥ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰيٰتُهَا ١٣٥ رُكُوْعَاتُهَا ٨

سورۃ طٰہٰ مکی ہے ۔ اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ اس میں ۱۳۵ آیات اور ۸ رکوع ہیں۔

طٰهٰ ﴿١﴾ مَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰۤى ﴿٢﴾ اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ

طٰہٰ (۱) اے محبوب! ہم نے آپ پر یہ قرآن اس لیے نہیں اُتارا کہ آپ مشقت میں پڑجائیں۔ (۲) مگر اُس کے لیے نصیحت ہے

يَّخْشٰى ﴿٣﴾ تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ﴿٤﴾ اَلرَّحْمٰنُ

جو ڈرتا ہے۔(۳) اُسے اُس نے نازل کیاہے جس نے زمین اور بلند وبالا آسمان بنائے ہیں۔ (۴) رحمٰن

عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ﴿٥﴾ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا

عرش پر جلوہ افروز ہے۔ (۵) اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور جو کچھ اُن کے

بَيْنَهُمَا وَ مَا تَحْتَ الثَّرٰى ﴿٦﴾ وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ

درمیان ہے اور جو کچھ زمین کے اندر مرکز میں ہے۔(۶) اوراگر تو اپنی بات کا اظہار کرے توبلاشبہ وہ راز

السِّرَّ وَاَخْفٰى ﴿٧﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ﴿٨﴾ وَهَلْ

اور بھید کو جانتا ہے۔(۷) اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اس کے سب نام اچھے ہیں۔(۸) اور کیا

اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿٩﴾ اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّيْۤ

وقف لازم

آپ کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خبر پہنچی ہے۔(۹) جب اس نے ایک آگ دیکھی تواُنہوں نے اپنی زوجہ سے کہا ٹھہرو مجھے

غُنَّة: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کوایک الف کے برابر لمبا کرنا ۔ تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ۔ قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا ۔ کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے
مدّ: تین الف کے برابر ~ پانچ الف کے برابر لمبا کرکے پڑھنا واجب ہے

اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ﴿۱۰﴾

ایک آگ دکھائی دی ہے شاید میں تمہارے لیے اُس میں سے کوئی چنگاری لے آؤں یا آگ کے بارے میں مجھے کچھ پتہ چل جائے۔(۱۰)

فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ يٰمُوْسٰى ﴿۱۱﴾ اِنِّيْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۚ اِنَّكَ

پھر جب موسیٰ وہاں پہنچے تو آواز آئی اے موسیٰ!۔(۱۱) بیشک میں تمہارا رب ہوں ، اپنے جوتوں کو اُتار دے۔ بیشک تو

بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿۱۲﴾ وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى ﴿۱۳﴾

طویٰ کی مقدس وادی میں ہے۔(۱۲) اور میں نے تجھے منتخب کرلیا ہے پس جو وحی کی جائے اُسے سُنو۔(۱۳)

اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ﴿۱۴﴾

بیشک میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے پس میری عبادت کرو اور میری یاد کے لیے نماز قائم کرو۔ (۱۴)

اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعٰى ﴿۱۵﴾

بیشک قیامت کا آنا قریب ہے میں اسے خفیہ رکھنا چاہتا ہوں تاکہ ہرشخص اپنی کوشش کاصلہ پائے۔(۱۵)

فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ﴿۱۶﴾

پس تجھے اس سے نہ روک دے جو اُس پر ایمان نہیں رکھتا اور اپنی خواہش کی پیروی کرتا ہے تاکہ توبھی ہلاک ہوجائے۔(۱۶)

وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى ﴿۱۷﴾ قَالَ هِيَ عَصَايَ ۚ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَ

اور اے موسیٰ! یہ تیرے دائیں ہاتھ میں کیا ہے؟۔(۱۷) حضرت موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا یہ میرا عصا ہے میں اس پر ٹیک لگاتا ہوں اور

اَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ وَلِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى ﴿۱۸﴾ قَالَ اَلْقِهَا

اس سے اپنی بکریوں کے لیے پتے جھاڑتا ہوں اور میں اس سے اور بھی ضرورتیں پوری کرتا ہوں۔(۱۸) کہا گیا اے موسیٰ

يٰمُوْسٰى ﴿۱۹﴾ فَاَلْقٰىهَا فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى ﴿۲۰﴾ قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ ۫

اِسے زمین پر ڈال دے۔(۱۹) تو آپ نے زمین پر اُسے ڈالا تو وہ سانپ بن کر دوڑنے لگا۔(۲۰) حکم ہوا اسے پکڑلو اور ڈرو نہیں۔

سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى ﴿۲۱﴾ وَاضْمُمْ يَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ

ہم اِسے ویسا ہی کر دیں گے جس طرح وہ پہلے تھا۔(۲۱) اور اپنا ہاتھ اپنی بغل میں دبا وہ کسی عیب کے بغیر

بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ اٰيَةً اُخْرٰى ﴿۲۲﴾ ۙ لِنُرِيَكَ مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى ﴿۲۳﴾ ۚ

سفید ہوکر نکلے گا یہ دوسری نشانی ہے۔ (۲۲) تاکہ ہم تجھے اپنی بڑی نشانیاں دکھائیں۔ (۲۳)

اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۲۴﴾ ۧ قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ﴿۲۵﴾ ۙ وَ

ع ۲۴ ۱۰

اب فرعون کے پاس جایئے وہ سرکش ہوگیا ہے۔(۲۴) آپ نے دُعا کی اے میرے رب! میرے لیے میرا سینہ کھول دے۔(۲۵) اور

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تَفْخِیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

● اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا

● مَدّ ،، ۔تین الف کے برابر ۔ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

يَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ﴿٢٦﴾ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ﴿٢٧﴾ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ﴿٢٨﴾

میرا کام میرے لیے آسان کردے۔(۲۶) اور میری زبان کی عقدہ کشائی کردے۔ (۲۷) تاکہ میری باتیں سمجھ میں آنے لگیں۔(۲۸)

وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ ﴿٢٩﴾ هٰرُوْنَ اَخِي ﴿٣٠﴾ اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِيْ ﴿٣١﴾

اور میرے خاندان میں سے وزیر بنادے۔(۲۹) میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر بنادے۔(۳۰)اس سے میری کمر کو مضبوط کردے۔(۳۱)

وَاَشْرِكْهُ فِيْٓ اَمْرِيْ ﴿٣٢﴾ كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا ﴿٣٣﴾ وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا ﴿٣٤﴾ اِنَّكَ

اور اُسے میرے کام میں شامل کردے۔(۳۲) اورہم کثرت سے تیرا ذکر کریں۔ (۳۳) تاکہ ہم تیری کثرت سے تسبیح کریں۔(۳۴) بیشک

كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا ﴿٣٥﴾ قَالَ قَدْ اُوْتِيْتَ سُؤْلَكَ يٰمُوْسٰى ﴿٣٦﴾ وَلَقَدْ

توہمیں اچھی طرح دیکھنے والا ہے۔(۳۵) اللہ نے فرمایا بلاشبہ اے موسیٰ جو تونے مجھ سے طلب کیا میں نے تجھے عطا کردیا۔(۳۶) اورہم نے

مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً اُخْرٰٓى ﴿٣٧﴾ اِذْ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّكَ مَا يُوْحٰٓى ﴿٣٨﴾ اَنِ

تم پر پہلے بھی ایک مرتبہ احسان کیا تھا۔(۳۷) جب ہم نے تمہاری والدہ کو الہام کیا جوکچھ اُنہیں الہام کرنا تھا۔(۳۸) کہ تو

اقْذِفِيْهِ فِي التَّابُوْتِ فَاقْذِفِيْهِ فِي الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ

اس معصوم بچے کو صندوق میں رکھ کرپھراسے دریا میں ڈال دے پھر دریا اسے ساحل پر لاکر باہر نکال دے گا

يَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّيْ وَعَدُوٌّ لَّهٗ ۭ وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ ڬ وَلِتُصْنَعَ

اس کے بعد میرا دشمن اور اس بچے کا دشمن اِسے لے جائے گا اور میں نے تجھ پر اپنے ہاں سے محبت کو عطا کردیا۔تاکہ تو میرے سامنے

وقف لازم

عَلٰى عَيْنِيْ ﴿٣٩﴾ اِذْ تَمْشِيْٓ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ

پرورش پائے۔(۳۹) جب تمہاری بہن جارہی تھی اورفرعون سے کہہ رہی تھی کیامیں تجھے اس کا پتہ دوں جو اس بچے کی

يَّكْفُلُهٗ ۭ فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓى اُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ڛ وَقَتَلْتَ

پرورش کرے۔ اس طرح پھر ہم نے تجھے تمہاری ماں کے پاس پہنچا دیا تاکہ آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ غمزدہ نہ ہو۔ اور یہ بھی یاد کرو کہ

نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا ڛ فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ فِيْٓ

تم نے ایک شخص کوقتل کردیا پھر ہم نے تمہیں غم سے نجات دی اور تمہیں مختلف آزمائشوں سے جانچ لیا،پھرتم کئی سال اہل مدین میں

اَهْلِ مَدْيَنَ ڏ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰى قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى ﴿٤٠﴾ وَاصْطَنَعْتُكَ

ٹھہرے رہے۔ پھر اے موسیٰ !مقررہ وقت پر تم واپس آگئے۔(۴۰) اور میں نے تمہیں اپنی ذات کے لیے

لِنَفْسِيْ ﴿٤١﴾ اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰيٰتِيْ وَلَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ ﴿٤٢﴾

وقف کرلیا۔(۴۱) اب آپ اور تمہارا بھائی میری نشانی کو ساتھ لے کر جاؤ اور میری یادمیں کمی نہ آنے دینا۔ (۴۲)

غُنَّة: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا
اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
مدّ: تین الف کے برابر — پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے
تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ۔ قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿٤٣﴾ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ

تم دونوں فرعون کی طرف جاؤ وہ باغی بنا بیٹھا ہے۔(۴۳) اور اُس سے نرم لہجے میں بات کرنا شاید کہ وہ نصیحت قبول کرلے

اَوْ يَخْشٰى ﴿٤٤﴾ قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ﴿٤٥﴾ قَالَ

یاڈر جائے۔(۴۴) عرض کی اے ہمارے رب ہم خوفزدہ ہیں کہ وہ ہم پردست درازی نہ کرے یا حد سے نہ بڑھے۔(۴۵) اللہ نے کہا

لَا تَخَافَآ اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى ﴿٤٦﴾ فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ

ڈرو نہیں میں یقیناً تمہارے ساتھ ہوں سُنتا ہوں اور دیکھتا ہوں۔(۴۶) پس اُس کے پاس جاؤ اور اُسے کہو بلاشبہ ہم تیرے رب کے

فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ۭ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ

بھیجے ہوئے ہیں پس ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو روانہ کردے۔اور اُنہیں تکلیف نہ دے۔ بیشک ہم تیرے رب کی طرف سے

مِّنْ رَّبِّكَ ۭ وَالسَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ﴿٤٧﴾ اِنَّا قَدْ اُوْحِيَ اِلَيْنَآ

تیرے پاس معجزے لے کر آئے ہیں،اوراس پر سلام ہو جو ہدایت کی اِتباع کرے۔(۴۷) بیشک ہمیں وحی بھیجی گئی ہے کہ

اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿٤٨﴾ قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى ﴿٤٩﴾

جھٹلانے والے اور منہ پھیرنے والے پرعذاب ہوگا۔ (۴۸) فرعون نے کہا کہ اے موسیٰ !تم دونوں کا رب کون ہے؟۔(۴۹)

قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْٓ اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ﴿٥٠﴾ قَالَ فَمَا بَالُ

حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ ہمارارب وہی ہے جس نے ہر چیز کوموزوں صورت عطا کی ہے پھراسے ہدایت دے دی ہے۔(۵۰) فرعون نے کہا کہ پہلے

الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى ﴿٥١﴾ قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ فِيْ كِتٰبٍ ۚ لَا يَضِلُّ رَبِّيْ

زمانے کے لوگوں کا کیا حال ہے؟۔(۵۱) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اُس کا علم میرے رب کے پاس کتاب میں موجود ہے،میرا رب

وَلَا يَنْسَى ﴿٥٢﴾ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّسَلَكَ لَكُمْ فِيْهَا

نہ بے توجہ ہوا ہے اور نہ کبھی بھولا ہے۔(۵۲) وہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین کوفرش بنا دیا ہے اوراس نے تمہارے چلنے کے لیے راستے بنا دیے

سُبُلًا وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۭ فَاَخْرَجْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ

ہیں اور اُسی نے آسمان سے پانی برسایا ،پھر اُس کے ذریعے مختلف قسم کی نباتات کے جوڑے

شَتّٰى ﴿٥٣﴾ كُلُوْا وَارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ﴿٥٤﴾ ع ٣٠ ٢ ١١

نکال دیے۔(۵۳) کھاؤ اور مویشیوں کو چراؤ۔ بیشک اس میں عقل والوں کے لیے علامتیں ہیں۔ (۵۴)

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ﴿٥٥﴾

ہم نے تمہیں اِسی زمین سے پیدا کیا ہے اور اِسی میں تمہیں واپس لے جائیں گے اور اِسی سے تمہیں دوبارہ زندگی بخشیں گے۔(۵۵)

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کوایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تَفْخِیم: حروف کو پُر یعنی آواز کوموٹا رکھنا ● قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کوخیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا ● کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز اُلٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ان سب کوایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے
● "مَدّ" ،، تین الف کے برابر ــ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

وَلَقَدْ اَرَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰى ﴿٥٦﴾ قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا

اور بلاشبہ ہم نے فرعون کو اپنی سب نشانیاں دکھائیں پس اس نے جھٹلا کر انکار کر دیا۔ (۵۶) کہنے لگا اے موسیٰ! کیا تم اس لیے آئے ہو کہ

مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يٰمُوْسٰى ﴿٥٧﴾ فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ

اپنے جادو کے زور سے ہمیں ہماری زمین سے نکال دو۔(۵۷) پس ہم تمہارے مقابلے میں تمہارے جیسا جادو لے آتے ہیں۔ پھر ہمارے

بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَلَآ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ﴿٥٨﴾

اوراپنے درمیان ہموار میدان میں وعدہ مقرر کرلو نہ تم اُس کی خلاف ورزی کرو اور نہ ہم وعدہ خلافی کریں گے۔(۵۸)

قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ وَاَنْ يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ﴿٥٩﴾ فَتَوَلّٰى

حضرت موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا کہ چلو جشن کا دن مقرر ہوا سورج طلوع ہوتے ہی لوگ جمع ہو جائیں۔(۵۹) تو فرعون لوٹ گیا

فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ﴿٦٠﴾ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا

اور اپنی منصوبہ بندی کو مرتب کر کے واپس آ گیا۔(۶۰) حضرت موسیٰ (علیہ السلام) نے اُن جادوگروں سے کہا ہائے تمہاری قسمت سوگئی

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ﴿٦١﴾

تم اللہ پر جھوٹی افترا نہ باندھو وہ تمہیں عذاب سے نیست ونابود کردے گا۔اور بیشک جھوٹ بولنے والا نامراد ہوا۔ (۶۱)

فَتَنَازَعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى ﴿٦٢﴾ قَالُوْٓا اِنْ هٰذٰنِ

توپھر اپنے معاملے میں بحث وتکرار کرنے لگے اور چپکے سے کانوں میں باتیں کرنے لگے۔(۶۲) کہنے لگے یہ دونوں جادوگر ہیں،

لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ

یہ چاہتے ہیں کہ اپنے جادو کے ذریعے تمہیں تمہاری سرزمین سے نکال دیں اورتمہارے اچھے طور طریقے کو

الْمُثْلٰى ﴿٦٣﴾ فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ۚ وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ

نا پید کردیں۔(۶۳) پس اپنے سارے منصوبوں کوجمع کرلو پھرصف بندی کرکے آجاؤ۔ اورآج وہی کامیاب ہوگا جو

اسْتَعْلٰى ﴿٦٤﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ

غالب رہے گا۔(۶۴) اُنہوں نے کہا اے موسیٰ !یہ کہ تم اپنا کمال ظاہر کرو اور یا ہم اپنا پہلے کرتب

مَنْ اَلْقٰى ﴿٦٥﴾ قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ

دکھاتے ہیں۔(۶۵) حضرت موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا بلکہ تم ہی پہلے پھینکو،تو یکدم اُن کی رسیاں اور اُن کی لاٹھیاں اُن کے جادو کے

اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ﴿٦٦﴾ فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ﴿٦٧﴾

اثر سے آپ کو دوڑتی ہوئی محسوس ہوئیں۔(۶۶) تو حضرت موسیٰ ؑ نے اپنے دل میں خوف محسوس کیا۔(۶۷)

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تَفْخِیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (بؔ ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا

کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

مَدّ: تین الف کے برابر ـ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ﴿٦٨﴾ وَ اَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا

ہم نے کہا کہ ڈریے نہیں بیشک آپ ہی کو فوقیت رہے گی۔ (۶۸) اور جو کچھ آپ کے دائیں ہاتھ میں ہے اُسے زمین پر رکھ دیں یہ

صَنَعُوْا ؕ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ؕ وَ لَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى ﴿٦٩﴾

اُن کی بنائی ہوئی چیزوں کو نگل جائے گا، یہ تو جادوگر کا فریب ہے۔اور جادوگر جس طرح بھی آئے وہ کامیاب نہ ہوگا۔(۶۹)

فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَ مُوْسٰى ﴿٧٠﴾ قَالَ

آخر کار تمام جادوگر سجدے میں گرا دیے گئے۔ اُنھوں نے کہا کہ ہم ہارون اور موسیٰ علیہما السلام کے رب پر ایمان لائے۔(۷۰) فرعون نے کہا

اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ؕ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ

کہ تم میری اجازت سے پہلے ہی ایمان لے آئے ،بیشک وہ تو تمہارا اُستاد ہے جس نے تمھیں جادو سکھایا ہے۔

فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ

پس میں مخالف جانبوں سے تمہارے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دوں گا اور ضرور تمہیں کھجور کے تنوں پر

جُذُوْعِ النَّخْلِ ۫ وَ لَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَاۤ اَشَدُّ عَذَابًا وَّ اَبْقٰى ﴿٧١﴾ قَالُوْا لَنْ

سولی چڑھا دوں گا۔ اور تمہیں معلوم ہوجائے گا کہ ہم میں کس کا عذاب شدید ہے اور باقی رہنے والا ہے۔(۷۱) اُنھوں نے کہا

نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَ الَّذِيْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَاۤ اَنْتَ

کہ اے فرعون! ہمیں اُس کی قسم ہے جس نے ہمیں پیدا کیا ہے ہم اِن دلائل پر جو ہمارے پاس آئے ہرگز تجھے ترجیح نہ دیں گے تو نے جو کچھ کرنا ہے

قَاضٍ ؕ اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿٧٢﴾ اِنَّاۤ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا

کرلے۔ تو اِس دُنیا کی زندگی کے بارے میں فیصلہ کرسکتا ہے۔(۷۲) بیشک ہم اپنے رب پر ایمان لائے

خَطٰيٰنَا وَ مَاۤ اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ؕ وَ اللّٰهُ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى ﴿٧٣﴾ اِنَّهٗ

الثلثة

تاکہ وہ ہماری خطائیں معاف کردے اور جادو بھی معاف کردے جس پر تو نے ہمیں مجبور کیا۔اور اللہ بہتر ہے اور اُسی کو بقا ہے۔(۷۳) بیشک جو

مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ؕ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَ لَا يَحْيٰى ﴿٧٤﴾

رب کے پاس مجرم کی حیثیت سے آئے تو اُس کے لیے جہنم ہے ، جس میں وہ نہ مر سکے گا اور نہ ہی زندہ رہ سکے گا۔ (۷۴)

وَ مَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ

اور جو مومن بن کے آئے گا اور اس کے عمل اچھے ہوں گے تو اُن کے درجات بہت بلند

الْعُلٰى ﴿٧٥﴾ ۙ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ

ہوں گے۔(۷۵) سدا بہار جنت ہے جس کے نیچے نہریں جاری ہیں اُس میں ہمیشہ رہیں گے۔

غُنَّة: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ۔ تَفْخِيم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ۔ قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
مدّ: تین الف کے برابر — پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

ع ۳ ۲۲ ۱۲

وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰى ﴿٧٦﴾ وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى ۙ اَنْ اَسْرِ

اور یہ تزکیۂ نفس کرنے والوں کی جزا ہے۔(۷۶) اورہم نے حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کو بذریعہ وحی اطلاع دی کہ رات کے وقت

بِعِبَادِىْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا فِى الْبَحْرِ يَبَسًا ۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا

میرے بندوں کو لے کر چل پڑو اور اُن کے لیے دریا میں خشک راستہ بناؤ۔ آپ کو فرعون کے آکر پکڑنے کا

وَّلَا تَخْشٰى ﴿٧٧﴾ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ

خوف نہ ہو اور نہ ڈوبنے سے ڈرو۔ (۷۷) تواُن کے پیچھے فرعون لشکر لے کر آ گیا۔ اور دریا کے پانی نے اُنہیں ڈبو دیا

مَا غَشِيَهُمْ ﴿٧٨﴾ وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰى ﴿٧٩﴾ يٰبَنِىٓ

جس طرح کہ ڈبونا تھا۔(۷۸) اور فرعون نے اپنی قوم کو بے راہ کیا اور ہدایت نہ دی۔(۷۹) اے بنی اسرائیل!

اِسْرَآءِيْلَ قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ

ہم نے تمہیں تمہارے دشمن سے نجات دی اورہم نےتمہارے لیے طور کی دائیں جانب کا

الْاَيْمَنَ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ﴿٨٠﴾ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ

وعدہ کیا اور ہم نے تم پر من وسلوٰی اُتارا۔(۸۰) جو رزق ہم نے دیا ہے اُس میں سے پاکیزہ

مَا رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِىْ ۚ وَمَنْ

چیزوں کو کھاؤ اور اس میں حد سے آگے نہ بڑھو تا کہ کہیں تم پر میرا عذاب نہ آ جائے، اورجس

يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِىْ فَقَدْ هَوٰى ﴿٨١﴾ وَاِنِّىْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَ

پر میرا غضب آ گیا توبیشک وہ گر گیا۔(۸۱) اور جو کوئی توبہ کرے اور ایمان لائے اور

اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ﴿٨٢﴾ وَمَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ

نیک عمل کرے پھر ہدایت کی راہ پر چلے، بیشک میں اُسے بخشنے والا ہوں۔(۸۲) اور اے موسیٰ! آپ نے اپنی قوم سے جلدی کیوں

يٰمُوْسٰى ﴿٨٣﴾ قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓى اَثَرِىْ وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ﴿٨٤﴾

کی۔(۸۳) حضرت موسیٰؑ نے کہاوہ میرے پیچھے آرہے ہیں، اے میرے رب میں تیری طرف جلدی سے اس لیے آیا تا کہ تو راضی ہوجائے۔(۸۴)

قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِىُّ ﴿٨٥﴾

اللہ تعالیٰ نے کہا بیشک ہم نےتمہارے بعد تمہاری قوم کو آزمائش میں ڈال دیا اور اُنہیں سامری نے گمراہ کردیا۔(۸۵)

فَرَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۚ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ

توحضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کی طرف بڑے غصّے کے ساتھ افسوس کرتے ہوئے آئے۔کہا اے میری قوم! کیاتمہارے رب نے اچھا

غُنَّہ: نُون مشدّد اور میم مشدّد کی آواز کوایک الف کے برابر لمبا کرنا ● قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا ● تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا
اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا ● کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے
مدّ: تین الف کے برابر، پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ۬ اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ

وعدہ نہ کیا تھا۔ کیا تم پرکوئی زیادہ مدت گزر گئی تھی یا تم یہ چاہتے تھے کہ تم پر

غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِيْ ﴿٨٦﴾ قَالُوْا مَآ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ

اللہ کا غضب آجائے تم نے مجھ سے وعدہ خلافی کی ہے۔(۸۶) اُنہوں نے کہا ہم نے اپنی طرف سے وعدہ نہیں توڑا ہے

بِمَلْكِنَا وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَآ اَوْزَارًا مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ

بلکہ ہم پر قوم کے زیورات کا بوجھ لدا ہوا تھا ہم نے اُن کو آگ میں ڈال دیا۔پھر سامری نے بھی

اَلْقَى السَّامِرِيُّ ﴿٨٧﴾ فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ فَقَالُوْا

اپنے حصے کا زیور ڈال دیا۔(۸۷) پھر اُس نے اُن کے لیے ایک بچھڑے کا جسم بنا کر نکال لیا اس کی آواز بیل کی مانند تھی لوگ کہنے لگے

هٰذَآ اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوْسٰى ۬ فَنَسِيَ ﴿٨٨﴾ اَفَلَا يَرَوْنَ اَلَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ

یہی تمہارامعبود ہے اور یہی موسیٰ کامعبود ہے۔ دراصل وہ بھول گئے۔ (۸۸) کیا وہ نہیں دیکھتے تھے کہ وہ

قَوْلًا ۙ وَّلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ﴿٨٩﴾ وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ ع ۱۳ ۱۴

اُن کی کسی بات کا جواب نہیں دیتا۔ اور نہ اُنہیں نفع و نقصان دے سکتا ہے۔ (۸۹) اور بیشک اس سے قبل ہارون نے کہا تھا

مِنْ قَبْلُ يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِيْ

اے میری قوم ! تم اس بچھڑے سے فتنے میں مبتلا ہو گئے۔ اور بیشک تمہارا رب رحمٰن ہے پس میرے پیچھے چلو

وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِيْ ﴿٩٠﴾ قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا

اور میرے حکم کی اطاعت کرو۔(۹۰) اُنہوں نے کہا کہ ہم اسی کی پوجا کرتے بیٹھے رہیں گے جب تک کہ موسیٰ (علیہ السلام) ہمارے پاس نہ

مُوْسٰى ﴿٩١﴾ قَالَ يٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا ﴿٩٢﴾ اَلَّا تَتَّبِعَنِ ۭ

آجائیں۔(۹۱) فرمایا کہ اے ہارون! جس وقت تم نے اُنہیں گمراہ ہوتے دیکھا تو کس چیز نے تمہیں منع کیے رکھا۔(۹۲) کہ تم نے میری اتباع نہ

اَفَعَصَيْتَ اَمْرِيْ ﴿٩٣﴾ قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِيْ وَلَا بِرَاْسِيْ ۚ

کی،کیاتم نے میرا حکم نہ مانا ۔(۹۳) کہا اے میری ماں جائے نہ میری داڑھی اور نہ میرے سر کے بال پکڑو،

اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ وَلَمْ تَرْقُبْ

مجھے اس بات کا خوف آیا تھا کہ آپ کہیں گے کہ تم نے بنی اسرائیل میں تفرقہ ڈال دیا ہے۔ اور میرے کہنے کو

قَوْلِيْ ﴿٩٤﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يٰسَامِرِيُّ ﴿٩٥﴾ قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا

ملحوظ خاطر نہ رکھا۔(۹۴) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے سامری! تیرا کیا حال ہے؟۔(۹۵) سامری نے جواب دیا میں نے وہ چیز دیکھی جو

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا
اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
مَدّ: تین الف کے برابر — پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے
تَفْخِیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا
قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ

لوگوں نے نہ دیکھی یعنی جبرائیل دیکھے تو میں نے فرشتے یعنی جبرائیلؑ کے نقشِ قدم سے مٹی اُٹھالی اور اُسے بچھڑے پر ڈال دیا اور میرے نفس نے

لِيْ نَفْسِيْ ﴿٩٦﴾ قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ

ایسا کرنے کو بہتر سمجھا۔(۹۶) حضرت موسیٰؑ نے کہا اچھا تو چلا جا بیشک تو زندگی بھر یہی کہتا رہے گا مجھے نہ چھوؤ۔

وَاِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ ۚ وَانْظُرْ اِلٰٓى اِلٰهِكَ الَّذِيْ ظَلْتَ

اور بلاشبہ تیرے لیے ایک وقت مقرر ہوچکا ہے جو تجھ سے نہ ٹلے گا۔ اوراپنے اس معبود کو دیکھ جس کے سامنے تو بیٹھا تھا

عَلَيْهِ عَاكِفًا ؕ لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِي الْيَمِّ نَسْفًا ﴿٩٧﴾ اِنَّمَآ

قسم ہے کہ ہم اسے ضرور جلا دیں گے اور ریزہ ریزہ کرکے دریا میں بہا دیں گے۔(۹۷) بیشک تمہارا

اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿٩٨﴾ كَذٰلِكَ

معبود وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی پوجا کے لائق نہیں۔ہر چیز پر اُس کا علم احاطہ کیے ہوئے ہے۔(۹۸)ہم اسی طرح

نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ اٰتَيْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا

آپ سے وہ حالات بیان کرتے ہیں جو آپ سے پہلے گزر چکے ہیں اورہم نے تمہیں اپنے ہاں سے ذکر

ذِكْرًا ﴿٩٩﴾ ۖ مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وِزْرًا ﴿١٠٠﴾ لا

عطا فرمایاہے۔(۹۹) جو اُس کی طرف متوجہ نہ ہوبلاشبہ وہ قیامت کے دن گناہ کا بوجھ اُٹھائے گا۔(۱۰۰)

خٰلِدِيْنَ فِيْهِ ؕ وَسَآءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِمْلًا ﴿١٠١﴾ لا يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي

وہ ہمیشہ اُس عذاب میں رہیں گے اوریہ بوجھ قیامت کے روز ان کے لیے بہت ہی بُرا ہوگا۔(۱۰۱) جس دن صُور پھونکا جائے گا

الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ﴿١٠٢﴾ ج صلے يَّتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ

اورہم مجرموں کواُس دن ایسی حالت میں جمع کریں گے کہ اُن کی آنکھیں نیلی ہوچکی ہوں گی۔(۱۰۲) وہ آپس میں چپکے سے کہیں گے کہ تم تو دنیا میں

اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ﴿١٠٣﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ اِذْ يَقُوْلُ اَمْثَلُهُمْ

بس دس دن ہی رہے ہو۔(۱۰۳) جو وہ کہتے ہیں ہم اس کو جانتے ہیں۔جب کہ اُن کا ذی شعور کہے گا

طَرِيْقَةً اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا يَوْمًا ﴿١٠٤﴾ ع وَيَسْــَٔلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ ع ١٥ ٥ ١٤

کہ تم صرف ایک دن ہی رہے ہو۔(۱۰۴) اور آپ سے پہاڑوں کے بارے میں سوال کرتے ہیں توآپ فرما دیں کہ

يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا ﴿١٠٥﴾ لا فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ﴿١٠٦﴾ لا لَّا تَرٰى فِيْهَا

اُنہیں میرارب خاک بنا کر اُڑادے گا۔(۱۰۵) پس وہ اس علاقے کومیدان بنا چھوڑے گا۔(۱۰۶) تو اُس میں نہ کوئی ناہمواری

غُنَّة: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ◈ تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ◈ قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو غنہ (ناک) میں چھپا کر پڑھنا

مدّ ،، ۔تین الف کے برابر ~ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے

عِوَجًا وَّ لَآ اَمْتًا ﴿١٠٧﴾ يَوْمَىِٕذٍ يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ ۚ وَخَشَعَتِ

نہ کوئی ٹیلہ دیکھے گا۔(۱۰۷) اُس دن سب لوگ ایک پکارنے والے کے پیچھے چلیں گے کوئی اُس سے روگردانی نہ کرسکے گا۔ اور تمام آوازیں

الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا ﴿١٠٨﴾ يَوْمَىِٕذٍ لَّا تَنْفَعُ

رحمٰن حضور پست ہوجائیں گی، پس تو ہلکی سی آواز کے سوا کچھ نہ سُن سکے گا۔(۱۰۸) اُس دن کسی کی سفارش نفع نہ

الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهٗ قَوْلًا ﴿١٠٩﴾ يَعْلَمُ

دے گی سوائے اُس کے جسے رحمٰن نے اجازت دی ہوگی اور وہ اس بات سے راضی ہوگیا ہوگا۔(۱۰۹) وہ اُن کے

مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا ﴿١١٠﴾ وَعَنَتِ

آگے اور پیچھے کے حالات کو بخوبی جانتا ہے اور وہ علم کے ذریعے اس کا احاطہ نہیں کر سکتے۔(۱۱۰) زندہ اور قائم رہنے والے

الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ؕ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ﴿١١١﴾ وَمَنْ

کے سامنے سب چہرے سرنگوں ہوجائیں گے۔ بلاشبہ جس نے اپنے ظلم کا بوجھ اُٹھایا وہ نامراد ہوگا۔(۱۱۱) اور جو مومن

يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا ﴿١١٢﴾

ہو کر صالح عمل کرے تو کسی پر ظلم اور حق تلفی کا خوف نہ ہوگا۔ (۱۱۲)

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ

اوراسی طرح ہم نے قرآن کو عربی زبان میں اُتارا ہے اوراُس میں مختلف طریقوں سے سزائیں

لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ﴿١١٣﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ

بیان کردی ہیں تاکہ وہ تقویٰ اختیار کرلیں یا قرآن اُن میں کوئی نصیحت پیدا کردے۔(۱۱۳) پس اللہ بلند وبالا ہے جو سچا بادشاہ ہے۔

وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰۤى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۫ وَقُلْ

اور قرآن پڑھنے میں عجلت نہ کی جائے جب تک کہ اِس کی وحی آپ کی طرف پوری نہ ہو جائے ۔ اور عرض کیجے

رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ﴿١١٤﴾ وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰۤى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَ

اے میرے رب میرے علم میں اضافہ فرما دے۔(۱۱۴) اور بیشک ہم نے اس سے پہلے آدمؑ کو حکم دیا تھا پس وہ بھول گیااور

لَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ﴿١١٥﴾ ع وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا ع ٦ ١١ ١٥

ہم نے اس میں عزم نہ پایا۔(۱۱۵) اورجب ہم نے فرشتوں کو حضرت آدمؑ کو سجدہ کرنے کا حکم دیا تو ابلیس

اِلَّاۤ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى ﴿١١٦﴾ فَقُلْنَا يٰۤاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا

کے سواسب نے سجدہ کردیا اُس نے انکار کردیا۔ (۱۱۶) پس ہم نے آدمؑ سے کہا یہ تمہارا اور تمہاری بیوی کا دشمن ہے۔ کہیں یہ

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا
اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو غنہ (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
مَدّ: تین الف کے برابر - پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے
تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا
قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ﴿١١٧﴾ اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَ
تمہیں جنت سے نکلوا نہ دے پھر تم مشقت میں پڑجاوَ۔(۱۱۷) بیشک اِس جنت میں نہ تمہیں بھوک لگے گی اور
لَا تَعْرٰى ﴿١١٨﴾ وَ اَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ﴿١١٩﴾ فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ
نہ عُریاں رہوگے۔(۱۱۸)اور بیشک یہاں تمہیں نہ پیاس لگے گی اور نہ دھوپ تنگ کرے گی۔(۱۱۹) پس شیطان نے اُن کے دل میں وسوسہ
الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰۤاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَ مُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ﴿١٢٠﴾
ڈالا اُس نے کہااے آدمؑ! کیا میں تمہیں ہیشگی کے درخت سے آگاہ کروں اورایسی بادشاہت بتاؤں جسے زوال نہ آئے۔(۱۲۰)
فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَ طَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ
پس اس کے اُکسانے سے اُن دونوں نے اُس درخت کا پھل کھالیا تو اُس سے اُن کی شرمگاہیں ظاہر ہوگئیں، پھر وہ دونوں جنت کے پتوں سے
وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۫ وَعَصٰۤى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ﴿١٢١﴾ ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ
خود کو ڈھانپنے لگے۔ اور آدم سے اپنے رب کے حکم میں لغزش واقع ہوئی جو چاہا تھا حاصل نہ ہوا۔(۱۲۱) پھر اُس کے رب نے اُسے چن
فَتَابَ عَلَيْهِ وَ هَدٰى ﴿١٢٢﴾ قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ
لیا پس اُن کی توبہ قبول کرکے ہدایت دے دی۔(۱۲۲) اللہ نے فرمایا تم سب یہاں سے اُتر کر چلے جاؤ تم میں سے بعض دوسروں کے دشمن ہوگئے
عَدُوٌّ ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى ۙ۬ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ
پس اگر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آجائے تو جو اِس ہدایت پر چلے گا وہ گمراہ نہیں ہوگا
وَلَا يَشْقٰى ﴿١٢٣﴾ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّ
اورنہ بدبخت ہوگا۔(۱۲۳) اور جس نے میرے ذکر سے منہ موڑ لیا تو بیشک اُس کی روزی تنگ ہوجائے گی اور
نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ﴿١٢٤﴾ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْۤ اَعْمٰى وَ قَدْ
قیامت کے روز ہم اُسے اَندھا اُٹھائیں گے۔(۱۲۴) وہ کہے گا کہ اے میرے ربّ تونے مجھے اَندھا کیوں اُٹھایا حالانکہ میں تو
كُنْتُ بَصِيْرًا ﴿١٢٥﴾ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ
دنیا میں دیکھنے کی طاقت رکھتا تھا۔(۱۲۵) اللہ کہے گا اس طرح ہماری آیتیں تیرے پاس آئیں تو تونے اُنہیں فراموش کردیا اوراسی طرح ہم آج
تُنْسٰى ﴿١٢٦﴾ وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْۢ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ؕ
تجھے فراموش کر دیں گے۔(۱۲۶) اور ایسے ہی ہم اُسے سزا دیتے ہیں جو حد سے نکل جائے اور اپنے رب کی آیتوں پر ایمان نہ لائے
وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَ اَبْقٰى ﴿١٢٧﴾ اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ
اور البتہ آخرت میں ملنے والا عذاب شدید اور باقی رہنے والا ہوگا۔(۱۲۷) کیا ہم نے اُنہیں ہدایت نہ دی اس سے پہلے ہم بہت سی قوموں کو

غُنَّہ: نون مشدّد اور میم مشدّد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ۔ تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ۔ قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا ۔ کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے
مدّ: تین الف کے برابر ـ پانچ الف کے برابر لمبا کرکے پڑھنا واجب ہے

مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي

ہلاک کر چکے ہیں،وہ اپنی رہنے والی جگہوں پر چلتے پھرتے تھے۔ بیشک اِس میں اہل عقل کے لیے نشانیاں

النُّهٰى ﴿۱۲۸﴾ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّ اَجَلٌ مُّسَمًّى ﴿۱۲۹﴾ ؕ ع ۱۳/۱۶

ہیں۔(۱۲۸) اوراگرتمہارے رب کی طرف سے اِس سے پہلے ایک فرمان جاری نہ ہوگیا ہوتا جس کا وقت مقرر ہے تو لازم عذاب آجاتا۔(۱۲۹)

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ

پس جو کچھ یہ کہتے ہیں اس پر صبر کرو اور سورج طلوع نے سے پہلے اور غروب ہونے سے قبل اپنے رب کی

وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ

حمد کے ساتھ تسبیح کرو۔ اور رات کی تنہائیوں میں اس کی تسبیح کرو اور دن کے دونوں کناروں پر تسبیح کروتاکہ وہ

تَرْضٰى ﴿۱۳۰﴾ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ

تم سے راضی ہوجائے۔(۱۳۰) اوراے سننے والے! اپنی آنکھوں کو کافروں کی دولت کی طرف نہ جھکاؤ جو ہم نے ان میں میاں بیوی کو دیا ہے

زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى ﴿۱۳۱﴾

یہ دنیا کی دلکش حیات ہے۔ اِس سے ہم اُنہیں فتنے میں ڈالیں گے اور تیرے رب کارزق سب سے اچھا اور باقی رہنے والا ہے۔(۱۳۱)

وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ؕ لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا ؕ نَحْنُ

اوراپنے اہل خانہ کو نماز کی ترغیب دواورخوداس پر ثابت قدم رہو۔ ہم تجھ سے رزق کا سوال نہیں کرتے بلکہ تمہیں

نَرْزُقُكَ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ﴿۱۳۲﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ

رزق دیتے ہیں اورعاقبت اہلِ تقویٰ کے لیے ہے۔(۱۳۲) اورکافروں نے کہا کہ یہ اپنے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں لے کرآتے

اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿۱۳۳﴾ وَلَوْ اَنَّآ اَهْلَكْنٰهُمْ

کیا اُنہیں وہ باتیں یاد نہ آئیں جو پہلے صحیفوں میں ہیں۔ (۱۳۳) اور اگر ہم اُنہیں رسول کے آنے سے پہلے

بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ

کسی عذاب سے ہلاک کردیتے تووہ ضرورکہتے اے ہمارے رب!تونے ہماری طرف رسول کیوں نہ بھیجا پس ہم ذلیل

اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى ﴿۱۳۴﴾ قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ۚ

اور رسوا ہونے سے پہلے تیری آیتوں پرعمل پیرا ہوجاتے۔(۱۳۴) آپ فرما دیجیے کہ یہ سب منتظر ہیں،پس تم بھی انتظار کرو

فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى ﴿۱۳۵﴾ ع ۸/۱۷

پس تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ سیدھے راستے پر چلنے والے اور ہدایت پانے والے کون ہیں۔؟(۱۳۵)

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ۔ تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ۔ قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
مدّ: تین الف کے برابر ~ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

الجزء ۱۷

سُوْرَةُ الْاَنْبِيَآءِ ٢١ مَكِّيَّةٌ ٧٣ | اٰيَاتُهَا ١١٢ | رُكُوْعَاتُهَا ٧

سورۃ الانبیاء مکی ہے اس میں ۱۱۲ آیات اور ۷ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَ هُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ﴿١﴾ ج

لوگوں کے حساب کا وقت بالکل قریب ہے اور وہ غفلت میں غیر متوجہ بنے ہوئے ہیں۔(۱)

مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَ

جب اُن کے پاس اُن کے رب کی طرف سے کوئی نصیحت آتی ہے وہ اسے کھیلتے ہوئے

هُمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿٢﴾ لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ ط وَاَسَرُّوا النَّجْوَى ق الَّذِيْنَ

سنتے ہیں۔(۲) اُن کے دل کھیل میں لگے ہوئے ہیں۔ اور جن لوگوں نے ظلم کیا تھا اُنہوں نے خفیہ مشورہ

ظَلَمُوْا ق هَلْ هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ج اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَ اَنْتُمْ

کیا کہ کیا یہ تمہارے جیسے آدمی ہیں۔ کیا تم جادو کے پیروکار بن گئے ہو حالانکہ تم

تُبْصِرُوْنَ ﴿٣﴾ قٰلَ رَبِّيْ يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ ز

دیکھتے ہو۔(۳) آپ فرما دیجیے کہ میرا رب آسمان اور زمین کی ہر بات کو جانتا ہے

وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٤﴾ بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ بَلِ

اور وہ سننے والا علم والا ہے۔(۴) بلکہ اُنہوں نے کہا قرآن کی باتیں پریشان خواب کی طرح ہیں

افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ج فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَآ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ﴿٥﴾

بلکہ اس نے خود بنا لیا ہے بلکہ وہ شاعر ہیں۔ پس وہ ہمارے پاس نشانی لائے جس طرح کہ پہلے بھیجے ہوئے رسول لائے تھے۔(۵)

مَآ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا ج اَفَهُمْ

ان سے پہلے کوئی بستی بھی ایمان نہ لائی جس کو ہم نے ہلاک کیا تو کیا اب یہ ایمان

يُؤْمِنُوْنَ ﴿٦﴾ وَ مَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ

لائیں گے۔(۶) اور اے محبوب! آپ سے پہلے بھی ہم نے کئی مَردوں کو رسول بنا کر بھیجا جن کی طرف ہم

فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٧﴾ وَ مَا جَعَلْنٰهُمْ

وحی بھیجا کرتے تھے، اے لوگو! اگر تمہیں علم نہیں ہے تو یہ بات یاد رکھنے والوں سے پُوچھ لو۔ (۷) اور ہم نے اُن کے جسم کو

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ◉ تَفْخِيم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ◉ قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا

کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز اُلٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

مَدّ: تین الف کے برابر ~ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَ مَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ﴿٨﴾ ثُمَّ
ایسا نہ بنایا تھا کہ وہ کھانا نہ کھاتے ہوں اور وہ دنیا میں ہمیشہ رہنے والے نہ تھے۔(۸) پھر ہم
صَدَقْنٰهُمُ الْوَعْدَ فَاَنْجَيْنٰهُمْ وَ مَنْ نَّشَآءُ وَ اَهْلَكْنَا
نے جو وعدہ ان سے کیا تھا اسے سچا کر دکھایا پس جنھیں ہم نے چاہا اُنہیں نجات دے دی
الْمُسْرِفِيْنَ ﴿٩﴾ لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ ط
اور حد سے بڑھنے والوں کو ہم نے ہلاک کردیا۔ (۹) بیشک ہم نے تمہاری طرف ایک کتاب نازل کی جس میں تمہارا ذکر ہے
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿١٠﴾ ع وَ كَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً ع ١٠ ١
تو کیا تم اسے نہیں سمجھتے۔(۱۰) اور ہم نے بہت سی ظلم کرنے والی بستیوں کو ہلاک کردیا اور پھر اُن کے
وَّ اَنْشَاْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿١١﴾ فَلَمَّآ اَحَسُّوْا بَاْسَنَآ اِذَا هُمْ
بعد دوسری قوم پیدا کر دی۔(۱۱) پھر جب اُنہوں نے ہمارے عذاب کو محسوس کیا
مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ ﴿١٢﴾ ط لَا تَرْكُضُوْا وَ ارْجِعُوْٓا اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ
تووہ وہاں سے بھاگنے لگے۔(۱۲) اب مت بھاگو اور اپنی آرام گاہوں کی طرف واپس جاؤ اپنے رہنے والے مکانوں میں
وَ مَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْـَٔلُوْنَ ﴿١٣﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿١٤﴾
چلے جاؤ تاکہ تم سے پوچھا جائے۔(۱۳) وہ کہنے لگے ہائے افسوس بلاشبہ ہم ہی ظلم کرنے والے تھے۔ (۱۴)
فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ﴿١٥﴾
وہ اسی طرح آہ وفغاں کرتے رہے یہاں تک کہ ہم نے اُنہیں کٹی ہوئی کھیتی اور بجھی ہوئی آگ کی طرح کردیا۔(۱۵)
وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ﴿١٦﴾ لَوْ اَرَدْنَآ
اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے بے مقصد پیدا نہیں کیا۔(۱۶) اگر ہم اس دینا کو
اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ ق اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿١٧﴾ بَلْ
کھیل کی چیز بنانا چاہتے تو ہم اسے اپنے پاس سے بنا لیتے۔مگر ہم اس طرح نہیں کرتے۔(۱۷) بلکہ سچ کی
نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ط وَ
باطل پر چوٹ لگاتے ہیں جو اس کا سرتوڑ دیتا ہے پھر وہ ختم ہو جاتاہے۔ اور جو باتیں تم بیان کرتے ہو
لَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ﴿١٨﴾ وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ط
ان میں تمہارے لیے افسوس ہے۔(۱۸) اور اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو غنہ (ناک) میں چھپا کر پڑھنا ● کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے
مدّ: تین الف کے برابر، پانچ الف کے برابر لمبا کرکے پڑھنا واجب ہے

وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾

اور جو فرشتے اس کے پاس ہیں وہ اس کی عبادت سے نہ سرکشی کرتے ہیں اور نہ اُکتاتے ہیں۔(۱۹)

يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً

وہ رات دن اس کی تسبیح کرتے ہیں مگر تھکتے نہیں ہیں۔ (۲۰) کیا زمین میں سے انہوں نے اُن کو معبود بنا لیا ہے

مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ﴿۲۱﴾ لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ

جو مُردوں کو دوبارہ اُٹھا نہیں سکتے۔(۲۱) اگر آسمان اور زمین میں اللہ کے سوا کوئی اور معبود ہوتے

اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۲۲﴾

تو یہ نظام درہم برہم ہوجاتا۔پس اللہ جوعرش عظیم کارب ہے اس سے پاک ہے جو وہ اُس کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ (۲۲)

لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْـَٔلُوْنَ ﴿۲۳﴾ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ

جو کچھ وہ کرتا ہے اس کے متعلق کوئی سوال نہیں بلکہ ان سے سوال کیے جائیں گے۔(۲۳) کیا اُنہوں نے اوروں کومعبود

دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ۭ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ

بنا رکھاہے۔ آپ فرما دیجیے اس پر کوئی ثبوت پیش کرو۔یہ کتاب میرے موجودہ حالات اورمجھ سے پہلے کے

وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ

حالات پر مبنی ہے۔ البتہ ان میں سے اکثر حق کو نہیں جانتے پس وہ

فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ

اس سے منہ پھیرتے ہیں۔(۲۴) اور آپ سے پہلے ہم نے کوئی ایسا رسول نہیں بھیجا جس پر

اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ﴿۲۵﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ

ہم نے یہی وحی کی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں پس میری عبادت کرو۔(۲۵) اور اُنہوں نے کہا کہ

الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ۭ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ

رحمٰن کے ہاں اولاد ہے بلکہ وہ پاک ہے۔ اس کے فرشتے معزز بندے ہیں۔ (۲۶) وہ اس کے حضور بات

بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۷﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ

کہنے میں سبقت نہیں کرتے اور اس کے حکم پر عمل کرتے ہیں۔ (۲۷) جو کچھ اُن کے سامنے ہے

وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ

اور جو کچھ اُن کے پیچھے ہے اسے جانتا ہے اور اس کی رضا کے بغیر وہ کسی کی شفاعت نہیں کرتے اور وہ

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تَفْخِیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا ● کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز اُلٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے

مَدّ: تین الف کے برابر ~ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْۤ اِلٰهٌ مِّنْ
اس کے خوف سے ڈرتے رہتے ہیں ۔(۲۸) اور ان میں سے جو شخص یہ کہے کہ میں اللہ کے سوا معبود ہوں
دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۹﴾ ع ۱۹ ۲ ۲
تو اسے ہم جہنم کی سزا دیں گے۔ ہم اسی طرح ظالموں کو سزا دیتے ہیں۔(۲۹)
اَوَ لَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ كَانَتَا
کیا کافروں کے دیکھنے میں یہ بات نہیں آئی کہ آسمان اور زمین بند تھے پس ہم نے
رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ؕ وَ جَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ؕ
ان دونوں کو کھول دیا۔ اورہم نے ہر چیز میں پانی سے زندگی پیدا کی، تو کیا پھر بھی
اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَجَعَلْنَا فِى الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِهِمْ ۪
یہ ایمان نہ لائیں گے۔(۳۰)اورہم نے زمین میں پہاڑ کھڑے کردیے تاکہ وہ جھک نہ جائے۔
وَ جَعَلْنَا فِيْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿۳۱﴾
اور ہم نے اس میں فراخ راستے بنائے تاکہ وہ ہدایت پر چل پڑیں۔(۳۱)
وَ جَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ۚۖ وَّ هُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا
اور ہم نے آسمان کو ایک محفوظ چھت بنا دیا ہے۔اور پھر بھی وہ اس کی نشانیوں سے
مُعْرِضُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَهُوَالَّذِيْ خَلَقَ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ وَالشَّمْسَ
منہ پھیرتے ہیں۔(۳۲) اور وہی اللہ ہے جس نے رات اور دن اور سورج اور چاند کوتخلیق کیا ہے
وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ
یہ تمام اپنے مداروں میں گھوم رہے ہیں۔ (۳۳) اور ہم نے آپ سے پہلے کسی انسان کے لیے
قَبْلِكَ الْخُلْدَ ؕ اَفَاۡئِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ﴿۳۴﴾ كُلُّ نَفْسٍ
ہیشگی نہیں رکھی۔ تو کیا آپ کا وصال ہو جائے تو یہ ہمیشہ رہیں گے۔(۳۴) ہر کسی نفس نے
ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَ نَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَ الْخَيْرِ فِتْنَةً ؕ وَ اِلَيْنَا
موت کا مزا چکھنا ہے۔اورہم تمہیں اچھائی اور برائی میں آزمائش کے طور پر مبتلا کرتے ہیں اور تم نے ہماری طرف
تُرْجَعُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَ اِذَا رَاٰكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا
لوٹ کر آنا ہے۔ (۳۵) اور جب کافر تمہیں دیکھتے ہیں تو تم سے تمسخر کرتے ہیں۔ کیا یہی

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ۞ تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ۞ قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو غنہ (ناک) میں چھپا کر پڑھنا ۞ کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے
مدّ: تین الف کے برابر — پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِیْ یَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ ۚ وَ هُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ
ہیں جو تمہارے معبودوں کے بارے میں بُرے لفظ کہتے ہیں۔اور وہ رحمٰن کے ذکر کا
هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۶﴾ خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ ؕ سَاُورِیْكُمْ اٰیٰتِیْ
انکار کرتے ہیں۔(۳۶) انسانی فطرت میں جلد بازی ہے۔ عنقریب تمہیں میں اپنی نشانیاں دکھاؤں گا
فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿۳۷﴾ وَ یَقُوْلُوْنَ مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ
پس جلدی کا مطالبہ نہ کرو۔(۳۷) اور ان کا کہنا ہے کہ اگر تم
صٰدِقِیْنَ ﴿۳۸﴾ لَوْ یَعْلَمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا حِیْنَ لَا یَكُفُّوْنَ عَنْ
صادق ہو تو عذاب کب آئے گا۔(۳۸) کاش کہ کافر اس وقت سے باخبر ہوتے جبکہ وہ اپنے چہروں
وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ وَ لَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ وَ لَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ﴿۳۹﴾
اور پیٹھوں کو آگ سے نہ دور کرسکیں گے اورنہ اُن کی مدد کی جائے گی۔(۳۹)
بَلْ تَاْتِیْهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ رَدَّهَا وَ
بلکہ قیامت ان پر یکدم آ جائے گی پھر وہ اُنہیں بدحواس کردے گی اور نہ ہی وہ اس کو ہٹا سکیں گے اور
لَا هُمْ یُنْظَرُوْنَ ﴿۴۰﴾ وَ لَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ
نہ ہی ان کومہلت دی جائے گی۔(۴۰) اور بلاشبہ آپ سے پہلے بھی رسولوں کے ساتھ تمسخر کیا گیا
فَحَاقَ بِالَّذِیْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۱﴾ ع ۳ ۱۲ ۳
تو جولوگ ان سے مذاق کیا کرتے تھے ان کو اسی مذاق نے عذاب کی صُورت میں آ کر گھیر لیا جس کا وہ مذاق اُڑایا کرتے تھے۔(۴۱)
قُلْ مَنْ یَّكْلَؤُكُمْ بِالَّیْلِ وَ النَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ ؕ بَلْ هُمْ
آپ فرما دیجیے کہ رحمٰن کے عذاب سے رات اور دن تمہاری کون نگہداشت کرتا ہے۔ بلکہ وہ اپنے رب کے
عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۲﴾ اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ
ذکر سے منہ پھیرتے ہیں۔(۴۲) کیا ہمارے سوا اُن کے کوئی اورمعبود ہیں جو ان کو
دُوْنِنَا ؕ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ وَ لَا هُمْ مِّنَّا
مصائب سے بچالیں۔ ان میں تو اپنے آپ کو بچانے کی استطاعت نہیں ہے اور نہ وہ ہماری طرف سے
یُصْحَبُوْنَ ﴿۴۳﴾ بَلْ مَتَّعْنَا هٰۤؤُلَآءِ وَ اٰبَآءَهُمْ حَتّٰی طَالَ عَلَیْهِمُ
اُن کی مصاحبت پائیں گے۔(۴۳) بلکہ ہم نے اُنہیں اور اُن کے باپ دادا کو بہت نفع بخش سامان دیا یہاں تک کہ اُن کی عمر

غُنَّه: نون مشدّد اور میم مشدّد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (بؔ ہو) کی آواز کو غنّہ (ناک) میں چھپا کر پڑھنا ● کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے
مدّ: تین الف کے برابر ~ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

الْعُمُرُ ۭ اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ۭ

دراز ہو گئی۔ کیاوہ اس بات کونہیں دیکھتے کہ ہم زمین کو اس کے کناروں کی طرف سے کم کرتے جارہے ہیں۔

اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿٤٤﴾ قُلْ اِنَّمَآ اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْيِ ڮ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ

کیا پھربھی وہ غالب آنے والے ہیں۔(۴۴) فرمادیجیے کہ میں تمہیں وحی کے ذریعے ڈراتاہوں۔اوربہروں کو جب پکارا جائے تو وہ

الدُّعَآءَ اِذَا مَا يُنْذَرُوْنَ ﴿٤٥﴾ وَلَئِنْ مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ

سنتے نہیں جب بھی اُنہیں ڈرایا جائے۔(۴۵) اور اگر اُنہیں تمہارے رب کا تھوڑا عذاب بھی آجائے

عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿٤٦﴾ وَنَضَعُ

تو ضرور کہیں گے کہ ہائے افسوس! بیشک ہم ہی ظالم تھے۔(۴۶) اور ہم قیامت

الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا ۭ وَ

کے دن میزانِ عدل رکھیں گے تو کسی شخص کی بھی حق تلفی نہ کی جائے گی۔ اور

اِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ۭ وَكَفٰى بِنَا

اگر ایک رائی کے دانے کے برابر بھی کسی کاعمل ہوگا تو ہم اسے لے آئیں گے۔ اورہم حساب لینے کے لیے

حٰسِبِيْنَ ﴿٤٧﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَضِيَآءً

کافی ہیں۔(۴۷) اور بلاشبہ ہم نے حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کو کتاب الفرقان اور روشنی عطا کی۔

وَّذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٤٨﴾ لا الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَهُمْ

جو اہل تقویٰ کے لیے نصیحت ہے۔(۴۸)جو لوگ اپنے رب سے دیکھے بغیر ڈرتے ہیں اور وہ قیامت

مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُوْنَ ﴿٤٩﴾ وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ ۭ

کا خوف رکھتے ہیں۔(۴۹) اور یہ قرآن ذکر مُبارک ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے۔

اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿٥٠﴾ ع وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ ع ۴ ۹

توکیا تم اس سے انکار کرنے والے ہو۔(۵۰) اور یقیناً ہم نے اس سے پہلے حضرت ابراہیم(علیہ السلام) کو نیک راہ عطا

مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ﴿٥١﴾ ج اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا

کی تھی اور ہم ان کو خوب جانتے تھے۔(۵۱) یاد کرو جب اُنہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا کیا

هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ﴿٥٢﴾ قَالُوْا

یہ مورتیاں ہیں جن کے آگے تم پوجا کے لیے بیٹھے ہو۔(۵۲) اُنہوں نے کہا

غُنَّہ: نون مشدّد اورمیم مشدّد کی آواز کوایک الف کے برابر لمبا کرنا
تَفْخِیْم: حروف کو پُر یعنی آواز کوموٹا رکھنا
قَلْقَلَہ: ساکن حرف کوہلا کر پڑھنا
اِخْفَا: نون ساکن اورتنوین اورمیم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کوخیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کوایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے
"مَدّ" - تین الف کے برابر - پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ ﴿٥٣﴾ قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ
ہم نے اپنے باپ دادا کو انہی کی پوجا کرتے ہوئے پایا ہے۔(۵۳) آپ نے فرمایا بیشک تم اور تمہارے باپ
وَاٰبَآؤُكُمْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٥٤﴾ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ
دادا صریحاً گمراہی میں تھے۔(۵۴) اُنہوں نے کہا کیا آپ حق لے کر آئے ہیں یا آپ
مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ﴿٥٥﴾ قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ
ہم سے دل بہلا رہے ہیں۔(۵۵) آپ نے فرمایا تمہارا رب وہی ہے جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے
الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ ۖ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٥٦﴾ وَتَاللّٰهِ
جس نے اِن سب کو پیدا کیا ہے۔ اور میں اس پر گواہی دینے والوں میں سے ہوں۔(۵۶) اوراللہ کی قسم کہ میں
لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿٥٧﴾ فَجَعَلَهُمْ
تمہارے بتوں کے بارے میں کوئی منصوبہ بناؤں گا اس کے بعد تم پیٹھ پھیر کر چلے جاؤ گے۔(۵۷)پس آپ نے اُنہیں
جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ ﴿٥٨﴾ قَالُوْا مَنْ
ریزہ ریزہ کرکے توڑ ڈالا اور بڑے بت کو چھوڑ دیا تاکہ وہ اس سے کچھ پوچھیں۔ (۵۸) وہ کہنے لگے ہمارے
فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥٩﴾ قَالُوْا سَمِعْنَا
بتوں کے ساتھ جس نے اس طرح کیا ہے وہ کون ہے بیشک وہ زیادتی کرنے والوں سے ہے۔ (۵۹) اُنہوں نے کہا کہ ہم نے سنا ہے
فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ ﴿٦٠﴾ قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓى
کہ ایک جوان اُن کے بارے میں بُری باتیں کہتا ہے جسے ابراہیمؑ کہتے ہیں۔(۶۰)تو اُنہوں نے کہا کہ اسے لوگوں کی
اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ ﴿٦١﴾ قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا
آنکھوں کے سامنے لے آؤ تا کہ وہ اس پر گواہ ہو جائیں۔ (۶۱) اُنہوں نے کہا اے ابراہیم! کیا تو نے یہ ہمارے
بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ﴿٦٢﴾ قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ ۖ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ
بتوں کے ساتھ کیا ہے۔(۶۲) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ سب کچھ اُن کے بڑے بت نے کیا ہے۔ پس اس سے پوچھ لو
اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ﴿٦٣﴾ فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ
اگر اس میں بولنے کی طاقت ہے۔(۶۳) پس وہ اپنے آپ میں سوچ میں کھوگئے۔پھر کہنے لگے بیشک تم ہی زیادتی
الظّٰلِمُوْنَ ﴿٦٤﴾ ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ ۚ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ
کرنے والے ہو۔(۶۴) پھر وہ اپنے سروں کے بل اُلٹے ہوگئے۔ اُنہوں نے کہا اے ابراہیم! بیشک تم جانتے ہو کہ

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا کر کے پڑھنا ● قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو غنہ (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
مَدّ: تین الف کے برابر — پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

يَنْطِقُوْنَ ﴿۶۵﴾ قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ

یہ بولتے نہیں ہیں۔ (۶۵) توحضرت ابراہیمؑ نے کہا کہ تم اللہ کے سوا اُن کی پوجا کرتے ہو جو تمہیں نہ نفع دے سکتے ہیں

شَيْـًٔا وَّ لَا يَضُرُّكُمْ ﴿۶۶﴾ اُفٍّ لَّكُمْ وَ لِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ

اور نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں۔(۶۶) تم پر اورتمہارے بتوں پرتف ہے جن کی تم اللہ کے سوا پوجا کرتے ہو۔

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾ قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَ انْصُرُوْۤا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔(۶۷)سب نے کہا اس کو جلادو اگر تم نے کچھ کرنا ہے تو اپنے معبودوں کی

فٰعِلِيْنَ ﴿۶۸﴾ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ ﴿۶۹﴾ وَ

مدد کرو۔(۶۸)ہم نے آگ کو حکم دیا کہ اے آگ ٹھنڈی ہوکر حضرت ابراہیمؑ کے لیے باعث سلامتی بن جا۔(۶۹) اور

اَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ﴿۷۰﴾ وَ نَجَّيْنٰهُ وَ لُوْطًا

اُنہوں نے حضرت ابراہیمؑ کے خلاف تکلیف دینے کا ارادہ کیا مگر ہم نے اُنہیں خسارے میں ڈال دیا۔(۷۰)اورہم نے آپ کو اور لوط کو

اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۱﴾ وَ وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ ؕ

اس سرزمین کی طرف نجات دے کربھیج دیا جہاں ہم نے دُنیا والوں کے لیے برکت رکھی ہے۔(۷۱)اورہم نے اُنہیں اسحاقؑ عطا کیا۔

وَ يَعْقُوْبَ نَافِلَةً ؕ وَ كُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ﴿۷۲﴾ وَ جَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً

اور مزید پوتا یعقوبؑ بھی دیا اور ہم نے سب کو اپنے خاص بندوں میں شامل کرلیا۔ (۷۲) اور ہم نے ان کو

يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَ اِقَامَ الصَّلٰوةِ

رہنما بنایا تا کہ وہ ہمارے حکم کے مطابق ہدایت کی تلقین کریں اورہم نے اُن کی طرف اچھے کام کرنے اور نماز قائم کرنے

وَ اِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَ كَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ﴿۷۳﴾ وَ لُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا

اور زکوٰۃ دینے کے بارے میں وحی بھیجی اور وہ ہماری عبادت کرنے والے تھے ۔(۷۳) اور لوط کو ہم نے حکومت

وَّ عِلْمًا وَّ نَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ؕ

اور علم دیا اور اس بستی سے جہاں کے رہنے والے ناپاک کام کیا کرتے تھے ، ہم نے اُنہیں نجات دے دی۔

اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ﴿۷۴﴾ وَ اَدْخَلْنٰهُ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ

بیشک وہ بہت بُری فاسقوں کی قوم تھی ۔(۷۴) اور ہم نے اُنہیں اپنی رحمت میں داخل کیا۔ بیشک وہ

مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۷۵﴾ وَ نُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ع ۵ ۲۵ ۵

نیک کام کرنے والے تھے۔(۷۵) اور اے محبوب! حضرت نوح نے قبل اس کے کہ اُنہوں نے ہمیں پکارا ہم نے اُن کی

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تَفْخِیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

● اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو غیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا

کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

● ''مَدّ'' ،، تین الف کے برابر ~ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

فَنَجَّيْنٰهُ وَ اَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٦﴾ وَ نَصَرْنٰهُ مِنَ

دُعا قبول کرلی اور اُن کے اہل وعیال کو بہت بڑی بے چینی سے نجات دی۔ (۷۶) اورجولوگ ہماری آیتوں کو

الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ

جھٹلاتے تھے ان پر اُن کی ہم نے مدد کی۔ بیشک وہ بہت بُری قوم تھی ۔ پس ہم نے ان تمام کو

اَجْمَعِيْنَ ﴿٧٧﴾ وَ دَاوٗدَ وَ سُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ اِذْ

غرق کردیا۔(۷۷) اور یاد کرو داؤد اور سلیمان کو جب کہ وہ ایک کھیتی کے بارے میں فیصلہ کر رہے تھے مقدمہ یہ تھا

نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ وَ كُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ﴿٧٨﴾

کہ کچھ لوگوں کی بکریاں اس کھیتی کورات کے وقت کھاگئیں اورہم اُن کے فیصلے کے وقت موجودتھے۔(۷۸)

فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَ كُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّ عِلْمًا ۫ وَّ سَخَّرْنَا مَعَ

ہم نے حضرت سلیمان کوفیصلہ کرنے کا فہم عطا کیا،اورہم نے دونوں کو حکومت اور علم دیا۔ اور ہم نے پہاڑوں کو

دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَ الطَّيْرَ ؕ وَ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿٧٩﴾ وَ عَلَّمْنٰهُ

حضرت داؤد علیہ السّلام کے تابع کردیا جوتسبیح کرتے تھے اور پرندوں کوبھی تابع کردیا،اور یہ سب کچھ کرنے والے ہم تھے۔(۷۹)اورہم نے

صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ

حضرت داؤد کو تمہارے لیے خصوصی لباس بنانا سکھایا جو تمہیں لڑائی میں تکلیف سے بچائے۔پس تم کو

شٰكِرُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَ لِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى

شکر گزار بننا چاہیئے۔ (۸۰) اور حضرت سلیمان کے لیے تیزہوا کو ماتحت کردیا جو اُن کے حکم سے

الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَ كُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ﴿٨١﴾ وَ

اس سرزمین کی طرف چلتی تھی جس میں ہم نے برکت رکھ دی تھی اورہم تمام چیزوں کوخوب جانتے ہیں۔(۸۱) اور

مِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَ يَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ

شیطانوں میں سے جو غوطہ لگاتے تھے اور جو اس کے علاوہ اور بھی مختلف طرح کے کام کرتے تھے

ذٰلِكَ ۚ وَ كُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ﴿٨٢﴾ وَ اَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّيْ

اورہم ہی اُن کے نگہبان تھے۔(۸۲) اور حضرت ایّوب (علیہ السلام) کو یاد کرو جب اُنہوں نے اپنے رب کو آواز دی کہ

مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿٨٣﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا

میں شدید تکلیف میں مبتلاہوں او رتو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔(۸۳) پس ہم نے اُن کی دُعا قبول کرلی

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا
اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
مَدّ: تین الف کے برابر — پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے
تَفْخِيم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ؛ قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز کھڑا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّ اٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَ مِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً

پس ہم نے اس بیماری کو ان سے دُور کر دیا اور ہم نے اُنہیں گھر والے دیے اوراپنی رحمت سے اُن کے مثل اتنے ہی

مِّنْ عِنْدِنَا وَ ذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿٨٤﴾ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِدْرِيْسَ

اور اپنے ہاں سے دیے اور عبادت کرنے والوں کے لیے نصیحت ہے۔(۸۴) اور حضرت اسماعیل اور حضرت ادریس

وَذَا الْكِفْلِ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٨٥﴾ۚۖ وَ اَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ

اورحضرت ذوالکفل (علیہم السلام)سب کے سب صبر کرنے والوں سے تھے۔(۸۵) اورہم نے اُنہیں اپنی رحمت میں شامل کیا۔

اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَ ذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ

بیشک وہ صالحین میں سے تھے۔ (۸۶) اور یاد کرو جب حضرت ذوالنون غضب ناک ہوکرچل دیے۔پس اُنہوں نے خیال کیا

اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ

کہ ہم ان پر تنگی نہ کریں گے تواُنہوں نے تاریکی میں ہمیں یاد کیا یہ کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تیری ذات

سُبْحٰنَكَ ۖۗ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٧﴾ۚۖ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ

پاک ہے۔ بیشک میں ہی بے جاکرنے والوں میں سے ہوں۔(۸۷) توہم نے اُن کی پکار قبول کرلی، اور اُنہیں غم

مِنَ الْغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُـْۨجِى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٨﴾ وَزَكَرِيَّآ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ

سے نجات دے دی۔اوراسی طرح ہم اہلِ ایمان کونجات دیتے ہیں۔(۸۸)اورحضرت زکریا(علیہ السلام) کویادکروجب اُنہوں نے اپنے رب کے حضور

رَبِّ لَا تَذَرْنِىْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿٨٩﴾ۚۖ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۫

التجا کی کہ اے میرے رب مجھے اکیلانہ رکھ اور توبہتر وارثوں میں سے ہے۔(۸۹) پس ہم نے اُن کی دعا قبول کرلی

وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ

اور اُنہیں یحییٰ نامی بیٹا عطا فرمایا اورہم نے اُن کے لیے اُن کی زوجہ کو باصلاحیت کردیا۔کیوں کہ وہ نیک کاموں میں بہت جلدی کرتے تھے

فِى الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّ رَهَبًا ؕ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴿٩٠﴾

اور ہمیں بڑی اُمید اور خوف سے پکارتے تھے۔اور ہمارے حضور خشیت سے جھکنے والے تھے۔(۹۰)

وَالَّتِىْۤ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا

اوروہ عورت جس نے اپنی عصمت کی حفاظت کی تواس میں ہم نے اپنی روح پھونک دی اور ہم نے اسے اور اس کے بیٹے کو

وَابْنَهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٩١﴾ اِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖۗ وَّ اَنَا

تمام دنیا کے لیے نشانی بنا دیا۔(۹۱) بیشک یہ اُمت جو تمہاری ہے ایک اُمت واحدہ ہے ۔ اورمیں تمہارا رب ہوں

ع ١٨ ٦ ٦

رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ﴿٩٢﴾ وَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ ؕ كُلٌّ اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ ﴿٩٣﴾

پس میری عبادت کیا کرو۔(۹۲)اور اُنہوں نے اپنے دین کو آپس میں بانٹ ڈالا۔ تمام لوگ ہماری طرف واپس آنے والے ہیں۔ (۹۳)

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ

پس جو کوئی صالح عمل کرے اور وہ مومن ہو تو ہم اس کی محنت کو رائیگاں نہیں کریں گے اور بیشک ہم

وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ﴿٩٤﴾ وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٩٥﴾

اس کے لیے لکھنے والے ہیں۔(۹۴)اور اس بستی والوں کے لیے یہ ممکن نہیں کہ جس کو ہم نے ہلاک کردیا ہو وہ لوٹ کر آجائیں۔(۹۵)

حَتّٰٓى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ

یہاں تک کہ جب یاجوج اور ماجوج کو کھول دیا جائے گا اور وہ ہر بلندی سے تیزی کے ساتھ نیچے کو

يَّنْسِلُوْنَ ﴿٩٦﴾ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ

آئیں گے۔ (۹۶) پس اس کا سچا وعدہ نزدیک آجائے گا تو کافروں کی آنکھیں حیرت زدہ

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا

ہو کر رہ جائیں گی، کہیں گے ہائے افسوس ہم اس حقیقت سے غافل رہے بلکہ ہم ہی ظلم کرنے

ظٰلِمِيْنَ ﴿٩٧﴾ اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ؕ

والے تھے۔(۹۷) بلاشبہ اللہ کے سوا جن بتوں کی تم پوجا کرتے ہو وہ سب جہنم کا ایندھن ہیں،

اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ﴿٩٨﴾ لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَآءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا ؕ وَ

تم اس میں داخل ہونے والے ہو۔ (۹۸) اگر یہ معبود ہوتے تو وہ جہنم میں داخل نہ ہوتے۔ اور وہ

كُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٩٩﴾ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّهُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿١٠٠﴾

تمام اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ (۹۹) وہ وہاں زور سے چلائیں گے اور اس کے سوا اُنہیں اور کچھ سنائی نہ دے گا۔(۱۰۰)

اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى ۙ اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ﴿١٠١﴾

بیشک جن لوگوں کے لیے ہماری طرف سے بھلائی مقرر ہوچکی ہے، وہ جہنم سے دُور رکھے جائیں گے ۔(۱۰۱)

لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا ۚ وَهُمْ فِيْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ

وہ اس کی آہٹ بھی نہ سنیں گے۔ اور جوکچھ ان کا دل چاہے گا وہ اس کے مطابق ہمیشہ

خٰلِدُوْنَ ﴿١٠٢﴾ لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ

رہیں گے۔ (۱۰۲) اُنہیں بڑی گھبراہٹ غم ناک نہ کرے گی اور فرشتے ان کا استقبال کریں گے۔

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا
اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
مدّ: تین الف کے برابر — پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے
تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا کرنا
قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِىْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿١٠٣﴾ يَوْمَ نَطْوِى السَّمَآءَ

یہی وہ دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔(١٠٣) جس دن ہم آسمان کو اس طرح لپیٹیں گے

كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ؕ كَمَا بَدَاْنَاۤ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ؕ وَعْدًا

جیسے سجل فرشتہ نامۂ اعمال کو لپیٹتا ہے جیسے کہ ہم نے پہلے پیدا کیا ہے اسی طرح ہم بنا دیں گے۔ یہ ہم پر وعدہ پورا کرنا

عَلَيْنَا ؕ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿١٠٤﴾ وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِى الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ

ضروری ہے ہم اس کو پورا کرنے والے ہیں۔ (١٠٤) اور بلاشبہ ہم نے زبور میں نصیحت کے بعد لکھ دیا ہے

الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِىَ الصّٰلِحُوْنَ ﴿١٠٥﴾ اِنَّ فِىْ

بیشک اس زمین کے وارث میرے صالح بندے ہوں گے۔(١٠٥) بیشک عبادت کرنے والوں کے لیے

هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ﴿١٠٦﴾ ؕ وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً

اس میں تبلیغ ہے۔ (١٠٦) اور اے محبوب! ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے

لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٧﴾ قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰۤى اِلَىَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ

رحمت بنا کر بھیجا ہے۔(١٠٧) آپ فرمادیں کہ میری طرف وحی آتی ہے کہ بیشک تمہارا معبود واحد معبود ہے۔

فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٠٨﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ عَلٰى

تو کیا تم اس کو تسلیم کرتے ہو۔(١٠٨) پھر اگر وہ منہ پھیر لیں تو آپ فرما دیں کہ میں نے

سَوَآءٍ ؕ وَاِنْ اَدْرِىْۤ اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ﴿١٠٩﴾ اِنَّهٗ

تم سب کو برابر حکم دے دیا ہے اور مجھ کو اس کا پتہ نہیں کہ جو وعدہ تم سے کیا گیا ہے وہ قریب ہے یا دُور ہے۔ (١٠٩) بیشک

يَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَ يَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿١١٠﴾ وَ اِنْ

اللہ اس بات کو جانتا ہے جو تم ظاہراً کرتے ہو اور اس کو بھی جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو۔(١١٠) اور میں

اَدْرِىْ لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَ مَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿١١١﴾ قٰلَ

کیا ادراک کروں شاید کہ وہ تمہاری آزمائش ہو اور ایک مدت تک تمہیں فائدہ اُٹھانا ہو۔ (١١١) آپ نے فرمایا

رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ وَ رَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى

اے رب حق کے ساتھ فیصلہ کردے۔ اور جو باتیں تم بناتے ہو اس پر ہمارے رب رحمٰن ہی کی مدد کی

مَا تَصِفُوْنَ ﴿١١٢﴾ ع

ضرورت ہے۔(١١٢)

ع ١٩ ٧ النصف

غُنَّة: نون مشدد و میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● قَلْقَلَة: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا ● تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا
اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا ● کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز کھڑا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے
مدّ ،، تین الف کے برابر ~ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

سُوْرَةُ الحَجِّ ٢٢ مَدَنِيَّةٌ ١٠٣ | اٰيٰتُهَا ٧٨ | رُكُوْعَاتُهَا ١٠

سورۃ الحج مدنی ہے — اس میں ۷۸ آیات اور ۱۰ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ﴿۱﴾
اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو، بیشک قیامت کا زلزلہ بہت شدید چیز ہے۔(۱)
يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَ تَضَعُ
اے مخاطب! جس روز تو اس کو دیکھے گا تو اس دن تمام دودھ پلانے والی عورتیں اپنے بچوں کو بھول
كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَ تَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَ مَا هُمْ
جائیں گی اور تمام حاملہ اپنے حمل کو گرادیں گی اور تجھے تمام لوگ نشے میں مست
بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ﴿۲﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ
نظر آئیں گے حالانکہ مست نہیں ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب شدید ہوگا۔(۲) اورلوگوں میں سے کچھ ایسے ہیں جو علم کے بغیر اللہ
فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ يَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ﴿۳﴾ كُتِبَ عَلَيْهِ
کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں اور ہر سرکش شیاطین کی پیروی کرتے ہیں۔(۳) جس کے بارے میں لکھا جاچکا ہے
اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَيَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿۴﴾
کہ جو اس سے دوستی قائم کرے گا تو وہ اسے گمراہ کردے گا اور اسے دوزخ کے عذاب کی طرف لے جائے گا۔(۴)
يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ
اے لوگو! اگر تمہیں قیامت کے روز دوبارہ زندہ ہونے میں شبہ ہو تو غور کرو کہ ہم نے تمہیں پہلے مٹی سے
مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ
پیدا کیا پھر اسی سے نطفہ بنایا پھر اسے جما ہوا خون کردیا پھر اس پرگوشت چڑھا دیا پھر کسی
مُّخَلَّقَةٍ وَّ غَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ۭ وَ نُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ مَا
کی تخلیق مکمل ہوگئی اورکسی کی تخلیق مکمل نہ ہوئی تاکہ ہم تم پر حقیقت واضح کردیں۔ اورہم رحموں میں جو چاہتے ہیں
نَشَآءُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ۚ
ایک مدت تک ٹھہراتے ہیں پھر تمہیں بچہ بنا کر نکال دیتے ہیں تاکہ تم جوان ہوجاؤ۔

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا ● کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے
مَدّ: تین الف کے برابر، پانچ الف کے برابر لمبا کرکے پڑھنا واجب ہے

وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا
اور تم میں سے کوئی فوت ہوجاتا ہے اور تم میں سے کوئی بڑھاپے کی نکمی عمر تک پہنچایا جاتا ہے تاکہ
يَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْـًٔا ؕ وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَآ
وہ ہر چیز کو جاننے کے بعد کچھ نہ جانے۔اور تو دیکھتا ہے کہ زمین خشک پڑی ہوتی ہے تو جب
اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَاَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍ
ہم اس پر بارش برساتے ہیں تو وہ ترو تازہ ہو جاتی ہے اور پھولتی ہے اور نباتات کے ہر قسم کے جوڑے
بَهِيْجٍ ﴿٥﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّهٗ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَاَنَّهٗ
اُگاتی ہے۔(۵) یہ اس لیے ہے کہ اللہ ہی حق ہے اوربیشک وہ مردوں کو زندہ کرتاہے اور بلاشبہ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۙ﴿٦﴾ وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا ۙ
وہی ہر چیز پر قادر ہے۔(۶) اور یہ کہ قیامت کے آنے میں کوئی شبہ نہیں ہے۔
وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ﴿٧﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ
اوربیشک جوکوئی قبور میں ہے اسے اُٹھا دے گا۔(۷) اور لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جواللہ کے بارے میں
فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۙ﴿٨﴾ ثَانِيَ عِطْفِهٖ
علم کے بغیر اور ہدایت کے بغیر اور روشن کتاب کے بغیر جھگڑتے ہیں۔ (۸) تکبر کے باعث
لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَهٗ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّنُذِيْقُهٗ
اپنی گردن کو موڑ لیتے ہیں تاکہ اللہ کی راہ سے گمراہ کر دیں اُس کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور ہم اسے
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿٩﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ وَ
قیامت کے روز جلتی ہوئی آگ کے عذاب کامزہ چکھائیں گے۔ (۹) یہ اس کی سزاہے جواس کے ہاتھوں نے آگے بھیجا
اَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿١٠﴾ع وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ ع ١٠ ٨
اور بیشک اللہ اپنے بندوں پر زیادتی کرنے والا نہیں ہے۔ (۱۰) اور لوگوں میں سے وہ بھی ہے جو ایک کنارے پر
اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ ۚ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ اِۨطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَاِنْ اَصَابَتْهُ
رہ کر بندگی کرتاہے، پھر اگر اسے بھلائی پہنچ جائے تو وہ اس سے مطمئن ہو جاتا ہے اور اگر اس پر آزمائش
فِتْنَةُ اِۨنْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ۚ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ
آجائے تو وہ مُنہ موڑ لیتا ہے۔ اس شخص نے دنیا اور آخرت میں نقصان اُٹھالیا۔ یہی تو

غُنّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ۔ تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ۔ قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز اُلٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے
مدّ: تین الف کے برابر ۔ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۱﴾ يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ وَمَا

کھلم کھلا خسارا ہے۔(۱۱) وہ اللہ کے سوا اس کو پکارتا ہے جو اسے نہ نقصان پہنچا سکے اور نہ

لَا يَنْفَعُهٗ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿۱۲﴾ يَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗۤ

نفع دے۔ یہی انتہا درجے کی گمراہی ہے۔(۱۲) وہ اسے پکارتا ہے جس کا نقصان اس کے

اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ؕ لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ ﴿۱۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ

فائدے سے قریب تر ہے۔ایسا دوست برا ہے اور ایسا ہم خیال بھی برا ہے۔(۱۳) یقیناً اللہ تعالیٰ

يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ

ایمان لانے والوں اور صالح عمل کرنے والوں کو جنت میں داخل کرے گا جس میں نہریں جاری ہیں۔

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿۱۴﴾ مَنْ كَانَ يَظُنُّ

بیشک اللہ جو چاہتا ہے کر لیتا ہے۔ (۱۴) جو شخص یہ خیال کرتا ہے

اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى

کہ اللہ دنیا اور آخرت میں اپنے رسول کی مدد نہ کرے گا اسے چاہیے کہ آسمان کی طرف ایک رسی پھینکے

السَّمَآءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ ﴿۱۵﴾

پھر اس سے اپنا گلا گھونٹ لے پھر وہ دیکھے کہ اس کی تدبیر نے اسے دور کردیا ہے جس سے اُسے غصہ آیا۔(۱۵)

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يُّرِيْدُ ﴿۱۶﴾

اور اسی طرح ہم نے روشن آیتوں کے ساتھ قرآن کونازل کیا اور بیشک اللہ جسے پسند کرتا ہے ہدایت دے دیتا ہے۔(۱۶)

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـِٕيْنَ وَالنَّصٰرٰى

جو لوگ ایمان لائے اور جو یہودی ہوئے اور صائبین اور نصاریٰ

وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْۤا ۖۗ اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ

اور مجوسی اور جن لوگوں نے شرک کیا۔ بیشک اللہ قیامت کے روز اُن کے درمیان

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۱۷﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ

فیصلہ فرما دے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے۔ (۱۷) کیا تم نہیں دیکھتے کہ

اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ

آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اور سورج اور چاند

غُنَّۃ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا کرنا ● قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو غیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
مدّ: تین الف کے برابر — پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

وَ الْقَمَرُ وَ النُّجُوْمُ وَ الْجِبَالُ وَ الشَّجَرُ وَ الدَّوَآبُّ وَ كَثِيْرٌ
اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور چوپائے اور لوگوں میں سے بہت
مِّنَ النَّاسِ ؕ وَ كَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ؕ وَ مَنْ يُّهِنِ
سے اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں اور بہت سے ایسے لوگ ہیں کہ جن کے لیے عذاب مقرر ہوچکا ہے،اور جس
اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ﴿۱۸﴾ هٰذٰنِ خَصْمٰنِ السجدۃ ۶
ے اللہ ذلیل کرے تواسے کوئی مکرم کرنے والانہیں۔ بیشک اللہ جوچاہتا ہے کرتا ہے۔(۱۸) یہ دو فریق اپنے رب کے بارے میں
اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ ۫ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ
جھگڑے تو وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا تو اُن کے لیے آگ کے کپڑے بنا دیے گئے ہیں۔
نَّارٍ ؕ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ﴿۱۹﴾ يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ
اُن کے سروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا۔(۱۹) اس سے نہ صرف اُن کی کھالیں بلکہ جو
بُطُوْنِهِمْ وَ الْجُلُوْدُ ﴿۲۰﴾ وَ لَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ﴿۲۱﴾ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا
کچھ اُن کے پیٹوں میں ہے وہ بھی گل جائے گا۔(۲۰) اوران کو پیٹنے کے لیے لوہے کے گرز ہوں گے۔(۲۱) جب بھی وہ غم کے
اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا ۗ وَ ذُوْقُوْا عَذَابَ
باعث اس سے نکلنے کا ارادہ کریں گے تو اُنہیں پھر اسی میں دھکیل دیا جائے گا۔ اور جلتی ہوئی آگ کے عذاب
الْحَرِيْقِ ﴿۲۲﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ع ۲ ۱۲ ۹
کا مزہ چکھو۔(۲۲) بیشک اللہ ایمان لانے والوں اور صالح عمل کرنے والوں کو جنتوں میں
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ
داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی جنت میں اُنہیں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے
ذَهَبٍ وَّ لُؤْلُؤًا ؕ وَ لِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿۲۳﴾ وَ هُدُوْٓا اِلَى الطَّيِّبِ
اور اُن کے گلوں میں موتیوں کے ہار ڈالے جائیں گے،اور ان کا لباس ریشم کا ہوگا۔ (۲۳) اور پاکیزہ بات قبول کرنے کے لیے
مِنَ الْقَوْلِ ۚ وَ هُدُوْٓا اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ ﴿۲۴﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
اُن کی راہنمائی کی گئی تھی۔ اور اُنہیں تعریف کئے گئے اللہ کی طرف ہدایت کی گئی تھی۔(۲۴) بیشک جن لوگوں نے کفر کیا
وَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ
اور وہ اللہ کے راستے سے روکتے اور مسجد حرام میں جانے کے لیے رکاوٹ بنتے ہیں جسے ہم نے تمام

غُنّہ: نون مشدّد اور میم مشدّد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ۔ تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ۔ قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا ۔ کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے
مدّ: تین الف کے برابر ~ پانچ الف کے برابر لمبا کرکے پڑھنا واجب ہے

لِلنَّاسِ سَوَآءَ ۨ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ ؕ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍۢ

لوگوں کے لیے بنایا ہے اس میں بیٹھنے والے اور باہر سے آنے والوں کا حق برابر ہے اور جو اس میں ظلم کی بنا

بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٢٥﴾ وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ ع٣ ١٠

پر گمراہی کا ارادہ کرے گا ہم اسے دردناک عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔(۲۵) اور یاد کرو جب ہم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے

الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْـًٔا وَّ طَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَ

کعبے کی تعمیر کے لیے جگہ کو مقرر کر دیا انہیں کہہ دیا گیا کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرانا اور میرے گھر کا طواف

الْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿٢٦﴾ وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ

کرنے والوں کے لیے اور قیام اور رکوع وسجود کرنے والوں کے لیے پاک رکھنا۔(۲۶) اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دیں کہ وہ آپ کے پاس پیدل

رِجَالًا وَّ عَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ﴿٢٧﴾ ۙ

اور اونٹنیوں پر سوار ہو کر آئیں، وہ اونٹنیاں جو دور دراز کے ہر علاقے سے آتی ہیں۔ (۲۷)

لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْۤ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ

تاکہ وہ اپنے فائدوں کی جگہ پر پہنچ جائیں اورچند مقررہ دنوں میں ان جانوروں کے ذبح کے وقت اللہ کا نام لیں

عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا وَ اَطْعِمُوا

جو اس نے انہیں عطا کیے ہیں، پھر اس میں سے خود بھی کھائیں اور تنگ دست

الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ ﴿٢٨﴾ ۫ ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ

محتاج کو بھی کھلائیں۔(۲۸) پھر اپنا میل کچیل دور کریں اور اپنی نذریں پوری کریں

وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿٢٩﴾ ذٰلِكَ ۗ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ

اور اس قدیم گھر کا طواف کریں۔(۲۹) یہ حکم ہے اور جو شعائر اللہ کی تعظیم کرے تو یہ اس کے رب

فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ وَ اُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى

کے ہاں اسی کے لیے بہتر ہے۔ اور تمہارے لیے ماسوا اُن کے جنھیں بیان کر دیا گیا ہے تمام مویشی

عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ

حلال کر دیے گئے ہیں، پس بتوں کی غلاظت سے بچو اور جھوٹی بات سے

الزُّوْرِ ﴿٣٠﴾ ۙ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ؕ وَ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ

پرہیز کرو۔ (۳۰) یکسو ہوکر اللہ کے بنو کسی کو اس کے ساتھ شریک نہ کرنے والے بنو اور جو اللہ کے ساتھ شرک کرے گا

فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِىْ بِهِ الرِّيْحُ فِىْ

تو گویا وہ آسمان سے گر گیا اب اسے یا تو پرندے اُٹھا لے جائیں گے یا اسے تیز ہوا کسی دور دراز جگہ پر

مَكَانٍ سَحِيْقٍ ﴿۳۱﴾ ذٰلِكَ ۗ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ

پھینک دے گی۔ (۳۱) یہی صحیح بات ہے اور جو شعائر اللہ کی تعظیم کرے گا تو بیشک ایسا کرنا

تَقْوَى الْقُلُوْبِ ﴿۳۲﴾ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ

دلوں کے تقویٰ میں سے ہے۔(۳۲) تمہارے لیے ایک مقررہ مدت تک ان جانوروں سے فائدہ حاصل کرنا جائز ہے پھر

مَحِلُّهَآ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿۳۳﴾ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا ع ۴ ۸ ۱۱

اُن کے قربان ہونے کا مقام اللہ کے قدیم گھر کے پاس ہے۔(۳۳) اور ہر اُمت کو ہم نے قربانی کا ایک طریقہ بتایا تا کہ وہ اس کے دیے گئے

اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ؕ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ

جانوروں پر قربانی کے وقت اللہ کا نام لیں۔ پس تمہارا معبود واحد معبود ہے

وَّاحِدٌ فَلَهٗٓ اَسْلِمُوْا ؕ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ﴿۳۴﴾ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ

اسی کے لیے سرخم تسلیم ہو جاؤ اور تواضع کرنے والوں کے لیے خوشخبری ہے۔(۳۴) جب کہ اللہ کا ذکر

اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَآ اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِى

کیا جاتا ہے تو اُن کے دل کانپ اُٹھتے ہیں اور جو مصیبت اُن پر آتی ہے اس پر صبر کرنے والے ہیں اور نماز قائم کرنے

الصَّلٰوةِ ۙ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ

والے ہیں اور جو رزق ہم نے ان کو دیا ہے اس سے خرچ کرنے والے ہیں۔(۳۵) اور قربانی کے اونٹوں کو ہم نے تمہارے لیے

مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ۖۗ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ

شعائر اللہ میں شمار کر دیا ہے ان میں تمہارے لیے بھلائی ہے، پھر اُنہیں ذبح یعنی نحر کرتے وقت اللہ کا نام لو جب کہ وہ قطار میں ایک پاؤں بندھا

فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ؕ

اور تین کھڑے ہوں، اور جب قربان ہونے کے بعد اُن کے پہلو زمین پر لگ جائیں تو ان میں سے خود بھی کھاؤ اور قناعت کرنے والوں کو کھلاؤ

كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۳۶﴾ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا

اور مانگنے والوں کو بھی دو۔ان جانوروں کو ہم نے تمہارے لیے مسخر کر دیا ہے تا کہ تم شکر کرو۔ (۳۶) اللہ کو ہرگز نہ ان کا

وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ

گوشت اور نہ ان کا خون پہنچتا ہے بلکہ اس کو تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے اس نے ان کو تمہارے لیے اس طرح مسخر کر دیا ہے تا کہ

لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ؕ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ

تم اس کی دی ہوئی ہدایت کے مطابق بڑائی بیان کرو۔ اور اے محبوب محسنین کو بشارت دے دو۔(۳۷) بیشک اللہ تعالیٰ

يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۸﴾ ع ۵/۱۲ الثلثة

ایمان لانے والوں کی طرف مدافعت کرتا ہے۔بلاشبہ اللہ کسی خائن نعمت کے ناشکرے کو پسند نہیں کرتا۔(۳۸)

اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ

ان لوگوں کو جن سے ناحق لوگ لڑتے ہیں ان کو جہاد کی اجازت ہے کیوں کہ ان پر ظلم ہوا ہے، اور بیشک اللہ اُن کی مدد پر

لَقَدِيْرُ ۙ ﴿۳۹﴾ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا

قادر ہے۔(۳۹) یہ وہ مسلمان ہیں جن کو اُن کے گھروں سے ناحق نکال دیا گیا کیوں کہ وہ کہتے تھے کہ

رَبُّنَا اللّٰهُ ؕ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ

اللہ ہمارا رب ہے۔ اوراگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعے سے دفع نہ کرتا تو راہبوں کی عبادت گاہیں

صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ؕ

اور گرجے اور کلیسے اور مسجد یں جن میں کثرت سے اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاتا ہے وہ گرا دی جاتیں۔

وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۴۰﴾ اَلَّذِيْنَ

اورالبتہ اللہ اس کی مدد کرتاہے جو اس کے دین کی مدد کرتاہے۔بیشک اللہ قوت والا غلبے والا ہے۔ (۴۰) وہ لوگ کہ

اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا

اگر ہم اُنہیں زمین میں اقتدار دیں تووہ نماز ادا کریں گے اور زکوٰۃ ادا کریں گے اورنیک کام کی ترغیب دیں گے

بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۴۱﴾ وَاِنْ

اور بُرائی سے روکیں گے اور تمام امور کا انجام اللہ کے پاس میں ہے۔ (۴۱) اے محبوب! اگر

يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّثَمُوْدُ ۙ ﴿۴۲﴾ وَ

وہ آپ کو جھٹلاتے ہیں تو آپ سے پہلے قوم نوح اور قوم عاد اور ثمود ۔(۴۲)اور

قَوْمُ اِبْرٰهِيْمَ وَقَوْمُ لُوْطٍ ۙ ﴿۴۳﴾ وَّاَصْحٰبُ مَدْيَنَ ۚ وَكُذِّبَ مُوْسٰى

قوم ابراہیمؑ اورقوم لوط۔(۴۳)اور مدین کے رہنے والوں نے اپنے نبیوں کوجھٹلایا تھا۔ اور حضرت موسیٰ بھی جھٹلائے جاچکے ہیں

فَاَمْلَيْتُ لِلْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۚ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۴۴﴾ فَكَاَيِّنْ

پھر ان انکار کرنے والوں کو مہلت دی پھر میں نے اُنہیں پکڑ لیا۔ پس دیکھ لیجیے کہ انکار کا کیا انجام ہوا۔ (۴۴) پس کتنی بستیاں ہیں

مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا

جنھیں ہم نے ہلاک کرڈالا کیوں کہ وہ ظالم تھیں تو اب بھی اپنی چھتوں کے بل گری پڑی ہیں

وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ ﴿٤٥﴾ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ

اور کتنے کنویں بےکار ہوچکے ہیں اور مضبوط محل ختم ہوچکے ہیں۔(٤٥) کیا اُنہوں نے زمین کی سیر نہیں کی ہے

فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ بِهَاۤ اَوْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۚ

کہ اُن کے دل عقل والے بن جاتے اور اُن کے کان سننے والے ہو جاتے۔

فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِىْ فِى

اصل بات تو یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوا کرتیں مگر وہ دل جو سینوں میں ہیں وہ اندھے

الصُّدُوْرِ ﴿٤٦﴾ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ ؕ

ہوجاتے ہیں۔(٤٦) اور یہ لوگ فوری طور پر عذاب طلب کررہے ہیں اللہ اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرے گا،

وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ﴿٤٧﴾ وَكَاَيِّنْ

اور بیشک تمہارے رب کے ہاں ایک دن ہزار سال کی طرح ہوتاہے جس طرح تم گنتی کرتے ہو۔(٤٧)اور کتنی

مِّنْ قَرْيَةٍ اَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا ۚ وَاِلَىَّ

بستیاں تھیں جنھیں میں نے مہلت دی حالانکہ وہ ظالم تھیں پھر میں نے اُنہیں پکڑ لیا اور سب نے میری طرف ہی

الْمَصِيْرُ ﴿٤٨﴾ قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَاۤ اَنَا لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٤٩﴾ ع ٦ ١٤

واپس آنا ہے۔(٤٨) اے محبوب! فرما دیجیے کہ اے لوگو بلاشبہ میں تمہیں واضح طور پر ڈرانے والا ہوں۔(٤٩)

فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ

پس جو ایمان لائے اور صالح عمل کیے اُن کے لیے بخشش اور باعزت

كَرِيْمٌ ﴿٥٠﴾ وَالَّذِيْنَ سَعَوْا فِىْۤ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ

روزی ہے۔(٥٠) اور جو لوگ ہماری آیتوں کو نیچا دکھانے کی کوشش کرتے ہیں وہی دوزخ میں جانے

الْجَحِيْمِ ﴿٥١﴾ وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِىٍّ اِلَّاۤ

والے لوگ ہیں۔ (٥١) اورہم نے آپ سے پہلے نہ کوئی رسول اور نہ کوئی نبی ایسا بھیجا ہے کہ جس کے

اِذَا تَمَنّٰۤى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِىْۤ اُمْنِيَّتِهٖ ۚ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِى

ساتھ یہ بات پیش آئی ہو کہ جب اس نے کچھ پڑھا توشیطان نے اس کے پڑھنے میں کچھ اپنی طرف سے شامل کردیا۔پس اللہ شیطان کی

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تَفْخِیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا

مَدّ: تین الف کے برابر - پانچ الف کے برابر لمبا کرکے پڑھنا واجب ہے

کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے

الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۙ﴿۵۲﴾ لِّيَجْعَلَ

ڈالی ہوئی بات کو مٹا دیتا ہے پھر اللہ اپنی آیتوں کو محکم کردیتا ہے اوراللہ جاننے والا ہے حکمت والا ہے۔(۵۲) یہ سب کچھ اس لیے ہے

مَا يُلْقِى الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّ الْقَاسِيَةِ

تا کہ اللہ شیطان کے ڈالے ہوئے کوجن کے دلوں میں بیماری ہے آزمائش کا ذریعہ بنادے اور اُن کے دل سخت ہوچکے ہیں۔

قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِىْ شِقَاقٍۭ بَعِيْدٍ ۙ﴿۵۳﴾ وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ

اور یقیناً ظلم کرنے والے ضد میں بہت دور جا چکے ہیں۔(۵۳) تاکہ اہل علم کو معلوم ہوجائے کہ

اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ

یہ تمہارے رب کی طرف سے حق ہے تا کہ اس پر ایمان لے آئیں پھر اُن کے دل تسلیم میں

قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۴﴾

جھک جائیں۔ اور بیشک اللہ ایمان لانے والوں کو صراط مستقیم کی طرف ہدایت دے دیتا ہے۔ (۵۴)

وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِىْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ

اور کافر لوگ اس سے ہمیشہ شک میں مبتلا رہیں گے یہاں تک کہ اچانک ان پر قیامت

بَغْتَةً اَوْ يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ﴿۵۵﴾ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ؕ

آجائے گی یا ان پر منحوس دن کا عذاب آجائے گا۔(۵۵) اس دن اصل حکمرانی اللہ کی ہوگی

يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِىْ جَنّٰتِ

وہی اُن کے درمیان فیصلہ کرے گا۔پس جو ایمان لائے اور صالح عمل کرے وہ جنت

النَّعِيْمِ ﴿۵۶﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ

نعیم میں ہوں گے۔(۵۶) اورجنھوں نے انکار کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو اُن کے لے ذلت والا

مُّهِيْنٌ ﴿۵۷﴾ وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْۤا اَوْ مَاتُوْا ع ۹ ۱۴

عذاب ہے۔ (۵۷) اورجن لوگوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی پھر قتل ہوگئے یا طبعی طور پر مر گئے

لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۵۸﴾

تو اُنہیں اللہ ایسا رزق دے گا جو رزق حسنہ ہے۔ اور بیشک اللہ ہی ہے جو سب سے بہتر رزق دینے والاہے۔ (۵۸)

لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿۵۹﴾

اور اُنہیں ایسی جگہ داخل فرمائے گا جس سے وہ راضی ہوں گے۔اوربیشک اللہ علم والا حلم والا ہے۔ (۵۹)

ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ

حقیقت یہ ہے کہ جس نے تکلیف پہنچنے کے مطابق اپنا بدلہ اسی مثل لیا پھر اگر اس پر زیادتی کی گئی تو

لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ﴿٦٠﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ

اللہ اس کی ضرور مدد فرمائے گا۔ بیشک اللہ درگزر کرنے والا بخشنے والا ہے۔(۶۰) اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ رات کے کچھ حصے

الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ

کو دن میں شامل کرتا ہے اور دن کے کچھ حصے کو رات میں شامل کرتا ہے اور بیشک اللہ سننے والا

بَصِيْرٌ ﴿٦١﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ

دیکھنے والا ہے۔(۶۱) یہی بات ہے کہ بیشک اللہ ہی ہے جو حق ہے اور بلاشبہ اس کے سوا جن کو وہ پوجتے ہیں وہ

دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿٦٢﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ

باطل ہے اور بیشک اللہ ہی سب سے اعلیٰ بڑائی والا ہے۔(۶۲) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ

اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۡ فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ۗ

اللہ نے آسمان سے پانی نازل کیا جس سے زمین سرسبز و شاداب ہوگئی۔

اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿٦٣﴾ ج لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۗ

بیشک اللہ تعالیٰ عطا کرنے والا خبر والا ہے۔(۶۳) جوکچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اسی کا ہے۔

وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿٦٤﴾ ع اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا ع ٨ ١٥

اور بیشک اللہ ہی غنی ہے تعریف کیا گیا ہے۔(۶۴) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جو کچھ زمین میں ہے

فِي الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۗ وَيُمْسِكُ السَّمَآءَ

اسے اللہ نے تمہارے تابع کردیا ہے اور کشتی بھی تابع ہے جو اس کے حکم سے چلتی ہے، اور آسمان کو زمین پر گرنے سے روکا

اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۗ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ

ہوا ہے اگر اس کا حکم ہو تو ایسا ہو سکتا ہے۔ بیشک اللہ لوگوں کے ساتھ بڑی مہربانی کرنے والا

رَّحِيْمٌ ﴿٦٥﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَحْيَاكُمْ ۡ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ۗ

رحم والا ہے۔(۶۵) اور وہی ہے جس نے تمہیں حیات دی ہے، پھر وہی تمہیں موت دے گا پھر وہی دوبارہ زندہ کرے گا۔

اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ ﴿٦٦﴾ لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ

بلاشبہ انسان بڑا ناشکرا ہے۔(۶۶) ہر اُمت کے لیے ہم نے عبادت کرنے کے لیے طریقے مقرر کردیے ہیں تاکہ

فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ ؕ اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى

وہ عمل کریں پھروہ آپ سے تنازعہ نہ کریں اور آپ اُنہیں رب کی طرف بلائیں۔ بیشک آپ

مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۶۷﴾ وَاِنْ جٰدَلُوْكَ فَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۶۸﴾

صراط مستقیم پر ہیں۔ (۶۷) اور اگر وہ آپ سے جھگڑا کریں تو آپ فرما دیں کہ جو تم کرتے ہو اللہ اسے جانتا ہے۔ (۶۸)

اَللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۶۹﴾

جس بات میں تم اختلاف کرتے ہو اللہ قیامت کے روز اس کے متعلق تمہارے درمیان فیصلہ فرما دے گا۔(۶۹)

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ ؕ اِنَّ

کیا تم نہیں جانتے کہ بیشک اللہ کو معلوم ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ بلاشبہ یہ

ذٰلِكَ فِيْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۷۰﴾ وَ يَعْبُدُوْنَ

سب کچھ کتاب میں موجود ہے۔ یقیناً یہ اللہ تعالیٰ پر آسان ہے۔ (۷۰) اور اللہ کے

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّ مَا لَيْسَ لَهُمْ

سوا اُن کو پوجتے ہیں جس کے متعلق اس نے کوئی دلیل نازل نہیں کی اور اُنہیں خود اس کا

بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ﴿۷۱﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ

علم نہیں ہے۔اور ظلم کرنے والوں کا کوئی مدد کرنے والا نہیں۔(۷۱) اور جب ان پر ہماری روشن آیات

اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ؕ يَكَادُوْنَ

پڑھی جاتی ہیں توآپ ان کوان کے چہروں کے ناگوار اثرات سے پہچان جاتے ہیں جنھوں نے کفر کیا ہے۔

يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ؕ قُلْ اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ

قریب ہے کہ وہ ان پر حملہ کردیں جو ان پر ہماری آیتیں پڑھتے ہیں۔ آپ فرما دیں کیا میں تمھیں اس سے باخبر

مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ اَلنَّارُ ؕ وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَ بِئْسَ

کردوں کہ اس سے بُری تو وہ آگ ہے جس کا وعدہ اللہ نے کافروں سے کررکھا ہے۔ اوروہ بہت

الْمَصِيْرُ ﴿۷۲﴾ ع يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ؕ اِنَّ ع ۹ ۸ ۱۲

ہی بُرا ٹھکانا ہے۔(۷۲) اے لوگو! ایک مثال بیان کی گئی ہے اسے غور سے سنو۔ بیشک

الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّ لَوِاجْتَمَعُوْا

اللہ کے سوا جن کو تم پکارتے ہو اگر وہ تمام جمع ہوکر ایک مکھی بنانا چاہیں تو مکھی نہیں بنا سکتے ۔

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تَفْخِیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
● اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (بّ ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے
● مَدّ ،، ۔تین الف کے برابر ـــ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

لَهٗ ؕ وَ اِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ؕ ضَعُفَ

اور اگر مکھی ان سے کچھ چھین کر لے جائے تو وہ مکھی سے چھینی ہوئی چیز کو نہیں چھڑا سکتے۔

الطَّالِبُ وَ الْمَطْلُوْبُ ﴿۷۳﴾ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

طالب اور مطلوب دونوں ناتواں ہیں۔(۷۳) اُنہوں نے اللہ کی اس طرح قدر نہ کی جس طرح کہ قدر کرنے کا حق تھا بیشک اللہ تعالیٰ

لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ ﴿۷۴﴾ اَللّٰهُ يَصْطَفِیْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّ مِنَ

قوت والا غلبے والا ہے۔(۷۴) اللہ تعالیٰ فرشتوں میں سے اور انسانوں میں سے پیغام رساں

النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۷۵﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ

چُن لیتا ہے۔ بیشک اللہ سُننے والا دیکھنے والا ہے۔(۷۵) جو تمہارے سامنے ہے اور جوکچھ تمہارے پیچھے ہے

مَا خَلْفَهُمْ ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۷۶﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا

اللہ اسے جانتا ہے۔ اور تمام اُمور اللہ کی طرف راجع ہوں گے۔(۷۶) اے ایمان والو

ارْكَعُوْا وَ اسْجُدُوْا وَ اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَ افْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ

رکوع کرو اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرور اور اچھے کام کرو تاکہ تمہاری

تُفْلِحُوْنَ ﴿۷۷﴾ وَ جَاهِدُوْا فِی اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ السجدة عند الشافعی

فلاح ہو جائے۔(۷۷) اوراللہ کی راہ میں جس طرح جہاد کرنے کا حق ہے اس طرح جہاد کرو۔ اس نے تمہارا انتخاب کرلیا ہے

وَ مَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِی الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ؕ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ

اور تم پر دین میں کچھ تنگی نہیں رکھی۔ اپنے باپ ابراہیم کا دین

اِبْرٰهِيْمَ ؕ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ۬ مِنْ قَبْلُ وَ فِیْ هٰذَا

اختیار کرو۔ اس نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے۔ اس سے پہلے اور اس قرآن میں تمہارا

لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَ تَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى

یہی نام ہے تا کہ رسول تم پر گواہ ہو جائے اور تم تمام دوسرے لوگوں پر گواہ ہوجاؤ۔

النَّاسِ ۚۖ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ

پس نماز کو باقاعدہ پڑھتے رہو۔ اور زکوٰۃ دیتے رہو اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو، وہ

مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿۷۸﴾ ع ١٠ ١٧

تمہارا مولیٰ ہے۔ پس وہ بہت ہی اچھا مولیٰ ہے اور بہت ہی اچھا مدد کرنے والا ہے۔(۷۸)

غُنَّة: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ۞ تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ۞ قلقلة: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (بؔ ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا ۞ کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے
مَدّ: تین الف کے برابر ــ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ ٢٣ مَكِّيَّةٌ ٧٤

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اٰيٰتُهَا ١١٨ رُكُوْعَاتُهَا ٦

سورۃ المؤمنون مکی ہے اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ اس میں ١١٨ آیات اور ٦ رکوع ہیں۔

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ﴿۱﴾ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۙ﴿۲﴾
بیشک اہل ایمان نے فلاح پائی ۔(۱) جو اپنی نماز میں خشوع کرنے والے ہیں۔(۲)
وَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۙ﴿۳﴾ وَ الَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ
اور جو فضول باتوں سے علیحدہ رہنے والے ہیں۔(۳) اور جو زکوٰۃ ادا
فٰعِلُوْنَ ۙ﴿۴﴾ وَ الَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ﴿۵﴾ اِلَّا عَلٰٓى
کرنے والے ہیں۔(۴) اور اپنی عصمت کے پاسبان ہیں۔(۵) سوائے اپنی بیویوں
اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۚ﴿۶﴾ فَمَنِ
اور جواُن کی ملکیت میں ہوں پس ان پر کوئی ملامت نہیں ہے۔(۶) پھر جو کوئی
ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۚ﴿۷﴾ وَ الَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ
اُن کے سوا اور کچھ چاہیں تو وہ حد سے بڑھنے والے ہوں گے۔ (۷) اور جولوگ اپنی امانتوں
وَ عَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۙ﴿۸﴾ وَ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۘ﴿۹﴾ اُولٰٓئِكَ
وقف لازم
اور اپنے عہد کو ملحوظ خاطر رکھتے ہیں۔(۸) اور اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ (۹) یہی لوگ ہیں
هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۙ﴿۱۰﴾ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱﴾
جو وارث ہیں۔ (۱۰) اور ان لوگوں کو وراثت میں جنت الفردوس ملے گی،وہ اُس میں ہمیشہ رہیں گے۔(۱۱)
وَ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۚ﴿۱۲﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ
اور بیشک ہم نے انسان کو مٹی کے جوہر سے پیدا کیا ہے۔(۱۲) پھر ہم نے اسے
نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۪﴿۱۳﴾ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ
نطفہ بنا کر ایک محفوظ جگہ پر رکھا۔(۱۳) پھر ہم نے نطفے کو خون کا لوتھڑا بنا دیا پھر ہم نے لوتھڑے سے
مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۗ ثُمَّ
گوشت کی بوٹی پیدا کردی پھر گوشت کی بوٹی سے ہڈیاں بنا دیں پھر ہڈیوں پر گوشت چڑھا دیا پھر ہم نے
اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ؕ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ؕ﴿۱۴﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ
اس میں روح پھونک کر تکمیلی خلقت کی صورت دیدی۔ پس اللہ تعالیٰ بڑی برکت والا ہے جو سب سے بہتر پیدا کرنے والا ہے ۔(۱۴) پھر بلاشبہ

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا
اِخْفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
مدّ: تین الف کے برابر — پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے
تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا
قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز اُلٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ﴿١٥﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ﴿١٦﴾ وَلَقَدْ

اس کے بعد تمہیں موت آئے گی۔(۱۵) پھر بیشک تمہیں قیامت کے دن اُٹھایا جائے گا۔(۱۶) اور تحقیق ہم نے

خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ۖ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ ﴿١٧﴾

تمہارے اُوپر سات راستے یعنی آسمان بنائے اور ہم مخلوق سے بے خبر نہیں ہیں۔ (۱۷)

وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِي الْاَرْضِ ۖ وَاِنَّا

اور ہم نے ایک مقدار کے مطابق آسمان سے پانی نازل کیا پھر اُسے زمین میں ٹھہرادیا اور بیشک ہم

عَلٰى ذَهَابٍۭ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ﴿١٨﴾ فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ

اسے زمین میں جذب کردینے پر قدرت رکھتے ہیں۔(۱۸) پھر ہم نے اس پانی سے تمہارے لیے کھجور اور انگور کے

وَّاَعْنَابٍ ۘ لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿١٩﴾ وَشَجَرَةً وقف لازم

باغات پیدا کر دیے۔ ان باغوں میں تمہارے لیے بہت سے لذیذ پھل ہیں اور ان میں سے تم کھاتے بھی ہو۔(۱۹) اورطور سینا سے

تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ ﴿٢٠﴾

زیتون کا درخت اُگایا وہ تیل لیے ہوئے اُگتا ہے اور وہ کھانے والوں کے لیے سالن بھی ہے۔(۲۰)

وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۭ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ

اور بیشک مویشی تمہارے لیے باعث عبرت ہیں۔ وہ دودھ جو اُن کے پیٹوں میں ہے ہم تمہیں اس میں سے

فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٢١﴾ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ

پلاتے ہیں اور ان میں تمہارے لیے لاتعداد فوائد ہیں اور ان کا گوشت بھی تم کھاتے ہو۔(۲۱)اور ان پر اور کشتیوں پر تم سوار بھی

تُحْمَلُوْنَ ﴿٢٢﴾ ع وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا ع ۲۲ ۱

کیے جاتے ہو۔(۲۲) اور بیشک ہم نے حضرت نوح (علیہ السلام) کواُن کی قوم کی طرف بھیجا اُنہوں نے فرمایا اے میری قوم

اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿٢٣﴾ فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ

اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا اور کوئی معبود نہیں ہے۔ کیا تم ڈرتے نہیں ہو۔ (۲۳)اس قوم کے کفر کرنے والے سرداروں نے کہا

كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ

یہ تو تمہاری مثل ایک آدمی ہے جس کا مقصد تم پر فضیلت حاصل کرنا ہے۔

عَلَيْكُمْ ۭ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً ښ مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا

اور اگر اللہ (کسی کو رسُول بنانا) چاہتا تو وہ فرشتوں کو نازل کردیتا۔ ہم نے یہ بات اپنے باپ دادا سے پہلے

غُنّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ۔ تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ۔ قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا

مدّ: تین الف کے برابر ۔ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز اُلٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۴﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى

بھی کبھی نہیں سُنی۔(۲۴)یہ تو ایک دیوانگی کی طرف مائل شدہ آدمی ہے پس کچھ مدت تک اُن کے متعلق

حِيْنٍ ﴿۲۵﴾ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۲۶﴾ فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ اَنِ

انتظار کرو۔(۲۵)حضرت نوحؑ نے فرمایا کہ اے میرے رب میری مدد فرما کیوں کہ یہ میری تکذیب کرتے ہیں۔ (۲۶)پس ہم نے اُن پر وحی کی کہ

اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ

ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی کے مطابق ایک کشتی بناؤ ،پھر جب ہمارا عذاب آجائے اور تنور سے

فَاسْلُكْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ

پانی باہر نکلنے لگے تو ہر جانور کا جوڑا اور اپنے گھروالوں کو لے کرکشتی میں سوار کر لو سوائے اُن کے جن کے

عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ ۚ وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ

متعلق پہلے فیصلہ ہوچکا ہے اور ظالم لوگوں کے بارے میں مجھ سے بات نہ کرنا، بیشک اُنہیں

مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ

غرق کردیا جائے گا۔(۲۷) پھر جب آپ اور آپ کے ساتھ والے کشتی پر سوار ہوکربیٹھ جائیں توآپ کہیں کہ سب

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَجّٰنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۸﴾ وَقُلْ رَّبِّ

تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے ہمیں ظالموں کی قوم سے نجات دی۔ (۲۸) اور یہ بھی کہیں کہ اے میرے رب

اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

مجھے برکت والی جگہ پر اُتار توہی سب سے بہتر منزل دینے والاہے۔(۲۹) بیشک اس قصے میں نشانیاں ہیں

وَّاِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِيْنَ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿۳۱﴾

اور بلاشبہ ہم آزمائش کرنے والے ہیں۔ (۳۰) پھر اس کے بعد ہم نےایک اور زمانے کی قوم بنائی۔(۳۱)

فَاَرْسَلْنَا فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ

پھر انہی میں سے ایک کو ہم نے ان میں رسول بناکر بھیجا اُنہوں نے کہا اللہ کی بندگی کرواس کے سوا تمہارا کوئی اورمعبود

غَيْرُهٗ ۭ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ ع ۱۰ ۲

نہیں،تو کیاتم ڈرتے نہیں ہو۔ (۳۲) اور اس قوم کے کفرکرنے والے سرداروں نے ہماری آخرت کی ملاقات کو جھٹلادیا

كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ وَاَتْرَفْنٰهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ مَا هٰذَآ اِلَّا

اور جنہیں ہم نے دنیا کی زندگی میں خوشحال کر رکھا تھا اُنہوں نے کہا کہ تمہاری مثل یہ ایک

غُنَّة: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا
اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
مَدّ: ۔۔ تین الف کے برابر ~ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے
تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ، قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ۝٣٣

بندہ ہی ہے جو تم کھاتے ہو وہی یہ کھاتا ہے اور جو تم پیتے ہو وہی یہ پیتا ہے۔(۳۳)

وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝٣٤ اَيَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ

اور اگر تم نے اپنے جیسے آدمی کی اتباع کرلی تو بیشک تم نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہوجاؤ گے۔(۳۴) کیا یہ تم سے وعدہ کرتا ہے کہ

اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ۝٣٥ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ

جب تمہیں موت آجائے اور تم مٹی اور ہڈیاں ہوجاؤ گے تو اس کے بعد تمہیں پھر نکال لیا جائے گا۔(۳۵) بہت بعید ہے بہت بعید ہے

لِمَا تُوْعَدُوْنَ ۝٣٦ اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا

جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔(۳۶) یہ توصرف دینا کی زندگی ہے اسی میں ہمارا مرنا اور جینا ہے اور ہم دوبارہ

نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ۝٣٧ اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُ ِۨافْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَّ

اُٹھائے جانے والوں میں سے نہیں ہیں۔(۳۷) وہ تو صرف ایک آدمی ہے جس نے اللہ کی طرف جھوٹ منسوب کرلیا ہے اور ہم اس پر

مَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝٣٨ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ۝٣٩ قَالَ عَمَّا

ہرگز ایمان لانے والے نہیں ہیں۔(۳۸) فرمایا کہ اے میرے رب میری مدد کردے کیوں کہ اُنہوں نے مجھے جھوٹا کہہ دیا ہے۔(۳۹) اللہ نے فرمایا

قَلِيْلٍ لَّيُصْبِحُنَّ نٰدِمِيْنَ ۝٤٠ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ

کہ یہ بہت جلد ندامت زدہ ہوکر صبح کریں گے۔(۴۰) پس ایک خوفناک دھماکے نے حق کے ساتھ پکڑ لیا۔ہم نے اُنہیں

غُثَآءً ۚ فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝٤١ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا

تنکوں کی مانند کردیا۔ پس ظالم قوم کے لیے دوری ہے۔(۴۱) پھر اُن کے بعد ہم کئی اور زمانے

اٰخَرِيْنَ ۝٤٢ مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ۝٤٣ ثُمَّ

لے آئے۔(۴۲) کوئی اُمت اپنے وقت سے پہلے اور نہ مقررہ وقت کے بعد جاتی ہے۔(۴۳) پھر ہم

اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا ؕ كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا

نے پے درپے رسول بھیجے۔ جب بھی کسی اُمت میں کوئی رسُول آیا تو اُنہوں نے اسے جھٹلادیا

بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ ۚ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝٤٤

ان میں سے ایک کو دوسرے کے پیچھے لائے اور ہم نے اُنہیں روایات بنا دیا۔ایمان نہ لانے والی قوم کے لیے دوری ہے۔(۴۴)

ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝٤٥

پھر ہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور اُن کے بھائی حضرت ہارون کو اپنی نشانیوں اور واضح دلائل کے ساتھ۔(۴۵)

إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَإِيْهِ فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا عَالِينَ ﴿٤٦﴾ فَقَالُوا

فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا پس فرعونیوں نے تکبر کیا کیوں کہ وہ سرکشوں کی قوم تھی۔(۴۶) پس اُنہوں نے کہا

أَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عَابِدُونَ ﴿٤٧﴾ فَكَذَّبُوهُمَا

کہ کیا ہم اپنی مثل دو آدمیوں پر ایمان لے آئیں اور اُن کی قوم ہماری خدمت گار ہے۔(۴۷) تو اُنہوں نے اُن کو جھٹلایا

فَكَانُوا مِنَ الْمُهْلَكِينَ ﴿٤٨﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ لَعَلَّهُمْ

پس وہ ہلاک شدہ لوگوں میں سے ہوگئے۔(۴۸) اوربلا شبہ ہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کتاب عطا فرمائی تا کہ وہ

يَهْتَدُونَ ﴿٤٩﴾ وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ آيَةً وَآوَيْنَاهُمَا إِلَىٰ

ہدایت پائیں۔ (۴۹) اور ہم نے ابن مریم اور اس کی والدہ کو ایک نشانی بنایا اورہم نے ایک بلند مقام پر

رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ ﴿٥٠﴾ يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ ع ٣ ١٨

اُن کے رہنے کا بندوبست کردیا جو عمدہ رہائش تھی جہاں چشمے جاری تھے۔(۵۰)اے میرے رسولو! پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ

وَاعْمَلُوا صَالِحًا ۖ إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ﴿٥١﴾ وَإِنَّ هَٰذِهِ أُمَّتُكُمْ

اور صالح عمل کرو۔ بیشک جو تم کرتے ہومیں اسے جاننے والاہوں۔(۵۱) اور بلاشبہ یہی تمہاری اُمت ہے

أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُونِ ﴿٥٢﴾ فَتَقَطَّعُوا أَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ

جو اُمت واحدہ ہے اور میں تم سب کا رب ہوں پس مجھ سے ڈرو۔(۵۲) توپھر لوگوں نے آپس میں اپنے دین کو قطع کرکے

زُبُرًا ۖ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ﴿٥٣﴾ فَذَرْهُمْ فِي غَمْرَتِهِمْ حَتَّىٰ

علیحدہ کردیا۔ہرگروہ جس کے پاس جو کچھ ہے اس پر خوش ہے۔(۵۳) پس اے محبوب!اُنہیں ایک خاص وقت تک

حِينٍ ﴿٥٤﴾ أَيَحْسَبُونَ أَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهِ مِنْ مَالٍ وَبَنِينَ ﴿٥٥﴾ نُسَارِعُ

غفلت میں رہنے دیں۔(۵۴) کیا یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم نے مال اوراولاد سے اُن کی مدد کی ہے۔(۵۵) غرض یہ کہ ہم اُن کے لیے بھلائیوں

لَهُمْ فِي الْخَيْرَاتِ ۚ بَلْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٥٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ هُمْ مِنْ

میں جلدی کررہے ہیں۔ بلکہ اُنہیں حقیقت کا شعور نہیں ہے۔ (۵۶) بیشک جو لوگ اپنے رب سے خشیت

خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُشْفِقُونَ ﴿٥٧﴾ وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ ﴿٥٨﴾

رکھتے ہیں وہی ڈرنے والے ہیں۔ (۵۷) اور وہ لوگ جو اپنے رب کی آیات پر ایمان لاتے ہیں۔(۵۸)

وَالَّذِينَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُونَ ﴿٥٩﴾ وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَ

اور وہ لوگ جو اپنے رب کے ساتھ کسی کوشریک نہیں بناتے۔(۵۹) اور وہ لوگ جو کچھ دیتے ہیں اس دینے میں

قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ﴿٦٠﴾ اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ

اُن کے دل کانپتے ہیں کہ ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔(٦٠) یہی لوگ ہیں جو اچھے کام کرنے میں

فِي الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ﴿٦١﴾ وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا

سرعت کرتے ہیں اور وہ سبقت لے جانے والے ہیں۔(٦١) اور ہم کسی شخص کو اس کی استطاعت سے

وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٦٢﴾ بَلْ قُلُوْبُهُمْ

زیادہ تکلیف نہیں دیتے اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے جو بالکل سچ بتا دیتی ہے اور اُن پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائے گا۔(٦٢) مگر اُن کے دل

فِيْ غَمْرَةٍ مِّنْ هٰذَا وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا

اس حقیقت سے بے خبر ہیں کہ اُن کے اعمال صحیح عملوں سے مختلف ہیں جو وہ

عٰمِلُوْنَ ﴿٦٣﴾ حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ يَجْئَرُوْنَ ﴿٦٤﴾

کرتے ہیں۔(٦٣) حتیٰ کہ جب ہم اُن کے آسودہ حال لوگوں کو عذاب میں پکڑ لیں گے تو وہ اس وقت چلائیں گے۔(٦٤)

لَا تَجْئَرُوا الْيَوْمَ اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿٦٥﴾ قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى

آج کے دن چیخو نہیں۔ تمہیں ہم سے اب کچھ مدد نہیں مل سکتی۔(٦٥) جب ہماری آیتیں تمہیں پڑھ کرسنائی جاتی تھیں

عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ ﴿٦٦﴾ مُسْتَكْبِرِيْنَ ۖ بِهٖ سٰمِرًا

تو تم اُلٹے پاؤں لوٹ جایا کرتے تھے۔ (٦٦) تم میں تکبر بھی ہوتا تھا قرآن کے متعلق خود ساختہ باتیں بنا کر فضول

تَهْجُرُوْنَ ﴿٦٧﴾ اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ يَاْتِ اٰبَآءَهُمُ

باتیں کہتے تھے۔(٦٧) تو کیا ان لوگوں نے قرآن پر تدبر نہیں کیا یا اُن کے پاس ایسی بات آئی ہے جو ان سے پہلے لوگوں کے پاس

الْاَوَّلِيْنَ ﴿٦٨﴾ اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿٦٩﴾ اَمْ

نہ آئی تھی۔(٦٨) کیا اُنہوں نے اپنے رسول کو نہ پہچانا پس اُنہوں نے تسلیم کرنے سے انکار کیا۔ (٦٩) یا یہ

يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلْ جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ وَاَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ

کہتے ہیں کہ اُنہیں جنون ہے۔ بلکہ اُن کے پاس وہ حق لے کر آئے ہیں اور ان کے اکثر لوگ حق سے

كٰرِهُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ

دُور ہیں۔(٧٠) اور اگر حق اُن کی خواہشات کی اِتباع کرتا تو آسمان اور زمین اور جو کچھ اس

وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٧١﴾

میں ہے اس میں خلل واقع ہوجاتا بلکہ ہم اُن کے پاس اُن کی نامور چیز ہی لائے ہیں پھر وہ اپنی نامور چیز ہی سے روگردانی کرنے والے ہیں۔(٧١)

غُنَّہ: نون مشدّد اور میم مشدّد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ۔ تَفْخِیْم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ۔ قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا

مدّ: تین الف کے برابر ۔ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز اُلٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

اَمْ تَسْــَٔلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ۖ وَّ هُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿٧٢﴾ وَ

کیاآپ ان سے کچھ صلے کاسوال کرتے ہیں۔پس آپ کے لیے آپ کے رب کا دینا ہی بہتر ہے اوروہ سب سے بہتر رازق ہے۔(۷۲)اور

اِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٧٣﴾ وَاِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ الربع

بیشک آپ ان کوصراط مستقیم کی دعوت دیتے ہیں۔(۷۳) اور بلا شبہ اِن لوگوں کو آخرت پر ایمان نہیں ہے

بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ ﴿٧٤﴾ وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ

وہ سیدھی راہ سے ہٹے ہوئے ہیں۔(۷۴) اور اگرہم ان پررحم کریں اور تکلیف کو دور کردیں

مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿٧٥﴾ وَ لَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ

جوان پرمسلّط ہے تو پھر بھی یہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے پھریں گے۔(۷۵) اور جب ہم نے اُن کو عذاب میں پکڑا

بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿٧٦﴾ حَتّٰٓى اِذَا

پھر بھی یہ نہ اپنے رب کے آگے جھکتے ہیں اور نہ عاجزی اختیار کرتے ہیں۔(۷۶) یہاں تک کہ

فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ اِذَا هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿٧٧﴾ ع ٢٧ ٤

ہم ان پر سخت عذاب کا دروازہ کھول دیں گے تو اس وقت وہ مایوس ہوچکے ہوں گے۔ (۷۷)

وَ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ الْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا

اور وہی ہے جس نے تمہارے لیے کان اور آنکھیں اور دل بنائے ہیں۔ اس کے باوجود تم بہت قلیل

مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٨﴾ وَهُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٧٩﴾

شکرکرتے ہو۔(۷۸) اور وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں بسا دیا ہے اوراسی کی طرف تم جمع کیے جاؤگے۔(۷۹)

وَ هُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَ يُمِيْتُ وَ لَهُ اخْتِلَافُ الَّيْلِ وَ النَّهَارِ ۭ

زندگی اور موت اسی کے اختیار میں ہے اوردن کی گردش اسی کے قبضے میں ہے کیا تم عقل سے

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٨٠﴾ بَلْ قَالُوْا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ ﴿٨١﴾ قَالُوْٓا ءَاِذَا

کام نہیں لیتے۔(۸۰) بلکہ یہ لوگ بھی ویسی باتیں کرتے ہیں جو اِن سے پہلے لوگ کہہ چکے ہیں۔ (۸۱) اُنہوں نے کہا تھا کہ جب ہم

مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿٨٢﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ

مٹی بن جائیں گے اور ہماری ہڈیاں رہ جائیں گی توکیاہمیں دوبارہ زندہ کرلیا جائے گا۔(۸۲) ہم سے اوراس سے پہلے

وَاٰبَاۗؤُنَا هٰذَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٨٣﴾ قُلْ

ہمارے باپ دادا سے بھی یہی وعدہ کیاگیاتھا یہ توصرف پہلے لوگوں کی روایات ہیں۔(۸۳) اے محبوب! فرما دیجیے

لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۴﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ

کہ یہ زمین اور جو کچھ اس میں ہے کس کا ہے اگر تمہیں کسی بات کا علم ہے۔(۸۴) تو بس ان کا یہی جواب ہوگا کہ سب کچھ اللہ کا ہے۔

قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۵﴾ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ

فرمادیجیے کہ پھر تم اس حقیقت کو کیوں نہیں مانتے ۔(۸۵) آپ فرمائیں کہ ساتوں آسمان اور عظیم عرش کا

رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿۸۶﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۸۷﴾

رب کون ہے؟۔(۸۶) وہ کہیں گے کہ اللہ ہی ہے، آپ پھر فرمائیے کہ تم پھر کیوں نہیں ڈرتے۔ (۸۷)

قُلْ مَنْۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ

آپ فرما دیں کہ ہر چیز کی ملکیت کس کے ہاتھ میں ہے۔کون ہے جو پناہ دیتا ہے اور اس کے سوا کوئی پناہ نہیں دیتا

اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۸﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ﴿۸۹﴾

اگر تم جانتے ہو۔(۸۸) وہ کہیں گے کہ سب کچھ اللہ ہی کے لیے ہے آپ فرمادیں تم سحرزدہ ہوکرکہاں پڑے ہو۔(۸۹)

بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۹۰﴾ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ

بلکہ ہم اُن کے سامنے حق لے آئے ہیں اور وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔(۹۰) اللہ نے کسی کو اولاد نہیں بنایا اور نہ ہی اس کے ساتھ

وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۭ بِمَا خَلَقَ وَ

کوئی اور معبود ہے اگر ایسا ہوتا تو ہر معبود اپنی خلقت کو لے کر علیحدہ ہوجاتا اور

لَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۹۱﴾ لا

پھر وہ ایک دوسرے پر برترہونے کی کوشش کرتے۔ اللہ پاک ہے جو کچھ یہ اُس کی طرف منسوب کرتے ہیں۔(۹۱)

عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۹۲﴾ ع قُلْ رَّبِّ اِمَّا ع ۱۵ ۵

غیب کو جانتاہے اور ظاہر کوبھی جانتا ہے پس وہ اُن کے شرک سے بالا ہے۔(۹۲) آپ دعا کیجیے کہ اے میرے رب اگر

تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ﴿۹۳﴾ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۴﴾

وہ عذاب جن کا ان سے وعدہ ہے میری موجودگی میں آجائے۔(۹۳) میرے رب تو مجھے اس ظلم کرنے والی قوم میں شامل نہ کرنا۔(۹۴)

وَاِنَّا عَلٰٓى اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۹۵﴾ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ

اور بیشک ہم تمہاری آنکھوں کے سامنے وہ عذاب لانے پر قادر ہیں جن کا ان سے وعدہ ہے۔ (۹۵)اے محبوب!برائی کو اچھائی

اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ؕ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ

سے دُور کروہم خوب جانتے ہیں جو یہ بیان کرتے ہیں۔(۹۶) اورآپ کہیں اے میرے رب! میں شیطانوں

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تَفْخِیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا ● کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

● مَدّ ،، تین الف کے برابر ~ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ﴿٩٧﴾ وَ اَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ﴿٩٨﴾

کے وسوسوں سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔(۹۷) اور اے میرے رب !میں تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں۔ (۹۸)

حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ﴿٩٩﴾ لَعَلِّيْٓ

حتیٰ کہ جب کوئی ان میں سے مرنے لگتا ہے تو کہتا ہے کہ اے میرے رب! مجھے واپس کردے۔(۹۹) تاکہ میں

اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ؕ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا ؕ وَمِنْ

اس میں جومیں چھوڑآیا ہوں صالح عمل کروں۔ بیشک یہی ایک بات ہے جو وہ کہتا ہے اور اُن کے پیچھے

وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿١٠٠﴾ فَاِذَا نُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَلَآ

قیامت تک برزخ ہے جب کہ اُنہیں اُٹھایا جائے گا۔(۱۰۰) پھر جب صُور پھونکا جائے گا تو اس وقت اُن کے درمیان کوئی

اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿١٠١﴾ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ

رشتے داری نہ رہے گی اور نہ کوئی کسی کا پرسانِ حال ہوگا۔(۱۰۱)پس جن کے اعمال کا پلّہ وزنی ہوگا

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿١٠٢﴾ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہوں گے۔(۱۰۲) اور جن کے اعمال کاپلّہ ہلکا ہوگا تو وہی لوگ ہوں گے

خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِىْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿١٠٣﴾ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ

جنھوں نے خود اپنی جانوں پر خسارہ اُٹھایا وہ جہنم میں جائیں گے وہاں ہمیشہ رہیں گے۔(۱۰۳) آگ اُن کے چہروں کو جلادے گی

النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ﴿١٠٤﴾ اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِىْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ

اور وہ اس میں افسوس زدہ بیٹھے ہوں گے۔ (۱۰۴) کیا تمہیں میری آیات پڑھ کر نہ سنائی جاتی تھیں مگرتم اُنہیں

بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿١٠٥﴾ قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ﴿١٠٦﴾

جھٹلادیتے تھے۔ (۱۰۵) کہیں گے اے ہمارے رب !ہم پر ہماری بدبختی غالب آئی اورہم گمراہوں کی قوم میں سے تھے ۔(۱۰۶)

رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ﴿١٠٧﴾ قَالَ اخْسَـُٔوْا فِيْهَا

اے ہمارے رب! ہمیں اس سے باہر لے آ پھر اگرہم ویسا ہی کریں تو بیشک ہم ظالم ہوں گے۔(۱۰۷) اللہ کہے گا کہ اس میں ذلّت سے رہو

وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ﴿١٠٨﴾ اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِىْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ

اور مجھ سے بات نہ کرو۔(۱۰۸) بلاشبہ میرے بندوں میں سے ایک گروہ کہتا تھا کہ اے ہمارے رب!

اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿١٠٩﴾ فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ

ہم ایمان لائے پس ہمیں بخش دے اورہم پر رحم کراور تو بہتر رحم کرنے والوں سے ہے۔(۱۰۹) توتم نے ان کا تمسخر اُڑایا

غُنَّہ: نون مشدّد اور میم مشدّد کی آواز کوایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تَفْخِيم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

● اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (بٓ ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا

کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

● "مَدّ" ۔تین الف کے برابر ~ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

سِخْرِيًّا حَتّٰٓى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ اِنِّيْ

حتیٰ کہ اُنہوں نے تم سے میرے ذکر کو بھلا دیا اور تم اُن کا مذاق اُڑایا کرتے تھے۔(۱۱۰) بیشک اُن کے

جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا ۙ اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ

صبر کے بدلے میں نے اُن کو جزا دی، بیشک وہی کامیابی سے ہمکنار ہونے والے ہیں۔ (۱۱۱) اللہ فرمائے گا کہ تم گنتی کے شمار

فِي الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْـَٔلِ

سے زمین میں کتنا عرصہ رہے۔(۱۱۲) وہ کہیں گے کہ ایک دن یا دن کا کچھ حصہ رہے ہیں۔پس شمار کرنے والوں سے

الْعَآدِّيْنَ ﴿۱۱۳﴾ قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱۴﴾

دریافت کرلیا جائے۔(۱۱۳) اللہ کہے گا کہ تم دنیا میں بہت تھوڑا عرصہ رہے ہوکاش کہ تمہیں اس بات کا پتہ چل جاتا ۔(۱۱۴)

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾

کیا تمہارا گمان یہ ہے کہ ہم نے تمہیں بلا مقصد پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹ کر واپس نہ آؤگے۔(۱۱۵)

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ﴿۱۱۶﴾

اللہ عالی شان ہے جو حقیقی بادشاہ ہے۔ اس کے سوا کوئی اور معبود نہیں،وہ عزّت والے عرش کا رب ہے۔(۱۱۶)

وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ

اور جو کوئی اللہ کے ساتھ کسی اور کو بھی معبود قرار دے تو اس کے پاس کوئی سند نہیں ہے۔پس ان کا حساب اُن کے

عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ

رب کے پاس ہے۔ بلاشبہ کفرکرنے والے فلاح نہیں پائیں گے۔ (۱۱۷) اورآپ کہیں کہ اے میرے رب! بخش دے اور رحم کر

وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ ع ۶ ع ۲۶ ۶

اورتوسب رحم کرنے والوں میں بہتر ہے۔(۱۱۸)

سُوْرَةُ النُّوْرِ مَدَنِيَّةٌ (۲۴) (۱۰۲) | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اٰيَاتُهَا ۶۴ | رُكُوْعَاتُهَا ۹

سورۃالنورمدنی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ — اس میں ۶۴ آیات اور ۹ رکوع ہیں۔

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَ اَنْزَلْنَا فِيْهَآ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ

اس سورت کو ہم نے نازل کیا ہے اور ہم نے اسے فرض کیاہے اور اس میں ہم نے واضح آیات نازل کی ہیں تاکہ

تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱﴾ اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ

تم متوجہ رہو۔(۱) زانی عورت اور زانی مرد میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ اور اللہ کے دین کے

غُنَّہ: نون مشدّد اور میم مشدّد کی آواز کوایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تَفْخِيْم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
● اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (بٓ ہو) کی آواز کو غیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
● مَدّ: تین الف کے برابر — پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ان سب کوایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

جَلْدَةٍ ۖ وَّ لَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ
معاملے میں تمہیں ان پر ہر گز ترس نہ آئے اگر تم اللہ اور یوم آخرت پر
تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ
ایمان رکھتے ہو۔ اور اُن کی سزا کے وقت اہل ایمان کا ایک گروہ موجود
الْمُؤْمِنِيْنَ ۝٢ اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۡ وَّ الزَّانِيَةُ
ہونا چاہیے۔ (۲) زانی مرد زانیہ یا مشرکہ کے سوا نکاح نہ کرے۔ اور زانیہ کے ساتھ سوائے
لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝٣
زانی مرد یا مشرک کے نکاح نہ کرے۔ ایسا نکاح مومنوں میں حرام ہے۔(۳)
وَ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ
جو لوگ پاکدامن عورتوں پر تہمت لگائیں پھر چار گواہ نہ لا سکیں تو اُنہیں
فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّ لَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ
اسی ۸۰ کوڑے مارو اور اُن کی گواہی کبھی قبول نہ کرو۔
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝٤ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَ
اور وہی لوگ فاسق ہیں۔(۴) ماسوائے ان لوگوں کے جو اس کے بعد توبہ کرلیں
اَصْلَحُوْا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٥ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ
اور اصلاح کرلیں۔ تو بیشک اللہ بخشنے والا رحم والا ہے۔(۵) اور ایسے خاوند جو اپنی بیویوں پر تہمت
وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ
لگاتے ہیں اور اُن کے پاس اپنے سوا کوئی گواہ موجود نہ ہو تو اُن کی گواہی کا طریقہ یہ ہے کہ وہ چار مرتبہ
شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝٦ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ
اللہ کی قسم کھا کر یہ کہے کہ وہ الزام لگانے میں سچا ہے۔ (۶) اور پانچویں مرتبہ یوں کہے کہ اس پراللہ کی لعنت ہے
اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝٧ وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ
اگر وہ جھوٹوں میں سے ہو۔(۷) اور اس عورت کی سزا یوں دُور ہوسکتی ہے
اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝٨
کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر گواہی دے کہ بیشک اس کا خاوند جھوٹا ہے۔(۸)

وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَاۤ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۹﴾

اور پانچویں مرتبہ یوں کہے کہ بیشک اس پر اللہ کا غضب ہو اگر اس کا خاوند سچوں میں سے ہوا۔(۹)

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۰﴾ ع

اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو بیشک اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا حکمت والا ہے۔(۱۰)

اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ؕ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ؕ

بیشک جن لوگوں نے بہتان لگا دیا ہے وہ تم ہی میں ایک گروہ ہے۔ آپ اسے بُرا خیال نہ کریں بلکہ یہ

بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۚ

تمہارے لیے خیر ہی ہے اور ان میں ہر شخص کے لیے اتنا گناہ ہے جتنا اس نے کمایا۔

وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۱﴾ لَوْلَاۤ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ

اور جس شخص نے سب سے زیادہ گناہ اُٹھایا اس کے لیے عظیم عذاب ہے۔(۱۱) ایسا کیوں نہ کیا کہ جب تم نے اسے سنا تھا

ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا ۙ وَّقَالُوْا هٰذَاۤ

تو مومن مردوں اور مومن عورتوں نے اپنے آپ پر نیک گمان کیا ہوتا۔ اور کہتے کہ یہ تو

اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۲﴾ لَوْلَا جَآءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا

صریحاً بہتان ہے۔(۱۲) وہ اس پر چار گواہ کیوں نہ لا سکے۔ پھر جب وہ گواہ نہ لائے

بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ

تو اللہ کے نزدیک وہ لوگ جھوٹے ہیں۔(۱۳) اور اگر تم پر دنیا اور آخرت میں اللہ کا فضل

اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِىْ مَاۤ

اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو اس میں مبالغہ آرائی کی وجہ سے

اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۴﴾ اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ

تم پر عظیم عذاب آجاتا ۔(۱۴) جب تم اپنی زبانوں پر اس بہتان والی بات کو لاتے تھے

بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۖ وَّهُوَ عِنْدَ

اور افواہ کو پھیلاتے تھے جس کا تمہیں علم نہ تھا اور تم اسے معمولی بات خیال کرتے تھے۔ حالانکہ وہ اللہ کے نزدیک

اللّٰهِ عَظِيْمٌ ﴿۱۵﴾ وَلَوْلَاۤ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَاۤ اَنْ

بہت بڑی بات تھی۔ (۱۵) کیوں نہ اسے سنتے ہی تم نے کہہ دیا کہ ہمارے لیے اچھا نہیں کہ ہم اس کے متعلق

غُنَّة: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ۔ تَفْخِيْم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ۔ قَلْقَلَة: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا ۔ کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

مَدّ ،، ۔تین الف کے برابر ۔ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

نَتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۶﴾ يَعِظُكُمُ اللّٰهُ

بات چیت کریں۔ اے اللہ! تو پاک ہے یہ تو عظیم بہتان ہے۔(۱۶) اللہ تعالیٰ تم کو نصیحت کرتا ہے

اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖۤ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ

کہ آئندہ اس قسم کی بات نہ کرنا بشرطیکہ تم مومن ہو۔ (۱۷)اور اللہ تمہارے لیے اپنی آیتوں کو واضح طور پر

الْاٰيٰتِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ

بیان کرتا ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔(۱۸) بلاشبہ وہ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ایمان لانے والوں میں

الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ

بے حیائی پھیل جائے اُن کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ

اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ہو۔(۱۹) اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور رحمت نہ ہوتی اور

رَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۰﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ع ۲ النصف ۱۰ ۸

یہ کہ اللہ بڑی شفقت والا رحم والا ہے۔(۲۰) اے لوگو! جو ایمان لائے ہو

لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ

شیطان کے نقشِ قدم پر نہ چلو۔ اور جو کوئی شیطان کے نقشِ قدم کی پیروی کرتا ہے

فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ

تو وہ اسے فحاشی اور بُرے کاموں کا حکم دیتا ہے۔ اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی

رَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ

رحمت نہ ہوتی تو تم میں کوئی آدمی بھی ہرگز پاک نہ رہ سکتا۔ مگر اللہ جسے چاہتا ہے پاک کردیتا ہے۔

وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۱﴾ وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ

اور اللہ سُننے والا جاننے والا ہے۔(۲۱) اور تم میں سے مال و دولت میں وسعت والے یہ قسم نہ کھائیں کہ وہ

اَنْ يُّؤْتُوْۤا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ

رشتہ داروں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو نہ دیں گے

وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ

بلکہ معاف کردیں اور درگزر کریں۔ کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں بخش دے۔ اور اللہ بخشنے والا

غُنَّة: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا
اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو غنہ (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
مَدّ: تین الف کے برابر — پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے
تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا
قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

رَّحِيْمٌ ﴿۲۲﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا

رحم والا ہے۔ (۲۲) بیشک جولوگ پاک دامن نا سمجھ مومن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت کی زندگی میں

فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۠ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۳﴾ يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ

لعنت ہے اوراُن کے لیے عذاب عظیم ہے۔(۲۳) جس دن اُن کی زبانیں، اُن کے ہاتھ

اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾ يَوْمَئِذٍ

اور اُن کے پاؤں جن کے ساتھ وہ عمل کرتے تھے جب اُن کے خلاف گواہی دیں گے۔(۲۴) تو اس دن

يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ﴿۲۵﴾

انصاف کے ساتھ اُن کو پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور اُن کو معلوم ہو جائے گا کہ بیشک اللہ صریحا حق ہے ۔(۲۵)

اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ

ناپاک عورتیں ناپاک مردوں کے لیے اور ناپاک مرد ناپاک عورتوں کے لیے ہیں۔ اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لیے ہیں

وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ

اور پاک مرد پاک عورتوں کے لیے ہیں۔یہ پاک لوگ برے لوگوں کی باتوں سے مبرا ہیں۔ اُن کے لیے مغفرت

وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۲۶﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ ع ۳ ۲ ۹

اور عزت والا رزق ہے۔(۲۶) اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا دُوسرے لوگوں کے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو

حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ

جب تک تم اجازت نہ لے لو اور گھر والوں کو سلام کہو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے تا کہ تم اس پر عمل پیرا

تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ

ہوجاؤ۔(۲۷) پھر اگر تم اس گھر میں کوئی نہ پاؤ تو تمہیں اجازت ملنے تک اس گھر میں داخل نہ ہونا چاہیے،

لَكُمْ ۚ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا

اور اگر تمہیں واپس لوٹنے کے لیے کہا جائے تو واپس چلے جاؤ اس میں تمہارے لیے تزکیہ ہے اور اللہ جانتا ہے

تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿۲۸﴾ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ

جو تم کرتے ہو۔ (۲۸) ایسا کرنے میں تم پر کوئی گرفت نہیں ہے کہ اگر تم غیر رہائشی مکان میں

مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۲۹﴾

داخل ہوجاؤ جہاں تمہیں کام ہو۔ اور اللہ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو۔(۲۹)

غُنَّہ: نون مشدّد اور میم مشدّد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ۔ تَفْخِيم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ۔ قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (بؔ ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا

مَدّ ،، ۔تین الف کے برابر ۔ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ

مومنین سے فرمادیں کہ وہ اپنی نظروں کو نیچا رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔ اسی میں

اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ

ان کے لیے تزکیہ ہے۔ جووہ کرتے ہیں بیشک اللہ ان سے باخبر ہے۔(۳۰) اور مومن عورتوں سے کہہ دیں کہ وہ بھی اپنی نظروں کو نیچا رکھا کریں

مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا

اور اپنی جائے عصمت کی حفاظت کریں ظاہری مقام زینت کے علاوہ اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں

ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۠ وَلَا يُبْدِيْنَ

اور اپنے سر پر ڈالے ہوئے دوپٹوں کے دامنوں کو اپنے گریبانوں میں ڈالے رہیں قریبی رشتہ دار

زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ

اظہار زینت سے بالاتر ہیں یعنی شوہر یا اپنے باپ دادا یا اپنے شوہروں کے باپ یا اپنے بیٹے یا شوہروں کے بیٹے

اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْٓ اَخَوٰتِهِنَّ

یا بھائی یا بھتیجے یا بھانجے یا ہم مذہب عورتیں یا اپنی نوکرانیاں

اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِى الْاِرْبَةِ

جو مملوکہ ہوں یا ایسے ملازم جنھیں عورتوں کی خواہش نہ ہویا وہ نابالغ بچے

مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۠

جو ابھی عورتوں کی شرم والی چیزوں سے آگاہ نہ ہوئے ہوں۔

وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ؕ وَتُوْبُوْٓا

اور اپنے پاؤں زمین پر زور سے نہ ماریں تاکہ اُن کی وہ زینت جسے اُنہوں نے چھپایا ہے ظاہر ہوجائے ۔

اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى

اورایمان لانے والو ! تمام اللہ کے حضور توبہ کرو تاکہ تم فلاح پاجاؤ۔(۳۱) اور تم اپنے میں سے کنواروں کا نکاح کردیا کرو

مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ ؕ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ

اور اپنے غلاموں اور کنیزوں میں سے صالحین کا نکاح کردو اگرچہ وہ غریب ہی کیوں نہ ہوں، اللہ اُنہیں اپنے فضل سے

يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۳۲﴾ وَلْيَسْتَعْفِفِ

امیر کردے گا اوراللہ وسعت والا علم والاہے۔(۳۲) اور جو لوگ شادی کرنے پر قدرت نہیں رکھتے

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تَفْخِیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (بؔ ہو) کی آواز کو غیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا

کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے

"مدّ" ۔ تین الف کے برابر ۔ پانچ الف کے برابر لمبا کرکے پڑھنا واجب ہے

الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ الَّذِيْنَ

اُنہیں چاہیئے کہ وہ پاک دامن رہیں یہاں تک کہ اللہ اُنہیں اپنے فضل سے غنی کردے۔ اور تمہارے غلاموں میں سے

يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ

جو مکاتب بننا چاہیں اُنہیں مکاتب بنادو اگر تمہیں اُن کی کوئی خوبی معلوم ہو تو

خَيْرًا ۖۗ وَّ اٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ ؕ وَ لَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ

اللہ کے دیے ہوئے مال میں سے اُنہیں کچھ دے دو۔ اور اپنی لونڈیوں کو بدکاری پر مجبور نہ کرو

عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَ

جب کہ وہ پاک دامن رہنا چاہیں تا کہ تمہیں دُنیا کی زندگی کا عارضی فائدہ حاصل ہو۔ اور

مَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۳﴾ وَ لَقَدْ

جو کوئی اُنہیں مجبورکرے تو بیشک اللہ اُن کی مجبوری کی بنا پر اُنہیں بخشنے والا رحم کرنے والاہے۔(۳۳) اور بلاشبہ

اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّ مَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ

ہم نے تمہاری طرف روشن آیتیں اُتاری ہیں اور تم سے پہلے گزرنے والوں کی کچھ

وَ مَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۴﴾ ع اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ ع ٨ ١٠

روشن مثالیں ہیں جو اہل تقویٰ کے لیے باعث نصیحت ہیں۔(۳۴) اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ اس کے نور کی مثال یوں ہے

كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا

جیسے ایک طاق میں چراغ ہو وہ چراغ شیشے کے فانوس میں ہو۔ فانوس گویا ایک چمکتا ہوا ستارہ ہے

كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّ لَا

اور چراغ زیتون کے مبارک درخت کے تیل سے روشن کیا جاتا ہے جو مشرق اور مغرب کے

غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَ لَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ؕ

رُخ پرنہیں ہے۔ قریب ہے کہ اس کا تیل خودبخود آگ چھونے کے بغیر روشن ہو جائے، یہ نور پر نور ہے،

يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ

اللہ جسے چاہتاہے اپنے نور کی طرف ہدایت دے دیتا ہے،اور اللہ لوگوں کے لئے طرح طرح کی مثالیں بیان کرتا ہے۔

وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۳۵﴾ ۙ فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَ يُذْكَرَ

اور اللہ ہرچیز کوجاننے والا ہے۔(۳۵) ان گھروں میں جن کے بارے میں اللہ نے اجازت دی ہے یہ کہ بلند کیے جائیں

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ۔ تَفْخِيم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ۔ قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا ۔ کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز کھڑا اُلٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

مَدّ ،، ۔ تین الف کے برابر ~ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

فِيۡهَا اسۡمُهٗ ۙ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيۡهَا بِالۡغُدُوِّ وَالۡاٰصَالِ ۙ﴿٣٦﴾ رِجَالٌ ۙ لَّا تُلۡهِيۡهِمۡ

اور اس کے اسم کا ذکر کیاجائے ان میں صبح وشام تسبیح کرتے ہیں۔(۳۶) وہ مرد جنھیں تجارت اور خریدوفروخت

تِجَارَةٌ وَّلَا بَيۡعٌ عَنۡ ذِكۡرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيۡتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ

اللہ کے ذکر سے غفلت میں نہیں ڈالتی اور نہ ہی نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے

يَخَافُوۡنَ يَوۡمًا تَتَقَلَّبُ فِيۡهِ الۡقُلُوۡبُ وَالۡاَبۡصَارُ ۙ﴿٣٧﴾ لِيَجۡزِيَهُمُ اللّٰهُ

سے روکتی ہے۔ وہ اس دن سے خوف کھاتے ہیں جب کہ دل اور آنکھیں پھر جائیں گی۔(۳۷) تا کہ اللہ اُن کے احسن اعمال کا

اَحۡسَنَ مَا عَمِلُوۡا وَيَزِيۡدَهُمۡ مِّنۡ فَضۡلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَرۡزُقُ مَنۡ يَّشَآءُ

اُن کو صلہ دے اور اپنے فضل سے کچھ مزید بھی عطا کردے۔ اور اللہ جسے چاہتاہے بے حساب

بِغَيۡرِ حِسَابٍ ﴿٣٨﴾ وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اَعۡمَالُهُمۡ كَسَرَابٍۭ بِقِيۡعَةٍ يَّحۡسَبُهُ

رزق دے دیتا ہے۔(۳۸) اور کفر کرنے والوں کے عملوں کی مثال ایسے ہے جیسے کسی خشک ویرانے میں سراب ہو

الظَّمۡاٰنُ مَآءً ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَهٗ لَمۡ يَجِدۡهُ شَيۡــًٔا وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنۡدَهٗ

اور پیاس والا اسے پانی سمجھ لے۔حتیٰ کہ جب وہ اس کے پاس آئے تو وہاں کچھ بھی نہ پائے مگراللہ کو وہاں موجودپائے

فَوَفّٰٮهُ حِسَابَهٗ ؕ وَاللّٰهُ سَرِيۡعُ الۡحِسَابِ ۙ﴿٣٩﴾ اَوۡ كَظُلُمٰتٍ فِىۡ بَحۡرٍ

تو اس نے اس کا حساب پورا کر دیا۔ اور اللہ بہت جلد حساب کرلیتا ہے۔(۳۹) یا اس کی مثال اس طرح ہے کہ جیسے کہ گہرے سمندر میں

لُّـجِّىٍّ يَّغۡشٰهُ مَوۡجٌ مِّنۡ فَوۡقِهٖ مَوۡجٌ مِّنۡ فَوۡقِهٖ سَحَابٌ ؕ ظُلُمٰتٌۢ

تاریکی ہو جس کے اُوپر موج چھائی ہو پھر موج کے اُوپر موج ہو اس کے اوپر بادل ہو۔یہ اندھیرے پر

بَعۡضُهَا فَوۡقَ بَعۡضٍ ؕ اِذَاۤ اَخۡرَجَ يَدَهٗ لَمۡ يَكَدۡ يَرٰٮهَا ؕ وَمَنۡ لَّمۡ يَجۡعَلِ

اندھیرا چھایا ہواہے۔جب اس میں ہاتھ نکالا جائے تو وہ اپنے ہاتھ کوبھی نہ دیکھ سکے۔ اور جسے اللہ تعالیٰ نور نہ دے

اللّٰهُ لَهٗ نُوۡرًا فَمَا لَهٗ مِنۡ نُّوۡرٍ ﴿٤٠﴾ اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنۡ فِى ع ٥ ٦ ١١

تو اس کے لیے کوئی نور نہیں ہے۔ (۴۰) کیا تم نہیں دیکھتے کہ جو آسمانوں اور زمین میں ہیں وہ

السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَالطَّيۡرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ كُلٌّ قَدۡ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَ

اللہ کی تسبیح کرتے ہیں پر پھیلانے والے پرندوں کو بھی ،اپنی نماز اور تسبیح کا طریقہ معلوم ہے۔ اور

تَسۡبِيۡحَهٗ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌۢ بِمَا يَفۡعَلُوۡنَ ﴿٤١﴾ وَلِلّٰهِ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۚ

اُن کے تمام افعال کا اللہ کو علم ہے۔(۴۱) اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کے لیے ہے۔

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تَفۡخِیۡم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قَلۡقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخۡفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (بؔ ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا

"مَدّ" - تین الف کے برابر ~ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

وَ اِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۴۲﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ

اوراللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔(۴۲) کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ بادل کو آہستہ آہستہ چلاتا ہے پھر اس کے ٹکڑوں کو جوڑ دیتا ہے

ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ وَ يُنَزِّلُ مِنَ

پھر اُنہیں تہ بہ تہ کردیتا ہے پھر تو اس سے بارش کو نکلتا دیکھتا ہے اور آسمان کے اولے کے

السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْۢ بَرَدٍ فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَ يَصْرِفُهٗ

پہاڑوں میں سے اولے برساتاہے جس پر چاہتا ہے برسا دیتاہے اور جس سے چاہتا ہے اس سے

عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ ؕ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ﴿۴۳﴾ يُقَلِّبُ اللّٰهُ

ہٹا دیتا ہے۔ قریب ہے کہ اُس کی بجلی کی چمک آنکھوں کی بینائی کولے جائے۔(۴۳) اللہ رات اوردن کوتبدیل

الَّيْلَ وَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ﴿۴۴﴾ وَ اللّٰهُ خَلَقَ

کرتا رہتا ہے۔ بیشک ا س میں اہل نظر کے لیے عبرت ہے۔(۴۴) اور اللہ نے ہر جاندار کو

كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ ۚ وَ مِنْهُمْ مَّنْ

پانی سے پیدا کیا ہے۔ تو ان میں کوئی پیٹ کے بل چلتا ہے۔ اور ان میں سے بعض

يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ ؕ يَخْلُقُ اللّٰهُ

دو ٹانگوں پر اور ان میں سے بعض چار ٹانگوں پر بھی چلتے ہیں۔اللہ جو چاہتا ہے

مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴۵﴾ لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ ؕ

پیدا کرتاہے۔ بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔(۴۵) بیشک ہم نے واضح آیات کو نازل کیا ہے

وَ اللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۶﴾ وَ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا

اور اللہ جسے چاہتا ہے صراط مستقیم پر گامزن کردیتاہے۔(۴۶) اور وہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور اس کے رسول پر

بِاللّٰهِ وَ بِالرَّسُوْلِ وَ اَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ

ایمان لائے اور ہم نے اُن کی اطاعت کی پھر ان میں سے ایک فریق اس کے بعدمنہ موڑ لیتاہے

وَ مَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ

اوریہ لوگ مومن نہیں ہیں۔(۴۷) اورجب اُنہیں اللہ اوراس کے رسول کی طرف دعوت دی جاتی ہے

بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَ اِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ يَاْتُوْٓا

تاکہ اللہ کے رسول ان کا فیصلہ کردیں تو ان میں سے ایک فریق منہ پھیر لیتا ہے۔(۴۸) اور اگر اُن کی حمایت ہوتو اُن کی طرف تابعدار ہوکر

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا
اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (بؔ ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
مَدّ: تین الف کے برابر ـ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

تَفْخِیْم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا
قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے

اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ ﴿۴۹﴾ اَفِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَمِ ارْتَابُوْۤا اَمْ يَخَافُوْنَ

چلے آتے ہیں۔(۴۹) کیا اُن کے دلوں میں کوئی بیماری ہے یا وہ شک میں ہیں یا وہ ڈرتے ہیں

اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُوْلُهٗ ؕ بَلْ اُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع اِنَّمَا الثلثة ع ۶ ۱۰ ۱۲

کہ اللہ اور اس کارسول حق تلفی کریں گے۔بلکہ وہی ظالم ہیں۔(۵۰) بیشک مومنوں کا

كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ

قول یہی ہے کہ جب اُنہیں اللہ اوراس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تا کہ اُن کے درمیان

اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَمَنْ يُّطِعِ

فیصلہ ہوجائے تووہ کہتے ہیں ہم نے سنا اور تسلیم کرلیا۔ اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔(۵۱) اور جو اللہ

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۵۲﴾

اوراس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں اور اللہ سے ڈرتے ہیں اورتقویٰ اختیار کرتے ہیں تو وہی کامیاب ہونے والے ہیں۔(۵۲)

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ؕ قُلْ

اور اُنہوں نے پختہ انداز میں اللہ کی قسمیں کھائیں کہ اگر آپ اُن کو جہاد کا حکم دیں گےتووہ ضرور جہاد کے لیے پختہ ہوجائیں گے،آپ فرمادیں

لَّا تُقْسِمُوْا ۚ طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۳﴾ قُلْ

کہ تم اللہ کی قسمیں نہ کھاؤ اطاعت کاطریقہ واضح ہے۔بیشک اللہ کو اس کی خبر ہے جوتم کرتے ہو۔(۵۳) آپ کہہ دیجیے

اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ

کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ پھر اگرتم پھرگئے تو رسول کے ذمّے وہی ہے جو ان کا فریضہ ہے

وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ

اور تمہارے ذمّہ تمہارا فریضہ ہے ۔ اور اگر تم رسول کا حکم مانو توہدایت پر رہوگے اوررسول کے ذمّے واضح طور پر

اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۵۴﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

تبلیغ کردینا ہے۔(۵۴) اور اللہ نے تم میں سے اہلِ ایمان اور صالح عمل کرنے والوں سے وعدہ کر رکھا ہے

لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۪

کہ وہ اُنہیں زمین میں خلافت دے گا جس طرح کہ ان سے پہلے لوگوں کوخلافت دی۔

وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ

اور اُن کے لیے اُن کے دین کو مستحکم کردے گا جسے اس نے اُن کے لیے پسند کیاہے اور اُن کے خوف کوامن میں

غُنَّہ: نون مشدّ داورمیم مشدّ دکی آواز کوایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تَفْخِیم: حروف کو پُر یعنی آواز کوموٹا رکھنا ● قَلْقَلَہ: ساکن حرف کوہلا کر پڑھنا

اِخْفَا: نون ساکن اورتنوین اورمیم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کوخیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا

کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز اُلٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ان سب کوایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے

مَدّ ۔۔تین الف کے برابر۔پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا ؕ وَمَنْ كَفَرَ

بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور جو اس کے بعد انکار کرے

بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ

تو وہی لوگ فاسق ہیں۔(۵۵) اور نماز کو قائم رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہو

وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۵۶﴾ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیاجائے۔(۵۶)اور کافروں کے بارے میں ہرگز یہ خیال نہ کرو کہ وہ

مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۵۷﴾ ع ۷ ۱۴

زمین میں ہمیں عاجز کردیں گے، ان کا ٹھکانا تو آگ ہے۔جو بہت ہی برا ہے۔(۵۷)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ

اے ایمان والو! تمہارے غلاموں کو تم سے اجازت طلب کرنی چاہیے اور جو تم میں سے

لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ؕ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ

بلوغت کو نہیں پہنچے اُنہیں بھی تم سے تین وقت اجازت لینی چاہیے۔ یعنی نماز فجر سے پہلے

وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ

جب کہ تم نے اپنے کپڑے اُتارے ہوتے ہیں اور دوپہر کے وقت اور عشاء کی نماز کے

الْعِشَآءِ ۫ؕ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ

بعد جب کہ تم نے اپنے کپڑے اُتارے ہوتے ہیں۔ یہ تینوں اوقات تمہارے خلوت کے ہیں، ان اوقات کے بعد تم پراور ان پر ایک

بَعْدَهُنَّ ؕ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ

دُوسرے کے پاس آنے جانے میں کوئی گناہ والی بات نہیں ہے۔ اسی طرح اللہ تمہارے لیے

اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۸﴾ وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ

اپنی آیات کو کھول کر بیان کرتاہے اور اللہ علم والا حکمت والا ہے۔(۵۸) اور جب تمہارے بچے سن بلوغت کو

الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذٰلِكَ

پہنچ جائیں تو اُنہیں بھی اجازت لے کر آنا چاہیے جس طرح کہ ان سے پہلے لوگوں میں اجازت طلب کرنارائج تھا

يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۹﴾ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ

اللہ اپنی آیات کو تمہارے لیے اسی طرح کھول کر بیان کرتا ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔(۵۹) اور بوڑھی گھریلو عورتیں

غُنَّہ: نون مشدّد اور میم مشدّد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا
تَفْخِیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا
قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز اُلٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے
”مَدّ“ ۔۔تین الف کے برابر ~ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

الّٰتِیْ لَا یَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَیْسَ عَلَیْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ یَّضَعْنَ ثِیَابَهُنَّ

جنھیں نکاح کی طرف رجحان نہ ہوتو ان پر کچھ گناہ نہیں کہ وہ اپنے چہرے کو ڈھانپنے والے کپڑے کواستعمال میں نہ لائیں بشرطیکہ

غَیْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِیْنَةٍ ؕ وَ اَنْ یَّسْتَعْفِفْنَ خَیْرٌ لَّهُنَّ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِیْعٌ

اُن کی زینت کا اظہار نہ ہو اور اگر وہ اس سے بھی بچیں تو اُن کے لیے بہتر ہے۔اور اللہ سُننے والا

عَلِیْمٌ ﴿۶۰﴾ لَیْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّ لَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّ لَا

جاننے والا ہے۔(٦٠) نابینا پر کوئی گناہ نہیں اور نہ لنگڑے پر گناہ ہے اور نہ ہی مریض پر کوئی

عَلَى الْمَرِیْضِ حَرَجٌ وَّ لَا عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْۢ بُیُوْتِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ

گناہ ہے اور نہ ہی تم پر خود کچھ روک ہے کہ تم اپنے باپ دادا کے گھر سے یا اپنی

اٰبَآىٕكُمْ اَوْ بُیُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ

ماؤں کے گھروں سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے یا اپنی بہنوں کے گھروں سے یا

اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا

اپنے چچاؤں کے گھروں سے یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے یا اپنے ماموؤں کے گھروں سے یا اپنی خالاؤں کے

مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗۤ اَوْ صَدِیْقِكُمْ ؕ لَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِیْعًا

گھروں سے یا جس کے گھر کی چابیاں تمہارے پاس ہوں یا اپنے دوستوں کے گھروں سے،تم پر کچھ گناہ نہیں کہ تم سب مل کرکھانا کھاؤ

اَوْ اَشْتَاتًا ؕ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُیُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ تَحِیَّةً مِّنْ عِنْدِ

یاعلیحدہ علیحدہ کھانا کھاؤ۔ پھر جب تم گھروں میں داخل ہونے لگو تو اپنے لوگوں کوسلام کہو، دعائے خیر کرو جو اللہ کے ہاں

اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَیِّبَةً ؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۱﴾ ع ٨ ١٤

باعثِ برکت(اور) باعثِ پاکیزگی ہے۔اسی طرح اللہ تمہارے لیے اپنی آیتوں کو بیان کرتا ہے تاکہ تم عقل سے کام لو۔(٦١)

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰۤى

مومنین تووہی ہیں جواللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اورجب وہ رسول کے پاس کسی خاص کام کے لیے

اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ یَذْهَبُوْا حَتّٰى یَسْتَاْذِنُوْهُ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَاْذِنُوْنَكَ

جمع کیے گئے ہوں تو اجازت لیے بغیر نہ جائیں۔ بیشک جو لوگ آپ سے اجازت مانگتے ہیں

اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ۚ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ

وہی درحقیقت اللہ اور اس کے رسول پرایمان رکھتے ہیں پس جب وہ آپ سے کسی کام کے لیے اجازت مانگیں

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کوایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تَفْخِیم: حروف کو پُر یعنی آواز کوموٹا رکھنا ● قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (بٓ ہو) کی آواز کوخیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا

کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ان سب کوایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے

مدّ: تین الف کے برابر ~ پانچ الف کے برابر لمبا کرکے پڑھنا واجب ہے

شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

تو آپ جسے چاہیں اجازت دے دیں اور اللہ سے اُن کے لیے استغفار کریں۔ بیشک اللہ

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٦٢﴾ لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ

بخشنے والا رحم والا ہے۔(۶۲) تم رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اس طرح نہ بلاؤ جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے کو بلاتے ہو۔

قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ

تحقیق اللہ اُنہیں جانتا ہے جو تم میں سے کسی چیز کی آڑ لے کر چپکے سے نکل جاتے ہیں۔پس جو رسول کے حکم کے خلاف چلتے ہیں

عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٦٣﴾ اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ

اُنہیں ڈرنا چاہیئے کہ ان پر کوئی مصیبت نہ آ جائے یا اُنہیں عذاب الیم پہنچ جائے۔(۶۳) خبردار بیشک جو کچھ

مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قَدْ يَعْلَمُ مَاۤ اَنْتُمْ عَلَيْهِ ؕ وَيَوْمَ يُرْجَعُوْنَ

آسمانوں اور زمین میں ہے وہ اللہ ہی کے لیے ہے۔بیشک اللہ جانتا ہے جس حال پر تم ہو اور اس دن جبکہ وہ اس کے حضور میں جمع کیئے جائیں گے

اِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٦٤﴾ ع ٩ ٣ ١٥

تو جو وہ کرتے تھے اللہ اُنہیں بتا دے گا اور اللہ ہرچیز کو جاننے والا ہے۔(۶۴)

رُكُوْعَاتُهَا ٦ اٰيَاتُهَا ٧٧	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	سُوْرَةُ الفُرْقَانِ مَكِّيَّةٌ ٢٥ ٤٢
اس میں ۷۷ آیات اور ۶ رکوع ہیں۔	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔	سورۃ الفرقان مکی ہے

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا ۙ ﴿١﴾

اللہ بڑی برکت والا ہے۔ جس نے اپنے بندے پرفرقان نازل کیا جو اہل جہاں کے لیے ڈرانے والا ہو۔(۱)

الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ

آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اسی اللہ کے لیے ہے اور اس کی کوئی اولاد نہیں اور اس کی مملکت میں

لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا ﴿٢﴾

اس کا کوئی شریک نہیں اور ہرچیز کی تخلیق اسی نے کی پھر اس کی تقدیر مقرر کردی۔(۲)

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ وَ

اور اُنھوں نے اللہ کے سوا اُن کو معبود بنالیا ہے جو کسی چیز کی تخلیق نہیں کرسکتے بلکہ وہ تو

لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً

خود مخلوق ہیں اور نہ وہ اپنے لیے نقصان اور نفع کا اختیار رکھتے ہیں اور نہ اُنہیں موت اور نہ زندگی

وَّ لَا نُشُوْرًا ﴿٣﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اِفْكُ ِۨ افْتَرٰىهُ

اور نہ دوبارہ اُٹھنے پر اختیار ہے۔ (۳) اور کفر کرنے والے لوگوں نے کہا کہ یہ سوائے افک کے اور کچھ نہیں ہے جسے اُنہوں نے

وَ اَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۛۚ فَقَدْ جَآءُوْ ظُلْمًا وَّ زُوْرًا ﴿٤﴾ وَ معانقة ١٠

بنا لیا ہے اور اس پر قوم کے لوگوں نے تائید کی ہے پس وہ ظلم اور جھوٹ پر آگئے ہیں۔(۴) اور

قَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّ

کہتے ہیں کہ یہ تو پہلے وقتوں کی داستانیں ہیں جو اُنہوں نے لکھ لی ہیں، پس وہ اس پر صبح وشام

اَصِيْلًا ﴿٥﴾ قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِيْ يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ

پڑھی جاتی ہیں۔(۵) آپ فرمادیں کہ اسے آسمانوں اورزمین کے اسرار جاننے والے

اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٦﴾ وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ

نے نازل کیاہے۔ بیشک وہ بخشنے والا رحم کرنے والاہے۔(۶) اور اُنہوں نے کہا کہ یہ رسول کیسا ہے جو کھانا کھاتا ہے

الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ ؕ لَوْ لَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ

اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے۔ اُن کے ساتھ کوئی فرشتہ نازل نہیں ہوا جو اِن کے ساتھ

مَعَهٗ نَذِيْرًا ﴿٧﴾ اَوْ يُلْقٰٓى اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا ؕ وَ

لوگوں کو ڈراتا۔(۷) یا اُنہیں کوئی خزانہ مِل جاتا یا اس کاکوئی باغ ہوتا جس سے کھاتا۔ بلکہ

قَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿٨﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا

ظالموں نے تو یہ کہا کہ تم توایسے آدمی کی اتباع کرتے ہو جس پر جادو کا اثر ہے۔(۸) اے محبوب! دیکھ لیجئے کہ آپ کے لیے کیسی

لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ﴿٩﴾ تَبٰرَكَ الَّذِيْٓ اِنْ ع ٩/١٦

تمثیلات بیان کرتے ہیں پس وہ گمراہ ہوگئے ہیں اُن کے لیے کوئی راستہ نہیں ہے۔(۹) اللہ بڑی برکت والا ہے اگر وہ

شَآءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ

چاہے تو آپ کے لیے اس سے زیادہ اچھا کردے جنتیں ہیں جن میں نہریں جاری ہیں۔

وَيَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا ﴿١٠﴾ بَلْ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ ۫ وَاَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ

اور تمہارے لیے محل بنا دے۔(۱۰) بلکہ اُنہوں نے قیامت کو جھٹلایا ہے۔اور قیامت کو جھوٹا کہنے والوں کے لیے ہم نے بھڑکتی ہوئی آگ

بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا ﴿١١﴾ اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا

تیار کر رکھی ہے۔(۱۱) جب دُور سے اُنہیں دوزخ نظر آئے گی تووہ اسے جوش مارتا اور چنگھاڑتا

وَّ زَفِيْرًا ﴿١٢﴾ وَاِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ﴿١٣﴾

سنیں گے۔(۱۲) اور جب زنجیروں میں جکڑے ہوئے دوزخ کی کسی تنگ جگہ پر ڈال دیے جائیں گے تو وہ موت طلب کریں گے۔(۱۳)

لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ﴿١٤﴾ قُلْ اَذٰلِكَ خَيْرٌ

تو اُنہیں کہا جائے گا کہ آج ایک موت کو مت پکارو بلکہ بہت سی موتوں کو پکارو۔(۱۴) آپ فرمادیں کہ کیا یہ بہتر ہے

اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً وَّ مَصِيْرًا ﴿١٥﴾

یا ہمیشہ کے باغ بہتر ہیں جن کا وعدہ اہلِ تقویٰ سے کیا گیا ہے۔ اُن کے لیے جزا ہے اور لوٹ کرجانے کی جگہ ہے۔(۱۵)

لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ خٰلِدِيْنَ ؕ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْـُٔوْلًا ﴿١٦﴾

اُن کے لیے جوچاہیں گے ملے گا ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ یہ آپ کے ربّ کے ذمے سوال شدہ وعدہ ہے۔ (۱۶)

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ ءَ اَنْتُمْ

اور جس دن اللہ کے سوا جس کی وہ عبادت کرتے ہیں اُنہیں جمع کرے گا تو ان سے کہا جائے گا کیا تم نے

اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰٓؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ ﴿١٧﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ

میرے بندوں کوگمراہ کیا یا وہ خود راستے سے گمراہ ہوگئے۔(۱۷) وہ کہیں گے تُو پاک ہے۔

مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنْ

ہمارے لیے یہ جائز نہ تھا کہ ہم تیرے سوا کسی اور کو مدد گار بناتے مگر تو نے اُنہیں اور اُن کے آباواجداد کو

مَّتَّعْتَهُمْ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ ۚ وَكَانُوْا قَوْمًا بُوْرًا ﴿١٨﴾ فَقَدْ

مال و متاع دیا جس سے یہ ذکر کو بھول گئے اور وہ ہلاک ہونے والی قوم تھی۔ (۱۸)

كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ ۙ فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ صَرْفًا وَّلَا نَصْرًا ۚ وَمَنْ

پس اُنہوں نے تمہاری بات کو جھٹلادیا تواب تم عذاب کوٹالنے کی استطاعت نہیں رکھتے اور نہ اپنی مدد کرسکتے ہو۔ اور تم میں سے

يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا ﴿١٩﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ

جس نے ظلم کیا توہم اسے عذاب کبیر چکھائیں گے۔(۱۹) اور ہم نے تم سے پہلے جتنے بھی رسول

الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ ؕ وَ

بھیجے وہ بلاشُبہ کھانا کھاتے تھے اور بازاروں میں چلتے تھے اور

جَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ؕ اَتَصْبِرُوْنَ ۚ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا ﴿٢٠﴾ ع ۲ ۱۱ ۱۷

ہم نے بعض لوگوں کو بعض کے لیے آزمائش بنا دیا۔ کیا تم صبر کروگے۔اور تمہارا رب دیکھنے والا ہے۔ (۲۰)

غُنَّة: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ۔ تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ۔ قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
اِخْفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا ۔ کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز اُلٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے
مَدّ: تین الف کے برابر سے پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ

اور جو لوگ ہم سے ملنے کی توقع نہیں رکھتے کہ ہم پر فرشتوں کا نزول کیوں نہ ہوا

اَوْ نَرٰى رَبَّنَا ؕ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا ﴿٢١﴾

یا ہم اپنے رب کو دیکھتے۔ بیشک اُن کے نفسوں نے تکبر اختیار کیا اور شدید قسم کی سرکشی کی۔(۲۱)

يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَيَقُوْلُوْنَ

جس دن وہ فرشتوں کو دیکھیں گے تو اس دن جرائم کرنے والوں کو خوشی نہ ہوگی اوروہ کہیں گے

حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿٢٢﴾ وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ

ہمارے اور اُن کے درمیان آڑ ہوتی جو عذاب کو روک دیتی۔(۲۲)اور ہم اُن کے کیے ہوئے اعمال کی طرف متوجہ ہوں گے تو اُنہیں گردوغبار

هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴿٢٣﴾ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّ اَحْسَنُ

کے ذرّات کی طرح بنا کر اُڑا دیں گے۔(۲۳)جنت والے اس دن بہت اچھے مقام پر ہوں گے اور اُن کی آرام گاہیں بہت عمدہ

مَقِيْلًا ﴿٢٤﴾ وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا ﴿٢٥﴾

ہوگیں۔(۲۴) جس دن بادل سے آسمان پھٹ جائے گا اور کثرت سے فرشتے نازل کیے جائیں گے۔(۲۵)

اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ ۨالْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ؕ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا ﴿٢٦﴾

اس دن سچی بادشاہت رحمٰن کی ہوگی۔ اور وہ دن اہل کفر کے لیے بڑا کٹھن ہوگا۔(۲۶)

وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِى اتَّخَذْتُ مَعَ

اوراس دن ظلم کرنے والا اپنے ہاتھوں کو دانتوں سے کاٹے گا کہے گا کاش میں نے رسول کے زیر سایہ

الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ﴿٢٧﴾ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِىْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ﴿٢٨﴾

راستہ اختیار کیا ہوتا ۔(۲۷) ہائے افسوس! کاش میں نے فلاں کو اپنا دوست نہ بنایا ہوتا۔ (۲۸)

لَقَدْ اَضَلَّنِىْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِىْ ؕ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ

البتہ اسی نے مجھے اس قرآن کے آجانے کے بعد بہکا دیا۔ اور شیطان انسان کو ہمیشہ سے بے یارومددگار چھوڑ

خَذُوْلًا ﴿٢٩﴾ وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِى اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ

جانے والا ہے۔(۲۹) اور حضور عرض کریں گے کہ اے میرے رب بیشک میری قوم نے اس قرآن کو

مَهْجُوْرًا ﴿٣٠﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِىٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ؕ وَ

پس پشت ڈال دیا۔(۳۰) اور اے میرے محبوب! اسی طرح ہم جرم کرنے والوں کو ہر نبی کا دشمن بنا دیتے ہیں۔ اور

غُنَّہ: نون مشدّد اور میم مشدّد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تَفْخِیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (بؔ ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا ● کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز اُلٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

مَدّ: تین الف کے برابر ~ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

كَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّ نَصِيْرًا ﴿٣١﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ لَا نُزِّلَ

آپ کے لیے آپ کا رب ہدایت کرنے اور مدد کرنے میں کافی ہے۔ (۳۱) اور کافروں نے کہا کہ یہ قرآن ایک ہی بار

مع ۷ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۛۚ كَذٰلِكَ ۛۚ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَ

کیوں نہ نازل ہوگیا۔ اس طرح اس لیے ہوا تاکہ اس سے آپ کا دل مضبوط کردیں اور

رَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ﴿٣٢﴾ وَلَا يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ

ہم نے اس کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا ہے۔ (۳۲) اور وہ آپ کے پاس کوئی بات نہ لائے مگر ہم آپ کو صحیح جواب اور عمدہ تفسیر

تَفْسِيْرًا ﴿٣٣﴾ اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ ۙ اُولٰٓئِكَ

پہنچا دیتے ہیں۔(۳۳) جو لوگ چہروں کے بل جہنم کی طرف اکٹھے کیے جائیں گے اُن کا مقام بہت

ع ۳ ۱۴ ۱ شَرٌّ مَّكَانًا وَّ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿٣٤﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَ

بُرا ہوگا اور وہ راستے سے بھٹکے والے ہوں گے۔ (۳۴) اور بیشک ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب دی اور

جَعَلْنَا مَعَهٗٓ اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِيْرًا ﴿٣٥﴾ فَقُلْنَا اذْهَبَآ اِلَى الْقَوْمِ الَّذِيْنَ

اُن کے بھائی ہارون کو ان کا وزیر بنا دیا۔ (۳۵) پھر ہم نے ان سے کہا کہ اس قوم کے لوگوں کی طرف جاؤ جنھوں نے

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۭ فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيْرًا ﴿٣٦﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا

ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہے۔ پھر ہم نے اُنہیں بُری طرح تباہ کردیا۔ (۳۶) اور قوم نوح کو یاد کرو جب اُنہوں نے رسولوں کو جھٹلایا

الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ اٰيَةً ۭ وَاَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ

تو ہم نے اُنہیں غرق کردیا اوراُن کو لوگوں کے لیے باعث عبرت بنا دیا ۔اور ہم نے ظالموں کے لیے دردناک

عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿٣٧﴾ وَّعَادًا وَّثَمُوْدَا۠ وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًۢا بَيْنَ

عذاب تیار کررکھا ہے۔(۳۷) اور عاد اور ثمود اور اصحاب رَس اور بہت سی دوسری قوموں کو جواُن کے درمیان

ذٰلِكَ كَثِيْرًا ﴿٣٨﴾ وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ ۡ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا ﴿٣٩﴾ وَ

آئیں کو یاد کرو۔(۳۸)اورہم نے تمام کے لیے مثالیں بیان کیں۔ اور ہم نے سب کو تباہ کرکے ختم کردیا۔ (۳۹) اور

لَقَدْ اَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِيْٓ اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ۭ اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا

یہ اس بستی کو دیکھ آئے ہیں جس پر ہم نے پتھروں کی بارش برسائی تھی۔تو کیا یہ اس بستی کو دیکھتے نہ تھے۔

يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ نُشُوْرًا ﴿٤٠﴾ وَاِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ

بلکہ اُنہیں دوبارہ زندہ ہونے کی اُمید نہ تھی۔(۴۰) اور جب آپ کو دیکھتے ہیں تو آپ کا مذاق اُڑاتے ہیں۔

اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ﴿٤١﴾ اِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ

کہ کیا یہی وہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے رسول مبعوث فرمایا ہے۔ (۴۱) یہ بات بالکل قریب تھی کہ

اٰلِهَتِنَا لَوْلَاۤ اَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا ؕ وَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ حِيْنَ يَرَوْنَ

یہ ہمیں اپنے معبودوں سے بہکا دیتے اگر ہم ان پر صبر نہ کرتے۔ اور اُنہیں جلد معلوم ہو جائے گا جب کہ وہ عذاب دیکھیں گے

الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿٤٢﴾ اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ؕ

کہ راستے سے گمراہ کون تھا۔(۴۲) کیا آپ نے اس کو دیکھا ہے کہ جس نے خواہش نفس کو اپنا معبود بنالیا۔

اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ﴿٤٣﴾ اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ

تو کیا آپ اُن کی نگہبانی کا ذمہ لیں گے۔ (۴۳) کیا آپ یہ خیال کرتے ہیں کہ ان میں اکثر سنتے ہیں یا

اَوْ يَعْقِلُوْنَ ؕ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿٤٤﴾ اَلَمْ ع ١٠/٤ ٢

عقل سے کام لیتے ہیں۔ وہ توصرف چوپایوں کی مانند ہیں بلکہ ان سے بھی بدتر گمراہ ہیں۔(۴۴) کیا

تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ۚ ثُمَّ جَعَلْنَا

آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہے کہ وہ سائے کو پھیلادیتا ہے۔ اگر وہ چاہے تو اسے ساکن کر سکتا ہے۔ پھرہم نے سورج کو اس پر

الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا ﴿٤٥﴾ ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا ﴿٤٦﴾ وَهُوَ

باعثِ ثبوت بنا دیاہے۔ (۴۵) پھر ہم سائے کو آہستہ آہستہ سمیٹتے ہیں۔ (۴۶) اور وہی ہے

الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ

جس نے رات کو تمہارے لیے باعث پردہ اور نیند کو باعثِ آرام بنایا اور دن کو چلنے پھرنے

نُشُوْرًا ﴿٤٧﴾ وَهُوَ الَّذِيْۤ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًۢا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۚ

کے لیے بنایا۔ (۴۷) اور وہی ہے جو ہوا کواپنی رحمت یعنی بارش سے پہلے خوشخبری بنا کر بھیجتا ہے،

وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا ﴿٤٨﴾ لِّنُحْيِۦَ بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا وَّنُسْقِيَهٗ

اور ہم آسمان سے پاک پانی برساتے ہیں۔ (۴۸) تاکہ اس پانی سے ہم کسی مُردہ شہر کوزندہ کردیں اور پھر اپنی مخلوق میں سے

مِمَّا خَلَقْنَاۤ اَنْعَامًا وَّاَنَاسِيَّ كَثِيْرًا ﴿٤٩﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ بَيْنَهُمْ

چوپایوں اور کثیر انسانوں کو پلائیں۔(۴۹) اور ہم بارش کو لوگوں میں تقسیم کرتے ہیں تاکہ وہ

لِيَذَّكَّرُوْا ۖ فَاَبٰۤى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿٥٠﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِيْ

نصیحت حاصل کریں۔پھر اکثر لوگوں نے انکار کردیا یہ کہ وہ ناشکرے ہیں۔(۵۰) اوراگر ہم چاہتے تو ہر بستی میں

كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيْرًا ﴿٥١﴾ فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا ﴿٥٢﴾

ایک ڈرانے والا بھیجتے ۔(۵۱) پس کافروں کی اطاعت نہ کرو اوران سے بذریعہ قرآن جہاد کرو جوبہت بڑا جہاد ہے۔(۵۲)

وَهُوَ الَّذِيْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۚ

اوروہی ہے جس نے دو سمندروں کو ملا دیا ہے ایک کا پانی شیریں خوشگوار ہے اوردوسرے کا پانی کھاری تلخ ہے۔

وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿٥٣﴾ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ

اور دونوں کے درمیان آڑ بنادی ہے جو مضبوط رکاوٹ ہے۔(۵۳) اور وہی ہے جس نے پانی سے

الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ؕ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا ﴿٥٤﴾ وَيَعْبُدُوْنَ

انسان کو بنایاہے پھر اس کے لیے نسب اور سسرال کارشتہ بنایا، اورآپ کارب ہرچیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ (۵۴) اوروہ اللہ کے

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ؕ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ

سوا اُن کی پُوجا کرتے ہیں جو ان کو نہ نفع دیتے ہیں اورنہ نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ اور کافر اپنے رب کی بجائے شیطان کی

ظَهِيْرًا ﴿٥٥﴾ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿٥٦﴾ قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ

حمایت کرتا ہے۔(۵۵) اور ہم نے آپ کوبشارت دینے والا اورڈرانے والا بنا کربھیجا۔(۵۶) آپ فرمادیں کہ میں تم سے اس پر کوئی

مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿٥٧﴾ وَتَوَكَّلْ عَلَى

اجر طلب نہیں کرتا مگر جس کا دل چاہے تو وہ اپنے رب کاراستہ اپنا لے۔(۵۷) اورآپ ہمیشہ زندہ رہنے والے

الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ؕ وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ

پر جو موت سے مبّراہے بھروسہ کریں اور اس کی تعریف کے ساتھ تسبیح کریں، اور اس کا اپنے بندوں کے گناہوں سے آ گاہ ہونا

مٰعٓ ٨ خَبِيْرًا ﴿٥٨﴾ ۛج الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ

کافی ہے۔(۵۸) اسی نے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے چھ دنوں میں بنایا پھر وہ عرش پر

ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ اَلرَّحْمٰنُ فَسْئَلْ بِهٖ خَبِيْرًا ﴿٥٩﴾ وَاِذَا قِيْلَ

جلوہ افروز ہوا۔ وہ رحمٰن ہے اس کے متعلق کسی جاننے والے سے پوچھ لیں۔(۵۹) اور جب ان کو

لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ ۗ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَ

رحمٰن کو سجدہ کرنے کے لیے کہا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ رحمٰن کون ہے۔ کیاہم اُسے سجدے کریں جس کے متعلق آپ کہتے ہیں اور

السجدۃ ۷ ع ۵ ۱۶ زَادَهُمْ نُفُوْرًا ﴿٦٠﴾ ۩ تَبٰرَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ

ان کی نفرت میں اضافہ ہوجاتا ہے۔(۶۰) وہ ذات بڑی برکت والی ہے جس نے آسمان میں برج بنائے ہیں

غُنّہ: نون مشدد اورمیم مشدد کی آواز کوایک الف کے برابر لمبا کرنا ۔ تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کوموٹا رکھنا ۔ قلقلہ: ساکن حرف کوہلا کر پڑھنا

اِخفا: نون ساکن اورتنوین اورمیم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کوخیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا

مَدّ: تین الف کے برابر — پانچ الف کے برابر لمبا کرکے پڑھنا واجب ہے

کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کوایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے

فِيْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا ﴿٦١﴾ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً

اور اس میں سورج اور چمکتا ہوا چاند بنایا ہے۔(٦١)اوروہی ہے جس نے رات اوردن کو ایک کے بعد آنے والا بنایا

لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ﴿٦٢﴾ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ

ہے یہ اس کے لیے ہے۔ جو ارادہ کرتا ہے کہ نصیحت قبول کرے یا چاہتا ہے کہ شکر گزار بنے۔(٦٢) اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں

يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا

جو زمین پر بڑی عاجزی سے چلتے ہیں اور جب اُن سے جاہل لوگ مخاطب ہوتے ہیں تو وہ اُن کو

سَلٰمًا ﴿٦٣﴾ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ﴿٦٤﴾ وَالَّذِيْنَ

سلام کہہ دیتے ہیں۔(٦٣) اور وہ اپنے رب کی بارگاہ میں سجدہ کرتے ہوئے اور قیام کرتے ہوئے رات گزارتے ہیں۔(٦٤) اور وہ

يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ

کہتے ہیں کہ ہم سے اے رب جہنم کے عذاب کو دُور رکھ، بیشک اس کا عذاب بڑا

غَرَامًا ﴿٦٥﴾ قصلے اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿٦٦﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا

خطرناک ہے۔(٦٥) بلاشبہ وہ ٹھہرنے اور قیام کرنے کی جگہ بہت بری ہے۔(٦٦) اور وہ لوگ

لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ﴿٦٧﴾ وَالَّذِيْنَ

اپنے خرچ میں نہ فضول خرچ ہیں اور نہ کنجوس ہیں بلکہ ان کا خرچہ اُن کے درمیان اعتدال سے ہے۔(٦٧) اور وہ اللہ کے

لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ

ساتھ کسی اور کو معبود نہیں پکارتے اوروہ کسی جان کو قتل نہیں کرتے جسے قتل کرنا اللہ نے حرام قرار دیا ہے۔

اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ﴿٦٨﴾ لا يُّضٰعَفْ

سوائے اس کے کہ جن کوقتل کرناحق ہے اور نہ وہ بدکاری کرتے ہیں اور جوکوئی کرے گا وہ اس کی سزا پائے گا۔(٦٨) قیامت کے روز

لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ﴿٦٩﴾ قصلے اِلَّا مَنْ تَابَ

اس کے لیے عذاب کو بڑھا دیا جائے گا اور وہ اس میں ذلیل وخوار ہو کر ہمیشہ رہے گا۔ (٦٩) مگر جو توبہ کرے

وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ

اور ایمان لے آئے اور صالح عمل کرے تواُن کے لیے اللہ اُن کی برائیوں کو اُن کی اچھائیوں سے بدل دے گا۔

وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٧٠﴾ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ

اور اللہ بخشنے والا رحم کرنے والاہے۔(٧٠) اور جس نے توبہ کی اور صالح عمل کیے تو اسی نے اللہ کی طرف

غُنّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کوایک الف کے برابر لمبا کرنا ۞ تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کوموٹا رکھنا ۞ قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو غنہ (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
مدّ: تین الف کے برابر — پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ان سب کوایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے

اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ﴿۷۱﴾ وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ

رجوع کیا جس طرح کہ رجوع کرنے کا حق ہے۔ (۷۱) اوروہ لوگ جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب کسی لغو چیز کے پاس سے

مَرُّوْا كِرَامًا ﴿۷۲﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا

گزرتے ہیں تو بڑے وقار سے گزر جاتے ہیں۔(۷۲) اور جب ان لوگوں کو اللہ کی آیتوں کے ساتھ سمجھایا جاتا ہے تووہ ان پر

صُمًّا وَّعُمْيَانًا ﴿۷۳﴾ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا

بہرے اور اندھے ہوکر نہیں گر پڑتے۔(۷۳) اور وہ کہتے ہیں کہ ہمارے رب ہماری بیویوں اور ہماری اولاد کی

وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ﴿۷۴﴾ اُولٰٓئِكَ

طرف سے ہمیں آنکھوں کی ٹھنڈک پہنچا اورہم کو پرہیزگاروں کا امام بنادے۔(۷۴) یہی وہ لوگ ہیں

يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ﴿۷۵﴾ ۙ

جن کوان کے صبر کی بدولت جنت کے بالا خانے انعام میں ملیں گے اور وہاں ان کا استقبال خیروعافیت اورسلامتی کے ساتھ کیا جائے گا۔(۷۵)

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿۷۶﴾ قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ

اس میں ہمیشہ رہیں گے جو ٹھہرنے اور قیام کرنے کی بہت عمدہ جگہ ہے۔(۷۶) آپ فرمادیں کہ اگر تم اُس کو نہ پکارو تو

رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ ۚ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ﴿۷۷﴾ ع ۶ / ۱۷ الربع

میرے رب کو اس کی کوئی پروا ہ نہیں، پس تم نے جھٹلایا تو عنقریب اس کی سزا لازم ہو گی۔(۷۷)

المنزل ۵

سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ مَكِّيَّةٌ (۲۶) (۴۷) — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰيٰتُهَا ۲۲۷ رُكُوْعَاتُهَا ۱۱

سورۃ الشعراء مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ — اس میں ۲۲۷ آیات اور ۱۱ رکوع ہیں۔

طٰسٓمّٓ ﴿۱﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا

طا ،سین ،میم(۱) یہ کتاب مبین کی آیات ہیں۔(۲)اے محبوب! کہ شاید آپ اُن کے غم میں جان نہ دے دیں کہ

يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۳﴾ اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ

وہ ایمان کیوں نہیں لاتے۔(۳) اگر ہم چاہیں تو آسمان سے ان پر کوئی نشانی نازل کردیں تو اُن کی

اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ ﴿۴﴾ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ

گردنیں اس کے آگے پست ہوجائیں۔(۴) اوررحمٰن کی طرف سے اُن کے پاس کوئی نئی نصیحت نہیں آتی

مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ ﴿۵﴾ فَقَدْ كَذَّبُوْا فَسَيَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا

مگر یہ کہ وہ اس سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ (۵) بیشک اُنہوں نے تکذیب کی تو عنقریب اُن کے پاس اس

مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٦﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الْاَرْضِ كَمْ اَنْۢبَتْنَا

بات کی اطلاع آجائی گی جس کا وہ مذاق اُڑاتے تھے۔(۶) کیا اُنہوں نے زمین کو نہیں دیکھا کہ ہم نے اس میں

فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ﴿٧﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ

کِس قدر عُمدہ نباتات کے جوڑے اُگا دیے ہیں۔(۷) بیشک اس میں نشانی ہے۔ اور ان میں اکثر لوگ مومن

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٨﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿٩﴾ وَاِذْ نَادٰى رَبُّكَ ع ۱/۹/۵

نہیں ہیں۔(۸) اور بلاشبہ آپ کا رب غلبے والا اور رحم کرنے والا ہے۔(۹) اور یاد کرو جب آپ کے رب

مُوْسٰٓى اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠﴾ قَوْمَ فِرْعَوْنَ ؕ اَلَا يَتَّقُوْنَ ﴿١١﴾

موسیٰ علیہ السلام کو آواز دی اور ظالم لوگوں کے پاس جانے کے لیے کہا۔(۱۰) یعنی قوم فرعون کے پاس تاکہ اُنہیں ڈرایا جائے۔(۱۱)

قَالَ رَبِّ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ﴿١٢﴾ وَيَضِيْقُ صَدْرِيْ وَلَا

آپ نے کہا اے میرے رب مجھے اس بات کا خوف ہے کہ وہ میری تکذیب کریں گے۔(۱۲) اورمیرے سینے میں تنگی ہے

يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ ﴿١٣﴾ وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْۢبٌ فَاَخَافُ

اور میری زبان اچھی طرح بیان نہیں کرتی ہے پس ہارون کی طرف پیغام بھیج دے۔(۱۳) اور ان کا مجھ پر ایک الزام ہے پس مجھے خوف ہے

اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ﴿١٤﴾ قَالَ كَلَّا ۚ فَاذْهَبَا بِاٰيٰتِنَآ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ﴿١٥﴾

کہ وہ مجھے قتل نہ کردیں ۔(۱۴) فرمایا ہرگز نہیں۔پس تم دونوں ہماری نشانیوں کے ساتھ جاؤ، بیشک ہم تمہارے ساتھ سننے والے ہیں۔(۱۵)

فَاْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦﴾ اَنْ اَرْسِلْ

پس دونوں فرعون کے پاس جاؤ پھر اس سے کہو کہ ہم رب العالمین کے رسول ہیں۔(۱۶) اس لیے ہمارے ساتھ

مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿١٧﴾ قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا وَّلَبِثْتَ

بنی اسرائیل کو بھیج دو۔(۱۷) فرعون نے کہا اے موسیٰ!(علیہ السلام) کیا ہم نے تمہیں بچپن میں اپنے ہاں پالا نہیں

فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ﴿١٨﴾ وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِيْ فَعَلْتَ وَ

اور تو اپنی عمر کے کئی سال ہم میں رہا۔(۱۸) پس تو نے وہ کام کیا جسے تونے ہی کیا ہے اور تو احسان

اَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٩﴾ قَالَ فَعَلْتُهَآ اِذًا وَّاَنَا مِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿٢٠﴾

فراموش ہے۔(۱۹) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ وہ کام مجھ سے اس وقت ہوا تھا جب کہ میں واقف نہ تھا۔(۲۰)

فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِيْ رَبِّيْ حُكْمًا وَّجَعَلَنِيْ

پس جب میں تم سے ڈرا تو میں تم سے بھاگ گیا۔ پس میرے رب نے مجھے حکم عطا فرمایا اور مجھے رسولوں میں

غُنَّه: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ۞ تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ۞ قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا

مدّ: تین الف کے برابر — پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز اُلٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٢١﴾ وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِيْٓ

سے کر دیا۔(۲۱) اور نعمت ہے جس کا تو مجھ پر احسان جتلاتا ہے حالانکہ تو نے بنی اسرائیل کو

اِسْرَآءِيْلَ ﴿٢٢﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٣﴾ قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ

غلام کررکھاہے۔(۲۲) فرعون نے کہا کہ سارے جہان کا رب کیا ہے۔(۲۳)حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ وہ آسمانوں

وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ﴿٢٤﴾ قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗٓ

اورزمین اور جو کچھ اس میں ہے ان کارب ہے۔ بشرطیکہ تم یقین کرنے والے بنو۔(۲۴)فرعون نے اپنے پاس بیٹھنے والوں سے کہا

اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ﴿٢٥﴾ قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآىِٕكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٢٦﴾ قَالَ

کہ کیا تم سنتے نہیں۔(۲۵) آپ نے فرمایا وہ تمہارا رب ہے اورتم سے پہلے تمہارے باپ دادا کا بھی رب ہے۔ (۲۶)فرعون نے کہا

اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْٓ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ﴿٢٧﴾ قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ

تمہارا رسول جو تمہاری طرف بھیجا گیاہے،دیوانہ معلوم ہوتا ہے۔(۲۷) فرمایا اگر تمہیں عقل ہوتی تو جان جاتے کہ وہ مشرق

وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٢٨﴾ قَالَ لَىِٕنِ اتَّخَذْتَ

اور مغرب اور جوکچھ اُن کے درمیان ہے، ان کارب ہے۔(۲۸) تو وہ کہنے لگا کہ اگر تم نے میرے سوا کسی اور کو

اِلٰهًا غَيْرِيْ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ﴿٢٩﴾ قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ

معبود بنا لیا تومیں تجھے قید میں ڈال دوں گا۔(۲۹)حضرت موسیٰ(علیہ السلام)نے کہا کہ خواہ میں تیرے پاس

بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٠﴾ قَالَ فَاْتِ بِهٖٓ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٣١﴾

روشن معجزہ لے آؤں۔(۳۰) تواس نے کہا کہ اگر تم سچے ہو تو معجزہ دکھاؤ۔(۳۱)

فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ﴿٣٢﴾ وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا

تو آپ نے اپنے عصا کو زمین پر پھینکا تو وہ اسی وقت واضح طور پر اژدھا بن گیا۔(۳۲)اورآپ نے جب اپنا ہاتھ باہر نکالا تو

هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿٣٣﴾ قَالَ لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗٓ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ ع ۲

دیکھنے والوں کے لیے سفید ہوگیا۔(۳۳) تو اس کے مصاحب سرداروں نے کہا کہ بیشک یہ تو جانا پہچانا

عَلِيْمٌ ﴿٣٤﴾ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهٖ ۖ فَمَاذَا

جادو ہے۔(۳۴) اِن کا ارادہ ہے کہ اپنے جادو کی بنا پر تمہیں ملک سے نکال دیں پس اب تمہاری

تَاْمُرُوْنَ ﴿٣٥﴾ قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَابْعَثْ فِي الْمَدَآىِٕنِ حٰشِرِيْنَ ﴿٣٦﴾

کیا رائے ہے۔(۳۵) وہ کہنے لگے اُنہیں اور اُن کے بھائی کو ٹھہرائے رہو اورشہروں میں اعلان کرنے والے بھیج دو۔ (۳۶)

غُنَّہ: نون مشدّد اور میم مشدّد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا۔ قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا۔ تَفْخِیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا
اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے
مَدّ: تین الف کے برابر — پانچ الف کے برابر لمبا کرکے پڑھنا واجب ہے

يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ﴿٣٧﴾ فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٣٨﴾

کہ وہ تمہارے پاس تمام ماہر جادوگروں کو لے آئیں۔(۳۷) پس ایک مقررہ دن پر جادوگروں کو اعلان شدہ وقت کے مطابق جمع کر لیا گیا۔(۳۸)

وَّ قِيْلَ لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ﴿٣٩﴾ لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ

اور لوگوں سے کہہ دیا گیا کہ تم بھی جمع ہوجاؤ۔ (۳۹) شاید کہ ہم جادوگروں کے پیچھے لگیں

اِنْ كَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿٤٠﴾ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ

اگر یہ غالب آگئے۔(۴۰) پھر جب تمام جادوگر آگئے تو اُنہوں نے فرعون سے کہا کہ اگر ہم

اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿٤١﴾ قَالَ نَعَمْ وَ اِنَّكُمْ

غالب آگئے تو کیا ہمیں اس کی اُجرت ملے گی۔ (۴۱) فرعون نے کہا کہ ہاں اور اس وقت تم میرے

اِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٤٢﴾ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰۤى اَلْقُوْا مَاۤ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿٤٣﴾

امراء میں شامل ہوجاؤ گے۔(۴۲) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے جادوگرو! جو جادو تم ڈالنا چاہتے ہو اسے ڈالو۔(۴۳)

فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَ عِصِيَّهُمْ وَ قَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ

تو اُنہوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں زمین پر پھینک دیں اور کہنے لگے کہ فرعون کی عزت کی قسم ہم یقیناً غلبہ

الْغٰلِبُوْنَ ﴿٤٤﴾ فَاَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿٤٥﴾

پائیں گے۔(۴۴) تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے عصا کو زمین پر پھینک دیا تو وہ فوراً ہی جادو سے بنے ہوئے سانپوں کو نگلنے لگا۔(۴۵)

فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿٤٦﴾ قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٧﴾ رَبِّ

پس جادوگر سجدہ کرتے ہوئے زمین پر گر گئے۔(۴۶) کہنے لگے ہم رب العالمین پر ایمان لائے۔ (۴۷) جو حضرت موسیٰ

مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ﴿٤٨﴾ قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّهٗ

اور ہارون کا رب ہے۔(۴۸) فرعون کہنے لگا تم میری اجازت سے پہلے ہی اس پر ایمان لے آئے۔ بیشک وہ

لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۚ۬ لَاُقَطِّعَنَّ

تمہارا استاد ہے جس نے تمہیں جادو کی تعلیم دی ہے۔ پس اس کے متعلق تم جان جاؤ گے۔ میں تمہارے ایک

اَيْدِيَكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّ لَاُوصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٤٩﴾

طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کو کاٹ دوں گا اور تم تمام کو سولی پر لٹکا دوں گا۔(۴۹)

قَالُوْا لَا ضَيْرَ ۫ اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿٥٠﴾ اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لَنَا

اُنہوں نے کہا کہ ہمیں اس کا اندیشہ نہیں۔ بیشک ہم اپنے رب کی طرف واپس جانے والے ہیں۔(۵۰) ہمیں اُمید ہے کہ ہمارا رب ہماری خطاؤں

غُنّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا
اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
مَدّ: تین الف کے برابر — پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے
قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز اُلٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

ع ١٨ ٣ ٧ رَبُّنَا خَطٰيٰنَآ اَنْ كُنَّآ اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٥١﴾ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى

کو معاف کردے گا کہ ہم اوّلین ایمان لانے والوں سے ہیں۔(۵۱) اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کی طرف وحی کی

اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْٓ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿٥٢﴾ فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَآئِنِ

یہ کہ میرے بندوں کو رات کے وقت لے کر چلے جاؤ یقیناً تمہارا تعاقب ہوگا۔(۵۲) پس فرعون نے شہروں میں اعلان کرنے والے

حٰشِرِيْنَ ﴿٥٣﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ ﴿٥٤﴾ وَاِنَّهُمْ لَنَا

بھیج دیے ۔(۵۳) کہ یہ لوگ ایک قلیل سی جماعت ہیں۔(۵۴) اور اُنہوں نے ہمارے غصے کو

لَغَآئِظُوْنَ ﴿٥٥﴾ وَاِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ﴿٥٦﴾ فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ

بھڑکا دیا ہے۔ (۵۵) اور بیشک ہم محتاط ہیں۔(۵۶) پس ہم نے اُنہیں باغوں اور چشموں سے

وَّعُيُوْنٍ ﴿٥٧﴾ وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿٥٨﴾ كَذٰلِكَ ؕ وَاَوْرَثْنٰهَا بَنِيْٓ

نکال دیا۔(۵۷) اور خزانوں اور عمدہ مکانوں سے بھی نکال دیا۔(۵۸) ہم نے ایسا ہی کیا۔اور ہم نے بنی اسرائیل کو ان کا

اِسْرَآءِيْلَ ﴿٥٩﴾ فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ ﴿٦٠﴾ فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ

وارث بنا دیا۔(۵۹) تو اُنہوں نے صبح ہوتے ہی ان کا پیچھا کیا۔(۶۰) پھر جب دونوں گروہوں نے ایک دوسرے کو دیکھ لیا

اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ﴿٦١﴾ قَالَ كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ

تو اصحاب موسیٰ نے کہا ہم اُن کے نرغے میں آگئے۔(۶۱) آپ نے فرمایا ہرگز نہیں۔بلاشبہ میرارب میرے ساتھ ہے

سَيَهْدِيْنِ ﴿٦٢﴾ فَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ؕ

وہ میری راہنمائی فرمائے گا۔(۶۲) تو ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) پر وحی کی کہ اپنے عصا کو دریا کے پانی پر مارو۔

فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ﴿٦٣﴾ وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ

تو اسی وقت دریا پھٹ گیا پھر پانی عظیم دیواروں کی مانند ہوگیا۔(۶۳) تو وہاں ہم دوسرے فریق کوبھی

الْاٰخَرِيْنَ ﴿٦٤﴾ وَاَنْجَيْنَا مُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ﴿٦٥﴾ ثُمَّ

لے آئے۔(۶۴) اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام اور اُن کے تمام ساتھ والوں کو نجات دے دی۔(۶۵) پھر ہم

اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿٦٦﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ

نے فرعونیوں کو غرق کردیا۔(۶۶) بیشک اس میں عبرت ہے یہ کہ اُن میں سے اکثر

ع ١٧ ٤ ٨ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٦٧﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿٦٨﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ

مومن نہ تھے۔(۶۷) اور بیشک آپ کا رب غلبے والا رحم والا ہے۔(۶۸) اوراُن کے سامنے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حالات

غُنَّہ: نون مشدّد اور میم مشدّد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا
اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (بّ ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
مَدّ: تین الف کے برابر ـ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے
تَفْخِيْم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا
قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز اُلٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

وقف لازم

ابْرٰهِيْمَ ﴿٦٩﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿٧٠﴾ قَالُوْا نَعْبُدُ

بتادیں۔(۶۹) جب اُنہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا تم کِس کی عبادت کرتے ہو۔ (۷۰) اُنہوں نے جواب دیا ہم

اَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عٰكِفِيْنَ ﴿٧١﴾ قَالَ هَلْ يَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ

بتوں کی پوجا کرتے ہیں پھراُن کے سامنے بیٹھے رہتے ہیں۔(۷۱) حضرت ابراہیمؑ نے کہا کہ جب تم اُنہیں آواز دو تو کیا وہ

تَدْعُوْنَ ﴿٧٢﴾ اَوْ يَنْفَعُوْنَكُمْ اَوْ يَضُرُّوْنَ ﴿٧٣﴾ قَالُوْا بَلْ وَجَدْنَاۤ اٰبَآءَنَا

تمہاری آواز سنتے ہیں ۔(۷۲) یا تمہیں کچھ نفع یا نقصان دے سکتے ہیں۔(۷۳) اُنہوں نے کہا نہیں بلکہ ہم نے اپنے

كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿٧٤﴾ قَالَ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿٧٥﴾ اَنْتُمْ وَ

باپ دادا کوایسا ہی کرتے پایا۔ (۷۴)حضرت ابراہیمؑ نے کہا کہ کیا تم نے دیکھا کہ جن کی تم عبادت کرتے ہو۔(۷۵) تم اور تمہارے

اٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ ﴿٧٦﴾ فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّيْۤ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧٧﴾

اگلے باپ دادا انہی کی پوجاکرتے تھے۔ (۷۶) پس رب العالمین کے علاوہ سب میرے دشمن ہیں۔(۷۷)

الَّذِيْ خَلَقَنِيْ فَهُوَ يَهْدِيْنِ ﴿٧٨﴾ وَالَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ ﴿٧٩﴾

جس نے مجھے پیدا کیاہے وہی میری راہنمائی فرمائے گا۔(۷۸)اور وہی ہے جو مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا بھی ہے۔(۷۹)

وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ﴿٨٠﴾ وَالَّذِيْ يُمِيْتُنِيْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ ﴿٨١﴾

اورجب مجھ پر بیماری آتی ہے تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔(۸۰) اوروہی مجھے موت دے گا اور پھر وہی مجھے زندہ کرے گا۔(۸۱)

وَالَّذِيْۤ اَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لِيْ خَطِيْٓـَٔتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿٨٢﴾ رَبِّ هَبْ لِيْ

اوراسی سے میری اُمید وابستہ ہے کہ وہ قیامت کے روز اطاعت کی کمی کو معاف کردے گا۔(۸۲)اے میرے رب! مجھے حکم عطاکر

حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٣﴾ وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي

اور مجھے اپنے صالحین کے ساتھ ملا دے۔ (۸۳) اور آئندہ آنے والوں میں میرا ذکر

الْاٰخِرِيْنَ ﴿٨٤﴾ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ﴿٨٥﴾ وَاغْفِرْ لِاَبِيْۤ

خیر کردے ۔(۸۴) اورمجھے جنت نعیم کے وارثوں میں سے بنا دے۔(۸۵) اور میرے باپ کو بخش دے

اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿٨٦﴾ وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ ﴿٨٧﴾ يَوْمَ لَا

بیشک وہ بے راہ ہے۔(۸۶) اورجس روز سب کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا اس روز مجھے رسوانہ کرنا۔(۸۷) جس دن نہ مال

يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ﴿٨٨﴾ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿٨٩﴾ وَاُزْلِفَتِ

نہ بیٹے کام آئیں گے۔ (۸۸) مگر جو اللہ کے پاس قلب سلیم کے ساتھ حاضر ہوگا ۔(۸۹)اوراہل تقویٰ کے نزدیک

غُنّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کوایک الف کے برابر لمبا کرنا
اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کوخیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
مدّ: تین الف کے برابر — پانچ الف کے برابر لمبا کرکے پڑھنا واجب ہے
تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا
قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے

الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿٩٠﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِلْغٰوِيْنَ ﴿٩١﴾ وَقِيْلَ لَهُمْ اَيْنَمَا

جنت کو لایاجائے گا ۔(۹۰) اور بھٹکنے والوں کے لیے دوزخ ظاہر کردی جائے گی۔(۹۱) اور اُن سے کہا جائے گا کہ جن کی

كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿٩٢﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿٩٣﴾

تم پرستش کرتے تھے وہ کہاں ہیں۔(۹۲) اللہ کے سوا کیا وہ تمہاری مدد کریں گے یا انتقام لیں گے۔(۹۳)

فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ ﴿٩٤﴾ وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ اَجْمَعُوْنَ ﴿٩٥﴾ قَالُوْا

پس اس میں وہ اور دوسرے سب گمراہوں کواوندھا پھینک دیا جائے گا۔(۹۴) اور ابلیس کے لشکروں کو بھی جہنم میں جمع کردیا جائے گا۔(۹۵) وہ اس

وَهُمْ فِيْهَا يَخْتَصِمُوْنَ ﴿٩٦﴾ تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٩٧﴾ اِذْ

میں جھگڑنے کی حالت میں کہیں گے۔(۹۶) اللہ کی قسم بیشک ہم واضح طور پر گمراہی پر تھے ۔ (۹۷) جب

نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٩٨﴾ وَمَآ اَضَلَّنَآ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٩٩﴾ فَمَا لَنَا

ہم تم کو رب العالمین کے برابر مقام دیے ہوئے تھے۔(۹۸) اورہمیں مجرموں کے سوا کسی اور نے گمراہ نہیں کیا۔(۹۹) پس اب ہمارا

مِنْ شَافِعِيْنَ ﴿١٠٠﴾ وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ﴿١٠١﴾ فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ

کوئی سفارش کرنے والا ہے۔(۱۰۰) اورنہ ہی کوئی غم خوار ساتھی ہے۔(۱۰۱) تو کسی طرح ہم کو پھر دنیا میں جانا ہوجائے

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٢﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ

تو ہم مسلمان ہو جاتے۔(۱۰۲) بیشک اس میں نشانی ہے اور ان میں سے اکثر لوگ ایمان لانے

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٣﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٠٤﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ ۨ ع ٥ ٣٦ ٩

والے نہ تھے۔(۱۰۳) اور بیشک آپ کارب غلبے والا رحم والا ہے۔ (۱۰۴) قوم نوح نے بھی رسولوں کی

الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٠٥﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٠٦﴾ اِنِّيْ لَكُمْ

تکذیب کی ۔(۱۰۵) جب کہ ان سے اُن کے ہم قوم نوح نے کہا کیا تمہیں خوف نہیں ہے۔(۱۰۶) بیشک میں تمہارے

رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٠٧﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٠٨﴾ وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ

لیے ایماندار رسول ہوں۔(۱۰۷) پس اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔(۱۰۸) اور میں تم سے اس پر کسی اجرت کا

اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٩﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١١٠﴾

سوال نہیں کرتا۔ یہ کہ میرا اجر تو رب العالمین کے پاس ہے۔(۱۰۹) پس اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔(۱۱۰)

قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ ﴿١١١﴾ قَالَ وَمَا عِلْمِيْ بِمَا

قوم نوح نے کہا کہ کیا ہم ایمان لے آئیں حالانکہ تمہاری اتباع توکم درجے کے لوگ کرتے ہیں۔(۱۱۱) آپ نے فرمایا مجھے کیا معلوم جو وہ

غُنَّة: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا ● کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز اُلٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے
مَدّ: تین الف کے برابر ـ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١١٢﴾ اِنْ حِسَابُهُمْ اِلَّا عَلٰى رَبِّيْ لَوْ تَشْعُرُوْنَ ﴿١١٣﴾ وَ

کام کرتے ہیں۔(۱۱۲) ان کا حساب تو میرے رب کے ذمے ہے بشرطیکہ تمہیں اس کا شعور ہوتا۔(۱۱۳) اور

مَآ اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٤﴾ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿١١٥﴾ قَالُوْا لَئِنْ

میں مومنین کو پس پشت ڈالنے والا نہیں ہوں۔(۱۱۴) میں تو واضح طور پر خوف دلانے والا ہوں۔(۱۱۵) اُنہوں نے کہا اے نوح (علیہ السلام)

لَّمْ تَنْتَهِ يٰنُوْحُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ ﴿١١٦﴾ قَالَ رَبِّ اِنَّ قَوْمِيْ

اگر آپ تبلیغ کرنے سے نہ رُکے تو تمہیں سنگسار کر دیا جائے گا۔(۱۱۶) اے میرے رب میری قوم نے

النصف

كَذَّبُوْنِ ﴿١١٧﴾ فَافْتَحْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِيْ وَمَنْ مَّعِيَ

مجھے جھٹلایا ہے۔(۱۱۷) پس میرے اور اُن کے درمیان فیصلہ کر دے اور مجھے اور میرے ساتھ مومنین کو

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٨﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿١١٩﴾ ثُمَّ

نجات دے۔(۱۱۸) تو ہم نے اُنہیں اوراُن کے ساتھیوں کو کشتی میں سوار کرکے نجات دے دی۔(۱۱۹) پھر

اَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبٰقِيْنَ ﴿١٢٠﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ

بقایا لوگوں کو ہم نے غرق کردیا۔(۱۲۰) بیشک اس میں سبق آموز بات ہے اور ان میں اکثر لوگ

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٢١﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٢٢﴾ كَذَّبَتْ عَادُ ِۨ ع ١٨ ١٠

اہل ایمان نہ تھے۔(۱۲۱) اور بلاشبہ آپ کارب ہی غلبے والا رحم والاہے۔(۱۲۲) قوم عاد نے بھی

الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٢٣﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٢٤﴾ اِنِّيْ لَكُمْ

اللہ کے رسولوں کی تکذیب کی۔(۱۲۳) جب اُن کے ہم قوم حضرت ہُود نے فرمایا کیا تم ڈرتے نہیں ہو۔(۱۲۴) بیشک میں تمہارے لیے

رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٢٥﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٢٦﴾ وَمَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ

رسول امین ہوں۔(۱۲۵) پس اللہ سے ڈرو اور میری اتباع کرو۔(۱۲۶) اور میں تم سے اس پر کسی اجر کا

اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٢٧﴾ اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِيْعٍ

سوال نہیں کرتا۔ میرے اجر کا عطا کرنے والا رب العالمین ہے۔(۱۲۷) کیا تم بلند مقاموں پر

اٰيَةً تَعْبَثُوْنَ ﴿١٢٨﴾ وَتَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ﴿١٢٩﴾ وَاِذَا

بے مقصد یادگار بناتے ہو۔(۱۲۸) اور ہمیشہ رہنے کے گمان پر فلک بوس عمارات بناتے ہو۔(۱۲۹) اور جب

بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ ﴿١٣٠﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٣١﴾ وَاتَّقُوا

کسی کو پکڑتے ہو تو بڑی درشتگی سے پکڑتے ہو۔(۱۳۰) پس اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔(۱۳۱) اور اس ذات سے ڈرو

الَّذِيْٓ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ (۱۳۲) اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّ بَنِيْنَ (۱۳۳) وَ جَنّٰتٍ

جس نے تمہاری مدد کی جس کے متعلق تمہیں معلوم ہے۔ (۱۳۲) اس نے مویشیوں اور بیٹوں۔(۱۳۳) اور باغات

وَّ عُيُوْنٍ (۱۳۴) اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ (۱۳۵) قَالُوْا سَوَآءٌ

اور چشموں سے تمہاری مدد کی۔(۱۳۴) بیشک میں ڈرتا ہوں کہ کہیں تم پر یوم عظیم کا عذاب نہ آجائے۔(۱۳۵) وہ کہنے لگے آپ

عَلَيْنَآ اَوَعَظْتَ اَمْ لَمْ تَكُنْ مِّنَ الْوٰعِظِيْنَ (۱۳۶) اِنْ هٰذَآ اِلَّا خُلُقُ

نصیحت کریں یا نصیحت کرنے والوں سے نہ ہوں ہمارے لیے برابر ہے۔(۱۳۶) یہ ہم سے پہلے لوگوں کا

الْاَوَّلِيْنَ (۱۳۷) وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ (۱۳۸) فَكَذَّبُوْهُ فَاَهْلَكْنٰهُمْ ۭ اِنَّ فِيْ

رواج ہے۔(۱۳۷) اور ہم عذاب ملنے والوں سے نہ ہوں گے۔(۱۳۸) پس اُنہوں نے اُنہیں جھٹلایا تو ہم نے ان کو ہلاک کردیا بیشک اس میں

ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (۱۳۹) وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ

سبق آموزی ہے، اور اُن کی اکثریت مومنوں کی نہ تھی۔(۱۳۹) اور بلاشبہ آپ کا رب ہی غلبے والا

الرَّحِيْمُ (۱۴۰) كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ (۱۴۱) اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ ع ۱۸ ۱۱

رحم والا ہے۔(۱۴۰) قوم ثمود نے بھی رسولوں کی تکذیب کی ۔(۱۴۱) جب کہ ان میں سے اُن کے ہم قوم حضرت صالح نے فرمایا

اَلَا تَتَّقُوْنَ (۱۴۲) اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ (۱۴۳) فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ (۱۴۴) وَ

کیا تم ڈرتے نہیں ہو۔(۱۴۲) بیشک میں تمہارے لیے رسول امین ہوں۔ (۱۴۳) پس اللہ سے ڈرو اور میری پیروی کرو ۔(۱۴۴) اور

مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (۱۴۵)

میں تمہیں اللہ کا پیغام پہنچانے پر کسی معاوضے کا سوال نہیں کرتا بیشک میرا معاوضہ تو رب العالمین کے پاس ہے۔(۱۴۵)

اَتُتْرَكُوْنَ فِيْ مَا هٰهُنَآ اٰمِنِيْنَ (۱۴۶) فِيْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ (۱۴۷) وَّ زُرُوْعٍ

کیا تمہیں یہاں کی نعمتوں میں امن سے رہنے دیا جائے گا۔(۱۴۶) یہاں باغ اور چشمے ہیں۔(۱۴۷) اور کھیت

وَّ نَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيْمٌ (۱۴۸) وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا فٰرِهِيْنَ (۱۴۹)

اور نرم خوشے والی کھجوریں ہیں۔(۱۴۸) اور تم پہاڑوں کو تراش کر اچھی طرز کے گھر بناتے ہو۔(۱۴۹)

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ (۱۵۰) وَلَا تُطِيْعُوْٓا اَمْرَ الْمُسْرِفِيْنَ (۱۵۱) الَّذِيْنَ

پس اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت میں آجاؤ۔ (۱۵۰) اور حد سے بڑھنے والوں کے حکم کی پیروی نہ کرو۔(۱۵۱) وہ تو

يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ (۱۵۲) قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ

زمین میں فساد پھیلاتے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے۔ (۱۵۲) اُنہوں نے کہا کہ آپ تو

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ۔ تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ۔ قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا ۔ کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز اُلٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

مدّ: تین الف کے برابر ـ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿١٥٣﴾ مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۚ فَاْتِ بِاٰيَةٍ اِنْ كُنْتَ

جادو سے متاثر شدہ لوگوں میں سے ہیں۔(۱۵۳) آپ تو ہماری مثل آدمی ہی ہیں، پس اپنی صداقت کی حمایت

مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿١٥٤﴾ قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿١٥٥﴾

میں کوئی نشانی پیش کریں۔(۱۵۴) آپ نے فرمایا کہ یہ اونٹنی نشانی ہے۔ تمہارے اور اس کے پینے کا وقت مقرر کردیا گیا ہے۔(۱۵۵)

وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٥٦﴾ فَعَقَرُوْهَا

اور اسے نقصان دینے کے لیے ہاتھ نہ لگانا ورنہ تمہیں یوم عظیم کا عذاب پکڑ لے گا۔ (۱۵۶) پس اُنہوں نے

فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِيْنَ ﴿١٥٧﴾ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ۗ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۗ وَ

اس کونچیں کاٹ ڈالیں پھر صبح کو وہ نادم ہو گئے۔(۱۵۷) پس ان پر عذاب آگیا۔ بیشک یہ واقعہ باعث عبرت ہے۔ اور ان میں

مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٥٨﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٥٩﴾ كَذَّبَتْ ع ۸ ۱۹ ۱۲

سے اکثر مومن نہ تھے۔(۱۵۸) اور بیشک آپ کا رب ہی غلبے والا رحم فرمانے والا ہے۔(۱۵۹) قوم لوط نے بھی

قَوْمُ لُوْطِ ِۨالْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٦٠﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٦١﴾

اپنے رسولوں کو جھٹلایا۔(۱۶۰) جب ان سے اُن کے قومی بھائی حضرت لوط علیہ السلام نے کہا کہ کیا تم ڈرتے نہیں ہو۔ (۱۶۱)

اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٦٢﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٦٣﴾ وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ

بیشک میں تمہارے لیے رسول امین ہوں۔ (۱۶۲) پس اللہ سے ڈرو اور میری اتباع کرو۔(۱۶۳) اور میں تم سے اس

عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦٤﴾ اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ

دعوت حق کا معاوضہ طلب نہیں کرتا۔ میرا معاوضہ تو رب العالمین کے پاس ہے۔(۱۶۴) کیا تم مخلوق میں سے۔ ہم جنسوں کے

مِنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦٥﴾ وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ ۗ بَلْ اَنْتُمْ

پاس آتے ہو۔ (۱۶۵) اور اپنی ازواج کے پاس نہیں جاتے جن کو تمہارے رب نے تمہارے لیے پیدا کیا ہے تم حد سے تجاوز کرنے

قَوْمٌ عٰدُوْنَ ﴿١٦٦﴾ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِيْنَ ﴿١٦٧﴾

والی قوم ہو۔ (۱۶۶) اُنہوں نے کہا اے لوط(علیہ السلام) اگر آپ باز نہ آئے تو آپ نکلنے والوں سے ہوجائیں گے۔ (۱۶۷)

قَالَ اِنِّيْ لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِيْنَ ﴿١٦٨﴾ رَبِّ نَجِّنِيْ وَاَهْلِيْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٦٩﴾

حضرت لوطؑ نے فرمایا میں تمہارے اس فعل سے ناراض ہوں۔(۱۶۸) اے میرے رب مجھے اور میرے اہل خانہ کو اُن کے بُرے اعمال سے نجات دے۔(۱۶۹)

فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٧٠﴾ اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ﴿١٧١﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا

تو ہم نے اسے اور اُن کے تمام اہل خانہ کو نجات دے دی۔(۱۷۰) سوائے ایک بوڑھی عورت کے جو پیچھے رہ گئی تھی۔(۱۷۱) پھر ہم نے دُوسروں

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا ● تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا

اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا ● کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز اُلٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

مدّ ۔۔ تین الف کے برابر — پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

الْاٰخَرِيْنَ ﴿١٧٢﴾ وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿١٧٣﴾

کو نیست و نابود کر دیا۔(۱۷۲) اور ہم نے ان پر پتھروں کی بارش برسائی۔ پس ڈرائے گئے لوگوں کے لیے بہت ہی بری بارش تھی۔(۱۷۳)

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٧٤﴾ وَ اِنَّ رَبَّكَ

بیشک یہ سبق آموز بات ہے۔ اور اُن کی اکثریت اہل ایمان نہ تھی۔(۱۷۴) اور بلاشبہ آپ کا رب ہی

لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٧٥﴾ كَذَّبَ اَصْحٰبُ لْـَٔيْكَةِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٧٦﴾ اِذْ قَالَ ع ۹ ۱۶ ۱۴

غلبے والا رحم والا ہے۔(۱۷۵) اصحاب ایکہ نے بھی مُرسلین کی تکذیب کی۔(۱۷۶) جب حضرت

لَهُمْ شُعَيْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٧٧﴾ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٧٨﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ

شعیبؑ نے دعوت حق دی یہ کہ تم ڈرتے نہیں ہو۔(۱۷۷) بیشک میں تمہارے لیے رسول امین ہوں۔(۱۷۸) پس اللہ سے ڈرو

وَ اَطِيْعُوْنِ ﴿١٧٩﴾ وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى

اور میری پیروی کرو۔(۱۷۹) اور میں تم سے اس پر کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتا، یہ کہ میرا معاوضہ تو

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٨٠﴾ اَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ ﴿١٨١﴾ وَ زِنُوْا

رب العالمین کے پاس ہے۔(۱۸۰) ناپ پورا کرو او ناپ کو کم کرنے والوں میں سے نہ بنو۔ (۱۸۱) اور وزن کرتے

بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ﴿١٨٢﴾ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا

وقت ترازو کو سیدھا رکھو۔ (۱۸۲) اور فروخت شدہ چیزوں کو کم کرکے نہ دو اور زمین میں فساد

فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿١٨٣﴾ وَاتَّقُوا الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٨٤﴾

پھیلانے والے نہ بنو۔(۱۸۳) اور اس سے ڈرو جس نے تمہیں اور پہلے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔(۱۸۴)

قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿١٨٥﴾ وَمَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَاِنْ

وہ کہنے لگے بیشک آپ توجادو شدہ لوگوں میں سے ہیں۔(۱۸۵) اور آپ تو ہماری مثل آدمی ہی ہیں اور

نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿١٨٦﴾ فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ

یقیناً ہم آپ کو سچا خیال نہیں کرتے۔(۱۸۶) پس اگر آپ میں صداقت ہے تو ہم پر آسمان میں سے ٹکڑا

كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿١٨٧﴾ قَالَ رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٨٨﴾ فَكَذَّبُوْهُ

گرادیں۔(۱۸۷) حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا کہ جو تم کرتے ہو، میرارب جانتا ہے۔ (۱۸۸) پس اُنہوں نے اُنہیں جھٹلایا

فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٨٩﴾

تو اُن کو چھتری والے دن کے عذاب نے آکر پکڑ لیا۔ بیشک وہ یوم عظیم کا عذاب تھا۔(۱۸۹)

غُنّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ۔ قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا ۔ تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا
اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
کھڑا زبر الف کی آواز، کھڑی زیر یا کی آواز، اُلٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے
مدّ: تین الف کے برابر — پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٩٠﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ

بلاشبہ یہ سبق آموز واقعہ ہے۔ اور ان میں اکثریت اہل ایمان کی نہ تھی۔(١٩٠) اور بیشک تمہارا رب ہی

لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٩١﴾ وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٩٢﴾ نَزَلَ بِهِ ١٠ ع ١٦/١٤

غلبے والا رحم والا ہے۔(١٩١) اور بلاشبہ اس قرآن کا نزول رب العالمین کی طرف سے ہے۔(١٩٢) جسے روح الامین نے

الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ﴿١٩٣﴾ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿١٩٤﴾ بِلِسَانٍ

اُتارا ہے۔(١٩٣) آپ کے دل پر تاکہ آپ ڈرانے والوں میں سے ہو جائیں۔(١٩٤) واضح طور پر عربی

عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ﴿١٩٥﴾ وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٩٦﴾ اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً

زبان میں ہے۔(١٩٥) اور بیشک اس کا ذکر پہلی کتب میں بھی ہے۔(١٩٦) کیا یہ اُن کے لیے ثبوت نہیں ہے کہ اس نبی کو

اَنْ يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿١٩٧﴾ وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰى بَعْضِ

اسرائیل کے علماء بھی جانتے ہیں۔ (١٩٧) اور اگر ہم اس قرآن کا نزول کسی عجمی شخص

الْاَعْجَمِيْنَ ﴿١٩٨﴾ فَقَرَاَهٗ عَلَيْهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿١٩٩﴾ كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ

پر کرتے ۔(١٩٨) وہ اُنہیں اس کی دعوت دیتا مگر وہ اس کے ساتھ ایمان نہ لانے والے تھے۔(١٩٩) یونہی ہم نے

فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٢٠٠﴾ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٢٠١﴾

مجرموں کے دلوں میں نہ تسلیم کرنے کی خصلت ڈال دی تھی۔(٢٠٠) وہ اس پر ایمان نہ لائیں گے جب تک دردناک عذاب کو دیکھ نہ لیں گے۔(٢٠١)

فَيَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٠٢﴾ فَيَقُوْلُوْا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ﴿٢٠٣﴾

وہ ان پر اچانک آجائے گا اور اُنہیں اس کے متعلق پتہ نہ چلے گا۔(٢٠٢) پھر وہ کہیں گے کہ ہمیں کچھ مہلت دی جائے گی۔(٢٠٣)

اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿٢٠٤﴾ اَفَرَءَيْتَ اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِيْنَ ﴿٢٠٥﴾ ثُمَّ جَآءَهُمْ

کیا وہ ہمارے عذاب کو فوری طور پر چاہتے ہیں۔(٢٠٤) کیا آپ نے دیکھا یہ کہ ہم اُنہیں کچھ سال اور دنیا میں فائدہ اُٹھانے دیں۔(٢٠٥) پھر وہ

مَّا كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿٢٠٦﴾ مَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يُمَتَّعُوْنَ ﴿٢٠٧﴾ وَمَآ اَهْلَكْنَا

ان پر آئے جس کے بارے میں ان سے وعدہ کیا جاتا رہا۔(٢٠٦) تو کیا کام آئے گا جس سے وہ مستفید ہوتے تھے۔(٢٠٧) اور ہم نے کسی

مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا لَهَا مُنْذِرُوْنَ ﴿٢٠٨﴾ ذِكْرٰى ۛ وَمَا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿٢٠٩﴾ وَمَا ٩ مع

بستی کو اس وقت تک ہلاک نہ کیا جب تک اس میں ڈرانے والے نہ بھیجے۔(٢٠٨) جو نصیحت کرتے تھے، اور ہم زیادتی کرنے والے نہ تھے۔(٢٠٩) اور

تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ ﴿٢١٠﴾ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿٢١١﴾ اِنَّهُمْ

اس قرآن کا نزول شیاطین کے ذریعے سے نہیں ہوا۔(٢١٠) اور وہ اس قابل نہیں اور نہ وہ ایسا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔(٢١١) بیشک وہ

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
"مدّ" تین الف کے برابر ~ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز اُلٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ ﴿٢١٢﴾ فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ

تو سننے کی جگہ سے معزول کردیے گئے ہیں۔ (۲۱۲) پس اللہ کے سوا کسی اور معبود کو مت پکارو۔ ورنہ عذاب پانے

مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ﴿٢١٣﴾ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ﴿٢١٤﴾ وَاخْفِضْ

والے لوگوں سے ہوجاؤ گے۔(۲۱۳) اور اے محبوب! اپنے قریبی عزیز واقارب کو ڈراؤ۔(۲۱۴) اور اتباع کرنے والے

جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢١٥﴾ فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ

اہل ایمان کے لیے اپنی شفقت کے بازو پھیلا دیں۔(۲۱۵) پس اگر وہ آپ کا کہنا نہ مانیں تو آپ فرمادیں

اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٢١٦﴾ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿٢١٧﴾ الَّذِيْ

کہ میں تمہارے کاموں سے لاتعلق ہوں۔ (۲۱۶) اور عزّت والے رحم والے پر بھروسہ کرو۔(۲۱۷) جو تمہیں دیکھتا ہے

يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿٢١٨﴾ وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ ﴿٢١٩﴾ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٢٢٠﴾

جب تم نماز میں کھڑے ہوتے ہو۔(۲۱۸) اور ساجدین میں پھر جانے والوں کو بھی دیکھتا ہے۔(۲۱۹) بیشک وہی سننے والا علم والا ہے۔(۲۲۰)

هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ﴿٢٢١﴾ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ

کیا تمہیں خبر دیں کہ شاطین کہاں آتے ہیں۔(۲۲۱) وہ تو بہتان لگانے والے گنہگار پر

اَثِيْمٍ ﴿٢٢٢﴾ يُّلْقُوْنَ السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ﴿٢٢٣﴾ وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ﴿٢٢٤﴾

آتے ہیں۔(۲۲۲) شیطان سنی سنائی بات کو اُن کے کانوں میں ڈال دیتے اوران میں اکثر جھوٹیں ہیں۔(۲۲۳) اور شاعروں کی پیروی گمراہ کرتے ہیں۔(۲۲۴)

اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ﴿٢٢٥﴾ وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ ﴿٢٢٦﴾

کیاتم نے نہیں دیکھا کہ وہ ہر وادی میں سرگرداں پھرتے ہیں۔(۲۲۵) اور وہ ایسی باتیں کہتے ہیں کہ جو وہ خود نہیں کرتے۔(۲۲۶)

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ

مگر جو لوگ ایمان لائے اور اُنہوں نے اچھے عمل کیے اور اللہ کو کثرت سے یاد کیا اور اُنہوں نے اس کا

بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا ؕ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ﴿٢٢٧﴾ ع ١١ ١٥

بدلہ لیا کہ اُن پر ظلم ہوا، اور ظلم کرنے والوں کو عنقریب علم ہوجائے گا کہ وہ کیسی جگہ لوٹ کر آنے والے ہیں۔(۲۲۷)

سُوْرَةُ النَّمْلِ (٢٧) مَكِّيَّةٌ (٤٨)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اٰيَاتُهَا ٩٣ — رُكُوْعَاتُهَا ٧

سورۃ النمل مکی ہے ۔ اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ اس میں ۹۳ آیات اور ۷ رکوع ہیں۔

طٰسٓ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ﴿١﴾ هُدًى وَّبُشْرٰى

طاسین ، یہ قرآن یعنی روشن کتاب کی آیات ہیں۔(۱) جو اہل ایمان کے لیے ہدایت اور

غُنّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ۔ قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا ۔ تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا

اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا

کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے

مدّ: تین الف کے برابر سے پانچ الف کے برابر لمبا کرکے پڑھنا واجب ہے

لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝٢ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ

بشارت ہے۔ (۲) وہ لوگ جونماز قائم رکھتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور

بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝٣ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ

آخرت پریقین رکھتے ہیں۔(۳) بیشک جولوگ آخرت پرایمان نہیں لاتے ہم نے اُن کے اعمال کو

اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ۝٤ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَهُمْ

اُن کے لیے مزّین کررکھا ہے تاکہ وہ بھٹکتے رہیں۔(۴) یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے بُری قسم کا عذاب ہے اور وہ آخرت

فِی الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ۝٥ وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ

میں سب سے زیادہ نقصان اُٹھانے والے ہوں گے۔(۵) اور بیشک آپ کوحکمت والے، علم والے کی

الثلثة

حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ۝٦ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖٓ اِنِّیْٓ اٰنَسْتُ نَارًا ؕ سَاٰتِيْكُمْ

طرف سے قرآن سکھایا جاتا ہے۔(۶) یاد کیجئے جب حضرت موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی زوجہ سے کہا کہ بیشک مجھے آگ دکھائی دی ہے۔

مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ۝٧

پس اس کے بارے میں ابھی کچھ خبر لاتا ہوں یاتمہارے پاس سلگتا ہوا آگ کا انگارا لے آؤں تاکہ تم اس سے تپش حاصل کرو۔(۷)

فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِیَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِی النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ وَسُبْحٰنَ

پھر جب اس کے پاس پہنچے تو آواز آئی کہ اس آگ اوراس کے گردونواح میں برکت ہے۔اور تمام جہانوں کا

اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٨ يٰمُوْسٰٓى اِنَّهٗٓ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝٩

پالنے والا اللہ پاک ہے۔ (۸) اے موسیٰ! بیشک میں ہی اللہ ہوں غلبے والا حکمت والا ہوں۔(۹)

وَاَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ؕ

اور اپنے عصا کو زمین پر ڈال کرتو دیکھ کہ وہ لہراتا گویا کہ سانپ ہے توآپ وہاں سے چل دیے اور پیچھے مڑکر نہ دیکھا تو آواز آئی کہ

يٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ ۫ اِنِّیْ لَا يَخَافُ لَدَیَّ الْمُرْسَلُوْنَ ۝١٠ اِلَّا مَنْ ظَلَمَ

اے موسیٰ ڈرو نہیں بیشک میری بارگاہ سے رسول بننے والوں کو خوف نہیں ہوتا۔(۱۰) مگر وہ شخص جو زیادتی کرے

ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًۢا بَعْدَ سُوْٓءٍ فَاِنِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝١١ وَاَدْخِلْ يَدَكَ

پھر وہ بُرائی کے بعد نیکی کرنے لگے تو بیشک میں بخشنے والا رحم والا ہوں۔ (۱۱)اور اپنے ہاتھ کو گریبان میں ڈالو

فِیْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ ۫ فِیْ تِسْعِ اٰيٰتٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ

تو وہ بغیر کسی نقص کے چمکتا ہوا سفید ہو کر نکلے گا پس ان نو معجزات کے ساتھ فرعون

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز اُلٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے
مدّ: تین الف کے برابر ــ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

وَقَوْمِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۱۲﴾ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ اٰيٰتُنَا مُبْصِرَةً

اور اس کی قوم کے پاس جایئے بلاشبہ وہ فاسقوں کی قوم ہے۔(۱۲) پس جب اُن کے پاس ہماری بصیرت افروز

قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۳﴾ وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا

نشانیاں آئیں تو وہ کہنے لگے کہ یہ واضح طور پر جادو ہے۔(۱۳) اور اُنہوں نے یقین ہونے کے باوجود ظلم اور تکبر کی بنا پر

وَّعُلُوًّا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۴﴾ ع وَلَقَدْ اٰتَيْنَا ع ١٤ ١٦

ان کا انکار کر دیا پس دیکھیے کہ فساد کرنے والوں کا انجام کیا ہوا۔(۱۴) اور یقیناً ہم نے حضرت

دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا عَلٰى

داؤد اور سلیمان کو علم عطا فرمایا۔ اور اُنہوں نے کہا کہ سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں مومن

كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵﴾ وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ

بندوں کی اکثریت میں فضیلت دی۔(۱۵) اور حضرت سلیمان (علیہ السلام) حضرت داؤد (علیہ السلام) کے وارث ہوئے اور اُنہوں نے فرمایا

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ؕ اِنَّ

کہ اے لوگو! ہمیں پرندوں کی آوازوں کا علم دے دیا گیا ہے اور ہمیں تمام طرح کی چیزیں بھی دے دی گئی ہیں، بیشک

هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۶﴾ وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ

یہ اللہ کا واضح فضل ہے۔(۱۶) اور حضرت سلیمان (علیہ السلام) کے لیے جنوں، انسانوں اور

وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ حَتّٰۤى اِذَآ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ ۙ

پرندوں میں سے لشکر جمع کردیے گئے جو اُن کے نظم وضبط کے پابند تھے۔(۱۷) حتیٰ کہ جب وہ چیونٹیوں کی ایک وادی سے گزرے

قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰۤاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ

تو ایک چیونٹی نے کہا اے چیونٹیو! اپنے رہنے والے سوراخوں میں چلی جاؤ کہیں حضرت سلیمان اور اُن کا لشکر

وَجُنُوْدُهٗ ۙ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ

تمہارے متعلق معلوم نہ ہونے کی بنا پر پاؤں تلے روند نہ دے۔(۱۸) تو چیونٹی کی اس بات پر حضرت سلیمان ہنستے ہوئے مسکرادیے اور کہا

رَبِّ اَوْزِعْنِيْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْۤ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ

اے رب مجھے توفیق دے کہ جونعمت تونے مجھے عطا کی ہے اس نعمت کا شکر ادا کروں اورجونعمت میرے ماں باپ کودی ہے

وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ

اس کا شکر بھی ادا کروں اور میں اس طرح کا صالح عمل کروں جس میں تیری رضا ہو اور مجھے اپنی رحمت کے باعث اپنے قربی بندوں میں

غُنّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا ● کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز اُلٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے

مدّ ،، ۔تین الف کے برابر ۔ پانچ الف کے برابر لمبا کرکے پڑھنا واجب ہے

الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٩﴾ وَ تَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَاۤ اَرَى الْهُدْهُدَ ۖ اَمْ كَانَ

شامل کرلے۔(۱۹) اور ایک روز آپ نے اپنے پرندوں کا جائزہ لیا تو فرمایا کیا بات ہے مجھے ہُد ہُد نظر نہیں آیا کیا غائب ہونے

مِنَ الْغَآئِبِيْنَ ﴿٢٠﴾ لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا اَوْ لَاَاذْبَحَنَّهٗۤ اَوْ لَيَاْتِيَنِّيْ

والوں سے ہے۔(۲۰) مَیں اسے شدید قسم کی سزا دوں گا یا اُسے ذبح ہی کر ڈالوں گا، یا اسے میرے سامنے غیر حاضر ہونے کی

بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢١﴾ فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ

واضح دلیل پیش کرنا ہوگی۔(۲۱) پس کچھ وقت گزرا نہ تھا کہ ہُد ہُد آ گیا اور کہنے لگا کہ میں ایک ایسی اطلاع لے کر آیا ہوں

بِهٖ وَ جِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍۭ بِنَبَاٍ يَّقِيْنٍ ﴿٢٢﴾ اِنِّيْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ

جو آپ کو معلوم نہیں، میں تمہارے پاس یقینی طور پر سبا کے بارے میں خبر لایا ہوں۔(۲۲) بلاشبہ وہاں میں نے ایک عورت کو ان کا حکمران پایا ہے

وَ اُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَّ لَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٣﴾ وَجَدْتُّهَا وَ قَوْمَهَا

اور اسے تمام قسم کی چیزیں دی گئی ہیں اور اس کے لیے عظیم تخت ہے۔ (۲۳) اور میں نے اسے اور اس کی قوم کو

يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ

اللہ کے سوا سورج کو سجدہ کرتے ہوئے پایا ہے۔ اور شیطان نے اُن کے لیے اُن کے عملوں کو

فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿٢٤﴾ اَلَّا يَسْجُدُوْا

مزّین کردیا ہے پس اس نے اُنھیں سیدھی راہ سے روک رکھا ہے پس وہ ہدایت قبول نہیں کرتے۔(۲۴) وہ اللہ کو سجدہ کیوں نہ کریں

لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ يَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَ

جو آسمانوں اور زمین میں سے چھپی ہوئی چیزوں کو نکالتا ہے اور وہ تمہارے ظاہر اور

السجدة ٨ مَا تُعْلِنُوْنَ ﴿٢٥﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿٢٦﴾ قَالَ سَنَنْظُرُ

پوشیدہ کو جانتا ہے۔(۲۵) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے مگر وہی عرشِ عظیم کا رب ہے۔(۲۶) حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا ہم تمہاری

اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٢٧﴾ اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ

صداقت کی تحقیق کریں گے یا تو بھی غلط بات کہنے والوں سے ہے۔(۲۷) میرا یہ خط اُن کے پاس لے جا پھر میری طرف سے اُن کو یہ خط دے

ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٢٨﴾ قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْۤ اُلْقِيَ

کر ایک طرف کھڑا ہوجا پھر دیکھ کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں۔(۲۸) ملکہ سبا نے کہا اے میری قوم کے سردارو مجھے ایک عزّت والا

اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ﴿٢٩﴾ اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَ اِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿٣٠﴾

خط بھجا گیا ہے۔(۲۹) بیشک یہ سلیمان علیہ السلام کی طرف سے ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔(۳۰)

غُنّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (بؔ ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا — کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے
مدّ ۔۔ تین الف کے برابر ۔ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

ع ٢ ١٧

اَلَّا تَعْلُوْا عَلَیَّ وَاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ ﴿٣١﴾ قَالَتْ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِیْ فِیْۤ

یہ کہ مجھ پر برتری نہ چاہو اور میرے فرمانبردار بن کر چلے آؤ۔(۳۱) ملکہ سبانے کہا اے قوم کے سردارو اس کے متعلق اپنی رائے دو۔

اَمْرِیْ ۚ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰی تَشْهَدُوْنِ ﴿٣٢﴾ قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّ

میں تمہاری موجودگی کے بغیر کوئی خاطر خواہ فیصلہ کر نہیں پاتی۔ (۳۲) اُنہوں نے کہا ہم بڑے طاقتور اور

اُولُوْا بَاْسٍ شَدِیْدٍ ۙ۬ وَّ الْاَمْرُ اِلَیْكِ فَانْظُرِیْ مَاذَا تَاْمُرِیْنَ ﴿٣٣﴾ قَالَتْ اِنَّ

ماہر جنگجو ہیں۔ اور حکم دینا آپ کے اختیار میں ہے تُو غور کرکہ ہمیں کیا حکم دیتی ہے۔ (۳۳) ملکہ سبا نے کہا کہ بیشک

الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْیَةً اَفْسَدُوْهَا وَ جَعَلُوْۤا اَعِزَّةَ اَهْلِهَاۤ اَذِلَّةً ۚ وَ كَذٰلِكَ

جب بادشاہ کسی بستی میں آتے ہیں تو اسے برباد کردیتے ہیں اور وہاں کے رہنے والوں کی عزت کو ذلت میں بدل دیتے ہیں اوراسی طرح وہ

یَفْعَلُوْنَ ﴿٣٤﴾ وَ اِنِّیْ مُرْسِلَةٌ اِلَیْهِمْ بِهَدِیَّةٍ فَنٰظِرَةٌۢ بِمَ یَرْجِعُ

کرتے ہیں۔(۳۴) اور میں اُن کی طرف ایک تحفہ بھیج کر دیکھتی ہوں کہ قاصد کیا جواب لے کر واپس

الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٣٥﴾ فَلَمَّا جَآءَ سُلَیْمٰنَ قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ ٘ فَمَاۤ اٰتٰىنِۦَ اللّٰهُ

آتا ہے۔(۳۵) پھر جب قاصد حضرت سلیمان (علیہ السلام) کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا کہ کیا تم مجھے مال دیتے ہو

خَیْرٌ مِّمَّاۤ اٰتٰىكُمْ ۚ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِیَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ ﴿٣٦﴾ اِرْجِعْ اِلَیْهِمْ

جو اللہ نے مجھے دیا ہےوہ اس سے بہتر ہے جو اس نے تمہیں دیا ہے بلکہ تم اپنے تحفے پر خوش ہو۔ (۳۶) تم اُن کی طرف واپس چلے جاؤ

فَلَنَاْتِیَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَ لَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَاۤ اَذِلَّةً وَّ هُمْ

میں ان پر لشکر کے ساتھ چڑھائی کروں گا جس سے وہ مقابلہ نہ کرسکیں گے ہم اُنہیں وہاں سے ذلیل کرکے نکال دیں گے اور وہ

صٰغِرُوْنَ ﴿٣٧﴾ قَالَ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَؤُا اَیُّكُمْ یَاْتِیْنِیْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ یَّاْتُوْنِیْ

رسوا ہوں گے۔(۳۷) حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا اے میرے درباریو! تم میں کون ہے کہ وہ اُس کا تخت میرے پاس لے آئے اس سے پہلے

مُسْلِمِیْنَ ﴿٣٨﴾ قَالَ عِفْرِیْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ

کہ وہ میرے پاس فرمانبردار ہوکر حاضر ہوں۔(۳۸) جنات میں سے ایک قوی ہیکل جن نے کہا قبل اس سے کہ آپ اپنی جگہ سے کھڑے ہوں میں

مَّقَامِكَ ۚ وَ اِنِّیْ عَلَیْهِ لَقَوِیٌّ اَمِیْنٌ ﴿٣٩﴾ قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ

اس تخت کو اس سے پہلے آپ کے پاس لے آؤں گا اور بیشک میں اس پر قوی اور امین ہوں۔(۳۹) اللہ کی کتاب کا علم رکھنے والے ایک آدمی نے کہا کہ

اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ

میں اسے آپ کی خدمت میں آپ کے آنکھ جھپکنے سے پہلے حاضر کردوں گا۔ پھر جب حضرت سلیمانؑ نے تخت کو اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا تو

غُنَّه: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ۞ تَفْخِیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ۞ قَلْقَلَه: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز اُلٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے
مدّ: تین الف کے برابر — پانچ الف کے برابر لمبا کرکے پڑھنا واجب ہے

قَالَ هٰذَا مِنۡ فَضۡلِ رَبِّیۡ ۖ لِیَبۡلُوَنِیۡۤ ءَاَشۡکُرُ اَمۡ اَکۡفُرُ ؕ وَ مَنۡ شَکَرَ

فرمایا کہ یہ میرے پروردگار کا فضل ہے۔تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ میں اس کی شکرگزاری کرتا ہوں یا ناشکری کرتا ہوں اور جس نے شکر کیا

فَاِنَّمَا یَشۡکُرُ لِنَفۡسِهٖ ۚ وَ مَنۡ کَفَرَ فَاِنَّ رَبِّیۡ غَنِیٌّ کَرِیۡمٌ ﴿۴۰﴾ قَالَ نَکِّرُوۡا

پس اس نے اپنے لیے شکر کیا اورجس نے ناشکری کی تو بیشک میرا رب غنی ہے کرم والا ہے۔(۴۰) حضرت سلیمانؑ نے فرمایا کہ ملکہ سبا

لَهَا عَرۡشَهَا نَنۡظُرۡ اَتَهۡتَدِیۡۤ اَمۡ تَکُوۡنُ مِنَ الَّذِیۡنَ لَا یَهۡتَدُوۡنَ ﴿۴۱﴾

کی آزمائش کے لیے اس کے تخت کی وضع میں تبدیلی کردو تاکہ دیکھیں کہ وہ سمجھ جاتی ہے کہ یا نہیں سمجھتی۔(۴۱)

فَلَمَّا جَآءَتۡ قِیۡلَ اَهٰکَذَا عَرۡشُكِ ؕ قَالَتۡ کَاَنَّهٗ هُوَ ۚ وَ اُوۡتِیۡنَا الۡعِلۡمَ

پس جب وہ آئی تو اسے کہا گیا کہ کیا یہ تمہارا تخت ہے،وہ کہنے لگی یہ تو ہو بہو وہی ہے۔اورہمیں پہلے ہی اس کے بارے میں بتا دیا گیا تھا

مِنۡ قَبۡلِهَا وَ کُنَّا مُسۡلِمِیۡنَ ﴿۴۲﴾ وَ صَدَّهَا مَا کَانَتۡ تَّعۡبُدُ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ؕ

اورہم فرماں بردار ہوئے۔(۴۲) اور حضرت سلیمانؑ نے اس کو منع کیا جس کی وہ اللہ کے سوا پوجا کرتی تھی۔

اِنَّهَا کَانَتۡ مِنۡ قَوۡمٍ کٰفِرِیۡنَ ﴿۴۳﴾ قِیۡلَ لَهَا ادۡخُلِی الصَّرۡحَ ۚ فَلَمَّا رَاَتۡهُ حَسِبَتۡهُ

بیشک وہ پہلے نہ ماننے والی قوم سے تعلق رکھتی تھی۔(۴۳) اس سے کہا گیا کہ محل میں آیئے جب اس نے اس کے فرش کو دیکھا تو اسے گہرا پانی سمجھی

لُجَّةً وَّ کَشَفَتۡ عَنۡ سَاقَیۡهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ صَرۡحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنۡ قَوَارِیۡرَ ۬ؕ قَالَتۡ

اور اس نے اپنی پنڈلیوں سے کپڑا اُٹھایا۔حضرت سلیمانؑ نے فرمایا کہ یہ شیشوں سے بنا ہوا محل ہے ملکہ سبا نے کہا

رَبِّ اِنِّیۡ ظَلَمۡتُ نَفۡسِیۡ وَ اَسۡلَمۡتُ مَعَ سُلَیۡمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۴۴﴾ ع ۳ ۱۸

اے میرے رب میں نے اپنی جان پر زیادتی کی اور میں سلیمانؑ کے طریقہ پر تمام جہانوں کے رب اللہ پر ایمان لاتی ہوں۔(۴۴)

وَ لَقَدۡ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلٰی ثَمُوۡدَ اَخَاهُمۡ صٰلِحًا اَنِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمۡ

اور بیشک ہم نے قوم ثمود کی طرف اُن کے ہم قوم صالح کو بھیجا یہ کہ اللہ کی عبادت کرو پس وہ جھگڑتے

فَرِیۡقٰنِ یَخۡتَصِمُوۡنَ ﴿۴۵﴾ قَالَ یٰقَوۡمِ لِمَ تَسۡتَعۡجِلُوۡنَ بِالسَّیِّئَةِ قَبۡلَ

ہوئے دوفریقوں میں تقسیم ہوگئے۔(۴۵) حضرت صالح نے فرمایا کہ اے میری قوم!تم نیکیوں سے پہلے برائیوں کی طرف کیوں رغبت کرتے ہو،

الۡحَسَنَةِ ۚ لَوۡ لَا تَسۡتَغۡفِرُوۡنَ اللّٰهَ لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ﴿۴۶﴾ قَالُوا اطَّیَّرۡنَا بِكَ وَ

اللہ کی بخشش کیوں طلب نہیں کرتے تاکہ تم پر رحم ہوجائے۔(۴۶) وہ کہنے لگے ہمیں تیرے اور تیرے ساتھیوں کی طرف سے

بِمَنۡ مَّعَكَ ؕ قَالَ طٰٓئِرُکُمۡ عِنۡدَ اللّٰهِ بَلۡ اَنۡتُمۡ قَوۡمٌ تُفۡتَنُوۡنَ ﴿۴۷﴾ وَ

بدشگونی ملی ہے۔حضرت صالح نے فرمایا کہ ہماری بدشگونی اللہ کے ہاں ہے بلکہ تم آزمائی جانے والی قوم ہو۔(۴۷) اور

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا

کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز اُلٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے

مدّ: تین الف کے برابر سے پانچ الف کے برابر لمبا کرکے پڑھنا واجب ہے

كَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ﴿۴۸﴾

شہر میں نوافراد تھے جو زمین میں فساد کرتے تھے اور اصلاح نہ کرتے تھے۔(۴۸)

قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا

اُنہوں نے کہا کہ آپس میں اللہ کی قسمیں کھاؤ کہ ہم حضرت صالح اور اُن کے گھر والوں پر شب خون ماریں گے اور اس کے وارث سے

مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ

کہیں گے کہ اس کے اہل خانہ کی ہلاکت پر گواہ نہ بنا بیشک ہم سچے ہیں۔(۴۹) اُنہوں نے مکر کیا اور ہم نے خفیہ تدبیر فرمائی اور

لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۰﴾ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ ۙ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ

اُنہیں شعور نہ تھا۔(۵۰) آپ دیکھیے کہ اُن کے مکر کرنے کا انجام کیسا ہوا۔ ہم نے اُنہیں اور اُن کی ساری قوم کو

اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۱﴾ فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةًۢ بِمَا ظَلَمُوْا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ

تباہ کردیا۔(۵۱) یہ اُن کے ظلم کی وجہ سے اُن کے تباہ شدہ گھر ہیں۔ بیشک اس میں علم رکھنے والی قوم کے لیے

يَّعْلَمُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۳﴾ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ

نصیحت ہے۔ (۵۲) اور ہم نے ایمان والوں کو نجات دی کیونکہ وہ ڈرتے تھے۔(۵۳) اور یاد کرو جب حضرت لوط نے اپنی قوم سے کہا

لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۴﴾ اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ

کہ تم بے حیائی کے کام کرتے ہو حالانکہ تم دیکھتے ہو۔ (۵۴) کیا تم اپنی عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے پاس نفسانی

شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿۵۵﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ

خواہش پوری کرنے کے لیے آتے ہو، بلکہ تم نادانوں کی قوم ہو۔(۵۵) پس آپ کی قوم کے پاس سوائے

قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَخْرِجُوْۤا اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ

یہ کہنے کے اور کوئی جواب نہ تھا کہ آل لوط کو اس شہر سے نکال دیا جائے، بیشک یہ لوگ طہارت قائم رکھنا

يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۫ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۵۷﴾

چاہتے ہیں۔(۵۶) پس ہم نے اُن کی بیوی کے علاوہ تمام اہلِ خانہ کو نجات دے دی پس وہ اپنے مقدر کے مطابق پیچھے رہ جانے والوں سے ہوئی۔(۵۷)

وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۵۸﴾ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ع ۴ ۱۴ ۱۹

اور ہم نے ان پر پتھروں کی بارش برسائی، پس یہ ڈرائے جانے والوں کے لیے بہت بُری بارش تھی۔(۵۸) فرمائیے کہ سب تعریفیں

وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ؕ آٰللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۵۹﴾

اللہ کے لیے ہیں اور اس کے چنے ہوئے بندوں پر سلام ہو۔ کیا اللہ بہتر ہے یا وہ جنھیں اُنہوں نے اس کا شریک بنا لیا۔(۵۹)

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا
اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
مدّ ۔۔۔ تین الف کے برابر ـ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے
تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ۔ قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز اُلٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ

کون ہے جس نے آسمانوں اور زمین کی تخلیق کی اور اس نے تمہارے لیے آسمان سے پانی نازل کیا ۔

فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ؕ

پس اس سے ہم نے رونق والے باغ اُگا دیے یہ تمہارے اختیار میں نہ تھا کہ تم ان سے درخت اُگاتے۔

ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ﴿٦٠﴾ اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ

کیا اللہ کے ساتھ کوئی اورمعبود ہے ہرگز نہیں، بلکہ وہ لوگ راہ سے ہٹ رہے ہیں۔ (٦٠) کون ہے جس نے زمین کو قرار گاہ بنا دیا

قَرَارًا وَّ جَعَلَ خِلٰلَهَآ اَنْهٰرًا وَّ جَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَ جَعَلَ بَيْنَ

اور اس میں نہریں رواں کردیں اور اس کے لیے پہاڑ بنا دیے اور دو دریاؤں کے درمیان

الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٦١﴾

حد فاصل بنادی کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے بلکہ اُن کی اکثریت اس حقیقت کو نہیں جانتی ۔(٦١)

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَ يَجْعَلُكُمْ

بھلا کون ہے جو بے قرار کی دُعا سنتا ہے اور اس سے مصیبت کو دُور کردیتا ہے جب وہ دُعا کرتاہے۔اور تمہیں زمین کا

خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٦٢﴾

خلیفہ بنا دیتاہے۔ کیااللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے ،بہت تھوڑے نصیحت حاصل کرتے ہیں۔(٦٢)

اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ مَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ

بھلاکون ہے جو تم کو جنگل اور دریا کے اندھیروں میں راہ دکھلاتا ہے اورکون ہے جو رحمت کی بارش سے

بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا

پہلے بشارت دینے والی ہوائیں بھیجتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی معبود ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کے ہرقسم کے

يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٣﴾ اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ

شرک سے پاک ہے۔ (٦٣) بھلا کون ہے تخلیق کے سلسلے میں پہلی بار پیدا کرتاہے پھر وہ اسے دوبارہ زندہ کرے گا اورکون ہے

مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ

جو آسمانوں اور زمین سے تمہیں رزق دیتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے۔ آپ فرما دیجیے کہ اگر تم سچے

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٦٤﴾ قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

ہوتو اس کے حق میں جواز پیش کرو۔ (٦٤) آپ فرما دیں کہ آسمانوں اور زمین میں جوکچھ ہے کہ اللہ کے سوا اس کے

غُنَّہ: نُون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا
اِخفا: نُون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
مدّ: تین الف کے برابر ــ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے
قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز اُلٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿٦٥﴾ بَلِ ادّٰرَكَ

متعلق غیب نہیں جانتے ۔ اور اُنہیں یہ معلوم نہیں کہ اُنہیں دوبارہ کب زندہ کیا جائے گا۔ (٦٥) آخرت کے بارے میں

عِلْمُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ ۫ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا ۫ بَلْ هُمْ

ان کا علم مجبور ہو کر رہ گیا ہے۔ بلکہ وہ اس کے متعلق شک میں ہیں بلکہ وہ

مِّنْهَا عَمُوْنَ ﴿٦٦﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّ اٰبَآؤُنَآ اَئِنَّا ع ٥ ٨ ١

اس سے اندھے ہیں۔(٦٦) اور کفار نے کہا کہ جب ہم اور ہمارے باپ دادا مرکرمٹی ہو چکے ہوں گے تو کیا

لَمُخْرَجُوْنَ ﴿٦٧﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ ۙ اِنْ

ہمیں دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ (٦٧) بیشک قیامت آنے کا وعدہ ہم سے اور اس سے قبل ہمارے آباؤاجداد سے بھی کیا گیا، یہ

هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٦٨﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا

تو صرف پہلے لوگوں کی بنائی ہوئی داستانیں ہیں۔(٦٨) آپ فرما دیجیے کہ زمین میں سیروسیاحت کرکے دیکھ لیں

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٦٩﴾ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ

کہ جرم کرنے والوں کا انجام کیسا ہوا۔ (٦٩) اے محبوب! آپ ان سے غمزدہ نہ ہوں اور نہ اُن کے

فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ

مکر سے تنگ دل ہوں۔(٧٠) اور وہ کہتے ہیں کہ اگر تم میں صداقت ہے تو بتاؤ وعدہ یعنی عذاب

صٰدِقِيْنَ ﴿٧١﴾ قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ

کب آئے گا۔(٧١) آپ فرما دیجیے کہ اس عذاب کے آثار تمہارے بالکل قریب آرہے ہیں جس کے بارے میں تم

تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ

عجلت کا مطالبہ کرتے ہو۔(٧٢) اور بیشک آپ کا رب لوگوں پر فضل کرنے والا ہے مگر اُن کی

اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٧٣﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ

اکثریت شکر گزار نہیں ہے۔ (٧٣) اور یقیناً آپ کا رب اِس کو جانتا ہے جو کچھ اُن کے

صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿٧٤﴾ وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِي السَّمَآءِ

سینوں میں ہے اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں۔(٧٤) اور زمین وآسمان کی ہر چیز جو غائب ہے

وَالْاَرْضِ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿٧٥﴾ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ عَلٰى

اس کا ذکر کتاب مبین میں موجود ہے۔ (٧٥) بیشک اس قرآن میں وہ بات بیان کی جاتی ہے جس

بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَكْثَرَ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٧٦﴾ وَ اِنَّهٗ

میں بنی اسرائیل کی اکثریت آپس میں اختلاف رکھتی ہے۔(۷۶) اور بیشک یہ

لَهُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٧٧﴾ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ

قرآن اہل ایمان کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔ (۷۷) بیشک آپ کارب اپنے حکم کے مطابق

بِحُكْمِهٖ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ﴿٧٨﴾ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّكَ عَلَى

ان میں فیصلہ فرما دے گا۔ اور وہی غلبے والا علم والا ہے۔(۷۸) پس آ پ اللہ تعالیٰ پر متوکل رہیں بیشک آپ

الْحَقِّ الْمُبِيْنِ ﴿٧٩﴾ اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ

واضح طور پر حق پر ہیں۔(۷۹) بیشک آپ مُردوں اور بہروں کو اپنی آواز نہیں سنا سکتے

اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿٨٠﴾ وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِي الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ

جب کہ وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ رہے ہوں۔ (۸۰) اور اندھوں کو آپ گمراہی میں ہدایت کرنے والے نہیں۔

اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿٨١﴾ وَ اِذَا وَقَعَ

مگر آپ تو اُنہیں سناتے ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں پس وہی مسلمان ہیں۔(۸۱) اور جب ہماری کہی ہوئی بات

الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ ۙ اَنَّ

پوری ہونے کا موقع آ جائے گا توہم زمین سے ایک چوپایہ نکال لیں گے جوان سے بات چیت کرے گا۔

ع ٢٦ ٢ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿٨٢﴾ ع وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ

یہ کہ لوگ ہماری آیتوں پر یقین نہیں لاتے۔ (۸۲) اور جس دن ہم ہر اُمت میں سے ایک گروہ کو

فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿٨٣﴾ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْ

جمع کریں گے جو ہماری آیتوں کی تکذیب کیا کرتے تھا پس اُنہیں روک لیا جائے گا۔ (۸۳) تاکہ اُن کے ساتھ والے آجائیں

قَالَ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰيٰتِيْ وَ لَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّاذَا كُنْتُمْ

اور اللہ فرمائے گا کیا تم نے میری آیتوں کی تکذیب کی حالانکہ عِلم کی بنا پر تم نے ان کا احاطہ کرلیا تھا کہ اس کے سوا

تَعْمَلُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿٨٥﴾

کیا عمل کرتے تھے۔(۸۴) اوراُن کے ظلم کی بنا پر اللہ کی بات ان پر پوری ہوگئی ہے پس وہ اب کلام نہیں کریں گے۔(۸۵)

اَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّيْلَ لِيَسْكُنُوْا فِيْهِ وَ النَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ

کیا اُنہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے رات کو سکون کرنے کے لیے بنایا ہے اور دن کو دیکھنے کے لیے بنایا ہے۔

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٨٦﴾ وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي

بیشک ایمان لانے والی قوم کے لیے اس میں نشانیاں ہیں۔(۸۶) اور جس روز صُور پھونکا جائے گا،

الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ

تو اس روز آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ گھبرا جائے گا مگر جسے

شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَ كُلٌّ اَتَوْهُ دٰخِرِيْنَ ﴿٨٧﴾ وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً

اللہ چاہے وہ نہیں گھبرائے گا۔ اور تمام اس کے حضور مؤدب ہوکر حاضر ہوں گے۔(۸۷)اور تو اس روز پہاڑوں کو ٹھہرا ہوا خیال کرے گا

وَّ هِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ؕ صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ؕ

حالانکہ وہ بادلوں کی طرح چل رہے ہوں گے۔ یہ اللہ کا شاہکار ہے کہ اس نے ہر چیز کوحکمت آمیزی سے بنایا ہے

اِنَّهٗ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٨٨﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ

بیشک تمہارے اعمال سے وہ باخبر ہے۔(۸۸) جو نیک اعمال لے کر آئے گا تو اس کو اس سے بہتر صِلہ ملے گا۔

وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ ﴿٨٩﴾ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ

اور ان کو اس دن کی گھبراہٹ کا فکر نہ ہوگا۔(۸۹) اور جو برائیوں کے ساتھ آئے گا تو ان کو اوندھے منہ کے بل

وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ ؕ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٠﴾

آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ کیا تمہیں بدلہ ملے گااس کی بنا پر جو تم عمل کرتے تھے۔(۹۰)

اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِيْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ

بلاشبہ مجھے تو یہی حکم ملا ہے کہ میں اس حرمت والے شہر کے رب کی عباد ت کروں اور ہرچیز اسی کے لیے ہے

كُلُّ شَيْءٍ ۫ وَّ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٩١﴾ وَاَنْ اَتْلُوَا

اور مجھے حکم ہے یہ کہ میں تسلیم کرنے والوں میں سے ہوجاؤں۔ (۹۱) اور یہ کہ میں قرآن پاک کی

الْقُرْاٰنَ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ ضَلَّ

تلاوت کیا کروں، پس جوکوئی ہدایت پر چلتا ہے تو بیشک یہ ہدایت اسی کی ذات کے لیے ہے۔ اور جو کوئی گمراہ ہوتا ہے

فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿٩٢﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ

تو اسے کہہ دیجیے کہ میں تو صرف ڈرانے والا ہوں۔(۹۲) اور فرما دیں کہ ہر طرح کی حمد اللہ ہی کے لیے ہے جوجلد ہی اپنے آ ثار دکھا دے گا

فَتَعْرِفُوْنَهَا ؕ وَ مَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٣﴾ ع

تو اسے جان جاؤ گے اور جو عمل تم کرتے ہو اللہ اس سے غافل نہیں۔(۹۳)

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کوایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تَفْخِیم: حروف کو پُر یعنی آواز کوموٹا رکھنا ● قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (بؔ ہو) کی آواز کوخیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ان سب کوایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے
مَدّ: تین الف کے برابر ~ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

سُوْرَةُ القَصَصِ ٢٨ مَكِّيَّةٌ ٤٩ | اٰيٰتُهَا ٨٨ | رُكُوْعَاتُهَا ٩

سورۃ القصص مکی ہے — اس میں ٨٨ آیات اور ٩ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

طٰسٓمّٓ ﴿١﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿٢﴾ نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ

طاسین،میم(١) یہ روشن کتاب کی آیات ہیں (٢) ہم آپ کو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور

نَّبَاِ مُوْسٰى وَ فِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٣﴾ اِنَّ

فرعون کا واقعہ صداقت کے ساتھ اہل ایمان قوم کے لیے پڑھ کر سناتے ہیں۔(٣) بیشک

فِرْعَوْنَ عَلَا فِى الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ

فرعون نے زمین پر غلبہ حاصل کر رکھا تھا اور وہاں کے لوگوں کو گروہوں میں بانٹ رکھا تھا

طَآىِٕفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ؕ اِنَّهٗ

ان میں سے ایک گروہ کو بہت کمزور بنا دیا ، ان کے بیٹوں کو ذبح کرتا اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھتا ۔ بیشک وہ

كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٤﴾ وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا

فساد کرنے والوں سے تھا۔ (٤) اور ہم نے چاہا کہ جنھیں زمین میں کمزور کر دیا گیا ہے

فِى الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَىِٕمَّةً وَّ نَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿٥﴾ وَ

ان پر احسان کریں اور اُنھیں امام بنادیں اور اُنھیں ملک کا وارث بنا دیں۔(٥) اور

نُمَكِّنَ لَهُمْ فِى الْاَرْضِ وَ نُرِىَ فِرْعَوْنَ وَ هَامٰنَ وَ جُنُوْدَهُمَا

ان کو سرزمین مصر میں تمکین کر دیں اور فرعون اور ہامان اور اُن کے لشکروں کو وہ

مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ﴿٦﴾ وَ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ

چیز دکھا دیں جس سے وہ خوفزدہ تھے۔(٦) اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی ماں کی طرف الہام کیا کہ اُنھیں

اَرْضِعِيْهِ ۚ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِى الْيَمِّ وَ لَا تَخَافِىْ

دودھ پلاتی رہ پھر جب تم پر خوف طاری ہو تو اسے دریا میں رکھ دینا اور کسی طرح کا خوف نہ کھانا

وَلَا تَحْزَنِىْ ۚ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَ جَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٧﴾

اور نہ غم کرنا۔ بیشک ہم اسے تیری طرف واپس لے آئیں گے اور اُنھیں رسولوں میں سے کرنے والے ہیں۔(٧)

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ۔ تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ۔ قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا ۔ کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے
مدّ: تین الف کے برابر یا پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

فَالْتَقَطَهٗۤ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّ حَزَنًا ؕ اِنَّ

پس فرعون کے گھر والوں نے دریا سے حضرت موسیٰ کو لے لیا کیونکہ وہ اُن کے لیے دشمنی اور دُکھ کا باعث بننا تھا۔ بیشک

فِرْعَوْنَ وَ هَامٰنَ وَ جُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خٰطِـِٕيْنَ ﴿۸﴾ وَ قَالَتِ امْرَاَتُ

فرعون اور ہامان اور اُن کے لشکر غلطی کرنے والوں سے تھے۔ (۸) اور فرعون کی بیوی بولی

فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّيْ وَ لَكَ ؕ لَا تَقْتُلُوْهُ ۖۗ عَسٰۤى اَنْ يَّنْفَعَنَاۤ

کہ یہ بچہ میرے اور تیرے لیے آنکھوں کی راحت ہوگا۔ اسے قتل نہ کرو۔ شاید اس سے ہمیں کچھ فائدہ حاصل ہو جائے

اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّ هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۹﴾ وَ اَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ

یاہم اسے اپنا بیٹا بنالیں اور اُنہیں کسی بات کا پتہ نہ تھا۔(۹) اورحضرت موسیٰ(علیہ السّلام) کی والدہ کا دل

مُوْسٰى فٰرِغًا ؕ اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِيْ بِهٖ لَوْ لَاۤ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى

بے چین ہوگیا۔ قریب تھا کہ وہ اس پوشیدہ بات کو ظاہر کردیتیں اگر ہم اُن کے دل سے ربط نہ رکھتے

قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰﴾ وَ قَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّيْهِ ٚ

کہ وہ اللہ کے وعدے پر مطمئن رہیں۔(۱۰) اورحضرت موسیٰ کی والدہ نے اس کی بہن سے کہا کہ

فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّ هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَ حَرَّمْنَا عَلَيْهِ

اس کے پیچھے چلی جا تو وہ اسے دُور سے دیکھتی رہی اوروہ اس حقیقت کو نہ سمجھ سکے۔(۱۱) اور ہم نے اس سے پہلے

الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰۤى اَهْلِ بَيْتٍ

اس پر دودھ پلانے والیوں کی ممانعت کردی تھی تو موسیٰ کی ہمشیرہ نے کہا کہ کیا میں تمہیں ایسے گھر والوں کی خبردوں جو کہ

يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَ هُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ ﴿۱۲﴾ فَرَدَدْنٰهُ اِلٰۤى اُمِّهٖ كَيْ

تمہارے لیے اس کی کفالت کریں اور وہ اس کے ناصح ہوں گے۔(۱۲) تو ہم نے اس طرح اسے اس کی ماں کے پاس پہنچا دیا

تَقَرَّ عَيْنُهَا وَ لَا تَحْزَنَ وَ لِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ لٰكِنَّ

تا کہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور اسے غم نہ ہو اور معلوم ہوجائے کہ اللہ کا وعدہ سچا ہوتاہے مگر لوگوں کی اکثریت

اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾ ع وَ لَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَ اسْتَوٰۤى اٰتَيْنٰهُ ع ۱۳

کو اس کا علم نہیں ہے۔ (۱۳) اور جب حضرت موسیٰ سن بلوغت میں پہنچ گئے اور مکمل جوان ہوگئے تو ہم نے

حُكْمًا وَّ عِلْمًا ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۴﴾ وَ دَخَلَ

اُنہیں حکم اور علم دے دیا۔اور ہم محسنین کو اسی طرح جزا دیتے ہیں۔(۱۴) اور وہ شہر یعنی مصر میں

الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا

اس وقت داخل ہوئے جبکہ شہر کے رہنے والے بے خبر سورہے تھے پس آپ نے وہاں

رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلٰنِ ۗ هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ فَاسْتَغَاثَهُ

دو آدمیوں کو لڑتے ہوئے پایا۔ ایک کا تعلق اُن کے گروہ سے تھا جبکہ دوسرا آدمی دشمنوں سے تھا۔ پس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے گروہ سے تعلق

الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِيْ مِنْ عَدُوِّهٖ ۙ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى

رکھنے والے نے آپ سے اس آدمی کے خلاف مدد طلب کی جو دشمنوں سے تھا تو حضرت نے اسے گھونسا مارا

فَقَضٰى عَلَيْهِ ۗ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ

تو وہ لقمۂ اجل بن گیا۔ حضرت مُوسیٰ ؑ نے فرمایا کہ یہ عمل شیطان کی طرف سے ہوا ہے بیشک وہ واضح طور پر انسان کو بہکانے والا

مُّبِيْنٌ ﴿١٥﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَغَفَرَ لَهٗ ۭ

دشمن ہے۔(۱۵) التجا کی کہ اے میرے رب مجھ سے اپنی جان پر زیادتی ہوگئی پس تو میری مغفرت کردے تو

اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿١٦﴾ قَالَ رَبِّ بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ

اللہ نے اُنھیں معاف کردیا۔ بیشک وہ بخشنے والا رحم والا ہے۔(۱۶) آپ نے کہا اے میرے رب جس طرح کا تونے مجھ

اَكُوْنَ ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ ﴿١٧﴾ فَاَصْبَحَ فِي الْمَدِيْنَةِ خَآىِٕفًا

پر انعام کیا ہے تو اب میں کبھی جرم کرنے والوں کی حمایت نہ کروں گا۔(۱۷) پس جب شہر میں صبح ہوئی تو خائف تھے

يَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِي اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ يَسْتَصْرِخُهٗ ۭ قَالَ

پس انتظار کیا تو دیکھا کہ جس نے کل آپ سے مدد طلب کی تھی وہ پھر مدد کا طلب گار تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس سے کہا

لَهٗ مُوْسٰٓى اِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٨﴾ فَلَمَّآ اَنْ اَرَادَ اَنْ يَّبْطِشَ

کہ بیشک تو صریحاً گمراہ ہے۔(۱۸) پس جب حضرت موسیٰ نے ارادہ کیا کہ اسے قابو کریں

بِالَّذِيْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اَتُرِيْدُ اَنْ تَقْتُلَنِيْ

جو کہ ان دونوں کا دشمن ہے۔ تو وہ کہنے لگا کہ اے موسیٰ آپ چاہتے ہیں کہ مجھے بھی ویسے قتل کردو

كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًۢا بِالْاَمْسِ ڰ اِنْ تُرِيْدُ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا

جیسا کہ تم نے کل ایک شخص کو قتل کیا تھا۔ آپ تو یہی چاہتے ہیں کہ اس سرزمین میں سخت مزاج

فِي الْاَرْضِ وَمَا تُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿١٩﴾ وَ

بن کر رہو اور اصلاح کرنے والوں میں سے نہیں بننا چاہتے۔(۱۹) اور

غُنّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا

کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

مدّ: تین الف کے برابر ~ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

جَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى ۡ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنَّ

شہر کے دوسرے کنارے سے ایک آدمی تیزی کے ساتھ آیا کہنے لگا اے موسیٰ کہ بیشک فرعون کے مشیر آپ کو ختم کرنے

الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِيَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّىْ لَكَ مِنَ

کے بارے میں بات چیت کررہے ہیں،پس یہاں سے چلے جائیے بیشک میں آپ کے

النّٰصِحِيْنَ ﴿٢٠﴾ فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ ۡ قَالَ رَبِّ نَجِّنِىْ مِنَ

حمایتوں میں سے ہوں۔(٢٠) پس حضرت موسیٰ خوفزدہ ہوکر وہاں سے نکل پڑے۔انتظار تھا کہ کیاہوتا ہے فرمایا اے رب مجھے

الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٢١﴾ وَ لَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى ع ٢ ٨ ٥

ظالموں کی قوم سے نجات دے۔(٢١) اور جب مدین کی طرف رُخ کیا کہا قریب ہے کہ میرا رب مجھے

رَبِّىْٓ اَنْ يَّهْدِيَنِىْ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿٢٢﴾ وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ

سیدھی راہ پر گامزن کردے گا۔(٢٢) اور جب وہ مدین میں پانی کے کنویں پر آئے

وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ ۟ وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ

تواُنہوں نے لوگوں کے ایک گروہ کو اپنے جانوروں کو پانی پلاتے ہوئے پایا۔ اور ان سے ایک طرف دو عورتوں کودیکھا

امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ ۚ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ۭ قَالَتَا لَا نَسْقِىْ حَتّٰى

جو بکریوں کو پانی پلانے کے انتظار میں تھیں،توحضرت موسیٰؑ نے فرمایا کہ تم دونوں کا کیا مسئلہ ہے۔وہ کہنے لگیں کہ جب تک تمام چرواہے

يُصْدِرَ الرِّعَآءُ ۜ وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ﴿٢٣﴾ فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓى اِلَى

چلے نہ جائیں ہم اپنی بکریوں کو پانی نہیں پلاسکتیں اور ہمارے والد گرامی بہت بوڑھے ہیں۔(٢٣) توحضرت موسیٰ علیہ السّلام نے ان دونوں کی بکریوں کو

الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّىْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَىَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ﴿٢٤﴾

پانی پلادیا، پھرخود سائے میں بیٹھ گئے پس عرض کی کہ اے میرے رب جو کچھ تونے مجھے نیکی کی توفیق دی ہے میں اس کا طالب تھا۔(٢٤)

فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِىْ عَلَى اسْتِحْيَآءٍ ۡ قَالَتْ اِنَّ اَبِىْ يَدْعُوْكَ

پس ان دونوں میں سے ایک لڑکی بڑے حیا کے ساتھ چلتی ہوئی آپ کے پاس آئی کہنے لگی کہ میرے باپ نے آپ کو بلایا ہے

لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ۭ فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَيْهِ

تاکہ اس کا صِلہ دیں جو آپ نے ہماری بکریوں کو پانی پلایا ہے۔ پس حضرت موسیٰ (علیہ السّلام) اُن کے پاس آئے اور سارا واقعہ

الْقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفْ ۫ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٢٥﴾

بیان کردیا تو اُنہوں نے کہا کہ خوف نہ کھایئے۔ تمہیں ظالموں کی قوم سے نجات مِل گئی ہے۔(٢٥)

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تَفْخِیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

● اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (بَ ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا ● کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز اُلٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے

● مَدّ: تین الف کے برابر ۔ پانچ الف کے برابر لمبا کرکے پڑھنا واجب ہے

قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا يٰٓاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ ۡ اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ
ان میں سے ایک کہنے لگی کہ انہیں اپنے پاس رکھ لیجئے۔ بیشک یہ بہتر طاقتور امین قسم کا
الْاَمِيْنُ ﴿٢٦﴾ قَالَ اِنِّيْٓ اُرِيْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَيَّ هٰتَيْنِ
خدمت گار ہے۔(۲۶) اُنہوں نے کہا کہ میرا ارادہ ہے کہ میں اپنی لڑکیوں میں سے ایک کی شادی آپ سے کردوں
عَلٰٓى اَنْ تَاْجُرَنِيْ ثَمٰنِيَ حِجَجٍ ۚ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ۚ
اس کا مہر یہ ہوگا کہ آپ آٹھ سال ہماری ملازمت میں رہیں پھر اگر دس سال پورے کرلیں تو یہ آپ کی مرضی ہوگی۔
وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ ؕ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ
میں تمہیں مشقت میں نہیں ڈالنا چاہتا۔ قریب ہے کہ اِنشاء اللہ آپ مجھے
الصّٰلِحِيْنَ ﴿٢٧﴾ قَالَ ذٰلِكَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ ؕ اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ قَضَيْتُ
صالحین میں سے پائیں گے۔(۲۷) حضرت موسیٰ نے کہا کہ یہ میرے اور آپ کے درمیان وعدہ ہوگیا ان دونوں میں سے جو مدّت پوری ہوجائے
فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ﴿٢٨﴾ فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى ع ٣ ٧ ٢
مجھ پر کوئی مطالبہ نہیں اوراللہ ہمارے اس وعدے کا وکیل ہے۔ (۲۸) پھرجب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی معیاد پوری ہوگئی
الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَهْلِهٖٓ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا ۚ قَالَ
اور اپنی بیوی کو لے کر طُور کی جانب چل دیے تو ایک آگ دیکھی، اپنی بیوی سے کہا
لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ
کہ تم یہاں ٹھہرو بیشک میں نے آگ دیکھی ہے شاید کہ میں اس سے تمہارے لیے کوئی خبر لے آؤں یا
جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿٢٩﴾ فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ مِنْ
آگ کی چنگاری لے آؤں تاکہ تم اس سے تپش حاصل کرو۔(۲۹) پھرجب وہ اس کے پاس آئے تو
شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ
وادی کے دائیں کنارے سے اس برکت والی جگہ کے ایک درخت سے آواز دی گئی کہ
يّٰمُوْسٰٓى اِنِّيْٓ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٣٠﴾ وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا
اے موسیٰ(علیہ السّلام) بیشک میں ہی اللہ جہانوں کو پالنے والا ہوں۔ (۳۰) اور اپنے عصا کوزمین پررکھ دو۔ پس جواسے
رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ؕ يٰمُوْسٰٓى اَقْبِلْ
دیکھا تو لہراتا ہوا پایا گویا کہ سانپ ہے آپ پیٹھ پھیر کرواپس ہوئے اور مڑکر نہ دیکھا۔ اللہ نے کہا کہ اے موسیٰ آگے آیئے

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ◉ تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ◉ قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا ◉ کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے
مدّ: تین الف کے برابر ــ پانچ الف کے برابر لمبا کرکے پڑھنا واجب ہے

وَلَا تَخَفْ ۗ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ ﴿٣١﴾ اُسْلُكْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ
اور خوف نہ کھائیے۔ بیشک آپ امن پانے والوں سے ہیں۔ (٣١)اپنے ہاتھ کو گریبان کے اندر لے جائیں
تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ ۫ وَّ اضْمُمْ اِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ
وہ بغیر کسی نقص کے سفید ہوکر نکلے گا۔ اور خوف سے نجات کے لیے اپنے ہاتھ کو سینے پر
الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ مَلَا۠ئِهٖ ؕ
رکھ لینا پس یہ تمہارے رب کی طرف سے فرعون اور اس کے مشیروں کے لیے دو دلیلیں ہیں۔
اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿٣٢﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا
بیشک وہ فاسقوں کی قوم ہے۔(٣٢) آپ نے کہا کہ اے میرے رب میں نے ان میں سے ایک آدمی کو جان سے لے لیا تھا
فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ﴿٣٣﴾ وَاَخِيْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّيْ لِسَانًا
اس لیے مجھے خوف ہے کہ کہیں وہ مجھے قتل نہ کردیں۔(٣٣) اور میرے بھائی ہارون کی زبان بڑی صاف گو ہے تو اسے میرا مددگار بنا کر
فَاَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْاً يُّصَدِّقُنِيْٓ ۫ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ﴿٣٤﴾
میرے ساتھ بھیج تاکہ وہ میری تصدیق کرے، مجھے خوف ہے کہ وہ میری تکذیب کریں گے۔(٣٤)
قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ وَ نَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا
اللہ نے فرمایا کہ ہم تمہارے بھائی کے ذریعے تمہارے بازو کو مضبوط کریں گے اور تم دونوں کوفوقیت دے دیں گے کہ وہ
يَصِلُوْنَ اِلَيْكُمَا ۚۛ بِاٰيٰتِنَآ ۚۛ اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ﴿٣٥﴾ معانقة ١١
تم دونوں کو نقصان نہ دے سکیں گے۔ہماری نشانیوں کی بناء پر تم دونوں اور تمہارے پیروکار غالب ہوجائیں گے۔(٣٥)
فَلَمَّا جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ
پھر جب حضرت موسیٰ ہماری واضح نشانیوں کے ساتھ فرعون کے پاس آئے تو اس نے کہا کہ یہ تو خود ساختہ
مُّفْتَرًى وَّ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿٣٦﴾ وَقَالَ
جادو ہے۔اور ہم نے آپ سے پہلے اپنے باپ دادا سے ایسی باتیں نہیں سُنی۔(٣٦) اور حضرت موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا
مُوْسٰى رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى مِنْ عِنْدِهٖ وَ مَنْ
کہ میرا رب جانتا ہے کہ جواس کے ساتھ ہدایت سے آیا ہے اور جس کے لیے
تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٣٧﴾ وَقَالَ
آخرت کا گھر ہوگا۔ بیشک ظلم کرنے والے فلاح نہیں پائیں گے۔(٣٧) اور فرعون کہنے لگا

غُنَّة: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا ● کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے
مدّ: تین الف کے برابر ~ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

فِرْعَوْنُ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ ۚ فَاَوْقِدْ لِيْ
اے میرے اہل کارو! میں تمہارے لیے اپنے علاوہ اور کوئی معبود نہیں جانتا پس اے ہامان میرے لیے
يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيْنِ فَاجْعَلْ لِّيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَطَّلِعُ اِلٰٓى
آگ میں مٹی کی اینٹیں پکوا کر ایک محل تیار کروا اس کی اونچائی سے شاید مجھے اطلاع مل سکے
اِلٰهِ مُوْسٰى ۙ وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۳۸﴾ وَاسْتَكْبَرَ هُوَ
کہ موسیٰ کا معبود کہاں ہے۔اور بیشک میرے خیال کے مطابق وہ سچا نہیں ہے۔(۳۸) اور اس نے اور اس کے
وَجُنُوْدُهٗ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اِلَيْنَا
لشکر نے زمین میں ناحق تکبر کیا اور یہ خیال کیاکہ اُنہوں نے ہماری طرف واپس
لَا يُرْجَعُوْنَ ﴿۳۹﴾ فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ ۚ فَانْظُرْ
نہیں آنا۔(۳۹) تو ہم نے اسے اور اس کے لشکر کو پکڑ کر دریا میں ڈال دیا۔ پس دیکھیے کہ
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۰﴾ وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً يَّدْعُوْنَ اِلَى
ظلم کرنے والوں کا انجام کیسا ہوا۔(۴۰) اور اُنہیں ہم نے اہلِ دوزخ کا پیشوا بنا دیا
النَّارِ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِيْ هٰذِهِ
جو آگ کی طرف بلاتے ہیں اور روز قیامت اُن کی مدد نہ کی جائے گی۔ (۴۱) اور اسی دُنیا میں ہم نے ان کو
الدُّنْيَا لَعْنَةً ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ ﴿۴۲﴾ ع ۱۴ ۷
لعنت زدہ کر دیا۔ اور قیامت کے دن ان کا شمار سزا یافتہ لوگوں میں سے ہوگا۔(۴۲)
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ
اور بیشک ہم نے حضرت موسیٰ (علیہ السلام)کو کتاب عطا فرمائی اس کے بعد ہم نے پہلے وقتوں کی قوموں کو
الْاُوْلٰى بَصَآىِٕرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۳﴾
ہلاک کردیا حضرت موسیٰ کی کتاب تورات لوگوں کے لیے بصیرت اور ہدایت اور رحمت ہے تاکہ وہ اس سے اثر قبول کریں۔(۴۳)
وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ اِذْ قَضَيْنَآ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ
اور آپ کوہ طور کی مغرب کی طرف نہ تھے جب کہ ہم نے حضرت موسیٰ کو رسُول ہونے کا پیغام دیا
وَمَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَلٰكِنَّآ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ
اور اس وقت آپ موجود نہ تھے۔(۴۴) لیکن ہم نے بہت سی اُمتوں کو پیدا کیا، پھر ان پر عرصہ دراز

غُنَّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے
مدّ ۔۔ تین الف کے برابر ۔ پانچ الف کے برابر لمبا کرکے پڑھنا واجب ہے

عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۚ وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوْا

گزر گیا اورآپ مدین کے رہنے والوں میں سے نہ تھے کہ ان پر ہماری آیتوں کی تلاوت کرتے۔

عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۙ وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ

لیکن ہم نے ہی اُنہیں رسول بنایا تھا۔ (۴۵) اور نہ آپ طُور کے کنارے پر تھے

الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا وَلٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا

جب ہم نے ندادی لیکن یہ آپ کے رب کی رحمت ہے تاکہ آپ اس قوم کو ڈرائیں

مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۶﴾

جن میں آپ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہ آیا تاکہ اُنہیں نصیحت حاصل ہوجائے۔ (۴۶)

وَلَوْلَآ اَنْ تُصِيْبَهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْا

اور اگر ایسا نہ ہوتا کہ جب اُنہیں کوئی اُن کے اعمال کی بنا پر مصیبت پہنچ جائے تو وہ یہ کہنے لگیں

رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ وَنَكُوْنَ مِنَ

کہ اے ہمارے رب کہ تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا یہ کہ ہم تیری آیات کی اتباع کرتے اور اہل

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا لَوْلَآ

ایمان سے ہو جاتے۔ (۴۷) پس جب ہمارے ہاں سے اُن کے پاس حق آیا تو اُنہوں نے کہا کہ اِنہیں

اُوْتِيَ مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى ؕ اَوَلَمْ يَكْفُرُوْا بِمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مثل معجزات کیوں نہیں دیے گئے۔کیا اُنہوں نے اس کا انکار نہ کیاتھا جو حضرت موسیٰ کو پہلے دیا گیا تھا۔

مِنْ قَبْلُ ۚ قَالُوْا سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا ۗ وَقَالُوْٓا اِنَّا بِكُلٍّ

اُنہوں نے کہا یہ تو جادوگر ہیں ایک دوسرے کی پشت پناہی کرتے ہیں اورکہنے لگے ہم ان سب کے

كٰفِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰى مِنْهُمَآ

منکر ہیں۔(۴۸) آپ فرمادیں کہ تم اللہ کے پاس سے اس طرح کی کتاب لے آؤ جو ان دونوں سے زیادہ ہدایت والی ہو

اَتَّبِعْهُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۹﴾ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ

اگرتم سچے ہوئے تو میں اس کی اتباع کرنے لگوں گا۔ (۴۹) پھر اگر وہ آپ کی بات قبول نہ کریں تو جان لیجے

اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ ؕ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ

کہ وہ اپنی خواہشوں کے پیچھے پڑگئے ہیں۔ اور اس سے بڑھ کرکون زیادہ گمراہ ہوسکتا ہے جو اللہ کی ہدایت کو چھوڑ کر

غُنَّه: نون مشدّد اور میم مشدّد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا
تَفْخِيْم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا
قَلْقَلَه: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (بؔ ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے
''مَدّ''۔ تین الف کے برابر ـ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

ع ٨ ٨ ٥

هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥٠﴾ وَلَقَدْ

خواہشات کی اتباع کرتا ہے۔ بیشک اللہ ظالموں کی قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔(۵۰) اور بیشک ہم

وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٥١﴾ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ

اپنا کلام اُن کے لیے مسلسل بھیجتے رہے تاکہ وہ نصیحت قبول کریں۔(۵۱) جن لوگوں کو ہم نے پہلے

النصف

الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ﴿٥٢﴾ وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوْٓا

کتاب دی تھی وہ اس قرآن پر ایمان لاتے ہیں۔(۵۲) اور جب کہ ان کو یہ کتاب پڑھ کر سنائی جاتی ہے تو وہ کہتے ہیں

اٰمَنَّا بِهٖٓ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَآ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ ﴿٥٣﴾

کہ ہم اس پر ایمان لائے بیشک ہمارے رب کی طرف سے وہی حق ہے بیشک ہم اس سے پہلے ہی مسلمان ہو چکے تھے۔(۵۳)

اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ

ان لوگوں کو اس کا صِلہ دومرتبہ دیا جائے گا۔ بسبب اس کے کہ اُنھوں نے صبر کیا اور بُرائی کو بھلائی سے

السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿٥٤﴾ وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا

دُور کیا اور وہ اس رزق سے خرچ کرتے ہیں جو ہم نے ان کو دیا ہے۔(۵۴) اور جب لغویات سنتے ہیں تو اس کی طرف سے توجہ ہٹا لیتے ہیں۔

عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ز سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ز

اور کہتے ہیں کہ ہمارے عمل ہمارے لیے اور تمہارے اعمال تمہارے لیے ہیں تم پر سلام ہو۔

لَا نَبْتَغِى الْجٰهِلِيْنَ ﴿٥٥﴾ اِنَّكَ لَا تَهْدِىْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ

ہم جاہلوں کو پسندنہیں کرتے۔(۵۵) بیشک یہ نہیں کہ آپ جسے اپنی طرف سے چاہیں ہدایت کردیں لیکن

اللّٰهَ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ ج وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿٥٦﴾ وَقَالُوْٓا

ہدایت اُسے مِلتی ہے جسے اللہ چاہتا ہے۔ اور اسے ہدایت والوں کا علم ہے۔(۵۶) اور ان کا کہنا ہے

اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا ط اَوَلَمْ نُمَكِّنْ

کہ اگر ہم آپ کے ساتھ ہدایت کی اتباع کریں توہمیں اپنے ملک سے ملک بدر کردیا جائے۔کیا ہم نے اُنہیں حرم میں آباد نہیں کیا

لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَىْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا

جہاں امن ہے جس کی طرف ہمارے عطا کردہ رزق میں سے ہرطرح کے پھل لائے جاتے ہیں مگر

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍۭ بَطِرَتْ

اُن کی اکثریت کو عِلم نہیں ہے۔ (۵۷) اور ہم نے کتنی بستیوں کو ہلاک کردیا جنھیں معیشت کی

غُنّہ: نون مشدّد اور میم مشدّد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تَفْخِیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا

اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (بؔ ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا

کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز اُلٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے

مدّ: تین الف کے برابر ~ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

مَعِيْشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا

فراوانی پر غرور تھا۔ یہ اُن کی رہائش گاہیں ہیں کہ اُن کے بعد اُن کی آبادکاری نہ ہوسکی مگر بہت

قَلِيْلًا ؕ وَكُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿۵۸﴾ وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى

کم آباد ہوئے۔ اور ہم ہی اُن کے وارث ہوئے۔ (۵۸) اور آپ کا رب کسی بستی کو اس وقت تک ہلاک نہیں کرتا

حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْٓ اُمِّهَا رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا

جب تک کہ اُن کی بڑی بستی میں رسول نہ بھیج دے جو اُنہیں ہماری آیات پڑھ کرسنائے۔ اور نہ ہی ہم

مُهْلِكِي الْقُرٰٓى اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ

بستیوں کو ہلاک کرنے والے ہیں جب تک کہ اُن کے رہنے والے ظالم نہ ہوں۔(۵۹) اور تمہیں جو کچھ دیا گیا ہے

شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ

وہ تو دنیا کی زندگی کاسامان اور اس کی زینت ہے۔ اورجو اللہ کے پاس ہے وہی سب سے بہتر

وَّاَبْقٰى ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۰﴾ اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ ع ۶ ۱۰ ۹

باقی رہنے والا ہے کیا پھر بھی تم عقل سے کام نہیں لیتے۔(۶۰) تو کیا جسے ہم نے اچھا وعدہ دیا ہے اور وہ اس وعدے کو

لَاقِيْهِ كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

پالے گا کیا وہ اس شخص جیسا ہے جسے ہم نے دنیا کی زندگی کے سامان سے مالا مال کیا پھر وہ قیامت کے دن

مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿۶۱﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ

گرفتار ہو کر حاضر ہوگا۔ (۶۱) اور جس دن اُنہیں آواز دی جائے گی پھر کہا جائے گا کہ میرے شریک کہاں ہیں

الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۶۲﴾ قَالَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا

جنھیں تم میرا شریک ٹھہراتے تھے۔ (۶۲) تو وہ لوگ کہیں گے جن پر بات ثابت ہوچکی ہوگی اے ہمارے ربّ یہی

هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَغْوَيْنَا ۚ اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۚ تَبَرَّاْنَآ اِلَيْكَ ۫

وہ ہیں جنھیں ہم نے گمراہ کیا تھا۔ ہم نے اُنہیں اس طرح گمراہ کیا جس طرح ہم گمراہ ہوئے۔ ہم ان سے لاتعلق ہوکر تیری طرف آتے ہیں

مَا كَانُوْٓا اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ ﴿۶۳﴾ وَقِيْلَ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ

کہ وہ ہماری پُوجا نہ کرتے تھے۔(۶۳) اور ان سے کہا جائے گا کہ اپنے شریکوں کو بلاؤ پس وہ اُنہیں بلائیں گے

فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَرَاَوُا الْعَذَابَ ۚ لَوْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ ﴿۶۴﴾

مگر وہ اُنہیں جواب نہ دیں گے اور عذاب کو دیکھیں گے۔ کاش وہ ہدایت پانے والوں سے ہوتے۔(۶۴)

● غُنّة: نون مشدّد اور میم مشدّد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ● تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ● قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
● اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو غنہ (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
● مدّ: تین الف کے برابر — پانچ الف کے برابر لمبا کرکے پڑھنا واجب ہے
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے

وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٦٥﴾ فَعَمِيَتْ

اور جس دن اُنہیں آواز دی جائے گی اور ان سے کہا جائے گا کہ تم نے پیغمبروں کو کیا جواب دیا تھا۔ (٦٥) پس اس دن اُنہیں

عَلَيْهِمُ الْاَنْۢبَآءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿٦٦﴾ فَاَمَّا مَنْ تَابَ

کوئی بات سمجھ نہ آئے گی پھر وہ آپس میں بھی سوال نہ کرسکیں گے۔(٦٦) پس جس نے توبہ کرلی

وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ ﴿٦٧﴾

اور ایمان لے آیا اور صالح عمل کرلیے تو وہ یقیناً فلاح پانے والوں سے ہوگیا۔ (٦٧)

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ؕ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ؕ سُبْحٰنَ

اور تمہارا رب جو چاہتا ہے پیدا کرلیتا ہے اور جو پسند کرتا ہے، اُن کے اختیار میں کچھ بھی نہیں ہے ۔اللہ اُن کے

اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٨﴾ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ

شرک سے پاک اور بلند وبالا ہے۔ (٦٨) اور جو کچھ اُن کے سینوں میں چھپا ہے اور جو ظاہر کرتے ہیں

وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿٦٩﴾ وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْحَمْدُ فِى الْاُوْلٰى

تمہارے رب کو اس کا علم ہے۔(٦٩) اور وہی اللہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ دُنیا اور آخرت میں اسی کے لیے حمدوثنا ہے۔

وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٧٠﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ

اور اسی کی حکمرانی ہے اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔(٧٠) آپ فرما دیجیے بھلا تم دیکھو کہ اگر

جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ

اللہ تعالیٰ تم پر قیامت کے دن تک ہمیشہ رات کو طاری کردے تو اللہ کے سوا کون معبود ہے جو

اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ ؕ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ﴿٧١﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ

تم پر روشنی کردے تو کیا تم سنتے نہیں ہو۔ (٧١) آپ فرما دیجیے کہ بھلا دیکھیے کہ

اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ

اگر اللہ تعالیٰ تم پر قیامت کے دن تک دن ہی رکھے تو اللہ کے سوا اور کون معبود ہے جو تمہارے

اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٧٢﴾

لیے رات لے آئے تاکہ تم اس میں آرام کرسکو۔ تو کیا تم بصیرت سے کام نہیں لیتے۔ (٧٢)

وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ

اور اس نے اپنی رحمت کی بنا پر ہمارے لیے رات اور دن بنائے ہیں تاکہ رات کو تم آرام کرو

غُنّہ: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ◉ قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا ◉ تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا

اِخفا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا

مدّ: تین الف کے برابر ـ پانچ الف کے برابر لمبا کرکے پڑھنا واجب ہے

کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے

وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٣﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ

اور دن میں اس کا فضل تلاش کرو اور اسی بنا پر تم اس کی شکر گزاری کرتے رہو۔ (۷۳) اور جس دن وہ اُنہیں بلائے گا

فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٧٤﴾ وَنَزَعْنَا

تو کہے گا کہ وہ کہاں ہیں جن کو تم میرا شریک خیال کیا کرتے تھے ۔(۷۴) اور ہم ہر اُمت سے

مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا فَقُلْنَا هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوْٓا اَنَّ الْحَقَّ

ایک گواہ نکال کرکہیں گے کہ اپنا جواز پیش کرو تووہ جان لیں گے کہ حق اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے

لِلّٰهِ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٧٥﴾ اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ ع ۱۵ ۱۰

اور ان سے ہر طرح کی افترابیں دُور ہوجائیں گی۔(۷۵) بیشک قارون کا تعلق قوم موسیٰ (علیہ السلام) سے تھا

قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ ۠ وَاٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَآ اِنَّ

پھر اس نے ان پر سرکشی کی اور ہم نے اسے دولت کے اتنے خزانے دیے تھے کہ اُن کی

مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ اُولِي الْقُوَّةِ ۗ اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ

کنجیاں ایک طاقتور جماعت پر اُٹھانے کے لیے وزنی تھیں۔جب اس سے اس کی قوم نے کہا

لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ﴿٧٦﴾ وَابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰىكَ

کہ اس پر غرور نہ کر بیشک اللہ تعالیٰ غرور کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ (۷۶) اور اللہ تعالیٰ نے جو مال تجھے دیا ہے

اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَاَحْسِنْ

اس سے آخرت کا گھر بنا اور دنیا میں اپنا حِصّہ نہ بھول اور احسان کر جس طرح کہ

كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ ۭ اِنَّ

اللہ نے تم پر احسان کیا ہے اور زمین میں فساد نہ ڈال۔ بیشک

اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٧٧﴾ قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ

اللہ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔(۷۷)اس نے کہا کہ یہ دولت مجھے اس علم کی وجہ سے ملی ہے۔

عِنْدِيْ ۭ اَوَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ مِنَ

کیا اسے یہ معلوم نہ تھا کہ بیشک اللہ نے اس سے پہلے کتنی قوموں کو ہلاک کردیا

الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَّاَكْثَرُ جَمْعًا ۭ وَلَا يُسْئَلُ

جو اس سے قوت میں زیادہ تھیں اور اُن کے پاس مال بھی کثیر تھا۔ اور مجرموں سے اُن کے گناہوں کے بارے میں

عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٧٨﴾ فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِىْ زِيْنَتِهٖ ؕ

سوال نہیں کیا جائے گا۔(۷۸) پس وہ اپنی قوم کے سامنے نمودونمائش کے ساتھ آیا۔

قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ

دنیوی زندگی کے طالب لوگ کہنے لگے کاش کہ ہمیں بھی اس کی مثل دنیا کا مال ملا ہوتا جیسا کہ

اُوْتِىَ قَارُوْنُ ۙ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿٧٩﴾ وَ قَالَ الَّذِيْنَ

قارون کو دیا گیاہے۔ بیشک وہ بڑا خوش بخت ہے۔ (۷۹) اور صاحب علم لوگوں نے کہا

اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ

کہ تم پر افسوس ہے کہ اللہ کا ثواب اس کے لیے بہتر ہے جو ایمان لے آئے اور صالح عمل کرے۔

صَالِحًا ۚ وَلَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ﴿٨٠﴾ فَخَسَفْنَا بِهٖ وَ بِدَارِهِ

اور یہ نعمت صبر کرنے والوں ہی کو ملتی ہے۔(۸۰) پس ہم نے اسے اور اس کے گھر کوزمین میں

الْاَرْضَ ۗ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۗ

دھنسا دیا۔ تو اس کے پاس کوئی حمایتی گروہ نہ تھا جو اس وقت اللہ تعالیٰ کے سوا اللہ کی پکڑ سے

وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ﴿٨١﴾ وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ

بچانے میں مدد کرتا اور وہ خود بھی بدلہ نہ لے سکا۔ (۸۱) اور وہ لوگ جوکل تک اس کا مرتبہ حاصل کرنے کے خواہاں تھے

بِالْاَمْسِ يَقُوْلُوْنَ وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ

صبح کوکہنے لگے ہائے افسوس ہمیں تو اب پتہ چلا ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کے لیے اپنے بندوں میں سے چاہتا ہے

مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ ۚ لَوْلَآ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ؕ

رزق کشادہ کر دیتا ہے اور جس کا چاہتا ہے رزق تنگ کردیتا ہے۔ اگر اللہ نے ہم پر احسان نہ کیا ہوتا تو ہمیں بھی زمین میں دھنسا دیا جاتا۔

وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨٢﴾ ع تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا ع ٨ ١١

ہائے خرابی ہے کہ انکار کرنے والوں کے لیے فلاح نہیں ہے۔ (۸۲) یہ آخرت کا گھر ہم ان لوگوں کو

لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِى الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ؕ وَ الْعَاقِبَةُ

دیتے ہیں جو زمین میں برتر بننے کی خواہش نہیں رکھتے اور نہ فساد ڈالتے ہیں۔ اور عاقبت

لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿٨٣﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ

اہلِ تقویٰ کے لیے ہے۔ (۸۳)جوکوئی نیکی کرکے آئے گا تو اس کے لیے بہتر صلہ ملے گا۔ اور جوکوئی بُرائیوں کے ساتھ آئے گا

غُنَّہ: نون مشدّد اور میم مشدّد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا
تَفْخِیْم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا
قَلْقَلَہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے
مَدّ ،،۔ تین الف کے برابر ــ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا
تو برے اعمال کرنے والوں کو صرف اتنا بدلہ دیا جائے گا جتنا اُنہوں
يَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾ اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى
نے کیا۔ (۸۴) بیشک جس نے آپ پر قرآن فرض کیا اور آپ جہاں چاہتے ہیں وہاں لے جائے گا۔
مَعَادٍ ؕ قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى وَ مَنْ هُوَ فِيْ
آپ فرمائیے کہ میرا رب ہدایت لے کر آنے والے اور صریحاً گمراہی والے کو بھی
ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۸۵﴾ وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْٓا اَنْ يُّلْقٰٓى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ
خوب جانتا ہے۔ (۸۵) اور آپ کو توقع نہ تھی کہ آپ پر کتاب کانزول کیاجائے گا۔
اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۶﴾
مگر یہ تو آپ کے رب کی رحمت ہے آپ ہرگز اِنکار کرنے والوں کی طرف نہ جھکیں۔ (۸۶)
وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَادْعُ
اور وہ آپ کو اللہ تعالیٰ کی آیات سے اس کے بعد کہ جو آپ پر اُتر چکی ہیں ہرگز نہ روکیں اور اپنے رب کی طرف بلائیے
اِلٰى رَبِّكَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ
اور ہرگز شرک کرنے والوں کی طرف متوجہ نہ ہونا۔ (۸۷) اور اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہ پکارنا۔
اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۣ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ؕ وقف لازم
اس کے سوا کوئی اور معبود نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس کے سوا ہرچیز فانی ہے۔
لَهُ الْحُكْمُ وَ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۸﴾ ع ۹ / ۲ / الثلثۃ / ۱۲
اصل حکومت اسی کی ہے اوراسی کی طرف واپس لوٹ کر جانا ہے۔(۸۸)

سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ ۲۹ مَكِّيَّةٌ ۸۵ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰيَاتُهَا ۶۹ رُكُوْعَاتُهَا ۷

سورۃ العنکبوت مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ — اس میں ۶۹ آیات اور ۷ رکوع ہیں۔

الٓمّٓ ﴿۱﴾ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَ هُمْ
الف، لام، میم۔(۱) کیالوگوں کاخیال یہ ہے کہ وہ اتنا کہنے یعنی ہم ایمان لانے پر چھوڑ دیے جائیں گے
لَا يُفْتَنُوْنَ ﴿۲﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ
اور وہ آزمائے نہ جائیں گے۔ (۲) اور بیشک ہم نے ان سے پہلے لوگوں کو آزمایا پس اللہ سچے لوگوں کا

غُنَّة: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا — تفخیم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا — قلقلہ: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز اُلٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے
مَدّ: تین الف کے برابر — پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے

اللّٰهُ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَ لَیَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِیْنَ ﴿٣﴾ اَمْ حَسِبَ

اعلان کردے گا اور جھوٹے لوگوں کو بھی ظاہر کردے گا۔ (۳) کیا بُرے اعمال کرنے والے

الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ اَنْ یَّسْبِقُوْنَا ؕ سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ ﴿٤﴾

خیال کیے بیٹھے ہیں کہ ہم بچ کر نکل جائیں گے، ان لوگوں کی یہ سوچ بہت بُری ہے۔ (۴)

مَنْ كَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ؕ وَهُوَ

جو اللہ تعالیٰ کے دیدار کا خواہشمند ہے تو بیشک اللہ تعالیٰ کا مقرر کیا ہوا وقت بالکل آنے والا ہے۔ اور وہی

السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿٥﴾ وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا یُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ؕ

سمیع ہے علم والا ہے۔ (۵) اور اللہ کی راہ میں جو مجاہدہ کرے تو بیشک وہ مجاہدہ اسی کے نفس کے لیے ہے،

اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ﴿٦﴾ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا

بلاشبہ اللہ تمام دنیاسے غنی ہے۔ (۶) اور صاحب ایمان بن کر صالح عمل کرنے والوں

الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَ لَنَجْزِیَنَّهُمْ اَحْسَنَ

کی بُرائیوں کو ہم دُور کر دیں گے اور اُن کے احسن اعمال کی ہم

الَّذِیْ كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿٧﴾ وَ وَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ

ضرور جزا دیں گے۔ (۷) اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کی وصیت

حُسْنًا ؕ وَاِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِیْ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ

کی ہے،اوروہ اگر تجھ سے میرے ساتھ شرک کروانے کی کوشش کریں جس کا تجھے علم نہیں تو

فَلَا تُطِعْهُمَا ؕ اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٨﴾

ان کا کہنا ہرگز نہ ماننا۔تم نے لوٹ کر میری طرف واپس آنا ہے تو میں تمہیں اس سے مطلع کردوں گا جوتم کیا کرتے تھے۔ (۸)

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِی الصّٰلِحِیْنَ ﴿٩﴾

جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کیے اُنہیں ہم ضرور صالحین میں شامل کردیں گے۔ (۹)

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَآ اُوْذِیَ فِی اللّٰهِ جَعَلَ

اور لوگوں میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر ایمان لائے پھر جب اُنہیں اللہ کی راہ میں کوئی تکلیف

فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ؕ وَلَىِٕنْ جَآءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ

آجاتی ہے تو لوگوں کے اس فتنے کو اللہ کے عذاب مترادف سمجھتے ہیں اور اگر تمہارے رب کی طرف سے

لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ؕ اَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِيْ صُدُوْرِ

مدد آجائے تو کہنے لگیں گے بیشک ہم تو آپ ہی کے ساتھ تھے۔ کیا اللہ سب سے زیادہ نہیں جانتا جو دُنیا والوں کے

الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰﴾ وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ﴿۱۱﴾

سینوں میں ہے۔ (۱۰) اور اللہ ضرور اہلِ ایمان کو ظاہر کردے گا اور اللہ ضرور منافقوں کو ظاہر کردے گا۔ (۱۱)

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا وَلْنَحْمِلْ

اور کفر کرنے والوں نے اہلِ ایمان سے کہا کہ تم ہماری راہ پر چلو ہم تمہارے گناہ اپنے ذمّے لے لیں گے۔

خَطٰيٰكُمْ ؕ وَمَا هُمْ بِحٰمِلِيْنَ مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ اِنَّهُمْ

اور وہ ان گناہوں کا بوجھ کچھ بھی نہیں اُٹھا سکتے۔ بلاشبہ وہ لوگ

لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ۟ وَ

جھوٹے ہیں۔(۱۲)وہ اپنے بوجھ اُٹھائیں گے اور اُن کے ساتھ اور لوگوں کے گناہوں کا بوجھ بھی اُٹھائیں گے اور

لَيُسْئَلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا ع ۱۳ ۱۴

قیامت کے روز اپنی طرف سے باتیں بنانے والوں سے باز پُرس ہوگی۔ (۱۳) اور بیشک ہم نے حضرت نوح (علیہ السلام) کو

اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا ؕ فَاَخَذَهُمُ

اُن کی قوم کی طرف بھیجا تو وہ ان میں پچاس سال کم ہزار برس رہے۔ پھر ان کو طوفان کے عذاب نے

الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ وَ

آکر پکڑ لیا کیونکہ وہ ظلم کیا کرتے تھے۔ (۱۴) پھر ہم نے حضرت نوح اور کشتی والوں کو نجات دے دی اور

جَعَلْنٰهَا اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۵﴾ وَاِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا

دنیاوالوں کے لیے ہم نے اس کشتی کو نشانی بنادیا۔(۱۵) اور حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کو یاد کرو جب اُنہوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ اللہ کی عبادت

اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ

کرو اس سے ڈرتے رہو یہی تمہارے لیے بہتر ہے اگر تمہیں اس کا علم ہے۔ (۱۶) بیشک تم اللہ کے سوا بتوں کی

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّ تَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ

پوجا کرتے ہو اور صریحاً جھوٹ بنا لیتے ہو۔ بلاشبہ جن کی تم اللہ کے سوا پوجا کرتے ہو

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ

وہ تمہارے رزق کے مالک نہیں ہیں پس اللہ کے پاس سے رزق حاصل کرنے کی کوشش کرو

وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَاِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ

اور اسی کی عبادت کرو اسی کا شکر ادا کرتے رہو۔ اُسی کی طرف واپس لوٹ کر جاؤ گے۔(۱۷)اور اگر تم جھوٹا قرار دو تو اس سے

كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ﴿۱۸﴾

قبل بہت سی اُمتیں جھٹلا چکی ہیں۔ اور رسول کا کام واضح طور پر تبلیغ کردینا ہے۔ (۱۸)

اَوَلَمْ یَرَوْا كَیْفَ یُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى

کیا اُنہوں نے یہ بات نہیں دیکھی کہ اللہ کس طرح تخلیق کی ابتدا کرتا ہے پھر دوبارہ اس کو پیدا فرمائے گا۔ بیشک اس طرح کرنا اللہ تعالیٰ پر

اللّٰهِ یَسِیْرٌ ﴿۱۹﴾ قُلْ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَیْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ

آسان ہے۔ (۱۹) فرمایا کہ زمین میں سیروسیاحت کرو پھر دیکھو کہ اس نے پیدائش کی ابتداء کیسے کی

ثُمَّ اللّٰهُ یُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۚ ﴿۲۰﴾

آخرت میں دوسری مرتبہ بھی اسی طرح اُٹھائے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔(۲۰)

یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ وَیَرْحَمُ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَاِلَیْهِ تُقْلَبُوْنَ ﴿۲۱﴾

وہ جسے چاہے عذاب میں مبتلا کردیتا ہے اور جس پر چاہے رحم فرمادیتاہے اور اسی کی طرف لوٹائے جانا ہے۔(۲۱)

وَمَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ ۫ وَمَا لَكُمْ

اور تم زمین میں اور آسمان میں اللہ تعالیٰ کو عاجز کرنے والے نہیں۔ اور تمہارے لیے

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ﴿۲۲﴾ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ ع ۲ ۹ ۱۴

اللہ کے سوا کوئی دوست اور مدد کرنے والا نہیں۔ (۲۲) اور جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات

اللّٰهِ وَلِقَآئِهٖۤ اُولٰٓئِكَ یَئِسُوْا مِنْ رَّحْمَتِیْ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ

اور یوم قیامت کی ملاقات کا انکار کیا وہی لوگ میری رحمت سے نا اُمید ہوگئے اورانہی لوگوں کے لیے

عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۲۳﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ

دردناک عذاب ہے۔ (۲۳) پس حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی قوم کا اِس کے سوا کوئی اور جواب نہ تھا کہ اُنہیں قتل کردیا جائے

اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ

یا جلا دیا جائے پس اللہ نے اُنہیں آگ سے نجات دی۔ بیشک اس میں ایمان والی قوم کے لیے

یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ

نشانیاں ہیں۔(۲۴) اور حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کہ تم نے دینوی زندگی کی محبت میں اللہ کو چھوڑ کر بتوں کو پُوجنا شروع کردیا ہے۔

بَيْنِكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ

پھر قیامت کے دن تم میں سے بعض دوسروں کا انکار کریں گے اور بعض دوسروں پر

بِبَعْضٍ وَّ يَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۫ وَّ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَ مَا

لعنت کریں گے اور تمہارا ٹھکانہ جہنم ہے اور تمہارے لیے کوئی مدد

لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٢٥﴾ قلے فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَ قَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ وقف لازم

کرنے والا نہیں ہوگا۔(۲۵) پس حضرت لوط ان پر ایمان لائے اور حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کہ بیشک میں اپنے رب کی طرف سے ہجرت کرنے

اِلٰى رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢٦﴾ وَ وَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَ

والا ہوں بلاشبہ وہی غالب حکمت والا ہے۔(۲۶) اور ہم نے اُنہیں اسحاق اور یعقوب (علیہما السلام) دیے اور

يَعْقُوْبَ وَ جَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَ الْكِتٰبَ وَ اٰتَيْنٰهُ

اُن کی اولاد میں نبوت اور کتاب بھی عطا کی اور اس کا اجر

اَجْرَهٗ فِي الدُّنْيَا ۚ وَ اِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٢٧﴾

ہم نے دنیا میں دے دیا اور بیشک آخرت میں اُن کے لیے صالحیت ہے۔(۲۷)

وَ لُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ۫ مَا

اور حضرت لُوطؑ نے جب اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ بیشک تم میں اس طرح کی فحاشی ہے کہ تم سے

سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٨﴾ اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ

پہلے دنیا والوں میں سے کسی ایک نے بھی ایسی فحاشی نہیں کی۔(۲۸) کیا تم مردوں کے پاس آتے ہو

الرِّجَالَ وَ تَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ ۙ۬ وَ تَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ

اور راستے میں لوگوں کو لُوٹتے ہو۔ اور اپنی مجالس میں ناشائستہ کام کرتے ہو۔

الْمُنْكَرَ ؕ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتِنَا

تو اُن کی قوم کا جواب اس کے سوا اور کچھ نہ تھا کہ وہ کہنے لگے کہ ہم پر اللہ کا

بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٢٩﴾ قَالَ رَبِّ

عذاب لے آؤ اگر تم سچے لوگوں سے ہو۔ (۲۹) عرض کی اے میرے رب

انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٣٠﴾ وَ لَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَآ ع ٣ ٨ ١٥

فساد کرنے والی قوم پر میری مدد کر دے ۔(۳۰) اور جب ہمارے فرشتے بشارت کے ساتھ

اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مُهْلِكُوْٓا اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ۚ

حضرت ابراہیمؑ کے پاس آئے اُنہوں نے کہا بیشک ہم اس بستی کے لوگوں کو ہلاک کرنے والے ہیں۔

اِنَّ اَهْلَهَا كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ۝۳۱ قَالَ اِنَّ فِيْهَا لُوْطًا ؕ قَالُوْا

بیشک اس بستی کے لوگ ظلم کرنے والے ہیں۔ (۳۱) حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کہ اس بستی میں حضرت لوط بھی ہیں۔ اُنہوں نے کہا

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِيْهَا ۫ لَنُنَجِّيَنَّهٗ وَ اَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۗ

ہم اُن کے بارے میں جانتے ہیں۔ ہم اُنہیں اور اُن کے گھر والوں کو نجات دیں گے مگر اُن کی عورت پیچھے رہ

كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝۳۲ وَلَمَّآ اَنْ جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِیْٓءَ

جانے والوں میں سے ہے۔(۳۲) اورجب ہمارے فرشتے حضرت لوط(علیہ السلام) کے پاس آئے تو اُن کے آنے سے

بِهِمْ وَ ضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّ قَالُوْا لَا تَخَفْ وَ لَا تَحْزَنْ ۗ

وہ ناساز ہوئے اور اُن کی وجہ سے دل تنگ ہوا اور اُنہوں نے کہا ڈرو نہیں اور نہ ہی غم کیجیے،

اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَاَهْلَكَ اِلَّا امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝۳۳

بیشک ہم آپ کو اور آپ کے گھر والوں کو نجات دے دیں گے سوائے آپ کی بیوی کے جو پیچھے رہ جانے والوں سے ہے۔ (۳۳)

اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰٓى اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ

بیشک ہم اس بستی کے رہنے والوں کو آسمان سے عذاب دینے والے ہیں

بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝۳۴ وَلَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَآ اٰيَةًۢ بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ

کیونکہ وہ فسق کرتے ہیں۔(۳۴) اور بیشک ہم نے اس بستی کی نشانیوں کو باقی رہنے دیا جو عقل والی قوم کے لئے

يَّعْقِلُوْنَ ۝۳۵ وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۙ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا

واضح ثبوت ہے۔(۳۵) اور مدین کی طرف اُن کے ہم قوم شعیب کو بھیجا۔تو اُنہوں نے کہا اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو

اللّٰهَ وَ ارْجُوا الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَ لَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝۳۶

اور یوم آخرت کی طرف رجوع رکھو اور زمین میں فساد ڈالتے ہوئے نہ پھرو۔(۳۶)

فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِىْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝۳۷

تو اُنہوں نے حضرت شعیب کو جھٹلایا تو اُنہیں زلزلے نے پکڑ لیا۔پس وہ صبح کے وقت اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔(۳۷)

وَعَادًا وَّ ثَمُوْدَا۠ وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ ۫ وَ زَيَّنَ لَهُمُ

اور ہم نے عاد اور ثمود کو بھی ختم کیا اور اُن کی سکونت گاہیں ظاہر ہوچکی ہیں اور شیطان نے اُن کے لیے

الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ۙ ﴿٣٨﴾

اُن کے اعمال مزّین کردیے اور اُنہیں اللہ کی راہ سے روک دیا اور حالانکہ وہ بصیرت رکھنے والے تھے۔(٣٨)

وَقَارُوْنَ وَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ ۟ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ

اور قارون اور فرعون اورہامان کو بھی ہم نے ہلاک کردیا۔ اور تحقیق کہ اُن کے پاس حضرت موسیٰ کھلی نشانیاں لے کر آئے

فَاسْتَكْبَرُوْا فِى الْاَرْضِ وَمَا كَانُوْا سٰبِقِيْنَ ۚ ﴿٣٩﴾ فَكُلًّا اَخَذْنَا

پس اُنہوں نے زمین میں سرکشی کی اور بھاگ کربچنے والے نہ تھے۔(٣٩) پس ہم نے ہر ایک کو اس کے

بِذَنْۢبِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ۚ وَ مِنْهُمْ مَّنْ

گناہ کے باعث پکڑا۔ ان میں سے بعض پرہم نے پتھر برسائے۔ ان میں سے بعض کو خطرناک

اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ ۚ وَ مِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ ۚ وَمِنْهُمْ

دھماکے نے پکڑ لیا اور ان میں بعض زمین میں دھنسا دیے گئے اور ان میں بعض

مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

غرق کردیے گئے۔ اور اللہ کے شان شایان نہیں کہ ان پرزیادتی ہوتی بلکہ وہ خود ہی اپنی جانوں پر

يَظْلِمُوْنَ ﴿٤٠﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ

ظلم کرنے والے تھے۔ (٤٠) جن لوگوں نے اللہ کے سوا اور مالک بنا لیے اُن کی مثال

الْعَنْكَبُوْتِ ۖۚ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ؕ وَ اِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ

مکڑی کے مانند کی ہے جو جالے کا گھر بناتی ہے۔ اور بیشک گھروں میں سب سے کمزور گھر

الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤١﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ وقف لازم

مکڑی کا ہے، بشرطیکہ وہ جانتے ہوتے۔(٤١) بیشک اللہ کو علم ہے جس چیز کی وہ اس کے سوا

دُوْنِهٖ مِنْ شَىْءٍ ؕ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٤٢﴾ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ

پوجا کرتے ہیں اور وہی غلبے والا حکمت والا ہے۔(٤٢) اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لیے بیان

نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ﴿٤٣﴾ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ

کرتے ہیں۔ اور اِنہیں علم والوں کے سوا اور لوگ نہیں سمجھتے۔(٤٣) اللہ نے آسمانوں اور زمین کی تخلیق

وَ الْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۧ ﴿٤٤﴾ ع ١٤ ١٦

حق کے ساتھ کی ہے۔ بیشک یہ ایمان والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔(٤٤)

غُنَّه: نون مشدد اور میم مشدد کی آواز کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ۞ تَفْخِيم: حروف کو پُر یعنی آواز کو موٹا رکھنا ۞ قَلْقَلَه: ساکن حرف کو ہلا کر پڑھنا
اِخْفَا: نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن جس کے بعد (ب ہو) کی آواز کو خیشوم (ناک) میں چھپا کر پڑھنا
کھڑا زبر الف کی آواز کھڑی زیر یا کی آواز الٹا پیش واؤ کی آواز دیتے ہیں۔ ان سب کو ایک الف کے برابر لمبا کرکے پڑھیں گے
مَدّ ،، ـ تین الف کے برابر ـ پانچ الف کے برابر لمبا کر کے پڑھنا واجب ہے